www.KitaboSunnat.com

ثقافتی و معاشرتی اقدار پر مغربی میڈیا کے اثرات

نائن الیون کے تناظر میں تحقیقی مطالعہ

عبدالمنان چیمہ / فرحت نسیم علوی

ASIAN RESEARCH INDEX

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

یہ تصنیف نائن الیون کے تناظر میں مغربی میڈیا کی تہذیبی و ثقافتی یلغار کے فکری پہلو اجاگر کرتی ہے

ثقافتی و معاشرتی اقدار پر مغربی میڈیا کے اثرات: نائن الیون کے تناظر میں تحقیقی مطالعہ

عبدالمنان چیمہ / فرحت نسیم علوی

ایشین ریسرچ انڈکس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	ثقافتی و معاشرتی اقدار پر مغربی میڈیا کے اثرات: نائن الیون کے تناظر میں تحقیقی مطالعہ
مصنف	عبد المنان چیمہ / فرحت نسیم علوی
ناشر	ایشین ریسرچ انڈکس، اسلام آباد
طبع	اول
اشاعت	2024
آئی ایس بی این	978-627-7680-14-5
آے آر آئی ڈی	1715594511956
آن لائن حصول	https://asianindexing.com/
لائسنس	

Licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

التماس: انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتاب کی پروف ریڈنگ، تسہیل، طباعت اور اشاعت میں نہایت احتیاط برتی گئی ہے۔ تاہم غلطی کا احتمال بہرحال باقی رہتا ہے۔ بشری تقاضے اپنی جگہ ہیں۔ لہذا کتاب میں اگر سہواً کوئی غلطی رہ گئی ہو یا صفحات درست نہ ہوں تو مصنف، ناشر، پروف ریڈرز اور طابع ہر قسم کے سہو پر معافی کے طلب گار ہیں۔ قارئین سے گزارش ہے کہ کتاب میں اگر کسی بھی قسم کی غلطی یا خامی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں درستگی عمل میں لائی جاسکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نظر کو خیرہ کرتی ہے چمک تہذیب مغرب کی
یہ صناعی مگر جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے
اقبال کو شک اس کی شرافت میں نہیں ہے
ہر ملک میں مظلوم کا یورپ ہے خریدار
وہ حکمت ناز تھا جس پر خرد مندانِ مغرب کو
ہوس کی پنجہ خونیں میں تیغ کار زاری ہے
تدبر کی فسوں کاری سے محکم ہو نہیں سکتا
جہاں میں جس تمدن کی بناء سرمایہ داری ہے
یہ پیر کلیسا کے کرامات ہیں آج
بجلی کے چراغوں سے منور کیے افکار
جلتا ہے مگر شام و فلسطیں پر مرادل
تدبیر سے کھلتا نہیں یہ عقدہ دشوار
یورپ میں بہت، روشنی علم و ہنر ہے
حق یہ ہے کہ بے چشمہ حیواں ہے یہ ظلمات
یہ علم، یہ حکمت، یہ تدبر، یہ حکومت
پیتے ہیں لہو دیتے ہیں تعلیم مساوات
تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خود کشی کرے گی
جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہو گا
مشرق سے ہو بیزار نہ مغرب سے حذر کر
فطرت کا ہے ارشاد کہ ہر شب کو سحر کر

علامہ اقبالؒ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انتساب

غزہ کے فلسطینی مسلمانوں

کے نام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عنوانات

فہرست عنوانات أ

پیش لفظ 1

باب اول: میڈیا کی اہمیت وافادیت 4

میڈیا کا تعارف 5

میڈیا کی اقسام 7

1۔ پرنٹ میڈیا (Print Media) 8

پیمرا (PEMRA) 9

بین الاقوامی میڈیا چینلز 11

بی بی سی لندن (BBC) 11

الجزیرہ (Al-Jazeera) 12

3۔ سوشل میڈیا (Social Media) 14

تکثیریت (Pluralism) 16

سوشل میڈیا کی اقسام 18

لنکڈین (LinkedIn) 18

فیس بک (Facebook) 19

ٹویٹر (Twitter) 20

یوٹیوب (YouTube) 22

واٹس ایپ (WhatsApp) 22

ٹک ٹاک (TikTok) 23

ڈارک ویب (Dark Web) 24

سوشل میڈیا کا منفی کردار 24

کردار کشی (Character Assassination) .. 25

مغربی تہذیب (Western Civilization) .. 29

عریانیت (Nudity) 30

الحاد (Atheism) 33

سوشل میڈیا کا مثبت کردار 37

باب دوم: مغربی میڈیا کا مطالعہ 40

مغربی میڈیا اور صیہونیت (Zionism) 41

صیہونی منصوبہ (Zionist Plan) 45

خبر رساں ایجنسیاں 55

رائٹرز (Reuters) 55

یونائیٹڈ پریس انٹرنیشنل (U P I) 56

ایجنسی فرانس پریس (AFP) 57

ایسوسی ایٹڈ پریس (AP) 59

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عنوانات

والٹ ڈزنی (Walt Disney) 59

ٹائم وارنر (Time Warner) 60

امریکن میڈیا (American Media) 60

ہالی وڈ (Hollywood) 61

برطانوی میڈیا (British Media) 62

اسلام کی منفی تصویر کشی (Portrayal of Islam) 62

مغربی میڈیا کی جانبداری 69

آزادیء اظہار (Freedom of Expression) 71

مغرب کا دوہرا معیار (Double Standard) .. 74

ٹیری جونز (Tere Jones) 75

اسلاموفوبک واقعات 78

مغربی میڈیا اور تہذیبی جنگ 81

مغربی میڈیا اور یہودیت کا تحفظ 86

ہالوکاسٹ (Holocaust) 87

مغربی میڈیا کا استشراقی کردار 90

استشراقیت کیا ہے؟ 92

استشراق اور صلیبی جنگیں (Crusades) 102

مغربی میڈیا اور نائن الیون 105

باب سوم: نائن الیون اور اس کے پس پردہ حقائق و محرکات **107**

نائن الیون واقعہ 108

19 ہوائی قذاق (19Air Pirates) 112

9/11 کی ٹائم لائن 116

پروازیں (Flights) 117

نائن الیون اصطلاح (The term 9/11)... 120

گراؤنڈ زیرو (Ground Zero)..... 121

نائن الیون کے پس پردہ حقائق و محرکات ... 122

راہول بیدی کا انکشاف 122

آزادانہ تحقیق نہیں ہوئی 123

بلیک باکسز (Black Boxes) کا غائب ہونا... 123

پال کریگ رابرٹس (Paul Craig Roberts) 124

انٹیروگیشن ریکارڈ (Interrogation record) تباہ کرنا 124

کمیشن قائم کرنے کی مخالفت 125

سڈنی مارننگ ہیرالڈ (Sydney morning Herald) 126

شکاگو ٹریبیون (Chicago Tribune) کا انکشاف 127

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تفتیشی ٹیم (Investigation team) پر پریشر 128 یو ایس ایئر فورس کا کردار 151
کنٹرولڈ ڈیمالیشن (Controlled demolition) 128 وار ایکونومی (War Economy) 152
رچرڈ گیج (Richard Gage) کا انکشاف ..... 129 بن لادن کا انکار 152
ٹاور سیون (Tower 7) کا گرنا ..... 130 یو ایس انٹیلی جینس (US Intellegence) . 153
ٹیپ ریکارڈنگ (Tape recording) ضائع کرنا 130 نائن الیون کمیشن (9/11 Commission) 155
نائن الیون کو (New Pearl Harbor) قرار دیا گیا 131 صیہونی ایجنڈا (The Zionist Agenda).. 156
ڈاکٹر اسٹیون جونز (Steven E. Jones) کا دعویٰ 134 **باب چہارم: وار آن ٹیرر کا مطالعہ 159**
فرانسسکو کوسی گا Fanceseo Cossiga کا انکشاف 135 ورلڈ ٹریڈ سنٹر (World Trade Center) . 160
نائن الیون پر تحقیقات ..... 136 ٹیررازم (Terrorism) 162
ورلڈ ٹریڈ سنٹر 7 (WTC7) ..... 140 وار آن ٹیرر (War on Terror) 163
پینٹاگون کو میزائل سے نشانہ بنایا گیا ..... 143 وار آن ٹیرر اور اقوام عالم 163
بوگس فون کالز (Bogus phone calls) ... 144 ہنری کسنجر (Henry Kissinger) 165
بوب گراہام (Bob Graham) کا اعتراف ... 145 اسٹیو ڈیلوری (Steve Deliwe) 166
یہودیوں کا کردار (Role of Jews) ..... 146 این کملٹر (N. Kamilter) 166
خیالی ایکسر سائز کا اہتمام ..... 148 رچرڈ جیکس (Richard Jackson) 167
دشمن کی ضرورت (Need of Enemy) .... 149 ڈیوڈ ملی بینڈ (David Miliband) 168
پائپ لائنز منصوبہ (Pipe lines) ..... 150 پاول رابرٹس (Paul Roberts) 168
سکریننگ پراسس (Screening process) 151 وار آن ٹیرر اور افغانستان 169

ت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عنوانات

وار آن ٹیرر اور پاکستان 170

ڈرون حملے (Drone Attacks) 172

گلوبل وار آن ٹیرر (2007) 175

عالمی کمیشن رپورٹ (2009) 175

کاسٹ آف وار (2011) 177

ایبٹ آباد آپریشن (2011) 177

عالمی جرائم (Global Crimes) کا ارتکاب . 182

نو ایزی ڈے (No Easy Day) 183

مارک بوڈن (Mark Bowden) 183

ڈاکٹر عامر عزیز (Dr. Amer Aziz) 184

دستاویزات (Documents) 184

انصاف یا انتقام (Vengeance) 186

فیڈل کاسٹرو (Fidel Castro) 187

چوم نوسکی (Noam Chomsky) 187

جیفرے رابرٹسن (Geoffrey Robertson) 188

ڈی یو بمب (D.U Bomb) کا استعمال 191

وار آف ٹیرر (War of Terror) کے محرکات 192

ٹارچر سیل (Torture cell) 195

نیو ورلڈ آرڈر (New World Order) 195

نائٹ ٹیمپلرز (Knight Templars) کی نئی شکل 197

بلیک واٹر (Blackwater) 198

عوامی رد عمل (Reaction of People) ... 199

نیو گریٹ گیم (New Great Game) 201

وار آن ٹیرر کے استعماری مقاصد 202

باب پنجم: اسلاموفوبیا کا مطالعہ **214**

اسلاموفوبیا کیا ہے؟ 215

عالمی یوم اسلاموفوبیا 215

نائن الیون اور اسلاموفوبیا 216

ایڈیم لینزا (Adam Lanza) 229

آندرس بریوک (Anders Breivik) 229

ویڈ مائیکل (Wade Michael) 231

نیدرلینڈز (Netherlands) 231

بین الاقوامی کردار (International Role) 232

مغرب کا ہدف۔ مسلمان عورت 233

سب مشن (Submission) 234

سیونگ فیس (Saving Face) 236

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسکان خان (Muskan Khan)..... 237

شہیدۃ الحجاب۔ مروا الشربینی 238

حجاب (Hijab)..... 240

یوآن ریڈلی (Yvonne Ridley) 241

قیدی نمبر 650 (Afia Siddiqi) 242

آزادی کا مجسمہ (Statue of Liberty) 245

اسلاموفوبیا اور امریکہ کی دوغلہ پالیسی 246

تہذیبی ٹکراؤ میں شدت 247

باب ششم: تہذیبی تصادم کا مطالعہ 249

تہذیب کا معنی و مفہوم 250

لارڈ میکالے (Lord Macaulay)..... 259

مغربی تہذیب (Western Civilization). 260

سرمایہ دارانہ نظام (Capitalism)..... 262

صارفیت (Consumerism) 263

سیکولرازم (Secularism)..... 265

روشن خیالی (Enlightenment) 267

تاریک دور (Dark Ages)..... 270

لبرل ازم (Liberalism) 271

فری میسن تحریک (Freemason Movement) 271

ماسونیت کے تہذیبی اثرات 273

جمہوریت (Democracy)..... 274

مادیت (Materialism) 276

نسائیت (Feminism) 280

تعلیم نسواں (Women Education)..... 284

سماجی انجینیئرنگ (Social Engineering) 285

جدیدیت (Modernisation) 287

ٹائٹینک Titanic 290

مغرب کی مجالس دانش (Think Tanks) .. 291

تہذیبی جنگ اور مسلم تحریکیں 292

قول و فعل میں تضاد 293

میڈیا کے مسلم یوتھ پر اثرات 293

ویمن پروٹیکشن ایکٹ 294

ٹرانس جینڈر ایکٹ (Transgender Act) 296.

آزادیء اظہار کا نشانہ 296

وکی لیکس رپورٹ (WikiLeaks) 297

گستاخانہ مواد کی اشاعت 298

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عنوانات

مسلم آبادی کا پھیلاؤ (Muslims Demographis 299

یونین آف مسلم آرگنائزیشن (UMO) 300

امریکہ کی امن دشمن پالیسی 301

فرقہ واریت کا پھیلاؤ 301

دودھاری یلغار 302

تہذیبی جنگ میں اضافہ 303

مغربیت کے مسلم معاشروں پر اثرات 307

مسلمانوں کی سیاسی وذہنی غلامی 309

وار آن ٹیرر اور تہذیبی جنگ 311

ہنگٹن کا نظریہ تہذیبی تصادم 312

مغربی تہذیب اور نظریہ تہذیبی تصادم 318

مغربی قیادت کا دوہرا معیار 320

مغربی تہذیب کا اثر ونفوذ 320

گلوبلائزیشن اور سوشلائزیشن کے تہذیبی اثرات 325

میوزیکل کنسرٹس (Musical concerts) .. 334

میڈیا کوریج کا مرکز ومحور 336

میڈیا بلیک آؤٹ (Media Blackout) 339

رینڈ کارپوریشن رپورٹ 341

مخلوط تعلیم (Co-Education) 341

نائن الیون کے بعد نظریاتی جنگ 342

فیشن شوز اور کیٹ واکس 345

موبائل کے تہذیبی اثرات 348

ویلنٹائن ڈے (Valintine Day) 351

پرائیویسی کا تصور (Privacy) 353

ڈانسنگ کلچر (Dancing Culture) 357

ہم جنسیت کا فروغ 360

بوسنیا: مغرب زدہ مسلمان 364

باب ہفتم: میڈیا کا اسلامی تصور 365

عالمگیریت کا تصور 369

بے خوف ابلاغ کا تصور 374

تعمیرِ فکر کا تصور 374

تطہیرِ فکر کا تصور 375

جھوٹی خبروں کی ممانعت 377

غلط بیانی کی ممانعت 378

سنسنی خیزی کی ممانعت 379

فرقہ واریت کی ممانعت 380

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الزام تراشی کی ممانعت 381
کردار کشی کی ممانعت 382
خبر کی تصدیق کا تصور 386
امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا تصور 387
ثقافتی یلغار کا پس منظر 391
کردار سازی کا تصور 393
صبر واستقامت کا تصور 394
فحاشی وعریانی کی ممانعت 396
مکالمہ بین المذاہب کا تصور 398
دیانتداری کا تصور 400
خیانت کی ممانعت 401
خبر کی ثقاہت کا تصور 402
سائشتہ الفاظ کا استعمال 403
حکمت ودانائی کا تصور 404
اعتدال وتوازن کا تصور 406
امن کا عالمگیر تصور 407
تزکیہ نفس کا تصور 411
نتیجہ بحث(Conclusion) 413
تجاویز وسفارشات(Recommendations) 415
کتابیات(Bibliograghy) 417

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نائن الیون ایک تاریخی سانحہ ہے۔ 11 ستمبر 2001ء کو وقوع پذیر ہونے والے اس سانحہ عظیم کے بعد مغرب نے وار آن ٹیرر کے بھیس میں جہاں مسلم ملک افغانستان پر حملہ کر دیا وہیں اسلامی معاشروں پر تہذیبی و ثقافتی یلغار تیز تر کر دی۔ مغربی میڈیا نے وار آن ٹیرر کا بیانیہ ترتیب دیا۔ یوں اس نام نہاد وار آن ٹیر کے نام پر ۷ اکتوبر ۲۰۰۱ء کو افغانستان پر حملہ کر دیا گیا۔ لاکھوں معصوم افغان مسلمانوں کا قتل عام ہوا۔ گویا امریکہ نے مسلم دنیا کے خلاف وارآن ٹیرر (War on Terror) کے بھیس میں وارآف ٹیرر (War of Terror) کا ارتکاب کیا۔

افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ نائن الیون کے بعد امریکہ سمیت تمام مغربی ممالک میں اسلاموفوبک واقعات کے رجحان میں بے تحاشا اضافہ دیکھنے میں آیا جو آج تک جاری ہے۔ مغرب امت مسلمہ کے جذبات کو جانچنے کے لیے سوشل میڈیا، پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا میں اسلام مخالف ایشوز اٹھاتا رہتا ہے۔ عصر حاضر میں اسلامی معاشروں میں مغربی تہذیب و ثقافت کا بڑھتا ہوا رجحان مسلم امہ کے لئے چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔

نائن الیون نے مغرب اور اسلام کی کشمکش میں ایندھن فراہم کیا۔ اس طے شدہ منصوبے کے بعد دنیا دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ مغربی دنیا کو مہذب دنیا قرار دیا گیا جبکہ اسلامی دنیا کو وحشت کی دنیا قرار دیا گیا۔ نائن الیون خود ساختہ منصوبہ تھا جس کے حقائق سے کافی حد تک پردہ اٹھ چکا ہے۔ مغرب کے انصاف پسند محققین نے دلائل کی روشنی میں اس واقعہ کو بش انتظامیہ کا منصوبہ قرار دیا۔ حال ہی میں نائن الیون کمیشن کے اہم عہدیدار باب گراہام Bob Graham نے اس واقعہ کی تحقیقاتی رپورٹ کے اہم نکات کو صیغہ راز میں رکھنے کا اعتراف کیا ہے۔ امریکی سینیٹر باب گراہام Bob Graham جو نائن الیون کی تفتیشی ٹیم کا حصہ تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ صدر بش 9/11 کی تحقیقات کروانا ہی نہیں چاہتے تھے۔ Paul-Craig-Roberts اور دوسرے کئی مغربی دانشور وار آن ٹیرر (War on Terror) کے بیانیے کو صیہونی ایجنڈا قرار دیتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واقعات و حقائق کے غیر جانبدانہ تجزیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۱ ستمبر 2001ء کا خود ساختہ حملہ صیہونیوں کی کارستانی تھی جسے عالم اسلام پر جارحیت کا جواز پیدا کرنے کے لیے رچایا گیا تھا۔ اس دلخراش سانحہ کے صرف ایک گھنٹے کے بعد امریکی نیوز چینل سی این این (CNN) نے بن لادن کو اس کا ذمہ دار قرار دے دیا۔ اس واقعہ کی آڑ میں مغربی میڈیا نے اسلام اور مسلمانوں کا میڈیا ٹرائل شروع کر دیا۔ ایک طرف مسلمانوں کو جاہل، وحشی اور دہشت گرد ثابت کیا تو دوسری طرف مغربی تہذیب و ثقافت کو اسلامی معاشروں میں پھیلانے کا راستہ ہموار کیا۔ مغربی میڈیا نے اس حملہ کو تہذیب پر حملہ (War on civlization) قرار دے کر جنگی محاذ کے ساتھ ساتھ فکری محاذ پر جنگ شروع کر دی۔ سموئیل ہنٹنگٹن کے نظریہ تہذیبی تصادم (Clash of Civilization) کو عملی جامہ پہنایا گیا۔ عالمی ذرائع ابلاغ پر اسلامی دنیا کو وحشت کی دنیا (World of Terror) جبکہ مغربی دنیا کو مہذب (World of Civilization) دنیا قرار دیکر تہذیبی تصادم کی راہ ہموار کی گئی۔ مغربی میڈیا کی تہذیبی و ثقافتی یلغار کے اثرات ہر مسلم گھرانے پر نمایاں ہیں۔ مغربی تہذیب و ثقافت میڈیا کے ذریعے اسلامی معاشروں میں سرایت کرتی جارہی ہے۔

افسوسناک بات یہ ہے کہ مغربی تہذیب و ثقافت کے بڑھتے ہوئے رجحان کا راستہ روکنے کی بجائے لوکل میڈیا بھی مغربی میڈیا کا ساتھ نبھا رہا ہے۔ مغربی فکر اور تہواروں کو بھرپور کوریج دی جاتی ہے۔ مغربیت پر تنقید کرنے والے میڈیا پر سنز کا میڈیا بلیک آؤٹ کیا جاتا ہے۔ نتیجتاً مسلم امہ احساس کمتری کا شکار ہے اور معذرت خوانہ رویہ اپنائے ہوئے ہے۔

دور حاضر میں ملتِ اسلامیہ کا بڑا چیلنج اسلامی معاشروں میں مغربی تہذیب و ثقافت کا تیزی سے بڑھتا ہوا اثر و نفوذ ہے۔ مغربی اور اسلامی تہذیب کے درمیان فکری معرکہ بپا ہے۔ مغرب جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعے مسلم دنیا کو مکمل طور پر تہذیب و ثقافت کے اعتبار سے مغرب جیسا خطہ بنا دینا چاہتا ہے۔ اسلامی معاشروں پر مغربی میڈیا کی ثقافتی یلغار امریکی حملے سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ نائن الیون کے بعد مغربی میڈیا نے اسلامی تہذیب و ثقافت پر یلغار کو تیز تر کر دیا ہے۔ جنگی دہشت گردی کے ساتھ ساتھ ثقافتی دہشت گردی کو مشن بنالیا۔

مغربی میڈیا اسلامی تہذیب کو مسخ کرنے اور عالم اسلام کو مغربی تہذیب کے رنگ میں رنگنے میں مصروف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ مغربی تہذیب کے اثر و نفوذ سے بچاؤ کے لیے امت کو اقدامات اٹھانا ہوں گے۔ اسلامی معاشروں پر مغربی میڈیا کے تہذیبی و ثقافتی اثرات کے بارے میں آگاہی پیدا کرنا ایک اہم دینی و قومی ضرورت ہے۔ اسی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے ہم نے کتاب بعنوان "ثقافتی و معاشرتی اقدار پر مغربی میڈیا کے اثرات: نائن الیون کے تناظر میں تحقیقی مطالعہ" شائع کرنے کا فیصلہ کیا۔

پیشِ نظر کتاب "ثقافتی و معاشرتی اقدار پر مغربی میڈیا کے اثرات: نائن الیون کے تناظر میں تحقیقی مطالعہ" نائن الیون اور اس کے اثرات کے بارے میں عمدہ تحقیقی کاوش ہے۔ کتاب کے متن اور حوالہ جات کو انتہائی عرق ریزی سے تحریر کیا گیا ہے۔ یہ کتاب اپنے موضوع اور تحقیقی مواد کے حوالے سے انفرادیت کی حامل ہے۔ زیر نظر کتاب نائن الیون کے بعد مسلم معاشروں میں مغربی تہذیب کے بڑھتے ہوئے اثر و نفوذ میں میڈیا کے کردار کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ پیش کرتی ہے۔

امید واثق ہے کہ کتاب "ثقافتی و معاشرتی اقدار پر مغربی میڈیا کے اثرات: نائن الیون کے تناظر میں تحقیقی مطالعہ" کا مطالعہ محققین (Resarchers) کے لئے سود مند ثابت ہو گا (انشاءاللہ)۔ قارئین اور صاحبین فکر و دانش سے کتاب کی اصلاح اور مزید بہتری کے لئے تجاویز کی استدعا ہے۔

اُن تمام اسکالرز اور احباب کے انتہائی شکر گزار ہیں جنہوں نے کتاب کی تکمیل میں تعاون فرمایا۔ ڈاکٹر زوہیب احمد (اسسٹنٹ پروفیسر، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور) کتاب کی اشاعت میں اہم کردار ادا کرنے پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بے پایاں کرم سے ہی کتاب کی تالیف و اشاعت ممکن ہو پائی (الحمدللہ رب العالمین)، رب کریم سے دعا ہے کہ ہماری اس تحقیقی کاوش کو شرفِ قبولیت بخشے! آمین یارب العالمین!

ڈاکٹر عبدالمنان چیمہ
پی ایچ ڈی علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف سرگودھا، رہائش: سیالکوٹ۔ پنجاب
03466626522

پروفیسر ڈاکٹر فرحت نسیم علوی
پوسٹ ڈاکٹریٹ، منک سکول آف گلوبل افیئرز، یونیورسٹی آف ٹورنٹو، کینیڈا، چیئرپرسن، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف سرگودھا-پاکستان

17مئی 2024ء جمعته المبارک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب اول: میڈیا کی اہمیت وافادیت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میڈیا کا تعارف

میڈیا (Media) کو اردو زبان میں ذرائع ابلاغ کہا جاتا ہے جبکہ ابلاغ عربی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی ہے پہنچا دینا۔ یہ عربی کے باب افعال سے بطور مصدر مستعمل ہے، ابلاغ عامہ میں کتب، اخبار، ریڈیو، ٹیلی ویژن، سی ڈی، فلم، انٹرنیٹ وغیرہ شامل ہیں۔ جامع اللغات کے مطابق ابلاغ کے لغوی معنی "پہنچانا یا بھیجنا" کے ہیں۔[1] نفیس الدین سعدی اپنی کتاب "ابلاغ عامہ اور دور جدید" میں لکھتے ہیں ابلاغ اس علم یا ہنر کا نام ہے جس کے ذریعے کوئی شخص کوئی اطلاع، خیال یا جذبہ کسی دوسرے تک منتقل کرتا ہے۔[2] ذرائع ابلاغ میں قومی اور بین الاقوامی خبر رساں ادارے، ریڈیو، ٹیلی ویژن، فلمیں، اخبارات، رسالے، کیسٹس، کتابیں، اشتہارات دینے اور تیار کرنے والے ادارے، پمفلٹ اور ماہرانہ تبصرے فراہم کرنے والے سنڈیکیٹ شامل ہیں۔[3] انگریزی میں ابلاغ کے لیے Communication کا لفظ استعمال ہوتا ہے جو لاطینی زبان کے لفظ کمیونس سے اخذ شدہ ہے جس کا مطلب ہوتا ہے خیالات میں ہم آہنگی پیدا کرنا۔ خیالات کی ہم آہنگی اس وقت پیدا ہوتی ہے جب پیغام دینے والا اپنے الفاظ کے ذریعے پیغام وصول کرنے والے کے ذہن میں وہی تصویر بنانے میں کامیاب ہو جائے جو خود اس کے اپنے ذہن میں موجود ہوتی ہے۔[4]

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں ہے:

> "The importing, convey or exchange of ideas, knowledge, information etc, whether by speech, writing, signs." [5]

آکسفورڈ ڈکشنری میں ہے:

> "The imparting, conveying, or exchange of

---

[1] خواجہ عبدالحمید، بی۔اے، جامع اللغات، اردو سائنس بورڈ، لاہور، 1989ء، ص98۔

[2] نفیس الدین سعدی، ابلاغ عامہ اور دور جدید، ڈیسنٹ پریس کراچی، 1982ء، ص13۔

[3] سید عبید السلام زینی، اسلامی صحافت، ادارہ معارف اسلامی، منصورہ ملتان روڈ، لاہور، 1988ء، ص28۔

[4] عبد السلام رشید، تعلقات عامہ، مکتبہ کاروان لاہور، 1987ء، ص49۔

[5] The New Encyclopedia Britanica, Vol- 6, Chicago, 1998, P-206.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

> ideas, knowledge, information etc. (whether by speech, writing, or signs). The science or process of conveying information, esp. by means of electronic or mechanical techniques." [6]

کمیونیکیشن (Communication) کی سب سے زیادہ واضح اور جامع تعریف آکسفورڈ ڈکشنری میں مذکور ہے۔ اس کے مطابق کمیونیکیشن ان ذرائع (Sources) کا نام ہے جو معلومات کسی شخص کو بھیجنے یا وصول کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ ان ذرائع میں تحریر، تقریر، ٹیلی فون لائن، کمپیوٹر یا کوئی دوسرے ذرائع شامل ہو سکتے ہیں۔

ابلاغ کے لیے عموماً میڈیا (Media) کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ میڈیا کسی بھی ریاست میں اسقدر اہمیت کا حامل ہے کہ میڈیا کو ریاست کا چوتھا ستون کہا جاتا ہے۔ انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا میں میڈیا کی تعریف اس طرح بیان کی گئی ہے:

> "Media are the means: The Channals used to convey signs and symbols to the intended reactor. A comprehensive inventory of media used in 20th century. Written media include letters, magazines, books and handwritting on walls and streets. Among audiovisual(s) media, television may be the most powerful for many purposes. Other audiovisual media include public speaker, motion pictures, theaters, marching bands, mass demonstrations, picketing, face to face conversation between individaul and talking exhibits at fairs exposition and art shows. [7]

مذکورہ بالا اقتباس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ میڈیا کا باقاعدہ استعمال بیسویں صدی میں شروع ہوا۔ اس طرح میڈیا کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

1۔ تحریری میڈیا میں خطوط رسالے کتابیں اور دیواروں پر لکھائی کو شامل کیا گیا۔

---

[6] J.A. Simpson & E.S.C. Wiener, The Oxford English Dictionary, V-3, Clarendon Press. 2nd Edition. Oxford, 1989, P-578.

[7] The new encyclopedia britanica, chicago, 1998,. Vol-12, P. 126.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2۔ آڈیو میڈیا میں ٹیلی ویژن، موشن پکچرز، تھیٹرز، عوامی مظاہرے، نمائش، ڈائیلاگز اور آرٹ شوز وغیرہ شامل ہیں۔

آکسفورڈ ڈکشنری میں ہے:

> "Newspapers, Radio, Television etc, collectively, as vehicles of mass communication." [8]

اخبارات، ریڈیو، ٹیلی ویژن وغیرہ جیسا کہ ماس کمیونیکیشن کے ذرائع میڈیا یعنی ذرائع ابلاغ کہلاتے ہیں۔ کمیونیکیشن کے صرف تین بڑے ذرائع ٹیلی ویژن، ریڈیو اور پریس کو میڈیا میں شامل کیا گیا ہے۔ میڈیا کی مذکورہ بالا تعریفات کا تجزیہ کرنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں بیان کردہ میڈیا کی تعریف میں کمیونیکیشن کے تقریباً تمام ذرائع کا احاطہ کیا گیا ہے۔

میڈیا کی اقسام

جدید میڈیا کو تین بڑی اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

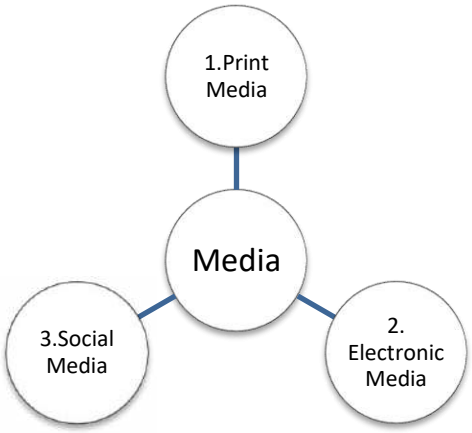

[8] J.A. Simpson & E.S.C. Wiener, The Oxford English Dictionary, Vol-IX, P.542.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1۔ پرنٹ میڈیا(Print Media)

پرنٹ میڈیا(Print Media) میں کتب، مجلات، اخبارات، رسائل وجرائد وغیرہ شامل ہیں۔

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں ہے:

> "The printing press is a useful tool for communicating and disseminating ideas on paper quickly and at a large scale. Before the advent of radio, television, the Internet, and other forms of mass media, printed materials (such as treatises, books, bulletins, newspapers, and magazines) were used to share ideas quickly and efficiently for the purposes of informing large numbers of people about current events, business opportunities, and cultural and religious practices and for educational purposes." [9]

پرنٹنگ میڈیا کاغذ پر خیالات و احساسات کو بڑے پیمانے پر پھیلانے کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ، اور ذرائع ابلاغ کی دیگر شکلوں کی آمد سے پہلے، مطبوعہ مواد (جیسے مقالات، کتابیں، بلیٹن، اخبارات، اور رسائل) کا استعمال کیا جاتا تھا تاکہ اپنے خیالات کو بڑی تعداد میں لوگوں کو آگاہ کیا جا سکے۔ مختلف زبانوں میں کتب، مقالات اور رسائل واخبارات پرنٹ میڈیا کی اہم مثالیں ہیں۔

2۔ الیکٹرانک میڈیا(Electronic Media)

الیکٹرانک میڈیا(Electronic Media) میں ٹیلی ویژن، ریڈیو، ٹیلی فون، کمپیوٹر، انٹرنیٹ، فیکس، سی ڈی رومز، اور ڈی وی ڈی رومز وغیرہ شامل ہیں۔ عموماً الیکٹرانک میڈیا کو پرنٹ میڈیا کا متضاد خیال کیا جاتا ہے۔ ٹیلی ویژن الیکٹرانک میڈیا کا مضبوط ترین ذریعہ ہے اس لیے ٹیلی ویژن کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔ ٹیلی ویژن دو الفاظ کا مجموعہ ہے جیسا کہ آکسفورڈ ڈکشنری میں ہے:

"(Tele+Vision) A system for reproducing &

---

[9] Britannica, The Editors of Encyclopaedia. "Why is the printing press important?". Encyclopedia Britannica, 30 Sep. 2021, https://www.britannica.com/question/Why-is-the-printing-press-important. Accessed 3 September 2023.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

> actual or recorded scene at a distance on a screen by radio transmision.The vision of distant objects." [10]

ٹیلی ویژن دو الفاظ کا مجموعہ ہے۔tele اور vision۔ ٹیلی (Tele) کا مطلب ہوتا ہے فاصلہ جب کہ ویژن (Vision) کا مطلب ہوتا ہے دیکھنا۔ اس طرح ٹیلی ویژن کا مطلب ہوا کہ دور سے دیکھنے والا آلہ۔ ٹی وی چینلز الیکٹرانک میڈیا کی اہم مثالیں ہیں۔

پیمرا (PEMRA)

پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی (پیمرا) ایک وفاقی ادارہ ہے جس کی بنیاد مشرف حکومت میں یکم مارچ 2002ء کو پیمرا آرڈیننس کے تحت بنیاد رکھی گئی۔[11] پیمرا (PEMRA) کا ہیڈ کوارٹر اسلام آباد میں واقع ہے۔2002ء میں پاکستان میں نجی ٹی وی چینلز کی بھرمار ہوئی تو ان چینلز کو آئین پاکستان کے اصول و ضوابط کے مطابق چلانے پر پابند کرنے کے لئے پیمرا کا ادارہ قائم کیا گیا۔پیمرا کا قیام مشرف حکومت کا ایک قابل ستائش اقدام تھا۔ لیکن پیمرا کی طرف سے میڈیا چینلز کے لئے ترتیب دیئے گئے اصول و ضوابط پر ابھی تک عمل درآمد ممکن نہیں ہو سکا۔پیمرا اب تک کم و بیش 88 ٹی وی چینلز، 234 ایف ایم ریڈیو اسٹیشن اور، 4066 کیبل ٹی وی چینلز کو لائسنس جاری کر چکا ہے۔[12]

مقالہ نگار ڈاکٹر فوزیہ ناز لکھتی ہیں:

> "There are nine Islamic channels, which are currently running in Pakistan and they are

---

[10] J.A. Simpson & E.S.C. Wiener, The Oxford English Dictionary, Vol-XVII, P.733.

[11] Khan, Muhammad Ali. Media landscape in pakistan and censorship through viewerscomplaints to PEMRA. MS thesis. Sosyal Bilimler Enstitüsü, 2016.

[12] Saeed, D. R. A., and A. Mannan. "Principles of Mass Media: An Analysis of PEMRA`s Principles about Social and Religious Values in the Light of Islamic Teachings". The Islamic Culture "As-Saqafat-Ul Islamia" Research Journal, Sheikh Zayed Islamic Centre, University of Karachi, vol. 43, no. 43, June 2020, doi:10.46568/tis.v43i43.671.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ARY Qtv, Haq TV, Hadi TV, Madani Channel, Labbaik TV, Paigham TV, Ahlebait TV, Peace TV (HD), and Takbeer TV. Among these nine channels, six belong to Pakistan, while others are telecasted from the UAE and UK. These channels are not only beneficial for the Muslims living around the world but non- Muslims as well. Among all, peace TV is the one who has created awareness not only in Muslims regarding Islam but has also converted many non-Muslims as well." [13]

پاکستان ایک نظریاتی اسلامی ملک ہے اس لئے پوری دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچانا پیمرا کے ایجنڈا میں سر فہرست ہونا چاہئے۔ پیمرا سات اقسام کے ٹی وی چینلز کو پاکستان میں نشریات جاری کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ پیمرا ویب سائٹ کے مطابق پاکستان میں اب تک سات قسم کے 88 ٹی وی چینلز کو لائسنس جاری کیا گیا ہے۔[14] اسلامی جمہوریہ پاکستان میں سب سے زیادہ ایسے چینلز کام کر رہے ہیں جو تفریحی پروگرامز (Entertainment) پیش کرتے ہیں۔ جبکہ تعلیمی، تعمیری اور مثبت سرگرمیاں نشر کرنے والے چینلز کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ مثبت سرگرمیاں رپورٹ کرنے والے چینلز لانچ کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن اگر دیکھا جائے تو پاکستان میں ابھی تک صحت (Health)، کھیلوں (Sports) اور زراعت (Agriculture) کے حوالے سے صرف ایک ایک چینل لانچ ہو سکا ہے۔ جبکہ اسلامی ٹی وی چینلز کے لئے پیمرا میں کوئی کیٹیگری ہی نہیں جاری کی۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ مذہبی جماعتوں کے فلاحی کاموں کو رپورٹ کرنے سے گریز کیا جاتا ہے۔

---

[13] Naz, D. F., and D. S. Mahmood. "Discourse of Islamic TV Channels in Pakistan". The Islamic Culture "As-Saqafat-Ul Islamia" الثقافة الإسلامية - Research Journal - Sheikh Zayed Islamic Centre, University of Karachi, no. 41, May 2019, doi:10.46568/tis.v0i41.573.

[14] http://www.pemra.gov.pk/
Accessed 12 December, 2023

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

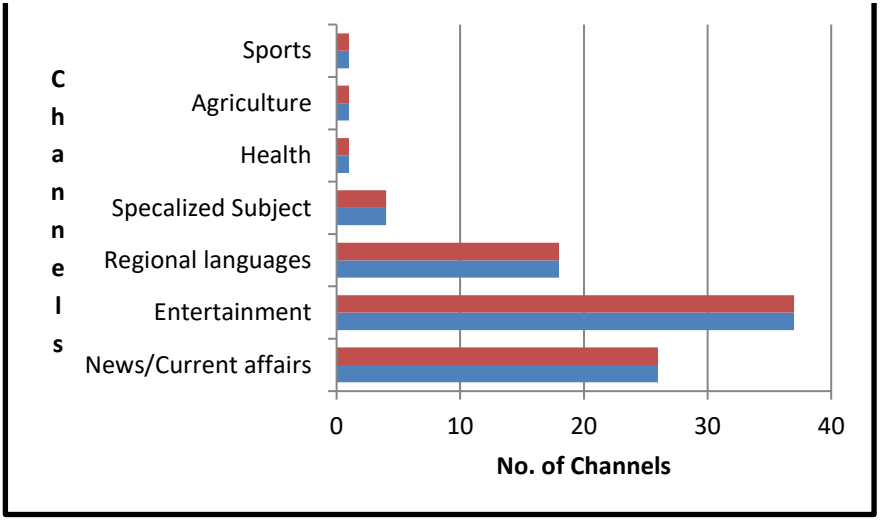

مذکورہ بالا Graph سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان میں سب سے زیادہ تفریحی پروگرامز (Entertainment) پیش کرنے والے ٹی وی چینلز کام کر رہے ہیں جبکہ تعلیمی، تعمیری اور مثبت سرگرمیاں نشر کرنے والے چینلز کی تعداد انتہائی کم ہے۔ مثال کے طور پر صحت (Health)، کھیلوں (Sports) اور زراعت (Agriculture) کے حوالے سے صرف ایک ایک چینل لانچ ہو سکا ہے۔ جبکہ اسلامی ٹی وی چینلز کے لئے پیمرا میں کوئی کیٹیگری ہی نہیں دکھائی دیتی۔ افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اسلامی ٹی وی چینل کی لانچنگ میں مختلف حیلوں بہانوں سے رکاوٹیں کھڑی کی جاتی ہیں۔

بین الاقوامی میڈیا چینلز

بی بی سی لندن (BBC)

بی بی سی ایک برطانوی براڈکاسٹنگ کارپوریشن ہے۔ اس کا ہیڈ کوارٹر لندن میں ہے۔ اس کا سٹاف ہزاروں ملازمین پر مشتمل ہے۔ یہ ادارہ 1932ء سے پوری دنیا میں ریڈیو کے ذریعے اور اب ٹیلی ویژن اور آن لائن اپنی خبریں نشر کر رہا ہے۔ برٹش گورنمنٹ اسے فنڈ مہیا کرتی ہے۔ بی بی سی لندن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریباً دنیا کی ہر زبان اور ہر علاقے میں اپنی نشریات پیش کر رہا ہے۔ اس کا دنیا میں وسیع نیٹ ورک موجود ہے۔ اس کا بجٹ کھربوں پونڈز میں ہے جو برٹش گورنمنٹ کامن ویلتھ (Common Wealth) اور فارن آفس کے بجٹ سے مہیا کرتی ہے۔

> "The British Broadcasting Corporation is the world`s oldest public service broadcaster, and today it is one of the largest news gathering organizations, with enormous global reach to both English and non-English speaking audiences, providing news and audio in 33 languages." [15]

الجزیرہ (Al-Jazeera)

الجزیرہ ٹی وی (Al-Jazeera TV) چینل کی بنیاد قطر میں 1996 میں رکھی گئی۔

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا لکھتا ہے:

> "Al Jazeera, (Arabic: "The Peninsula") Arabic-language cable television news network founded by Sheikh Hamad ibn Khalifa Al Thani, emir of Qatar, in 1996. Al Jazeera provides a mix of news, talk shows, and educational programs, as well as a rare forum for uncensored news and debate and an editorial freedom that was unique in the Middle East." [16]

گیارہ ستمبر 2001ء کے واقعات کی کوریج کے بعد مغربی دنیا میں اس چینل کو بہت زیادہ پذیرائی حاصل ہوئی۔ یہ واحد چینل تھا جو براہ راست افغان جنگ کے دوران امریکی حملوں کی فوٹیج دکھا رہا تھا۔ مغربی

---

[15] Cullity, Jocelyn, and Prakash Younger. "Gender imbalance in international internet news: a case study of the BBC." Media, Culture & Society 31, no. 6 (2009): 999-1009.

[16] Britannica, The Editors of Encyclopaedia. "Al Jazeera". Encyclopedia Britannica, 26 Jul. 2023, https://www.britannica.com/topic/Al-Jazeera. Accessed 11 October 2023.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میڈیا الجزیرہ ٹی وی کی دی ہوئی کوریج استعمال کر رہا تھا۔ الجزیرہ کا انگلش نیوز کا نیٹ ورک نومبر 2006 میں شروع ہوا۔ الجزیرہ کی انگلش سروس 100 ملین سے زائد گھروں تک پہنچ چکی ہے۔ الجزیرہ کی خود مختاری کی مخالفت عالمی سطح پر سامنے آئی۔ بحرین اور الجیریا نے 2006 میں اپنے ملک میں الجزیرہ پر پابندی لگا دی تھی۔ الجزیرہ ٹی وی نے افغانستان پر امریکی حملوں کو بھرپور کوریج دی۔ یہ واحد چینل تھا جو افغان جنگ کی رپورٹنگ کر رہا تھا۔[17] نومبر 2001 میں امریکی فورسز نے کابل میں الجزیرہ کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیا تھا۔[18] اسی طرح اپریل 2003 میں امریکی فورسز نے بغداد میں الجزیرہ کے آفس پر بمباری کر کے اسے تباہ کر دیا تھا۔ مارچ 2008 میں اسرائیل نے الجزیرہ کے رپورٹرز کو اسرائیل میں کام کرنے سے روک دیا۔ 7 اکتوبر 2023ء کے بعد صیہونی اسرائیلی فوج نے الجزیرہ ٹی وی کے صحافی کا پورا خاندان ختم کر دیا۔

Independent urdu رپورٹ بتاتی ہے:

> **قطر کے نشریاتی ادارے الجزیرہ کے صحافی وائل الدحدوح غزہ پر اسرائیلی جارحیت کی کوریج میں مصروف تھے، جب انہیں بتایا گیا کہ ان کی اہلیہ اور بچے اسرائیلی فضائی حملے میں چل بسے۔**[19]

مذکورہ واقعات کے تجزیہ سے مغرب اور مغربی ذرائع ابلاغ کے تعصب اور اسلام دشمنی سے پردہ اُٹھتا ہے

---

[17] Samuel-Azran, Tal. *Al-Jazeera and US war coverage*. Peter Lang, 2010.

[18] Sankari, Ashley M. "Impartiality Reconsidered: Al Jazeera and Jessica Lynch." The Purdue Historian 7, no. 1 (2014): 2.

[19] Independent Urdu, 26 October 2023, https://www.independenturdu.com/node/150941

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ آزادی اظہار رائے پر دوہرا معیار رکھتے ہیں اور مسلم دنیا کو اپنے زیر اثر رکھنے کے لئے پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا اور سوشل میڈیا پر اپنا کنٹرول قائم رکھنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔

3۔ سوشل میڈیا (Social Media)

سوشل میڈیا ابلاغ عامہ (Mass Communication) کی جدید ترین شکل ہے۔ موجودہ دور گلوبلائزیشن کا دور کہلاتا ہے، دنیا کو گلوبلائز کرنے میں سوشل میڈیا کردار سب سے زیادہ اہم ہے۔ عالمی گاؤں ((Global Village کی اصطلاح عام ہو چکی ہے جسے مارشل میک لوہان Marshall McLuhan نے سب سے پہلے متعارف کروایا۔ سوشل میڈیا سے مراد سماجی روابط کی سہولت فراہم کرنے والے آن لائن سماجی ذرائع ہیں۔ جن کی مدد سے دنیا بھر سے انٹرنیٹ سے منسلک (ڈیجیٹل افراد) کی بڑی تعداد کے مابین سماجی روابط قائم ہوتے ہیں۔ اس کے ذریعے لوگ مختلف ایپلی کیشنز استعمال کرتے ہوئے معلومات، خیالات، پیغامات اور ویڈیو پیغام ایک دوسرے سے شئیر کرتے ہیں۔[20] سوشل میڈیا ابلاغ عامہ (Mass Communication) کی سب سے طاقتور اور جدید ترین شکل ہے سوشل میڈیا سے مراد سماجی روابط کی سہولت فراہم کرنے والے آن لائن سماجی ذرائع ہیں۔ جن کی مدد سے دنیا بھر سے انٹرنیٹ سے منسلک لوگ (ڈیجیٹل افراد) مختلف ایپلی کیشنز استعمال کرتے ہوئے معلومات، خیالات، پیغامات اور ویڈیو پیغام ایک دوسرے کو بھیجتے ہیں۔

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں ہے:

> Social media, communications on the Internet through which users share information, ideas, personal messages, and other content (such as videos)[21].

---

[20] Alvi, Farhat Naseem, and Abdul Mannan. "اسلامی معاشروں پر سوشل میڈیا کے اثرات کا تجزیاتی مطالعہ: An Analytical Study of the Impact of Social-Media on Islamic Societies." Al-Wifaq 6.2 (2023): 27-48.

[21] Britannica, T. Editors of Encyclopaedia. "social media." Encyclopedia Britannica, June 7, 2023. https://www.britannica.com/topic/social-media.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈیجیٹلائزیشن(Digitalizaiton) اور گلوبلائزیشن(Globalization) کے موجودہ دور میں دنیا بھر کے لوگ سوشل میڈیا(Social Media) کے ذریعے ایک دوسرے سے(Interconnected) جڑے ہوئے ہیں۔ عصر حاضر میں سوشل میڈیا کے بڑھتے ہوئے کردار سے کسی بھی صورت میں انکار نہیں کیا جاسکتا۔ جدید دور میں سوشل میڈیا ایک تبدیلی کی قوت کے طور پر ابھرا ہے، جس نے مختلف چیزوں کو نئی شکل دی ہے۔ اگر سوشل میڈیا کا صحیح اور مثبت استعمال کیا جائے تو انتہائی قلیل وقت میں بہت سارے فائدے حاصل کیے جاسکتے ہیں لیکن موجودہ سوشل میڈیا معاشروں میں کردار کشی، دل آزاری، غلط بیانی، فحاشی وعریانی، سماجی برائیوں اور مغربی تہذیب و ثقافت، اسلاموفوبیا(Islamophibia)، الحاد، اسلام سے بیزاری وغیرہ جیسے فتنے مسلم یوتھ(Muslim Youth) میں فروغ دینے کے لئے اپنا کردار نبھا رہا ہے۔ دور حاضر میں اسلامی معاشروں میں سوشل میڈیا کا منفی استعمال ملتِ اسلامیہ کے لئے چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔

عصر حاضر میں دنیا بھر کے لوگ سوشل میڈیا ٹیکنالوجی کے ذریعے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ عصر حاضر میں سوشل میڈیا کے بڑھتے ہوئے کردار سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ جدید دور میں سوشل میڈیا ایک تبدیلی کی قوت کے طور پر سامنے آیا ہے، جس نے مختلف چیزوں کو نئی شکل دی ہے۔ اگر سوشل میڈیا کا صحیح اور مثبت استعمال کیا جائے تو انتہائی قلیل وقت میں بہت زیادہ فائدے حاصل کیے جاسکتے ہیں لیکن موجودہ سوشل میڈیا معاشروں میں کردار کشی، دل آزاری، غلط بیانی، فحاشی وعریانی، معاشرتی برائیوں اور مغربی تہذیب وثقافت، اسلاموفوبیا، الحاد کا فتنہ پھیلانے کے لئے استعمال ہو رہا ہے۔ دور حاضر میں اسلامی معاشروں میں سوشل میڈیا کا منفی کردار امتِ مسلمہ کے لئے چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔

موجودہ دور کو سوشل میڈیا کا زمانہ کہا جاسکتا ہے۔ سوشل میڈیا پوری دنیا کے عوام الناس کے درمیان رابطے کا اہم ذریعہ بن چکا ہے۔ قدیم ادوار میں پیغامات و معلومات دوسروں تک پہنچانے میں کافی وقت صرف ہوتا تھا۔ میڈیا ٹیکنالوجی میں انٹرنیٹ کی ایجاد نے انقلاب برپا کر دیا اور دنیا ایک عالمی گاؤں(Global Village) کی صورت اختیار کر گئی۔ سوشل میڈیا ابلاغ عامہ (Mass Communication) اور ایک دوسرے سے رابطہ کی سب سے طاقتور، فوری، سستی، سہل اور جدید ترین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شکل ہے۔ سوشل میڈیا سے مراد سماجی روابط کی سہولت فراہم کرنے والے آن لائن سماجی ذرائع ہیں۔ جن کی مدد سے دنیا بھر سے انٹرنیٹ سے منسلک لوگ (ڈیجیٹل افراد) مختلف ایپلی کیشنز استعمال کرتے ہوئے معلومات، خیالات، تحریری پیغامات اور ویڈیو پیغامات ایک دوسرے کو بھیجتے ہیں۔

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں ہے:

> Social networking and social media are overlapping concepts, but social networking is usually understood as users building communities among themselves while social media is more about using social networking sites and related platforms to build an audience[22].

سوشل میڈیا نے انسانی زندگی کو نئی معرفت عطا کی ہے۔ دور حاضر کی تمام تر علمی ترقی وخوشحالی، سائنسی ایجادات اور علمی تحقیقات کا ادراک انہی وسائل و ذرائع سے ہوتا ہے۔ سوشل میڈیا نے معلومات اور آگہی میں بے پناہ اضافہ کیا ہے۔[23]

تکثیریت (Pluralism)

دورِ جدید میں سوشل میڈیا نے دنیا کے فاصلوں کو سمیٹ کر گلوبل ویلج (Global Village) بنا دیا ہے۔ لوگ انتہائی آسانی اور سہولت سے سوشل میڈیا کے ذریعے ایک دوسرے سے رابطے میں ہیں اور پوری دنیا ایک ہی گلوبل تکثیری معاشرہ (Global Plurlistic Society) کی شکل پیش کر رہا ہے۔ تکثیریت (Pluralism[24]) میں مختلف ثقافتی پس منظر سے تعلق رکھنے والے لوگ مل جل کر زندگی بسر کرتے ہیں۔ ایسے معاشرے میں ثقافتی تنوع ہوتا ہے۔ ثقافت کا ہر انداز منفرد اور انوکھا ہوتا

---

[22] Britannica, T. Editors of Encyclopaedia. "social media." Encyclopedia Britannica, June 7, 2023. https://www.britannica.com/topic/social-media.

[23] ڈاکٹر خالد علوی، اسلام کا معاشرتی نظام، (لاہور: الفیصل ناشران وتاجرانِ کتب، 2005ء)، 404

[24] Eck, Diana L. "What is pluralism." Pluralism. org. Available online: http://pluralism. org/pluralism/what_is_pluralism (accessed on 17 January 2016) (2006).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ کثیر الثقافتی معاشرے(multicultural society) میں لوگ ثقافتی فرق ہونے کے باوجود ایک دوسرے کا احترام و اکرام کرتے ہیں۔ ایسے معاشرے میں مختلف اقدار و نظریات اور روایات و رسومات کے امتزاج سے طرزِ زندگی کے نت نئے انداز سامنے آتے ہیں۔ مختلف ثقافتوں اور تجربات سے تعلق رکھنے والے افراد سماجی مسائل کو تخلیقی انداز میں حل کر سکتے ہیں۔ موجودہ دور ڈیجیٹلائزیشن (Digitalization)کا دور کہلاتا ہے۔

Kamaalلکھتا ہے:

> In the last decades, the rapid development of technology has resulted in the widespread use of the Internet, which has impacted individuals' daily lives in many areas such as social media, medicine, and education. Communication is one of the most popular of these fields, and in today's digitally connected world, smartphones have become indispensable tools, revolutionizing the way we communicate, work, and access information. As a result, the global mobile app industry is experiencing unprecedented growth, with projections indicating a potential market value of 1 trillion USD by 2032, up from an estimated 200 billion USD in 2022, boasting a compound annual growth rate of 20%. This explosive expansion is evident from the staggering number of mobile apps available for download across the top three app stores: Google Play Store hosts approximately 3.55 million apps, Apple App Store offers access to 1.6 million apps, and Amazon Appstore boasts a library of 0.5 million apps.[25]

[25] Allil, Kamaal, Serri Faisal, and Adil Zia. "Why Millennials Continue to Use WhatsApp? A Focus on Culture and Computer–Human Dialogue." Human Behavior and Emerging Technologies 2024 (2024).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی بھی ملک کا ایسا فرد جو سماجی و معاشرتی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے لئے سوشل میڈیا (فیس بک ،واٹس ایپ، انسٹاگرام اور ٹویٹر وغیرہ کا استعمال کرتا ہے، ڈیجیٹل شہری (Digital Citizen) کہلاتا ہے۔

سوشل میڈیا کی اقسام

Some Types of Social Media

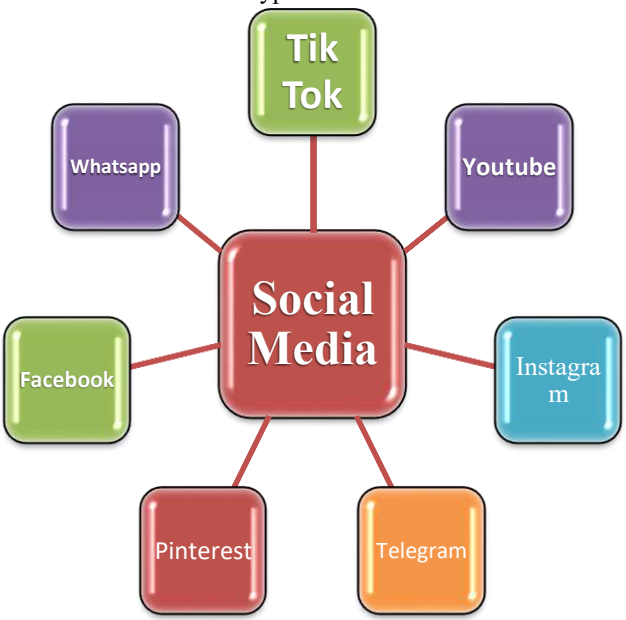

لنکڈین (LinkedIn)

لنکڈین (LinkedIn)، کاروبار پر مبنی سوشل نیٹ ورکنگ سوشل ویب پلیٹ فارم ہے جو 2002 میں قائم ہوا اور اس کا صدر دفتر کیلیفورنیا (California) میں ہے۔ دوسرے سوشل نیٹ ورکس جیسا کہ فیس بک کے برعکس، جو اکثر خالصتاً تفریحی ہوتے ہیں۔ لنکڈین (LinkedIn) صارف کے پیشہ ورانہ روابط پر زور دیتا ہے۔ LinkedIn[26] کاروباری روابط کے سب سے بڑا سوشل نیٹ ورک سمجھا جاتا ہے۔[27]

[26] Gregersen, E.. "LinkedIn." Encyclopedia Britannica, September 14, 2021.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فیس بک (Facebook)

فیس بک کی بنیاد 2004 میں رکھی گئی۔ فیس بک دنیا کا سب سے بڑا سوشل نیٹ ورک بن چکا ہے، جس کے تین ارب سے زائد صارفین ہیں۔ Mark Zuckerberg فیس بک کے بانی ہیں۔

Satistica (2023) کی رپورٹ بتاتی ہے:

> Market leader Facebook was the first social network to surpass one billion registered accounts and currently sits at more than 2.9 billion monthly active users. Meta Platforms owns four of the biggest social media platforms, all with over one billion monthly active users each.[28]

ڈاکٹر آسیہ محمود لکھتی ہیں:

> Facebook leads every other social media site as a source of news. The reason of this lead is that Face book has a large user base, as compared with other platforms. This makes the site most popular for news consumption. Nearly two-thirds of Americans (66%) use Facebook and a large portion of users acquire news from Facebook, which is similar to 2016. Among U.S. adults this is under half (45%) of Americans getting news on Facebook.[29]

---

https://www.britannica.com/topic/LinkedIn.

[27] Adikari, Shalinda, and Kaushik Dutta. "Identifying fake profiles in linkedin." arXiv preprint arXiv:2006.01381 (2020).

[28] Satistica Report (2023)
https://www.statista.com/statistics/272014/global-social-networks-ranked-by-number-of-users/
accessed 27 January 2023

[29] Mahmood, D. S., and S. Salim. "Portrayal of Islam and Muslims on Face Book by US Conventional Media". The Islamic Culture "As-Saqafat-Ul Islamia" الثقافة الإسلامية - Research Journal - Sheikh Zayed Islamic Centre, University

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Popular Social Networks [30]

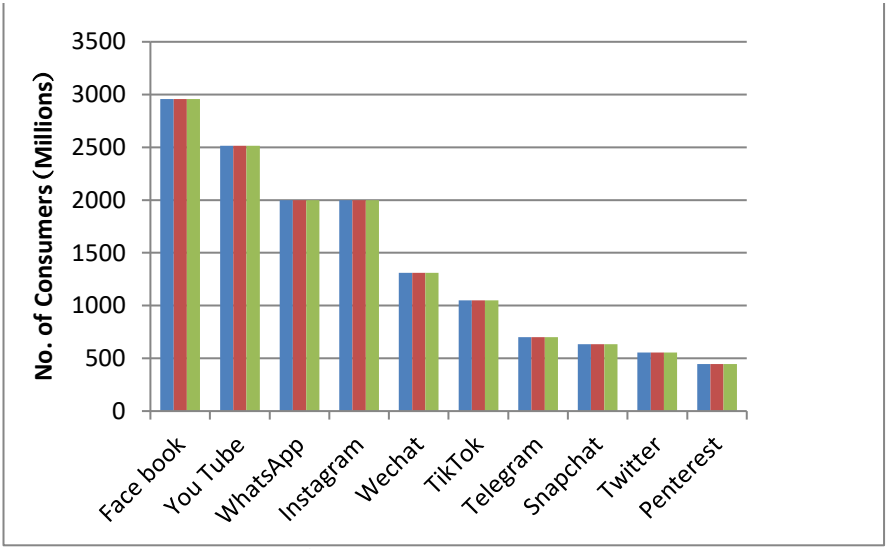

مذکورہ بالا چارٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ صارفین سوشل میڈیا فیس بک استعمال کر رہے ہیں جو تازہ ترین رپورٹ کے مطابق صارفین کی تعداد 2958 ملین ہے۔ سوسائٹی میں سوشل میڈیا کے بڑھتے ہوئے رجحان پر معلومات افزا آرٹیکل[31] The Rise of Media ہے۔

ٹویٹر (Twitter)

ٹویٹر (X) کی بنیاد ایون ولیمز Evan Williams، بز اسٹون Biz Stone ، اور نوح گلاس Noah Glass

---

of Karachi, no. 40, Feb. 2019, doi:10.46568/tis.v0i40.529.

[30] Satisca 2023
https://www.statista.com/statistics/272014/global-social-networks-ranked-by-number-of-users/
accessed 27 July 2023

[31] Ortiz-Ospina, Esteban, and Max Roser. "The rise of social media." Our world in data (2023).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے 2004 میں رکھی۔ ٹویٹر آن لائن سماجی رابطے کا اہم ذریعہ ہے۔ ٹویٹر Twitter کے صارفین کی تعداد وقت گزرنے کے ساتھ دنیا بھر میں بڑھ رہی ہے۔

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں ہے:

> Twitter, online social media platform and microblogging service that distributes short messages of no more than 280 characterscalled tweets and that was influential in shaping politics and culture in the early 21st century. A user types a tweet and sends it to Twitter's server, which relays it to a list of other users (known as followers) who have signed up to receive the sender's messages. In addition, users can engage with one another through the use of mentions and elect to track specific topics by clicking on hashtags. These features create a dialogue of sorts and push the number of followers in a given Twitter feed into the millions. [32]

عصر حاضر میں Twitter کی اہمیت وافادیت بہت زیادہ بڑھ چکی ہے Aldamen لکھتا ہے:

> Twitter's importance has increased in political communication by opinion leaders and government authorities.Twitter has become an indispensable tool for obtaining and disseminating information, as well as aiding and identifying individuals in need. It was widely used by official accounts, informational accounts, and citizens, and effectively aiding rescue and relief efforts, especially in the first 48 h after the disaster. [33]

---

[32] Britannica, The Editors of Encyclopaedia. "Twitter". Encyclopedia Britannica, 27 Jul. 2023, https://www.britannica.com/topic/Twitter.
Accessed 27 July 2023.

[33] Aldamen, Yasmin, and Edna Hacimic. "Positive Determinism of Twitter Usage Development in Crisis Communication: Rescue and Relief Efforts after the 6 February 2023 Earthquake in Türkiye as a Case Study." Social Sciences

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹویٹر Twitter کے صارفین کی تعداد کئی ملین ہے۔ اس میں بیش ٹیک کلک جیسے فیچرز کی وجہ سے اس کے صارفین میں آئے روز میں اضافہ ہو رہا ہے۔

یوٹیوب(YouTube)

یوٹیوب(YouTube) کو 14 فروری تین paypal ملازمین نے 2005 میں رجسٹرڈ کرایا جسے دو سال کے بعد گوگل نے 1.65 بلین ڈالرز میں حاصل کر لیا۔[34] یوٹیوب لانچ کرنے مقصد یہ تھا کہ عام لوگ اپنی "گھریلو ویڈیوز" شیئر کرنے سے لطف اندوز ہوں۔ اس کا ہیڈ کوارٹر کیلیفورنیا(California) میں واقع ہے۔Youtube چینلز موجودہ دور معلومات حاصل کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔[35] آج کا دور یوٹیوبرز کا دور ہے۔ دنیا بھر میں بہت سے لوگ یوٹیوب چینل بنا کر اپنی Personal ویڈیوز بنا کر پیسہ بنا رہے ہیں۔ کچھ یوٹیوبرز مثبت اور تعلیمی ویڈیوز اپلوڈ کرتے ہیں جبکہ بعض حضرات وخواتین ڈالرز کی خاطر غیر اخلاقی اور نازیبا ویڈیوز اپنے چینلز پر اپلوڈ کرتے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ ویوز آئیں۔ ہمارے ملک میں یوٹیوب چینلز پر پیسہ کمانے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ ڈالرز کی ہوس اس قدر بڑھ چکی ہے کہ دینی اخلاقی حدود وقیود کی پرواہ کئے بغیر یوٹیوب پر اپنی گھریلو ویڈیوز اپلوڈ کی جاتی ہیں۔

واٹس ایپ(WhatsApp)

برائن ایکٹن اور جان کوم نے 2009 میں واٹس ایپ کی بنیاد رکھی۔ پاکستان میں واٹس ایپ کے صارفین کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ سرکاری و غیر سرکاری خط وکتابت کے سلسلے میں واٹس ایپ اہم

12, no. 8 (2023): 436.

[34] Arthurs, Jane, Sophia Drakopoulou, and Alessandro Gandini. "Researching youtube." Convergence 24.1 (2018): 3-15.

[35] Abdullah, Dahlan, Achmad Harristhana Mauldfi Sastraatmadja, Nana Citrawati Lestari, Nanda Saputra, and Gamar Al Haddar. "Implementation of youtube as a learning media in the new normal era." *Cendikia: Media Jurnal Ilmiah Pendidikan* 13, no. 3 (2023): 476-481.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کردار ادا کر رہا ہے۔

Allil لکھتا ہے:

> Messaging apps have become an integral part of our daily lives, and several popular communication apps like WhatsApp, KakaoTalk, Line, and Telegram facilitate instant communication and connections with friends and family worldwide. WhatsApp, in particular, is a widely-used messaging application that allows users to send text messages, make voice and video calls, and share various media files, making it a versatile platform for instant communication.[36]

اسنیپ چیٹ (Snap Chat)

اسنیپ چیٹ کی بنیاد 2011 میں رکھی گئی۔ snapchat کے بڑھتے ہوئے استعمال کے بارے میں Anderson لکھتا ہے:

> The rise in Snapchat use has been one of the most rapid and unprecedented in the history of instant messaging services and social networking sites. [37]

ٹک ٹاک (TikTok)

ٹک ٹاک ایک سوشل میڈیا ایپ ہے جو مختصر ویڈیوز کے لیے ہے۔ ویڈیوز کا دورانیہ 15 سے 60 سیکنڈ تک

---

[36] Allil, Kamaal, Serri Faisal, and Adil Zia. "Why Millennials Continue to Use WhatsApp? A Focus on Culture and Computer–Human Dialogue." Human Behavior and Emerging Technologies 2024 (2024).

[37] Anderson, Katie Elson. "Getting acquainted with social networks and apps: Snapchat and the rise of ephemeral communication." Library Hi Tech News 32, no. 10 (2015): 6-10.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے۔Covid-19 کے دوران ٹک ٹاکرز کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔[38]

ڈارک ویب (Dark Web)

ڈارک ویب ایک ایسا سوشل نیٹ ورک ہے جو خفیہ معلومات کو اپلوڈ کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ہر شخص اس ویب سائٹ تک رسائی نہیں کر سکتا۔[39] سب سے پہلے 2002ء میں امریکہ کی نیول ملٹری خفیہ ایجنسی نے اپنے فوجی وحساس معلومات کو چوری ہونے سے بچانے کے لیے ڈارک ویب کا نیٹ ورک استعمال کیا۔

سوشل میڈیا کا منفی کردار

جدید میڈیا ٹیکنالوجی نے جہاں آسانیاں اور سہولیاتِ زندگی فراہم کیں ہیں وہیں اس کے نقصانات و منفی اثرات بھی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں نوجوان نسل کے سوشل لائف پر سوشل میڈیا ٹیکنالوجی کا بے تحاشا استعمال منفی اثر ڈال رہا ہے۔[40] موجودہ دور میں بچے پڑھائی کے بجائے میڈیا ٹیکنالوجی کے دلدادہ ہیں۔ نئی نسل اور یوتھ کا قیمتی وقت سوشل میڈیا، ڈیجیٹل گیمز، کارٹون، ڈراموں، فلموں وغیرہ دیکھنے میں برباد ہو رہا ہے۔ اس طرح نئی نسل نہ صرف انسانی و دینی اقدار سے بیگانہ ہوتی رہی ہے بلکہ ان کے پاس صحت مندانہ جسمانی سرگرمیوں سے اجنبی دکھائی دے رہی ہے۔ ایک رپورٹ بتاتی ہے کہ امریکی ریاست فلوریڈا میں 14 سال سے کم عمر بچوں پر سوشل میڈیا کے استعمال پر پابندی لگا گئی

---

[38] Feldkamp, Jana. "The rise of TikTok: The evolution of a social media platform during COVID-19." Digital responses to Covid-19: Digital innovation, transformation, and entrepreneurship during pandemic outbreaks (2021): 73-85.

[39] Faizan, Mohd, and Raees Ahmad Khan. "Exploring and analyzing the dark Web: A new alchemy." First Monday (2019). https://firstmonday.org

[40] Noori, Nooriallai, Ajmal Sayes, and Gulaqa Anwari. "The Negative Impact of Social Media On Youth's Social Lives." International Journal of Humanities Education and Social Sciences 3, no. 1 (2023).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ فلوریڈا کے گورنر رون ڈی سانٹس نے بچوں کے سوشل میڈیا استعمال پر پابندیوں کے قانون پر دستخط کر دیے۔ پابندی کا اطلاق یکم جنوری 2025 سے ہو گا۔[41] ذرا سی اختلاف رائے پر افراد کی کردار کشی سوشل میڈیا کو بطور ہتھیار استعمال کیا جاتا ہے۔

کردار کشی (Character Assassination)

آج کے ڈیجیٹل دور میں سوشل میڈیا کردار کشی (Character Assassination) کا ذریعہ بن چکا ہے۔[42] اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف مخلوق قرار دیا ہے۔ ایک مسلمان کا خون، مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ کسی بھی مہذب معاشرے میں کسی کی کردار کشی کرنا انتہائی معیوب حرکت ہے۔ کسی کی ذاتی زندگی پر کیچڑ اچھالنا یا الزام لگانا ممنوع ہے لیکن آج کے دور سوشل میڈیا دور ہے۔ نئی نسل اپنے منفی جذبات کی تسکین کے لئے سوشل میڈیا کو بطور ہتھیار استعمال کرتی ہے۔ سیاسی و مذہبی مخالفت کی بنا پر چھوٹی سی بات کا بتنگڑ بنا کر پیش کیا جاتا ہے اور مخالف فرد کو ذلیل و رسوا کرنے کی مذموم کوشش کی جاتی ہے۔ اس سے نہ صرف متعلقہ شخص کی ذاتی زندگی متاثر ہوتی ہے بلکہ پوری سوسائٹی میں فساد اور برائی کی ترویج ہوتی ہے۔

پاکستانی معاشرے میں نوجوان نسل کے ذریعے سوشل میڈیا کا زیادہ تر استعمال دیکھ کر شرمندگی محسوس ہوتی ہے۔ عام لوگوں کی کردار کشی عام ہو چکی ہے۔ سوشل میڈیا پر سیاسی و مذہبی مخالفین کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا، ایڈٹ شدہ تصاویر اور وڈیوز اپلوڈ کرنا معمول بن گیا ہے۔ لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ اس کی روک تھام کے سلسلے میں سائبر کرائم ایکٹ (Cyber Crime Act) بے اثر اور بے بس دکھائی دیتا ہے۔[43] سیاسی مخالفین کی کردار کشی کے لیے شاعری، کتب، اشتہارات، بیانات، تقاریر اور دستاویزی فلموں کا

---

[41] فلوریڈا میں 14 سال سے کم عمر بچوں کے لیے سوشل میڈیا بند، انڈیپنڈنٹ اردو، منگل 26 مارچ 2024

[42] Samoilenko, Sergei A., et al. "Character assassination." The Sage encyclopedia of corporate reputation 1.1 (2016): 115-118.

[43] Alvi, Farhat Naseem, and Abdul Mannan. "اسلامی معاشروں پر سوشل میڈیا کے اثرات کا تجزیاتی مطالعہ: An Analytical Study of the Impact of Social-Media on Islamic

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سہارا لیا گیا۔ میاں بیوی کا رشتہ بڑا محترم اور باوقار ہوتا ہے۔ اس کے باوجود کئی بیگمات نے اپنے شوہروں کے بارے میں کتب لکھیں جن میں تہمینہ درانی کی اپنے سابق شوہر ملک غلام مصطفی کھر کے خلاف 'مائی فیوڈل لارڈ "My Feudal Lord"[44] بہت معروف ہوئی۔ سیاستدانوں کی نجی زندگی کے بارے میں کئی کتب لکھی گئیں۔ سابق وزیر اعظم پاکستان عمران خان کے بارے میں ان کی سابق بیگم ریحام خان کی کتاب شائع ہونے سے پہلے ہی بہت معروف ہو چکی ہے۔[45] بد قسمتی سے آج سوشل میڈیا کو مخالفین کردار کشی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو موجودہ دور میں سوشل میڈیا پر کردار کشی ایک بہت بڑا خطرہ اور چیلنج بن چکا ہے۔ متعدد احادیث مبارکہ میں کردار کشی کی مختلف الفاظ میں مذمت کی گئی ہے۔ اسلام میں غیبت، تجسس، بدگمانی، بہتان، اور الزام تراشی گناہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ۔[46]

اے اہل ایمان! بہت گمان کرنے سے احتراز کرو کہ بعض گمان گناہ ہیں اور ایک دوسرے کے حال کا تجسس نہ کیا کرو

Societies." Al-Wifaq 6.2 (2023): 27-48.

[44] Ehsan, Muhammad, Rabia Tabassum, and Sayad Kazim Shah. "A Study of and Violence against Women in Feudal Society with Special Reference to "My Feudal Lord''by "Tehmina Durrani"." Journal of Literature, Language and Linguistics 15, no. 1 (2015): 54-58.

[45] قیوم نظامی، سیاست میں کردار کشی کی روایت، روزنامہ نوائے وقت لاہور، 20 جون 2018ء۔

[46] الحجرات، 12:49

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس سے تو تم ضرور نفرت کرو گے (تو غیبت نہ کرو) اور خدا کا ڈر رکھو بیشک خدا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

ایک مسلمان کا خون، مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔
ارشاد نبویؐ ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا كَانَتْ لِأَخِيهِ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ فِي عِرْضٍ أَوْ مَالٍ، فَجَاءَهُ فَاسْتَحَلَّهُ قَبْلَ أَنْ يُؤْخَذَ وَلَيْسَ ثَمَّ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ، فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ حَسَنَاتِهِ،وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ حَمَّلُوهُ عَلَيْهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِمْ۔[47]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم کریں جس نے اپنے کسی بھائی کی عزت یا مال میں کوئی ظلم کیا ہو اور پھر وہ آخرت میں حساب و کتاب سے

[47] محمد بن عيسى، سنن الترمذي، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي – مصر، 1395ھ، حدیث:2419

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلے اس کے پاس آکر اپنے ظلم کو معاف کرالے کیونکہ اس دن نہ تو درہم ہو گا اور نہ دینار اگر ظالم کے پاس نیکیاں ہوں گی تو اس سے لے کر مظلوم کو دے دی جائیں گی اور اگر نیکیاں نہیں ہوں گی تو اس ظلم کے بدلے میں مظلوموں کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی۔

ایک دوسری جگہ احادیث میں مذکور ہے کہ مومن کی عزت و حرمت اللہ کے نزدیک کعبہ کی عزت و حرمت سے زیادہ ہے۔

ارشادِ نبویؐ ہے:

حدثنا عبد الله بن عمر، قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يطوف بالكعبة، ويقول:ما أطيبك وأطيب ريحك، ما أعظمك وأعظم حرمتك، والذي نفس محمد بيده، لحرمة المؤمن أعظم عند الله حرمة منك، ماله، ودمه، وأن نظن به إلا خيرا۔ [48]

حضرت عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے دیکھا اور یہ فرماتے سنا: (اے کعبہ!) تو کتنا عمدہ ہے اور تیری خوشبو کتنی

[48] محمد بن یزید القزوینی، سنن ابن ماجہ، دار إحیاء الکتب العربیۃ، حدیث: 3932

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیاری ہے، تو کتنا عظیم المرتبت ہے اور تیری حرمت کتنی زیادہ ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! مومن کے جان و مال کی حرمت اللہ کے نزدیک تیری حرمت سے زیادہ ہے اور ہمیں مومن کے بارے میں نیک گمان ہی رکھنا چاہئے۔

آج کے دور میں یہ بات سمجھنے کی اشد ضرورت ہے کہ معاشرے میں برائی کا تذکرہ برائی کے مترادف ہے۔ اسلام میں تجسس اور غیبت سے منع کیا گیا ہے کیونکہ یہ دونوں برائیاں معاشرتی فساد کا موجب بنتی ہیں۔ اس سارے عمل میں اتنے منفی جذبات شامل ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے کئی گھر ٹوٹتے ہیں، کئی زندگیاں تباہ ہوتی ہیں۔ مخالفت کی بنا پر دوسروں کی ذاتی زندگی کو اچھالنا عام ہوتا جا رہا ہے۔۔ آج کل کردار کشی کے لیے سوشل میڈیا کا استعمال بڑھتا جا رہا ہے۔اس لئے اب کسی کی عزت محفوظ نہیں ہے۔ایک مہذب اور سنجیدہ معاشرہ میں دوسروں کی ذاتی زندگی میں دخل دینے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

مغربی تہذیب(Western Civilization)

جدید دور میں سوشل میڈیا ایسی دودھاری تلوار کا کردار ادا کر رہا ہے جو معاشروں کی ثقافتی، تہذیبی، سماجی ،معاشرتی، معاشی اور نظریاتی بنیادیں کھوکھلی کر رہا ہے۔ سوشل میڈیا کے ذریعے اسلامی معاشروں میں مغربی تہذیب و ثقافت سرایت کر رہی ہے۔ پاکستانی معاشرے میں مغربی تہذیب و ثقافت کو فروغ دینے میں سوشل میڈیا(Social Media) بنیادی کردار ادا کر رہا ہے۔[49] نوجوان نسل سوشل میڈیا پر انسانی

[49] Sabir, Mehmona. "USE OF SOCIAL MEDIA FOR PROMOTION OF WESTERN CULTURE IN PAKISTAN: A CRITICAL ANALYSIS." *Al-*

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اقدار کو پامال کرنے میں مصروفِ عمل ہے۔ نوجوان نسل اسلامی اقدار اور اسلامی تہذیب وثقافت سے بیگانہ ہوتی جارہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلم معاشروں میں اسلامی تہذیب وثقافت اجنبی ہوتی جارہی ہے۔ مغربی تہذیب وفکر نے یورپ کو اخلاقی انحطاط سے دوچار کیا ہے۔ یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ حقیقی راحت مادی اسباب میں نہیں روحانی بلندی میں ہے۔

ڈھونڈ رہا ہے فرنگ عیشِ جہاں کا دوام
وائے تمنائے خام، وائے تمنائے خام[50]

سائنسی ترقی نے مغرب کی مادی حیثیت سے غیر معمولی طاقت بخش دی ہے اور اُسے ظاہری شان وشوکت سے مالامال کیا لیکن انسانیت کے اصلی جوہر کو نقصان پہنچایا یہ علوم وفنون انسان کو حقیقی راحت اور آسودگی پہنچانے کی بجائے اُس کی موت کا پروانہ بن گئے۔ انہی آثار کو دیکھ کر اقبال کہتے ہیں:

تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی
جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا[51]

عریانیت(Nudity)

سوشل میڈیا موجودہ معاشروں میں فحاشی وعریانی کو عام کرنے میں کردار ادا کررہا ہے۔[52] میڈیا شیطانی

Safiir 6.4 (2022): 38-42.

[50] ڈاکٹر محمد اقبال، کلیاتِ اقبال، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، 2001ء

[51] ڈاکٹر محمد اقبال، کلیاتِ اقبال، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، 2001ء

[52] Miller, Brandon. "Exploring the Posting of Nude Photographs on Reddit in

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایجنڈے پر عمل پیرا ہے۔ سوشل میڈیا (یوٹیوب، فیس بک، ٹک ٹاک وغیرہ) کے معاشرہ میں فحاشی کلچر کو قابل قبول Acceptable بنایا جارہا ہے۔ قرآنی تعلیمات بتاتی ہیں کہ اسلامی معاشروں میں عریانیت پھیلانا شیطان کا ایجنڈا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ[53]

مومنو! شیطان کے قدموں پر نہ چلنا اور جو شخص شیطان کے قدموں پر چلے گا تو شیطان تو بے حیائی (کی باتیں) اور برے کام ہی بتائے گا۔

مغربی تہذیب کو پوری دنیا کے مسلم معاشروں میڈیا ٹیکنالوجی کے زور پر مسلط کیا جارہا ہے۔ فحاشی و عریانی کی بنیاد پر چلایا جانے والا سوشل میڈیا انسانی و اخلاقی اقدار پامال کر رہا ہے۔ Dark Web پر ڈالروں کے عوض نازیبا ویڈیوز اپلوڈ کی جاتی ہیں۔

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

The dark web is The Onion Router (Tor), which launched on September 20, 2002. The U.S. government's Naval Research Laboratory developed Tor for members of the U.S. intelligence community to use the

---

Relation to Self-Esteem, Perceived Attractiveness, Narcissism, and Sensation Seeking." Archives of Sexual Behavior 51, no. 6 (2022): 3083-3092.

[53] النور، 21:24

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

> Internet without risk of identification. At the same time, Tor became an effective shield for the illicit sale of heavily controlled goods, such as guns and drugs. The Tor network also gave hackers, terrorists, and distributors of illegal pornography a secure method of communication. The term dark web first appeared in print in a 2009 newspaper article describing these criminal applications.[54]

انٹرنیٹ اور میڈیا ٹیکنالوجی کے ذریعے عریانیت کی علمبردار مغربی تہذیب و ثقافت غیر محسوس طریقے سے مسلم معاشروں میں سرایت کرتی جارہی ہے۔ میڈیا کی تہذیبی و ثقافتی یلغار ہر مسلم گھرانے پر ہے جس کی وجہ سے خاندان عدم استحکام کا شکار ہو رہے ہیں۔ طلاقوں کی شرح میں اضافہ ہورہا ہے ۔ معاشرے ٹوٹ رہے ہیں۔ خاندان بکھر رہے ہیں۔ موجودہ جدید معاشرے کا بڑا مسئلہ سوشل میڈیا کا منفی اور تخریبی استعمال ہے جو مسلم معاشروں کو بے راہ روی کے راستے پر گامزن کررہا ہے۔ غیر اسلامی اور مغربی تہذیب وفکر کا مسلم معاشرے میں اثر ونفوذ ملتِ اسلامیہ کے لئے دورِ حاضر کا سب سے بڑا چیلنج ہے۔

اسلامی معاشروں میں مغربیت وعریانیت اس قدر عام ہوگئی ہے کہ پاکستان میں ایک نجی ایئر لائن میں اندرون ملک ہوائی سفر کے دوران کرنے والا Couple بلا روک ٹوک غیر اخلاقی حرکات کا ارتکاب کرتا رہا۔ افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ نیشنل میڈیا اور سوشل میڈیا پر لوگ ان کی بے حیائی وبے شرمی کا دفاع کرتے دکھائی دیے۔ ایسے واقعات روزانہ کا معمول ہے اور اسے سیریس معاملہ نہیں لیا جاتا۔[55] گویا اسلامی وآئینی و معاشرتی اقدار کے خلاف ایسی حرکات و سکنات معاشرہ ہضم کررہا ہے۔ مغربی کلچر کی اندھی نقالی میں یہاں ایک طبقہ ایسے عمل کا دفاع کرتا ہے جس کا مقصد پاکستانی معاشرے کو اُس کی اُس رہی سہی شرم وحیا سے بھی محروم کرنا ہے جو اسلامی معاشروں میں خاندانی نظام کو ابھی تک بچائے ہوئے

---

[54] Volle, A."dark web." Encyclopedia Britannica, May 16, 2023. https://www.britannica.com/topic/dark-web.

[55] روزنامہ جنگ، لاہور، 27 مئی 2021ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے لیکن تباہ و برباد کرنے کے تمام حربے استعمال کیے جا رہے ہیں۔ جب سوشل میڈیا پر گندگی بلا روک ٹوک شئیر کی جائے گی تو معاشرے پر بھی اُس کا ویسا ہی اثر ہو گا۔ مغرب کا ایجنڈا کے مطابق سوشل میڈیا کے ذریعے معاشروں میں عوام الناس کو غیر اخلاقی مواد دکھا دکھا کر ان کیلئے نارمل بنا دیا گیا ہے۔

Dr,Satyavan لکھتا ہے:

> Now social media platforms have become dens of virtual nudity. Now teenagers in every house are making vulgar reels and videos. Now it seems as if prostitution centers have also become available with new options for lustful men. These days nudity is being served on social media to increase followers. Are those who serve it guilty? Are those who like and share it not guilty? According to me, he is more guilty. Can't this stop if we stop liking and sharing such posts or videos?[56]

الحاد (Atheism)

سوشل میڈیا کے ذریعے اعلیٰ تعلیم یافتہ مسلم نوجوانوں میں الحاد (خدا کے وجود سے انکار) کی نئی لہر پوری دنیا میں پھیل رہی ہے۔ سوشل نیٹ ورکس پر الحاد (Atheism) کی مہم 2008ء میں شروع ہوئی۔[57] الحاد (Atheism) پھیلانے میں پلیٹ فارم مہیا کرنے میں سوشل میڈیا کا کردار بے انتہا خطرناک اور پریشان کن ہے۔ نوجوان سوشل میڈیا نیٹ ورکس کے ذریعے آسانی سے دنیا بھر کے دیگر مرتدین، سابق مسلمانوں اور آزاد سوچ رکھنے والوں کے ساتھ جڑ سکتے ہیں۔ مصنف Leo Igwe سوشل میڈیا کے ذریعے مسلمانوں کی نوجوان نسل میں الحاد کا فتنہ پھیلانے کا انکشاف کرتا ہے۔

---

[56] Dr. Satyavan Saurabh, Orgy of Nudity on Social Media,Brighter Kashmir, November 28, 2023

For Details click http://brighterkashmir.com/orgy-of-nudity-on-social-media

[57] Pihlaja, Stephen. "Language, Religion, and the Digital World." The Routledge Handbook of Language and Religion. Routledge, 2023. 122-133.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Leo Igwe لکھتا ہے:

> But with social media, things have changed. Things are rapidly changing. A new wave of intellectual awakening and enlightenment is sweeping across the region. Youths who question or disbelieve Islamic teachings can easily relate and connect with other apostates, ex-muslims, and freethinkers across the world. They access platforms where they socialize, interact, and exchange ideas without fear. The social media give skeptical Muslim youths a sense of family and community which the Islamic establishment has long denied them.[58]

مذکورہ اقتباس کا خلاصہ یہ ہے کہ فکری بیداری اور روشن خیالی پھیل رہی ہے۔ سوشل میڈیا وہ ایسے پلیٹ فارم تک رسائی حاصل کرتے ہیں جہاں وہ بغیر کسی خوف کے سماجی، بات چیت اور خیالات کا تبادلہ کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں وہ نوجوان جو اسلامی تعلیمات پر سوال اٹھاتے ہیں یا ان کا انکار کرتے ہیں وہ آسانی سے دنیا بھر کے دیگر مرتدین، سابق مسلمانوں اور آزاد سوچ رکھنے والوں کے ساتھ جڑ سکتے ہیں۔ سوشل میڈیا کے ذریعے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت نئی نسل کو الحاد (Atheism) کی طرف مائل کیا جارہا ہے۔ پاکستان کے بڑے شہروں میں اس وقت ملحدین کی تعداد تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ سوشل میڈیا (فیس بک، انسٹاگرام، ٹویٹر) پر ایسے سینکڑوں اکاؤنٹس پائے جاتے ہیں جن کا مقصد اسلامی شعائر و احکام کی تضحیک، قرآن کریم، رسول کریم ﷺ کی سیرت طیبہ ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر اعتراضات اٹھانا ہے۔ الحاد کی فتنہ پھیلانے کے لئے کئی سوشل اکاؤنٹس کام کر رہے ہیں۔ معاشروں میں الحاد کے بڑھتے ہوئے رجحان کی بڑی وجہ سوشل میڈیا نیٹ ورکس کا بنیادی کردار ہے۔[59]

---

[58] Leo Igwe , Islām, Social Media and Rise of Atheism in Northern Nigeria, THE MARAVI POST, 14 September, 2019

See details at link: https://www.maravipost.com/islam-social-media-and-rise-of-atheism-in-northern-nigeria/ accessed on 17/1/2023

[59] Nisar, Qutab, and Adnan Malik. "REASONS FOR THE DEVELOPMENT OF

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملحدین کے سوشل اکاؤنٹس

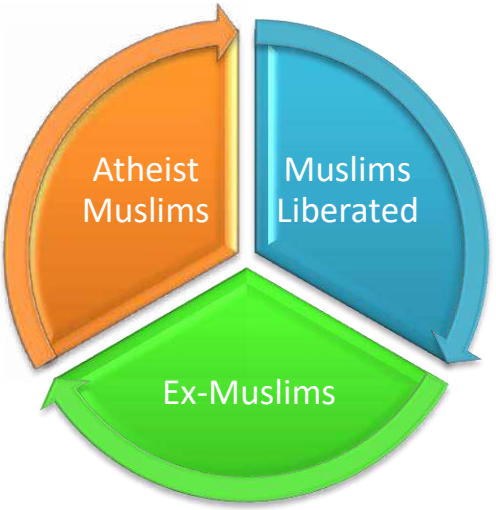

سوشل میڈیا کے ذریعے دنیا بھر کی جامعات میں الحاد(Atheism) کو عروج حاصل ہو رہا ہے۔ شمالی نائیجیریا کے مسلم رہنما الحاد(Atheism) کے بڑھتے ہوئے رجحان کے بارے میں بے چینی محسوس کرتے ہیں۔ نائیجیریا میں قائم اسلامک سنٹر نے کانفرنس منعقد کی تاکہ بڑھتے ہوئے فتنہ الحاد(Atheism) کا سدباب کیا جاسکے۔[60] یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ سوشل میڈیا نیٹ ورکس پر خاموشی سے فتنہ الحاد زور

ATHEISM IN MODERN ERA." AL MISBAH RESEARCH JOURNAL 3.02 (2023): 11-21.

[60]Leo Igwe , Islām, Social Media and Rise of Atheism in Northern Nigeria, THE MARAVI POST, 14 September, 2019

See details at link: https://www.maravipost.com/islam-social-media-and-rise-of-atheism-in-northern-nigeria/ accessed on 17/1/2023

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وشور سے جاری ہے۔[61] ملحدین سوشل میڈیا پر جامعات کے اعلیٰ تعلیم یافتہ مسلمان نوجوانوں راغب کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ یہ لوگ جان بوجھ کر مسلمانوں کے نام سے سوشل اکاؤنٹس بناتے ہیں۔ مغربی طرز زندگی سے مرعوب اور کچے ذہن کے نوجوان مسلمانوں میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کے لئے سائنس سے بالاتر موضوعات[62]-Metaphysics (وجود خدا، وحی کا علم، واقعہ معراج النبی ﷺ وغیرہ) کو زیر بحث لایا جاتا ہے۔ اور ان کو سائنسی تناظر میں پرکھنے کی کاوش کی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں حضور کریم ﷺ کی باندیاں، تعدد ازدواج، سیدہ عائشہ صدیقہ کی بوقت نکاح عمر وغیرہ کو پرکھا جاتا ہے اور منصوبہ بندی کے تحت تشکیک پیدا کی جاتی ہے۔ اسلام کے ہر ہر حکم کو مغرب، عقل اور سائنس کی کسوٹی پر جانچا جاتا ہے۔ یہ خطرناک کھیل سوشل میڈیا خاص طور پر یوٹیوب، ٹویٹر اور فیس بک وغیرہ پر کھیلا جارہا ہے۔ افسوس ناک حقیقت یہ ہے کہ مسلم نوجوان نسل الحادی سوش میڈیا وار کا شکار ہو رہی ہے۔[63]

Jacob لکھتا ہے:

> Blogs and social media like Facebook, Twitter, Youtube, Quora forums and Reddit have formed crucial spaces for communication and activism among agnostics, freethinkers, sceptics and atheists in a wide range of places.[64]

مسلم یوتھ کو فتنہ الحاد (Atheism) سے بچانے کے لئے بچوں کی عصری تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم وتربیت

---

[61] Qorasha, Amjad. "Atheism in the Arab World and the Refutation of it through Internet and Social Media (Analytical Study)." Jordan Journal of Islamic Studies 17.1 (2021): 53-76.

[62] Tegtmeyer, Henning. "ATHEISM AND METAPHYSICS." The Varieties of Atheism: Connecting Religion and Its Critics (2022): 105.

[63] Sallam, Amr Mohammed Sayed Emam, et al. "ONLINE ATHEISM AND ITS IMPACT ON THE INDIVIDUAL AND SOCIETY."

[64] Copeman, Jacob, and Mascha Schulz, eds. Global Sceptical Publics: From non-religious print media to 'digital atheism'. UCL Press, 2022.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا بندوبست کرنا انتہائی ضروری ہے۔ نئی نسل کو سیرت طیبہ ﷺ سے روشناس کروانے کا بندوبست کرنے کی ضرورت ہے۔

سوشل میڈیا کا مثبت کردار

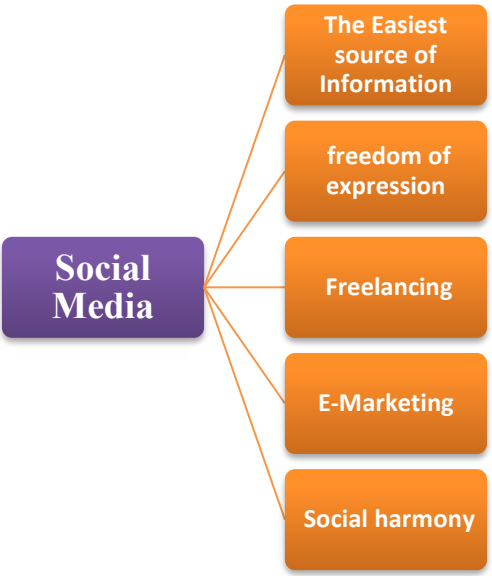

Daigram: Positive Role of Social Media

مذکورہ بالا چارٹ سے سوشل میڈیا کی معاشی و سماجی حیثیت واضح ہو کر سامنے آجاتی ہے۔ سماجی میڈیا کی بدولت دورِ حاضر میں ہر قسم کی معلومات و معارف کی شئیرنگ کرنا انتہائی آسان ہو چکا ہے۔ کسی بھی معاشرتی برائی کا خاتمہ اس وقت تک نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ لوگ اس کے خلاف بات نہ کریں۔ امن اور باہمی ہم آہنگی سے معاشرے کے ہر فرد پر مثبت و تعمیری اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ سوشل میڈیا کا مثبت استعمال اس سلسلے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

میڈیا زیادہ تر ناچ گانے والوں کو ہی ہیرو بنا کر پیش کرتا ہے۔ لیکن سوشل میڈیا پر بعض اوقات ایسے ہیروز سے بھی عوام کو روشناس کروایا جاتا ہے۔ ایک بڑی تعداد ایسے ہیروز کی ہے جن کا نام میڈیا پر زیادہ نہیں سنا جاتا لیکن اُن کا مثبت کام بولتا ہے۔ مسکان خان کا شمار بھی ایک ایسے ہی ہیروز میں کیا جاتا ہے 9

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فروری 2022ء سے یہ نوجوان بیٹی پوری امت مسلمہ کے لیے فخر کا باعث بن گئی۔ سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی ایک وڈیو میں مسکان خان کو اپنی سواری پر باحجاب کالج کے پارکنگ ایریا میں داخل ہوئے دیکھا جاسکتا ہے۔ ہندو غنڈے مسکان خان کو پردہ (برقع) میں آتے دیکھ کر شری رام کے نعرے لگاتے ہوئے اس مسلمان طالبہ کو ہراساں کرنے لگے لیکن ان غنڈوں کے نعروں کے جواب میں نعرہ تکبیر لگاتے ہوئے یہ بہادر بیٹی کالج میں داخل ہوئی۔[65] امت کی اس بیٹی کی بہادری اور اسلام پسندی نے چند گھنٹوں میں پوری دنیا کو حیران کر دیا۔ مسکان خان کی ویڈیو اور انٹرویو کی ویڈیو یوٹیوب پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ مسکان خان کی مثال سامنے رکھتے ہوئے جدید میڈیا کی ٹیکنالوجی کا مثبت و تعمیری استعمال کرتے ہوئے اسلام کا پیغام پوری دنیا میں پھیلایا جاسکتا ہے۔

Maga Sule لکھتا ہے:

> There are plenty of social media accounts created to inform, remind, and engaging with followers of various religions. For example,Islamic Thinking has over one million followers on Twitter. The account tweets inspirational quotes, friendly reminders such as "speak kindly of others.[66]

آن لائن اسلام (Online Islam) جیسی کچھ اسلامی ویب سائٹس پائی جاتی ہیں جن کے ذریعے ڈیجیٹل ورلڈ میں مسلم کمیونٹی نے مذہبی معلومات وخدمات سرانجام دیں۔ یہ کام اسلام کی ترویج واشاعت کے لئے امت کا ڈیجیٹل پلیٹ فارم (Digital plateform) کی بنیاد بن گیا۔ آج عالمی سطح پر اسلام کے پیغام

---

[65] https://www.youtube.com/watch?v=xNBhwP5ydh4
Accessed 17 January 2023

[66] Muhammad Maga Sule & Yahaya Sulaiman, ENHANCING ISLAMIC DA'WAH AND SPREAD OF KNOWLEDGE VIA SOCIAL MEDIA PLATFORMS, The Indonesian Journal of the Social Science,Vol-9, No.1,January 2021,P.152

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لئے سوشل میڈیا ایک مثالی پلیٹ فارم بن گیا ہے۔[67]

سلمان لکھتا ہے:

> Social Media presents a huge opportunity for us to reach out to people who may not know about Islam or Muslims. Thousands of Americans have never met a Muslim but they have access to us through social media.[68]

سوشل میڈیا سائٹس خاص طور پر ٹویٹر اور فیس بک سب سے زیادہ فعال سماجی روابط کا ذریعہ ہیں اور بہت سارے مسلمان صارفین ان سے وابستہ ہیں۔ سوشل میڈیا نیٹ ورک (فیس بک، ٹویٹر وغیرہ) مسلم علماء، شیوخ، سیاسی رہنماؤں، علماء اور صحافیوں سے رابطہ قائم کرنے کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ مزید برآں، اہم خبروں اور معلومات کو شئیر کرنے سوشل میڈیا فوری، آسان اور سستا ذریعہ ہے۔

[67] Ibahrine, Mohammed. Islām and social media, Islām and Social Media. In Harvey, K., (Eds). Encyclopedia of Social Media and Politics. 9, Thousand Oaks, CA: SAGE Publications, Inc., 2014

[68] Salmān, J., Impact of Media and Social Media on Islām and Muslims, 2011 Details can be accessed from https://messageinternational.org/impact-of-media-and -social-media-on-islam-and-muslims/

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب دوم: مغربی میڈیا کا مطالعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موجودہ دور میڈیا کا دور کہلاتا ہے۔ عالمی میڈیا کی لگام مغرب کے ہاتھ میں ہے اور وہ میڈیا کے ذریعے ہمارے ذہنوں پر چھایا ہوا ہے۔ مسلمانوں کا پڑھا لکھا طبقہ مغربی میڈیا سے اس قدر متاثر ہے کہ وہ مغربی نظریات، تصورات اور اصطلاحات آنکھیں بند کر کے قبول کر لیتا ہے گویا مسلمانوں نے مغرب سے جسمانی غلامی سے تو نجات حاصل کر لی ہے لیکن ذہنی غلامی سے نہیں۔ مسلمانوں کو ذہنی و فکری غلام بنانے کے لئے یہودیوں کی کئی تحریکوں نے منصوبہ بندی کی جو آج تک جاری ہے۔

مغربی میڈیا اور صیہونیت (Zionism)

مغربی میڈیا پر یہودیوں و صیہونیوں کی اجارہ داری قائم کرنے میں یہودی خفیہ تحریکوں نے بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ یہودی دنیا کی آبادی کا 0.2٪ ہیں پھر بھی عالمی و مغربی میڈیا پر مکمل طور پر غلبہ رکھتے ہیں۔ مغربی میڈیا پر یہودیوں کی اجارہ داری کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ 10 اکتوبر 2023ء کو گارڈین Guardian کے لئے 40 سال سے کام کرنے والے آرٹسٹ اسٹیو بیل Steve Bell کو نوکری سے نکال دیا گیا کیونکہ اس نے غزہ کے معصوم مسلمانوں پر بمباری کرنے والے اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو Netanyahu کا کارٹون بنایا۔[69] اس کارٹون میں اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو Netanyahu باکسنگ دستانے پہنے ہوئے اپنے پیٹ پر غزہ کا نقشہ بنا رہا ہے، کیپشن Caption میں تحریر کیا ہوا ہے کہ غزہ کے باشندوں، اب یہاں سے باہر نکل جاؤ۔ مغرب کا آزادیء اظہار کا دوہرا معیار اور میڈیا ہاؤسز پر صہیونیت کا اثر ورسوخ ملاحظہ کیجئے کہ یہودیوں کے خلاف ایک کارٹون بنانے پر 40 سالہ ملازم کو نوکری سے برخاست کر دیا جاتا ہے۔

Ellie Iorizzo رپورٹ کرتا ہے:

> The newspaper thanked the artist for being an important part of The Guardian 'over the past 40 years'.The Guardian has not renewed its contract with cartoonist Steve Bell after his

[69] Alvi, Farhat, and Abdul Manan Cheema. "غزہ میں فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی اور عالمی کردار: تجزیاتی مطالعہ: The Palestinian Muslim Genocide in Gaza and International Role: An Analytical Study." Peshawar Islamicus 14.02 (2023): 1-16.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

artwork depicting the Israeli prime minister was "pulled" from publication.Mr Bell confirmed his sketch of Benjamin Netanyahu in the wake of the Hamas attack on Israel had been "spiked" by the publisher.The image showed the Israeli prime minister preparing to operate on his own stomach wearing boxing gloves, where an outline of the Gaza Strip could be seen with the caption "Residents of Gaza, get out now." [70]

Cartoon: Netanyahu

مغربی میڈیا میں اسلام کے خلاف توہین آمیز خاکوں کو آزادیء اظہار (Freedom of Expression) کہنے والے اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو Netanyahu کی توہین برداشت نہ کر سکے، برطانوی اخبار گارڈین نے اپنے 40 سالہ پرانے کارٹونسٹ اسٹیو بیل Steve Bell کو Guardian کی ملازمت سے برخاست کر

[70]Ellie Iorizzo,Cartoonist Steve Bell's contract with Guardian not renewed after Israel artwork, Independent, Asia Edition,UK, Monday 16 October 2023.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیا۔[71] اس واقعہ سے مغربی میڈیا پر صیہونیت کے اثر ورسوخ کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ یہودی میڈیا اور فلمی صنعتوں کے ذریعے مسلمان نوجوانوں کے دل و دماغ کو اپنے خیالات و افکار کی غذا پہنچا رہے ہیں تاکہ مسلمانوں کی نئی نسل ان یہودیوں و صیہونیوں کی فکری و ذہنی غلام بن جائے۔ انتہائی قلیل وقت میں یہودی شاطر نوجوان اور ابھرتی ہوئی نسل کی عقل، سیرت اور کردار کو مٹا کر رکھ دیتے ہیں۔ یہودیوں نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف فلمیں بنا کر اسلامی معاشرت، ثقافت، روایات اور مسلمانوں کی مقدس شخصیات کو نشانہ بنایا ہے۔ ان موویز میں مسلمان کو چور، ڈاکو، دہشت گرد، شہوت پرست، اور دولت کا پجاری بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ تاریخی واقعات کے تناظر میں لکھی جانے والی کہانیوں پر بننے والی وہ فلمیں جن میں انبیائے کرام اور دیگر مشاہیر اسلام کے کرداروں کو دانستہ طور پر مسخ کرنا اور ان کی توہین کی ناقابل معافی جسارت کا شرمناک ارتکاب، ایسی قابل مذمت اور دل آزار فلموں کی فہرست طویل ہے۔[72]

مغربی میڈیا کا مکمل کنٹرول یہودیوں کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے وہ میڈیا کو اسلاموفوبیا کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ یہودی اسلاموفوبیا کی فضا پیدا کرنے میں باقی تمام اقوام عالم سے آگے ہیں۔ قرآن مجید میں مومنوں کو جابجا یہودیوں کو مسلم دشمن سرگرمیوں اور سازشوں سے آگاہ کیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا
بِمَا قَالُوا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ
وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا

---

[71] Dr.Farhat Alvi and Dr.Abdul Manan Cheema 2023. غزہ میں فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی اور عالمی کردار: تجزیاتی مطالعہ: The Palestinian Muslim Genocide in Gaza and International Role: An Analytical Study DOI: 10.5281/zenodo.10441452. Peshawar Islamicus. 14, 02 (Dec. 2023), 1–16.

[72] ہفت روزہ فرائیڈے اسپیشل، 27 مارچ تا 2 مئی، 2009ء، ص 5۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَكُفْرًا وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ[73]

اور یہودی کہتے ہیں کہ: اللہ کے ہاتھ بندے ہوئے ہیں ہاتھ تو خود ان کے بندھے ہوئے ہیں اور جو بات انہوں نے کہی ہے اس کی وجہ سے ان پر لعنت الگ پڑی ہے، ورنہ اللہ کے دونوں ہاتھ پوری طرح کشادہ ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔ اور (اے پیغمبر) جو وحی تم پر نازل کی گئی ہے وہ ان میں سے بہت سوں کی سرکشی اور کفر میں مزید اضافہ کر کے رہے گی، اور ہم نے ان کے درمیان قیامت کے دن تک کے لیے عداوت اور بغض پیدا کر دیا ہے۔ جب کبھی یہ جنگ کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اس کو بجھا دیتا ہے اور یہ زمین میں فساد مچاتے پھرتے ہیں، جبکہ اللہ فساد مچانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

گریٹر اسرائیل کا منصوبہ بنایا اور عربوں کے قلب یعنی فلسطین میں ریاست اسرائیل قائم کی۔

---

[73] المائدہ، 64:5

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صیہونی منصوبہ (Zionist Plan)

Book Name	Protocols	Place of Publication	Date of Publication
The Jewish Peril	Protocols of Learned the Learned Elders of Zion	Britions Lion,London	1920

بین الاقوامی اسٹبلشمنٹ اور بین الاقوامی میڈیا یہودی شکنجے میں جکڑا ہوا ہے جو ملکوں کی پالیسی پر بھرپور طریقے سے اثرانداز ہوتا ہے۔ اس کی جیتی جاگتی مثال درج ذیل تصویر ہے۔

Joe Biden and Israeli PM in Tel Aviv, Israel, October 18, 2023(Reuters)

حماس کے حملہ طوفان الاقصیٰ 7 اکتوبر 2023ء کے بعد امریکی صدر جو بائیڈن Joe Biden نے اسرائیل کا وزٹ کیا اوراسرائیل کی وار کیبنٹ(War Cabinet) کو بریفنگ دیتے ہوئے اپنے آپ کو صیہونیZionist قرار دیا۔ اس موقع پر امریکی صدر نے مکمل سپورٹ کا یقین دلایا۔

Reutersرپورٹ بتاتی ہے:

> When Joe Biden met with Prime Minister Benjamin Netanyahu and his war cabinet during his visit to Israel, the U.S. president assured them: "I don't believe you have to be a Jew to be a Zionist, and I am a Zionist. [74]

1897ء میں سوئٹزرلینڈ کے شہر بال میں یہودی دانشوروں، مفکروں، فلسفیوں نے جمع ہو کر پوری دنیا پر

[74] WASHINGTON (Reuters), 21 October 2023.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکمرانی کا منصوبہ تیار کیا تھا۔ یہ منصوبہ پروٹوکولز (Protocols) کی صورت میں بہت عرصہ سے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے چکا ہے۔ گریٹر اسرائیل (Greater Israel) کا منصوبہ بھی صیہونیت کے ایجنڈا میں شامل تھا۔

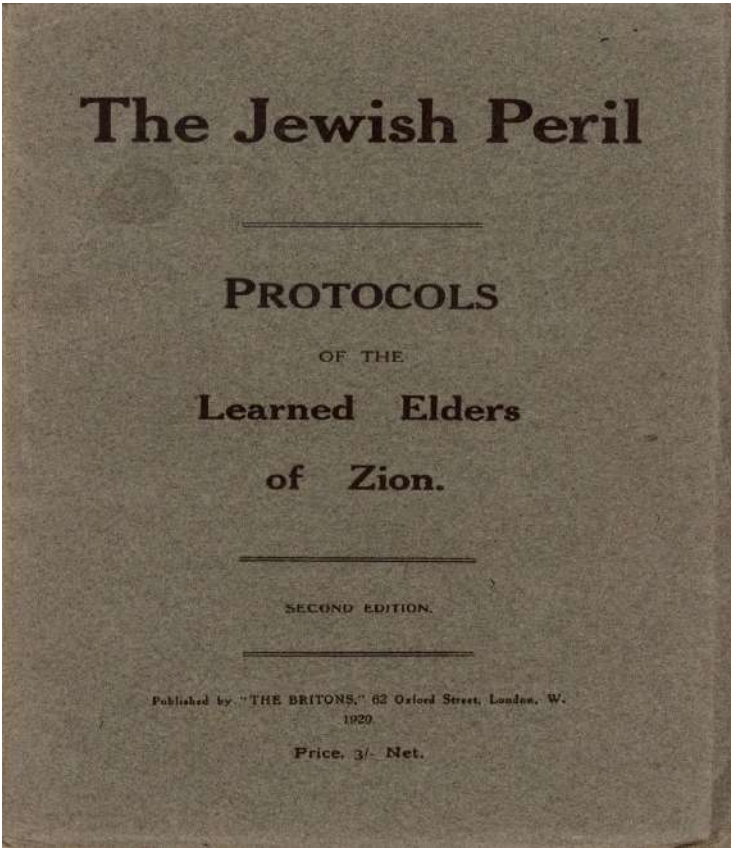
The Jewish Peril

PROTOCOLS

OF THE

Learned Elders

of Zion.

SECOND EDITION.

Published by "THE BRITONS," 62 Oxford Street, London, W.
1920

Price, 3/- Net.

Protocols of Zion[75]

[75] https://www.britannica.com/topic/Protocols-of-the-Elders-of-Zion#/media/1/480269/236233

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس منصوبہ کو یہودی دانشوروں کی دستاویز Protocols of the Learned Elders of Zion بھی کہتے ہیں۔ اس پورے منصوبے میں کئی یہودی انجمنوں نے حصہ لیا تھا۔ اس پلان میں شامل ہونے والے تمام لوگ ذہین ترین تھے۔

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں ہے:

> Protocols of the Learned Elders of Zion, fraudulent document that served as a pretext and rationale for anti-Semitism mainly in the early 20th century. The document purported to be a report of a series of 24 (in other versions, 27) meetings held at Basel, Switzerland, in 1897, at the time of the first Zionist congress. There Jews and Freemasons were said to have made plans to disrupt Christian civilization and erect a world state under their joint rule. Liberalism and socialism were to be the means of subverting Christendom; if subversion failed, all the capitals of Europe were to be sabotaged. [76]

اس دستاویز (Protocols of the Learned Elders of Zion) میں ذرائع ابلاغ کو بنیادی اہمیت دی گئی۔ بارھویں دستاویز میں میڈیا کی غیر معمولی اہمیت، طاقت اور اس کی افادیت کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے۔ اگر یہودی پوری دنیا پر غلبہ حاصل کرنے کے لیے سونے کے ذخائر پر قبضے کو مرکزی اور بنیادی اہمیت دیتے ہیں تو ذرائع ابلاغ بھی ان کے مقاصد کے حصول کے لیے دوسرا اہم درجہ رکھتے ہیں۔ وہ میڈیا کے سرکش گھوڑے کو اپنے قبضے میں رکھیں گے۔ وہ دشمنوں کے قبضے میں طاقتور اور موثر میڈیا نہیں رہنے دیں گے۔ میڈیا پر ایسا کنٹرول رکھیں گے کہ کوئی بھی خبر ان کی مرضی کے بغیر سوسائٹی تک نہیں پہنچ

Accessed 29 August 2023

[76] Britannica, The Editors of Encyclopaedia. "Protocols of the Elders of Zion". Encyclopedia Britannica, 11 Aug. 2023, https://www.britannica.com/topic/Protocols-of-the-Elders-of-Zion. Accessed 28 August 2023.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکے گی۔ وہ ایسا قانون بنائیں گے کہ کسی ناشر اور پریس والے کے لیے یہ ناممکن ہو گا کہ وہ پیشگی اجازت لیے بغیر کوئی چیز چھاپ سکے۔[77]

صیہونی تحریک(Zionism) کا اصل مقصد فلسطین میں یہودیوں کے لئے ایک الگ وطن قائم کرنے کے لئے جدوجہد کرنا تھا۔ تھیوڈور ہرتزلTheodor Herzl کو صیہونیت تحریک کے بانی سمجھا جاتا ہے۔[78] گریٹر اسرائیل(Greater Israel) کا منصوبہ صیہونی تحریک نے بنایا اور اسی منصوبہ پر عمل کرتے ہوئے عربوں کے قلب یعنی فلسطین میں ریاست اسرائیل قائم کی۔ بین الاقوامی میڈیا صیہونی شکنجے میں جکڑا ہوا ہے جو ملکوں کی پالیسی پر بھرپور طریقے سے اثر انداز ہوتا ہے۔[79]

انسائیکلوپیڈیا بالو کاسٹ میں ہے:

> اگرچہ پروٹوکولز کی اصل ابتدا کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے تاہم اِس کا مقصد یہودیوں کو ریاست کے خلاف سازش کرنے والوں کے طور پر ثابت کرنا تھا۔۔ پروٹوکولز میں دنیا پر حکمرانی کرنے کی غرض سے یہودیوں کے "خفیہ منصوبوں" کی تفصیل "بیان" کی گئی ہے۔ اِن کی رو سے دنیا پر حکمرانی کا مقصد معیشت کو چالاکی سے برتنے، ذرائع ابلاغ

---

[77] میر بابر مشتاق، ماہنامہ صدائے اسلام، جامعہ اشرفیہ عید گاہ روڈ پشاور، جون 2009ء، ص 34۔

[78] Kornberg, Jacques. Theodor Herzl: from assimilation to Zionism. Indiana University Press, 1993.

[79] Dr.Farhat Alvi and Dr.Abdul Manan Cheema 2023. غزہ میں فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی اور عالمی کردار: تجزیاتی مطالعہ: The Palestinian Muslim Genocide in Gaza and International Role: An Analytical Study DOI: 10.5281/zenodo.10441452. Peshawar Islamicus. 14, 02 (Dec. 2023), 1–16.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر کنٹرول حاصل کرنے اور مذاہب کے درمیان تنازعات
پیدا کرنے کے ذریعے حاصل کیا جانا تھا۔[80]

یہودی اس دستاویز سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں۔ ان کا مؤقف ہے کہ یہ جھوٹی کہانی ہے جسے یہودیوں کو ریاست مخالف اور امن دشمن کے طور پر بدنام کرنے کے لئے عام کیا گیا۔
یہودیوں کا مؤقف ہے:

صیہونی زعماء کے خفیہ اجلاسوں کی تفصیل دور جدید میں
سب سے زیادہ رسوا کن ہے۔ یہ جھوٹ کا پلندہ ہے۔ جن
افراد اور گروہوں نے پروٹوکولز کو استعمال کیا ہے اُن سب
کا مقصد ایک ہی ہے یعنی یہودیوں کے خلاف نفرت
پھیلانا۔1903ء میں پروٹوکولز کو ایک روسی اخبار زنامیہ
(دابنیر) میں سلسلہ وار شائع کیا گیا۔ جس کا درجنوں دیگر
زبانوں میں ترجمہ ہوا۔ وہ دراصل پہلی مرتبہ 1905 میں
روس میں "دا گریٹ اِن دا سمال: دا کمنگ آف دا اینٹی۔
کرائیسٹ اینڈ دا رول آف سیٹن آن ارتھ" کے دیباچے

[80]United States Holocaust Memorial Museum
https://encyclopedia.ushmm.org/content/ur/article/protocols-of-the-elders-of-zion
accessed August 29 2023

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے طور پر چھپا جسے روسی مصنف اور تصوف پسند سرگی نائلس نے تحریر کیا۔[81]

اگرچہ یہودی اس معروف خفتہ دستاویز سے انکار کرتے ہیں اور اس کو اپنے خلاف سازش قرار دیتے ہیں۔ لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ تمام میڈیا ہاؤسز (Media Houses) پر ان کا ہی قبضہ ہے[82] اور وہ اپنی مرضی کے بغیر خبر کی اشاعت نہیں ہونے دیتے۔ میڈیا اور خبر رساں اداروں کے درمیان وہی تعلق ہے جو رائفل اور گولی کا ہوتا ہے اگر گولی میسر نہ ہوں تو رائفل بے کار ہے۔ یہودیوں کا وجود بے کار ہے۔ یہود نے اپنے خفیہ پروٹوکولز (Secret Protocoles) پر عمل دارآمد کرتے ہوئے اخبارات و رسائل کے ساتھ خبر رساں ایجنسیوں کے قیام اور گریٹر اسرائیل Greater Israel کے منصوبہ عمل درآمد پر خصوصی توجہ دی۔ یہی وہ ذریعہ ہے جس کی وجہ سے یہودی میڈیا پرسنز اپنی مرضی سے بین الاقوامی اداروں پر اثر و رسوخ اور عالمی میڈیا کی طاقت کو استعمال کرتے ہیں۔

اسرائیل کی ناجائز ریاست کے قیام کے لئے فلسطین میں یہودیوں کی بڑی تعداد کو دوسرے ممالک سے لا کر آباد کیا گیا۔ اسرائیل نے دنیا بھر کے یہودیوں کو اپنے ملک میں بسانے کیلئے بہت محنت کی، انہیں اچھے روزگار، اچھی تعلیم اور سیکورٹی کی گارنٹی دی تھی۔ مگر حماس کے 7 اکتوبر کے اچانک حملے نے حالات یکسر تبدیل کر دیے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ فلسطینی ایک قوم کی حیثیت سے اپنا جداگانہ ثقافتی و تہذیبی تشخص رکھتے ہیں جو چار ہزار سال سے مسلسل فلسطین کے مستقل اور اصلی باشندے ہیں۔

---

[81] United States Holocaust Memorial Museum
https://encyclopedia.ushmm.org/content/ur/article/protocols-of-the-elders-of-zion
accessed August 29 2023

[82] Katz, Maya Balakirsky. "Intersections between Jews and Media." Brill research perspectives in religion and the arts 3.2 (2020): 1-109.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بقول اقبال

ہے خاکِ فلسطین پہ یہودی کا اگر حق
ہسپانیہ پہ حق نہیں کیوں اہل عرب کا[83]

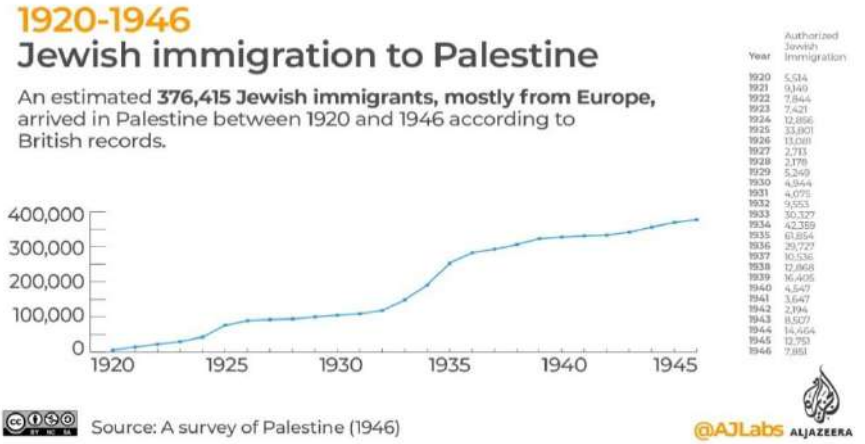

Year	Authorized Jewish Immigration
1920	5,514
1921	9,149
1922	7,844
1923	7,421
1924	12,856
1925	33,801
1926	13,081
1927	2,713
1928	2,178
1929	5,249
1930	4,944
1931	4,075
1932	9,553
1933	30,327
1934	42,359
1935	61,854
1936	29,727
1937	10,536
1938	12,868
1939	16,405
1940	4,547
1941	3,647
1942	2,194
1943	8,507
1944	14,464
1945	12,753
1946	7,851

فلسطینی لوگوں کی جبری جلاوطنی، یہودیوں کی آبادکاری اور فلسطینی عوام کا قتل عام گریٹر اسرائیل کے صیہونی منصوبے کا حصہ ہے۔ 1948ء میں فلسطینیوں کا قتل عام کیا گیا اور ان کی 50 فیصد آبادی کو بے گھر کر دیا گیا جسے نکبہ (Nakba) کہا جاتا ہے۔[84] ستم کی بات یہ ہے کہ مغربی میڈیا ہالوکاسٹ کو ظلم و بربریت قرار دیتا ہے لیکن نکبہ (فلسطینی مسلمانوں کی تباہی 1948ء) پر چپ سادھ لیتا ہے۔ فلسطینیوں کی جبری جلاوطنی اور ان کی سرزمینوں پر یہودیوں کو بسانے کا سلسلہ آج تک جاری ہے۔

---

[83] اقبال، کلیاتِ اقبال، (لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، 1990ء)، 668۔

[84] Dr.Abdul Manan Cheema, and Dr. Afshan Noureen. 2023. "غزہ میں اسرائیلی جنگی جرائم : ایک تحقیقی جائزہ : ISRAELI WAR CRIMES IN GAZA AN RESEARCH REVIEW". AL MISBAH RESEARCH JOURNAL 3 (04):87-97. https://doi.org/10.5281/zenodo.10496153.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسرائیل کی پشت پر ساری عالمی قوتیں ہیں اس لئے وہ کسی عالمی ادارے یا عالمی قوانین کی پرواہ نہیں کرتا۔ وہ اپنے قیام ہی سے اپنے رقبے میں مسلسل توسیع کر رہا ہے جبکہ فلسطینیوں کے زیر انتظام علاقہ سکڑتا جا رہا ہے۔

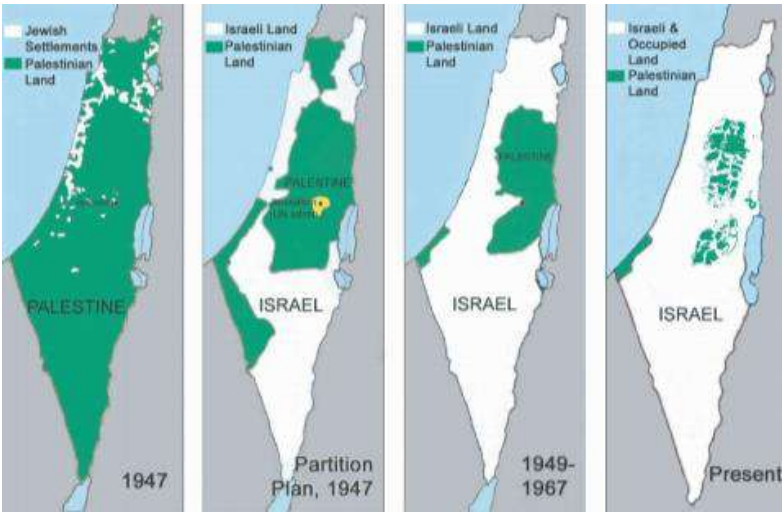

فلسطینی سرزمین پر اسرائیل کا بڑھتا ہوا رقبہ[85]

مذکورہ چارٹ سے ثابت ہوتا ہے کہ اسرائیل جارحانہ ریاستی دہشت گردی کے ذریعے تیزی سے فلسطینی سرزمین پر قابض ہو رہا ہے۔ فلسطینی عوام کی مزاحمت کی وجہ سے[86] Madrid 1991، اوسلو[87] Oslo

[85] ڈاکٹر عرفان وحید، قضیہ فلسطین و اسرائیل کیا ہے؟، ماہنامہ زندگی نو، (نئی دہلی: دعوت ٹرسٹ، دسمبر 2023ء)، 67۔

[86] Aruri, Naseer H. "The road to Madrid and beyond: Baker and the Palestinians." New Political Science 11.1-2 (1992): 137-158.

[87] Shlaim, Avi. "13 The Rise and Fall of the Oslo Peace Process." International relations of the Middle East (2016): 285.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1993، جنیوا Geneva[88] 1997، کیمپ ڈیوڈ 2000 Camp David[89] میں فلسطین میں امن قائم کرنے کی کوشش کی گئی لیکن اسرائیل ایسی صیہونی ریاست ہے جو فلسطین کا مسئلہ حل نہیں کرنا چاہتی بلکہ فلسطینی عوام پر ریاستی تشدد (State Violence) کے ذریعے گریٹر اسرائیل (Greater Israel) کے صیہونی منصوبہ (Zionist Plan) پر پوری طرح عمل پیرا ہے۔ اسرائیلی کرنسی (سکوں) پر گریٹر اسرائیل کا نقشہ بنا یا گیا ہے۔ گریٹر اسرائیل کے قیام کے لئے اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو (Natenyahu) کو عالمی اسٹیبلشمنٹ (International Establishment) کی مکمل فوجی ،سیاسی اور اخلاقی سپورٹ حاصل ہے۔

اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل میں اسرائیل کو بچانے کے لئے عالمی طاقتیں خاص طور پر امریکہ ویٹو پاور کا استعمال کرتی ہیں۔ ایسا محوس ہوتا ہے کہ ویٹو پاور کو اسرائیل کے تحفظ کے لئے ہی بنایا گیا ہے۔ امریکہ نے سلامتی کونسل میں 82 دفعہ ویٹو کا اختیار استعمال کیا ہے[90] جن میں زیادہ مرتبہ اسرائیل کے دفاع کے لئے ہی ویٹو کا اختیار استعمال کیا ہے۔ اسی طرح برطانیہ اور فرانس نے بھی اسرائیل کے مفاد میں زیادہ مرتبہ ویٹو کیا ہے۔ 7 اکتوبر 2023ء کے بعد غزہ پر اسرائیلی جارحیت روکنے کے لئے انسانی بنیادوں پر اسرائیل

---

[88] Beilin, Yossi. The Path to Geneva: The Quest for a Permanent Solution, 1996-2003. Akashic Books, 2004.

[89] Schulze, Kirsten E. "Camp David and the Al-Aqsa intifada: An assessment of the state of the Israeli-Palestinian peace process, July-December 2000." Studies in conflict & terrorism 24.3 (2001): 215-233.

[90] Bozorgmehri, Majid, and KHANI ALIREZA MOHAMMAD. "Palestinian Issue and the Security Council of UN: Use of Veto Prevents the Establishment of International Peace." (2012): 78.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حماس سیز فائر کی قرار دادوں کو امریکہ نے بار بار ویٹو کر دیا۔[91] سلامتی کونسل میں عالمی طاقتوں خاص طور پر امریکہ کے جانبدارانہ رویہ اور اسرائیل کی بے پناہ حمایت سے واضح ہوتا ہے کہ ویٹو کا اختیار اسرائیل کے تحفظ کے لئے ہی بنایا گیا ہے۔[92]

اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کی تنظیم (OHCHR) Office of the High Commissioner for Human Rights کے نیویارک میں ڈائریکٹر کریگ مکھیبر Craig Mokhiber نے غزہ پر اسرائیلی حملے کے بعد عالمی ادارے اقوام متحدہ کی ناکامی پر عہدہ چھوڑ دیا۔ عالمی ادارہ اقوام متحدہ اسرائیل کے ہاتھوں غزہ عوام کی نسل کشی روکنے میں ناکام ہو چکا ہے۔ کریگ مکھیبر Craig Mokhiber نے 28 اکتوبر 2023 کو جنیوا میں اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر کو لکھا کہ نسل کشی ہماری آنکھوں کے سامنے وقوع پذیر ہو رہی ہے جبکہ اقوام متحدہ کا ادارہ اس کی روک تھام میں بے بس دکھائی دیتا ہے۔[93]

موجودہ مغربی میڈیا کی روش اور یہودیوں کے پروٹوکولز (Protocoles) پر غور کیا جائے کہ پتہ چلے گا کہ صیہونیوں کی اجازت کے بغیر ادنیٰ سے ادنیٰ خبر سوسائٹی تک نہیں پہنچ سکتی۔[94] یہی وجہ ہے کہ اسرائیل مسلم دنیا کی مذمت کی پرواہ نہیں کرتا۔ اسرائیلی ریاست (آبادی 0.2٪) رقبہ تقریباً 20000 مربع کلومیٹر

---

[91] https://research.un.org/en/docs/sc/quick/veto Accessed 22 December 2023.

[92] Dr.Abdul Manan Cheema, and Dr. Afshan Noureen. 2023. "غزہ میں اسرائیلی جنگی جرائم : ایک تحقیقی جائزہ ISRAELI WAR CRIMES IN GAZA AN RESEARCH REVIEW". AL MISBAH RESEARCH JOURNAL 3 (04):87-97. https://doi.org/10.5281/zenodo.10496153.

[93] Dr.Farhat Alvi and Dr.Abdul Manan Cheema 2023. غزہ میں فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی اور عالمی کردار: تجزیاتی مطالعہ: The Palestinian Muslim Genocide in Gaza and International Role: An Analytical Study DOI: 10.5281/zenodo.10441452. Peshawar Islamicus. 14, 02 (Dec. 2023), 1–16.

[94] Saıd, Safaa. The propaganda in new media," The Israeli propagandist discourse in digital media toward Arab public in the Middle East" . MS thesis. Kocaeli Üniversitesi, Sosyal Bilimler Enstitüsü, 2020.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے جبکہ مسلم ممالک (آبادی 24 فیصد) کا رقبہ 17 ملین مربع کلومیٹر سے زائد ہے لیکن مسلم دنیا فلسطینی مسلمانوں کے خلاف اسرائیلی دہشت گردی روکنے میں بے بس ہے۔ اسرائیل عالمی عدالتوں، عالمی اداروں، مسلم ممالک اور مسلم اداروں او آئی سی وغیرہ کی ذرہ بھر پرواہ نہیں کرتا۔ پوری دنیا کے لوگوں کے ذہنوں پر حکومت کو یقینی بنانے کے لیے یہودیوں / صیہونیوں نے World Economy اور عالمی خبر رساں ایجنسیوں (News Houses) پر کنٹرول حاصل کیا۔

خبر رساں ایجنسیاں

رائٹرز (Reuters)

رائٹرز (Reuters) عالمی خبر رساں ایجنسیوں میں خاص شہرت رکھتی ہے عالمی میڈیا اس ایجنسی کی خبروں پر بھروسا رکھتا ہے۔ بی بی سی اور وائس آف امریکہ بھی 90 فیصد خبریں اسی ایجنسی سے حاصل کرتے ہیں۔[95] اس خبر رساں ایجنسی کا بانی جولیس Paul Julius یہودی تھا۔ 1851 میں لندن میں ایجنسی نے کام شروع کیا۔[96] 1857 میں رائٹر ایجنسی کے مالک کو برطانوی شہریت دے دی گئی۔ رائٹر کے کارکنوں کی تعداد تقریباً تین ہزار ہے۔ جن میں ہزاروں صحافی و نامہ نگار شامل ہیں۔ 150 سے زائد ملکوں کے اخبارات و رسائل، ریڈیو، ٹی وی کمپنیوں کو اور روزانہ پندرہ لاکھ الفاظ پر مشتمل خبریں اور آرٹیکلز بھیجے جاتے ہیں جو دنیا کی 48 زبانوں میں شائع ہوتے ہیں۔

گارڈین کی رپورٹ بتاتی ہے:

> Reuters was set up in 1851 by Paul Julius Reuter, a German-born immigrant. He opened an office in the City of London which transmitted stock market quotations between London and Paris via the new Calais-Dover cable.The one Reuters journalists love to cite most was in 1865 when the company was

---

[95] میر بابر مشتاق، ماہنامہ صدائے اسلام، ص 35۔

[96] Barth, Volker. "The formation of global news agencies, 1859–1914." Information Beyond Borders. Routledge, 2016. 35-48.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

first in Europe with news of US President Lincoln's assassination. Advances in overland telegraphs and undersea cables allowed the news wire to expand into the far east in 1872 and South America in 1874. In 1883 Reuters started transmitting messages electrically to London newspapers and in 1923 it pioneered the use of radio to transmit news internationally[97].

یونائیٹڈ پریس انٹرنیشنل (U P I)

یونائیٹڈ پریس (United Press International) 1907ء میں یہودی سرمایہ کار ایڈورڈ سکرپس Edward W. Scripps نے یونائیٹڈ پریس انٹرنیشنل کے نام سے ایک خبر رساں ایجنسی قائم کی۔ کچھ عرصہ بعد اس کی شاخیں دنیا بھر میں پھیل گئیں۔

Encyclopedia of Britannica لکھتا ہے:

United Press International (UPI), American-based news agency, one of the largest proprietary wire services in the world. It was created in 1958 upon the merger of the United Press (UP; 1907) with the International News Service (INS). UPI and its precursor agencies pioneered in some key areas of news coverage, including the wired transmission of news photographs in 1925. [98]

نیو ورلڈ انسائیکلوپیڈیا میں ہے:

United Press International (UPI) is a global news agency, headquartered in the United

---

[97] Reuters: a brief history, The Guardian, May 04, 2007 https://www.theguardian.com/media/2007/may/04/reuters.pressandpublishing Accessed 29 August 2023.

[98] Britannica, The Editors of Encyclopaedia. "United Press International". Encyclopedia Britannica, 2 Apr. 2024, https://www.britannica.com/topic/United-Press-International. Accessed 28 April 2024.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

States. The company was founded in 1907 by Edward W. Scripps. [99]

UPI Headquarters, Washington, D.C.

(New World Encyclopedia)

کچھ عرصہ بعد یونائیٹڈ پریس اور انٹرنیشنل پریس نیویارک ٹائمز[100](New York Times) کی ملکیت میں آ گئے جو کہ ایک یہودی کے ماتحت ہے۔ یونائیٹڈ پریس انٹرنیشنل سے امریکہ میں 1150 اخبارات، پبلشنگ ادارے اور 3199 ریڈیو اور ٹی وی اسٹیشن وابستہ ہیں پوری دنیا میں اس ایجنسی کے 170 دفاتر ہیں۔ صرف امریکہ میں 94 دفاتر ہیں۔ یو پی آئی میں ہزاروں افراد کام کرتے ہیں۔ سینکڑوں نامہ نگار امریکہ سے باہر مختلف ملکوں میں متعین ہیں۔

ایجنسی فرانس پریس (AFP)

فرانسیسی نیوز ایجنسی (AFP) دنیا کی بڑی نیوز ایجنسی ہے۔[101] 1835 میں فرانس کے ایک یہودی خاندان

---

[99]United Press International, New World Encyclopedia
https://www.newworldencyclopedia.org/entry/United_Press_International
Accessed 29 August , 2023

[100]Dennis, Lloyd Burton. THE HISTORY OF THE FOREIGN NEWS SERVICE OF" THE NEW YORK TIMES". American University, 1962.

[101] Bielsa, Esperança. "The pivotal role of news agencies in the context of

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاواس Havas نے بنیاد ڈالی جو ایجنسی فرانس پریس (A.F.P) کے نام سے مشہور ہوئی۔

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں ہے:

> Agence France-Presse (AFP), French cooperative news agency, one of the world's great wire news services. It is based in Paris, where it was founded under its current name in 1944, but its roots go to the Bureau Havas, which was created in 1832 by Charles-Louis Havas, who translated reports from foreign papers and distributed them to Paris and provincial newspapers. In 1835 the Bureau Havas became the Agence Havas, the world's first true news agency. Stressing rapid transmission of the news, Agence Havas established the first telegraph service in France in 1845. [102]

The headquarters of Agence France-Presse, Paris

(Encyclopedia of Brittanica)

---

globalization: a historical approach." Global Networks 8.3 (2008): 347-366.

[102] Britannica, The Editors of Encyclopaedia. "Agence France-Presse". Encyclopedia Britannica, 3 Aug. 2023, https://www.britannica.com/topic/Agence-France-Presse. Accessed 29 August 2023.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگرچہ فرانس میں چند لاکھ یہودی بستے ہیں ۔ لیکن وہاں پر 50 فیصد میڈیا پر یہودیوں کا کنٹرول ہے۔ فرانسیسی نیوز ایجنسی کی نئی تنظیم مارچ 1957 میں کی گئی۔ جس کے مطابق اس کا دائرہ کار فرانس سے باہر تک بڑھا دیا گیا۔ اس ایجنسی میں ہزاروں صحافی کام کرتے ہیں۔ اس سے وابستہ سینکڑوں افراد فرانس سے باہر متعین ہیں۔ اس کے تحت کئی ایجنسیاں کام کرتی ہیں۔ چینلز کو یہ ایجنسی خبریں مہیا کرتی ہے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس (AP)

ایسوسی ایٹڈ پریس Associated Press ایک امریکی خبر رساں ایجنسی ہے جس کا صدر دفتر نیویارک شہر میں ہے جو 1846 میں قائم کیا گیا۔ ایسوسی ایٹڈ پریس (Associated Press) میں امریکہ کے پانچ بڑے روزناموں نے مل کر ایسوسی ایٹس پریس خبر رساں ایجنسی کی بنیاد ڈالی۔ بعد میں یہ ایجنسی عالمی نیوز کمپنی میں تبدیل ہو گئی۔ اس نیوز ایجنسی کے چیف ایگزیٹو، پروڈیوسرز اور منیجرز یہودی ہیں۔

والٹ ڈزنی (Walt Disney)

والٹ ڈزنی (Walt Disney) سب سے بڑی میڈیا کمپنی والٹ ڈزنی ہے۔ اس کا چیف ایگزیٹو مائیکل ایزر یہودی ہے۔ اس کمپنی کے منیجرز اور پروڈیوسرز یہودی ہیں اس کمپنی کے تین بڑے ٹی وی چینلز ہیں۔ اے بی سی دنیا میں سب سے زیادہ دیکھا جانے والے کیبل نیٹ ورک ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ دیکھا جانے والا اسپورٹس چینل ای ایس پی این (ESPN) بھی اس کمپنی کی ملکیت ہے۔ دنیا کے 225 ٹیلی چینلز اس کمپنی سے وابستہ ہیں۔ دنیا کے 3600 ریڈیو اسٹیشن اس کمپنی سے وابستہ ہیں۔[103]

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں ہے:

> Walt Disney Productions, American corporation best known as a purveyor of family entertainment. During the 20th and early 21st centuries, it became one of the world's largest media conglomerates, with such holdings as ABC, ESPN, Pixar, Marvel Entertainment, and 20th Century Studios. Disney headquarters are in Burbank,

[103] میر بابر مشتاق، ماہنامہ صدائے اسلام، ص 36۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

California. [104]

ٹائم وارنر (Time Warner)

ٹائم وارنر (Time Warner) دنیا کی دوسری بڑی میڈیا کمپنی ٹائم وارنر ہے۔ جس میں کام کرنے والے عہدیدار یہودی ہیں۔ دنیا میں سب سے زیادہ دیکھا جانیوالا ایچ بی او (HBO) کی پیرنٹ کمپنی ٹائم وارنر ہے۔[105] میوزک کا سب سے زیادہ دیکھا جانے والا چینل وارنر میوزک ہے۔ نیوز کارپوریشن (News Corporation) دنیا کی بڑی میڈیا فرم ہے۔ اس کا مالک بھی یہودی ہے۔ بہت سے ٹی وی چینلز (T.V Channels) اور رسائل اس کمپنی سے وابستہ ہیں۔ اس کمپنی میں یہودیوں کے علاوہ کوئی بھی ملازمت نہیں کر سکتا۔ جاپان کی بڑی نیوز کمپنی سونی Sony ہے[106] یہ کمپنی فلمیں بناتی ہے۔ ٹیلی ویژن اور ریڈیو چینلز اس سے وابستہ ہیں۔ اس میں زیادہ تر عملہ جاپانیوں پر مشتمل ہے۔ جاپان میں صرف 2000 یہودی آباد ہیں۔ ان میں سے 1000 یہودی کسی نہ کسی شکل میں میڈیا سے وابستہ ہیں۔ یہودی میڈیا کو کس قدر عزیز رکھتے ہیں اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک ایک یہودی فرم 50,50 اخبارات اور میگزین شائع کر رہی ہے۔[107]

امریکن میڈیا (American Media)

امریکہ میں یہودیوں کے مشہور روزنامے اور میگزین ہیں جنہوں نے پرنٹ میڈیا پر قبضہ جما رکھا ہے۔ روز

---

[104] Luebering, J.E.. "Disney Company". Encyclopedia Britannica, 23 Aug. 2023, https://www.britannica.com/topic/Disney-Company. Accessed 30 August 2023.

[105] Jaramillo, Deborah L. "The family racket: AOL Time Warner, HBO, The Sopranos, and the construction of a quality brand." Journal of Communication Inquiry 26.1 (2002): 59-75.

[106] Gershon, Richard A., and Tsutomu Kanayama. "The sony corporation: A case study in transnational media management." *International Journal on Media Management* 4.2 (2002): 105-117.

[107] میر بابر مشتاق، ماہنامہ صدائے اسلام،، ص 37۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نامہ وال اسٹریٹ جرنل، نیویارک ڈیلی نیوز، نیویارک ٹائمز، واشنگٹن پوسٹ دنیا کے بڑے اخبارات ہیں۔ جن کی روزانہ اشاعت لاکھوں میں ہے۔ ان اخبارات کو صحافت کی دنیا میں سٹوری میکرز (Story makers) کہا جاتا ہے۔ ان اخبارات کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ دنیا کو سٹوری دیتے ہیں۔ ریڈرز ڈائجسٹ، ٹائمز میگزین، پلے بوائے، بزنس ویک جن کی اشاعت 2 کروڑوں میں ہے۔۔ ان سب پر یہودی قابض ہیں۔ مجموعی طور پر پورے امریکہ میں 140 ٹی وی چینلز یہودی ملکیت میں ہیں۔ روزانہ 25 ملین سے زائد جو امریکی روزنامے تقسیم ہوتے ہیں۔ ان میں سے 50 فیصد سے زائد میڈیا ہاؤسز اور روزناموں کے مالک یہودی ہیں۔ جب کہ pew research center کے مطابق امریکہ میں یہودیوں کا تناسب صرف 2.5 فیصد ہے۔[108] ریسرچ رپورٹس بتاتی ہیں گلوبل میڈیا پر یہودی قابض ہیں اکثر و بیشتر امریکی میڈیا ہاؤسز پر یہودیوں کی اجارہ داری ہے۔[109]

ہالی وڈ (Hollywood)

ہالی وڈ (Hollywood)[110] فلم سازی کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ پوری دنیا کو ہالی وڈ سے فلمیں بر آمد کی جاتی ہیں۔ ہالی وڈ فلمی صنعت مکمل طور پر یہودیوں کے قبضے میں ہے۔ تمام سنیما کمپنیوں کے مالک یہودی ہیں۔ ان کمپنیوں میں اداکار، مکالمہ نگار، کیمرہ مین، ڈائریکٹر سب یہودی ہیں۔ ان یہودی فلم ساز کمپنیوں کی فلمیں نہ صرف مشرق وسطیٰ بلکہ پوری دنیا میں سپلائی کی جاتی ہیں۔ ان فلموں میں سارا روز شہوانی جذبات کو بھڑکانے اور معاشرے کی اخلاقی قدروں کے خلاف بغاوت پر ہوتا ہے۔ فیشن تیار کیے جاتے ہیں جن کو معاشرے میں فروغ دینا کا ان کا منصوبہ ہوتا ہے۔ اس طرح پورا معاشرہ یہودیوں کی چشم ابرو

---

[108] https://www.pewresearch.org/religion/2021/05/11/the-size-of-the-u-s-jewish-population/ Accessed 30 January 2024.

[109] Khattak, A. Waseem, Muhammad Nasir, and Aftab Ahmad. "Global media and the domination of West." European Journal of Social Sciences 28.1 (2012): 35-41.

[110] Baker, Wayne E., and Robert R. Faulkner. "Role as resource in the Hollywood film industry." American journal of sociology 97.2 (1991): 279-309.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر چلنے کے لیے مجبور پاتا ہے۔ ان اداکاروں کے فیشن اور طرز زندگی کو اختیار کرنے ہی کو وقت کا سب سے بڑا تقاضا سمجھا جاتا ہے۔[111]

برطانوی میڈیا(British Media)

برطانیہ کی سیاسی اور سماجی زندگی میں یہودیوں کا عمل دخل بہت قدیم ہے۔ برطانیہ کے معروف ادارے بی بی سی BBC[112] کے سربراہ مسلسل تین دہائیوں سے یہودی چلے آرہے ہیں۔ سٹار ٹی وی بھی یہودیوں کی ملکیت ہے ۔ برطانیہ سے شائع ہونے والے درجہ ذیل اخبارات یہودیوں کی ملکیت ہیں۔ ڈیلی ایکسپریس(Daily Express) ، ڈیلی میل(Daily Mail) ، ڈیلی ہیرا لڈ(Daily Herald) ، مانچسٹر(Manchester) ، گارجین(Guardian)، ایوننگ سٹینڈرڈ(Evening Standard) ، ایوننگ نیوز(Evening News)، آبزرور(Observer) ، سنڈے ریویو(Sunday Review) ، سنڈے ایکسپریس(Sunday Express)، دی سنڈے پیپل(The Sunday People)، سنڈے ڈسپیچ(Sunday Dispatch) دی ایمبسٹدر(The Embassder)، دی جیوگرافک(The Geographic)۔[113]

مذکورہ بالا اخبارات و رسائل کی یومیہ اشاعت 33 ملین ہے۔ برطانوی میڈیا بھی امریکی میڈیا کی طرح یہودیوں شکنجے میں جکڑا ہوا ہے۔ جو ملکوں کی پالیسی پر بھرپور طریقے سے اثرانداز ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا حالات و واقعات کے تجزیئے کے بعد یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ یہودی عالمی خبر رساں ایجنسیوں کے ذریعے اہل اسلام کے دل و دماغ کو(Brainwash)برین واش کر رہے ہیں۔

اسلام کی منفی تصویر کشی(Portrayal of Islam)

مغربی میڈیا اسلامی احکام و اقدار کی منفی تصویر کشی کرتا ہے۔ اسلام احکام خاص طور جہاد اور پردہ کو

---

[111] میر بابر مشتاق، ماہنامہ صدائے اسلام، ص38۔

[112] Khattak, A. Waseem, Muhammad Nasir, and Aftab Ahmad. "Global media and the domination of West." European Journal of Social Sciences 28.1 (2012): 35-41.

[113] میر بابر مشتاق، ماہنامہ صدائے اسلام، ص38۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹارگٹ کیا جاتا ہے۔ میڈیا پر اسلامی سزاؤں کو ظالمانہ سزائیں کہا جاتا ہے۔ پردے کے احکامات کا میڈیا پر سرعام مذاق اُڑایا جاتا ہے۔ جہاد کو دہشت گردی کا نام دیا جاتا ہے۔

ایک تحقیقی رپورٹ بتاتی ہے:

> Yes, Muslims are portrayed negatively in American media 2 political scientists reviewed over 250,000 articles to find conclusive evidence. research has identified widespread negative media representations of Muslims. An overview of studies undertaken from 2000 to 2015 by communications scholars Saifuddin Ahmed and Jörg Matthes concluded that Muslims were negatively framed in the media and that Islam was frequently cast as a violent religion[114].

افسوس کا مقام ہے مغربی میڈیا جو کر رہا ہے سو کر رہا ہے مسلم ممالک کا اپنا میڈیا بھی کسی سے کم نہیں جو آج تک جہاد اور دہشت گردی میں فرق نہیں سمجھ سکا۔ مسلم ممالک کا اپنا میڈیا جہاد دہشت گردی، پردے کے احکامات، اسلامی سزاؤں کے قوانین اور قوانین کے حقوق کے بارے میں جو پروپیگنڈا کر رہا ہے وہ قابل افسوس ہے۔

اسلام میں بنیاد پرستی (Fundamentalism) کا مطلب اسلام کے بنیادی عقائد پر عمل کرنا ہے یعنی ہر وہ مسلمان جو نماز پڑھتا ہے روزے رکھتا ہے اور زکوۃ ادا کرتا ہے مغربی میڈیا اسے بنیاد پرست (Fundamentalist) کا نام دیتا ہے۔[115] 11/9 کے بعد یہ اصطلاح افغانستان کی جنگ کے حوالے سے استعمال ہونا شروع ہوئی۔ اور چند ہی برسوں میں مغربی میڈیا نے دنیائے اسلام کو معذرت خوانہ رویہ

---

[114] The Conversation, 27 May, 2022
https://theconversation.com/yes-muslims-are-portrayed-negatively-in-american-media-2-political-scientists-reviewed-over-250-000-articles-to-find-conclusive-evidence-183327 Accessed 17 September 2023

[115] Kramer, Martin. "Coming to terms: Fundamentalists or Islamists?." Middle East Quarterly (2003).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختیار کرنے پر مجبور کر دیا۔ مغربی میڈیا نے اسلام کے تصور کو جس طرح مسخ کیا ہے اور اس کا مفہوم بدل کر دنیائے اسلام کو معذرت خواہانہ انداز اپنانے پر مجبور کر دیا ہے موجودہ حالات سے پتہ چلتا ہے کہ مغربی میڈیا اور اسکے زیر اثر قومی میڈیا کس طرح اسلامی طرز زندگی کا حلیہ بگاڑنے کی کوشش کر رہا ہے اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ مغربی اخبارات و رسائل کے مطابق خواتین کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کی وجہ سے اسلامی بنیاد پرستی کا بڑھتا ہوا رجحان ہے۔

مغربی میڈیا ان مسلمانوں کو بنیاد پرستی کا طعنہ دیتا ہے جہاں اسلامی قوانین نافذ ہیں۔ حالانکہ ان ممالک میں عورت جس قدر محفوظ ہے اس کا تصور مغرب کے آزاد معاشرے میں نہیں کیا جا سکتا۔ سعودی عرب میں عورت کے ساتھ زیادتی کے واقعات دنیا میں سب سے کم ہیں جب کہ نیویارک میں ہر پانچ منٹ کے بعد عورت کے ساتھ زیادتی کی واردات کی رپورٹ ہوتی ہے۔[116] عورتوں پر گھریلو تشدد میں امریکہ و یورپ مسلم دنیا سے بیسیوں درجے آگے ہے۔ کیا امریکہ بھی بنیاد پرست ہے کہ وہاں عورتوں سے زیادتی و تشدد کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے؟

نائن الیون کے بعد مسلم دنیا پر مغربی میڈیا کی یلغار کی رفتار مزید تیز ہو گئی۔ پاکستان میں نجی سطح پر ٹی وی چینلوں کے سیلاب نے معاشرتی و اخلاقی اقدار کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ اگرچہ اخبارات و رسائل میں بھی روز افزوں ترقی کا عمل جاری رہا لیکن نجی ٹی وی چینلوں نے اسلامی تہذیب و ثقافت پر گہری ضرب لگانے میں اہم کردار ادا کیا۔ مغربی میڈیا کا اصل ہدف کیا ہے اس کا اندازہ ایک فرانسیسی رسالے لے موند ڈپلومیٹ میں شائع شدہ ایک مضمون سے ہو سکتا ہے جس میں واضح طور پر لکھا گیا ہے۔ اسلام کے خلاف جنگ صرف فوجی میدان میں نہیں ہو گی بلکہ ثقافتی اور تہذیبی میدان میں بھی معرکہ آرائی ہو گی۔[117]

---

[116] عبدالعظیم جانباز، ماہنامہ وفاق المدارس ملتان، اپریل 2010ء، ص 80۔

[117] فاروق چوہان، مغربی میڈیا اور امت مسلمہ، ماہنامہ ترجمان القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، جولائی 2010ء، ص 65۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

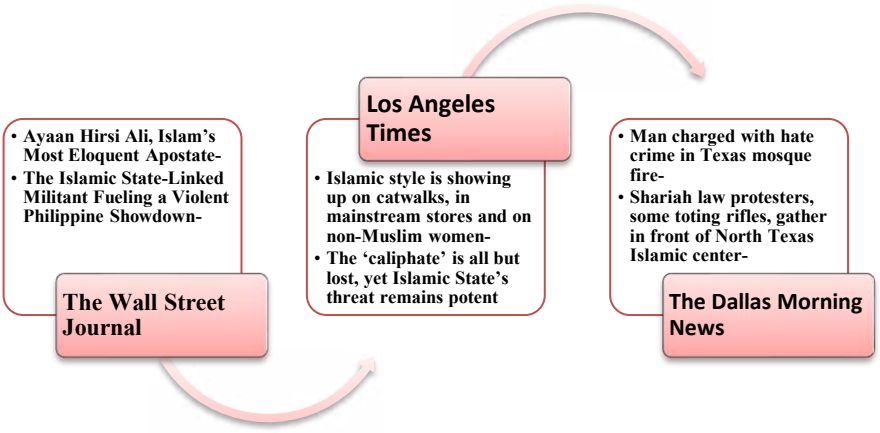

Table: Portrayal of Islam in western Media[118]

مذکورہ بالا ٹیبل سے معلوم ہوتا ہے کہ مغربی میڈیا اسلام کی منفی تصویر دنیا کے سامنے پیش کر رہا ہے۔ ڈاکٹر سعدیہ محمود لکھتی ہیں:

> All of The Wall Street Journal's sample news posts are resulted as negative. Neither positive nor neutral news post present in the whole sample. Los Angeles Times scored 8 negative, only one positive and 6 neutral news posts from the sample of 15. The Dallas Morning News analysis showed 4 positive, 11 negative and zero neutral news issues highlighted in news posts.[119]

---

[118] Mahmood, D. S., and S. Salim. "Portrayal of Islam and Muslims on Face Book by US Conventional Media". The Islamic Culture "As-Saqafat-Ul Islamia" الثقافة الإسلامية - Research Journal - Sheikh Zayed Islamic Centre, University of Karachi, no. 40, Feb. 2019, doi:10.46568/tis.v0i40.529.

[119] Mahmood, D. S., and S. Salim. "Portrayal of Islam and Muslims on Face Book by US Conventional Media". The Islamic Culture "As-Saqafat-Ul Islamia" الثقافة الإسلامية - Research Journal - Sheikh Zayed Islamic Centre, University of Karachi, no. 40, Feb. 2019, doi:10.46568/tis.v0i40.529.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا اقتباس سے اسلام کے متعلق مغربی میڈیا کی جانبداری، تعصب اور اسلاموفوبک رپورٹنگ کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ مسلم دشمنی میں یہود و نصاریٰ ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔ قرآن مجید میں ان کی اسلاموفوبک سازشوں سے خبر دیا گیا ہے اور ان کی دوستی سے منع کیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ [120]

اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو کوئی شخص تم میں ان سے دوستی کرے بلاشبہ وہ ان میں سے ہے، بیشک اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

مغربی میڈیا خاص طور پر امریکی فلمی مرکز ہالی وڈ(Hollywood)اسلام مخالف سازشوں کا مرکز ہے ۔نائن الیون کے بعد یہاں فلموں کے ذریعے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفرت و کدورت، بغض و کینہ پوری دنیا میں پھیلایا جارہا ہے بیسویں صدی کی آخری دو دہائیوں میں بالی وڈ نے مسلم دشمنی پر مبنی فلمیں، ڈیلٹا فورس، انتقام، آسمان کی چوری، بنائیں۔ جبکہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا تجارتی ڈراما اسٹیج کرنے کے لیے 1992 میں حقیقی جھوٹ اور حصار وغیرہ نامی فلمیں بنائیں گئیں۔[121] ان فلموں میں اسلام اور مسلمانوں کا تشخص بری طرح مجروح کیا گیا۔ مسلمانوں کو امن دشمن اور دہشت گرد بنا کر پیش کیا گیا ہے۔ نائن الیون کے بعد

---

[120] المائدہ، 51:5

[121] محمد فاروق چوہان، مغربی میڈیا اور امت مسلمہ، ص65۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امریکہ اور مغربی ممالک نے جدید اسلحہ ٹیکنالوجی اور جدید میڈیا ٹیکنالوجی کا سہارا لیکر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈا مہم شروع کر رکھی ہے۔ امریکہ عالم اسلام کے وسائل، معدنیات اور تیل پر قبضے کا خواہاں ہے۔

افغانستان اور عراق پر قبضہ اور نائن الیون کا خود ساختہ ڈرامہ اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ عالم اسلام پر امریکہ جارحیت اور مغربی میڈیا کا بے بنیاد اور من گھڑت پروپیگنڈا چار اطراف سے امت مسلمہ کے گرد گھیرا تنگ کرنے کے لیے کیا جارہا ہے۔ مغرب نے دنیا بھر کی معیشت اور میڈیا پر اپنا قبضہ جما رکھا ہے۔ مصر اور پاکستان سمیت کئی مسلم ممالک کے ٹی وی چینلز اور اخبارات مغرب کے زیر اثر ہیں۔ اسلام کے خلاف پراپیگنڈا مہم مغربی میڈیا کا مستقل موضوع ہے کبھی مغربی ممالک کے اخبارات میں توہین آمیز خاکے شائع کیے جاتے ہیں اور کبھی ہالینڈ میں قرآن اور اسلامی شعائر کے خلاف فلمیں بنائی جاتی ہیں۔

مغربی میڈیا مسلمانوں کو دہشت گرد، جہادی اور بنیاد پرست ثابت کرنے کے لیے اپنی مہم چلائے رکھتا ہے۔ مسلم حکومتوں اور اداروں کا فرض ہے کہ وہ مغربی میڈیا کی یلغار کا مقابلہ کرنے کے لیے جامع پالیسی تشکیل دیں۔ مغرب کی یہ حکمت عملی رہی ہے کہ وہ اُمت مسلمہ کے جذبات کو جانچنے کے لیے پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا اور سوشل میڈیا میں اسلام مخالف ایشوز اٹھاتا رہتا ہے۔ اسلامی شعائر کی توہین کی جاتی ہے مسلم دنیا میں احتجاجی مظاہروں کے ذریعے ہی رد عمل سامنے آتا ہے لیکن میڈیا کے ذریعے اس کا جواب نہیں دیا جاتا۔ مغرب نے جس طرح پر میڈیا سے کام لیا ہے۔ وہ مغربی ایجنڈا دنیا پر مسلط کرنے کے لیے خاصا کارگر ثابت ہوا ہے امریکہ اور یورپ کے تھنک ٹینک (think Tank) اسلام مخالف پروپیگنڈے میں پیش پیش ہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ دنیا میں الیکٹرانک میڈیا اور انٹرنیٹ کی ٹیکنالوجی پھیلنے سے مطالعے کا رجحان کم ہو گیا ہے امریکہ اور یورپ میں الیکٹرانک میڈیا کے میدان میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال بڑھتا جارہا ہے۔ اب تو امریکہ اور یورپ میں شہروں کی سطح پر حکومت اور این جی اوز کی سرپرستی میں پبلک براڈ کاسٹنگ سنٹر بنائے جارہے ہیں۔ ان ٹریننگ سنٹروں میں میڈیا سے دلچسپی رکھنے والے افراد کو اینکر پرسنز،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پروڈیوسرز، سکرپٹ رائٹرز، اور کیمرہ وایڈیٹنگ کی تربیت دی جاتی ہے۔[122]

کثیر الاشاعت اور کئی کئی زبانوں میں چھپنے اور ساری دنیا میں پھیلنے والے جرائد اور رسائل پر بڑی حد تک امریکہ، برطانیہ، روس اور جرمنی کی اجارہ داری ہے۔ میڈیا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مغرب کا موثر ہتھیار ہے۔ موجودہ دور میڈیا کا دور ہے موجودہ واقعات وحالات کا تجزیہ کیا جائے تو محسوس ہو گا کہ مغرب محض موثر اور طاقتور میڈیا کے ذریعے ہی ہمارے ذہنوں پر حکومت کر رہا ہے یہاں ہم سے مراد صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ پاکستان جیسے وہ ممالک بھی اس میں شامل ہیں جہاں سیاسی شعور کا فقدان ہے جہالت عروج پر ہے اور مغربی تعلیم یافتہ طبقہ ہر قسم کی راہنمائی کے لیے مغرب کی جانب دیکھتا ہے یہ مسلمانوں کے پڑھے لکھے طبقے کا احساس کمتری ہے کہ وہ مغرب کے ایجاد کردہ ہر لفظ اصطلاح اور محاور ے کو یوں قبول کرلیتا ہے جیسے یہ الہامی بات اور مقدس لفظ ہو۔

میڈیا عوام کو کسی اعلیٰ مقصد کے لیے تیار کرنے کا نہایت موثر ذریعہ ہے علاوہ ازیں بین الاقوامی سطح پر قوموں کے درمیان آگاہی، رابطے، ابلاغ اور تفہیم کا وسیلہ ہونے کے ساتھ ساتھ اعصابی ونفسیاتی جنگ اور تہذیبی یلغار کا بھی بہترین حربہ ہے۔ چنانچہ اس طرح مغربی میڈیا نت نئے شوشے چھوڑتا رہتا ہے جن کا مقصد ہماری سوچ کو متاثر کرنا اور مسلمانوں کی فکر کو ایک خاص رخ پر ڈالنا ہے۔ یہ دور جسمانی غلامی کا نہیں بلکہ ذہنی غلامی کا ہے۔ ماضی میں جب قوموں کو غلام اور کمزور ملکوں کو تجارتی مقاصد کے لیے کالونی بنایا جاتا تھا تو مغربی ممالک نے پسماندہ اقوام کی ایک بڑی تعداد کو اپنا غلام بنا رکھا تھا۔ اس دور میں انسانی حقوق کا کہیں ذکر نہ تھا۔ کیونکہ انسانی حقوق کا فلسفہ نہ صرف مغربی استعمار کے مفادات کے منافی تھا۔ بلکہ مغربی استعمار کی نفی بھی کرتا تھا۔ شاہراہوں، عمارتوں اور صنعتی مراکز کی بنیادوں میں جھانکا جائے ان میں سے مسلمانوں کی محنت، خون پسینے کی خوشبو آئے گی اور وہاں مسلمانوں کی سرزمینوں کا مال ہتھیا کر صرف کیا گیا ہے۔ جب ان استعماری قوتوں کو آزادی کی تحریکوں کے سامنے ہتھیار ڈال کر غلام ممالک سے رخصت ہونا پڑا تو اس کے ساتھ ہی انہیں جمہوری اقدار اور انسانی حقوق کا خیال آیا۔ اس وقت بعض

---

[122] فاروق چوہان، مغربی میڈیا اور امت مسلمہ، ص68۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ممالک میں یہ این جی اوز مفید کام بھی کر رہی ہیں۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ جن ممالک میں اولاد آدم کو مغربی اقوام کی ملی بھگت سے کچلا جا رہا ہے وہاں بھی انسانی حقوق کی این جی اوز موجود ہیں جو نہ صرف بے کار اور غیر موثر ہیں بلکہ انسانی حقوق کی آڑ میں استعماری ایجنڈا کی تکمیل میں مصروف ہیں۔ انسانی حقوق کی حفاظت کی اجارہ داری امریکہ کے پاس ہے۔[123]

مغربی میڈیا کی جانبداری

مغربی میڈیا نے انسانی حقوق (Human Rights) کو ایک آئیڈیالوجی بلکہ مذہب کا درجہ دے دیا ہے۔ امریکہ نے اس کو اپنا حق سمجھ لیا ہے کہ وہ کسی بھی ملک کے اندرونی معاملات میں دخل دے سکتا ہے بلکہ اسے دہشت گرد (Terrorist) قرار دے کر سزا کا حق دار ٹھہرا سکتا ہے۔ جہاں انسانی حقوق پر زد پڑتی ہو کسی ملک میں انسانی حقوق پامال ہو رہے ہیں؟ اس کا فیصلہ بھی مغربی میڈیا ہی کرتا ہے اگر امریکہ عراق یا افغانستان پر بمباری کر کے سینکڑوں معصوم شہریوں کو موت کی نیند سلا دے تو اسے مغربی میڈیا انسانی حقوق کے حوالے سے درست اقدام قرار دیتا ہے لیکن اگر غزہ[124]، بوسنیا چیچنیا، کشمیر[125] اور برما میں ہزاروں معصوم مسلمان ظلم کی بھنیٹ چڑھ جائیں تو مغربی میڈیا کے ضمیر میں خلش تک نہیں ہوتی۔ کیونکہ مذکورہ بالا علاقوں میں مسلمانوں رہتے ہیں۔

اگر پاکستان کے عوام کشمیریوں کی اخلاقی وسیاسی مدد کریں تو مغربی میڈیا انہیں دہشت گرد (Terrorist) اور انتہا پسند (Extremist) جیسی اصطلاحوں سے یاد کرتا ہے جب کہ اگر امریکہ وار آن

---

[123] عبد العظیم جانباز، ماہنامہ محدث، مجلس التحقیق اسلامی لاہور، جون 2009ء، ص 74۔

[124] Aziz, Sara. "A Case Study: Human Rights Violations in Gaza: A qualitative analysis of the UN's responsibility under the principle of R2P to combat the violations of articles 3 & 13 of the UDHR in Gaza." (2023).

[125] Dar, Showkat Ahmad. "Human Rights Crisis in Jammu and Kashmir: A Comprehensive Analysis of Systematic Abuses and Urgent Call for Action." Journal of Government and Political Issues 3.1 (2023): 1-9.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹیرر کی آڑ میں افغانستان میں ہزاروں مسلمانوں کو کلسٹر بم Cluster Bomb[126] پھینک کر شہید کر دے تو مغربی میڈیا اس سے چشم پوشی اختیار کرتا ہے۔ میڈیا یہودیوں کے قبضے میں ہے اور یہودیوں کا نشانہ اسلام اور مسلمان ہیں۔ اسی پس منظر میں مغربی میڈیا جب چاہتا ہے کہ کوئی نئی اصطلاح اور کوئی نیا شوشہ چھوڑ دیتا ہے۔ دنیا کے بہترین رسائل؛ جن میں ادبی، تحقیقی اور سیاسی پرچے شامل ہیں مغرب سے شائع ہو کر ساری دنیا میں پھیل جاتے ہیں ان رسائل و جرائد میں اکثر اوقات ایک خاص نقطہ نظر پیش کیا جاتا ہے۔ جو مغربی دنیا کے مفادات کے عین مطابق ہوتا ہے۔ عالمی میڈیا پر یہودی لابی غالب ہے یہ رسالے پر بین الاقوامی سیاست پر تبصرے کرتے اور تجزیے شائع کرتے ہیں۔ مسلمانوں نے کبھی یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کی کہ غزہ ہو، عراق ہو، ایران ہو، بوسنیا ہو یا کشمیر ہو یہ رسائل اپنے تجزیوں میں ڈنڈی ضرور مارتے ہیں۔ 9/11 کے بعد ان رسائل و جرائد نے اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔ عالمی رائے عامہ کو اپنی ضروریات کے سانچے میں ڈھالا۔

7 اکتوبر 2023ء کے حماس حملہ طوفان الاقصیٰ کو اسرائیلی وزیر اعظم نے اسرائیل کا نائن الیون قرار دیا۔ اس حملے کو بہانہ بنا کر صیہونی فوج نے غزہ میں پچاس فیصد سے زائد عمارات کو ملبہ کا ڈھیر بنا دیا ہے۔ غزہ عوام پر فاسفورس بم برسائے۔ سخت سردی میں غزہ کے عوام خیموں میں مقیم ہونے پر مجبور ہیں۔ غزہ میں پانی اور بجلی کی سہولت بھی بند ہے۔ اقوام متحدہ کی تازہ ترین رپورٹ بتاتی ہے کہ غزہ کی 50 فیصد آبادی بھوک کی شکار ہے۔ اسرائیلی فوج فلسطینی عوام کا حوصلہ توڑنے کیلئے غزہ کے ہسپتالوں کو بھی تباہ کر چکی ہے۔ امریکہ کی چھتری تلے صیہونی حکومت کھلے عام بین الاقوامی انسانی قوانین کی پامال کر رہی ہے۔ غزہ میں عالمی جنگی جرائم اور انسانی حقوق کی پامالی کی روک تھام کے لئے بین الاقوامی برادری کوئی جاندار کردار ادا کرنے سے قاصر ہے۔ مغربی میڈیا بھی جانبدارانہ کردار ادا کر رہا ہے کیونکہ عالمی میڈیا

---

[126] Herold, M. W. (2004). Urban dimensions of the punishment of Afghanistan by US bombs. Cities, war, and terrorism: Towards an urban geopolitics, 312-329.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاؤسز پر صیہونیوں نے اپنا تسلط جمار کھا ہے۔[127]

صرف میڈیا ہی کا کمال ہے کہ کوئی بھی مسلم لیڈر یا ملک اپنے موقف میں کتنا ہی حق بجانب کیوں نہ ہو، عالمی سطح پر معذرت خوانہ رویہ اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور وہ سربراہان حکومت جو مغربی مفادات کے خلاف کام کرتے ہیں، اس کا میڈیا ٹرائل کیا جاتا ہے۔ جب کسی نا قابل قبول مسلم حکمران کو بدلنا مقصود ہوتا ہے تو میڈیا سے ہراول دستے کا کام لیا جاتا ہے۔ مغربی میڈیا ایسے حکمرانوں کی ذاتی زندگی کے بارے میں من گھڑت کہانیاں شائع کرتا ہے اور آزادی اظہار رائے کے نام پر کردار کشی کی جاتی ہے۔ نہ صرف عالمی سطح پر ان کا امیج خراب ہوتا ہے بلکہ خود ان ممالک کے عوام بھی اپنے حکمرانوں سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ موجودہ دور میں جدید میڈیا کا کردار فیصلہ کن حیثیت اختیار کر گیا ہے اور جو مقاصد ماضی میں فوجی یلغار سے حاصل کئے جاتے تھے وہ مقاصد اب میڈیا کی یلغار سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

آزادیءاظہار (Freedom of Expression)

مغربی میڈیا اسلامی شعائر کی تضحیک کو آزادیءاظہار قرار دیتا ہے۔ جدید میڈیا آزادی اظہار رائے کا آسان ذریعہ ہے۔ اسٹورٹ مل (John Stuart Mill) کے مطابق معاشرتی ترقی کا واحد راستہ یہ ہے کہ انسانوں کو آزادانہ طور پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے دیا جائے۔

Baum لکھتا ہے:

> Mill contends that the fullest publicity and freedom of discussion is essential for all citizens to in political freedom.[128]

---

[127] Dr.Abdul Manan Cheema, and Dr. Afshan Noureen. 2023. "غزہ میں اسرائیلی جنگی جرائم : ایک تحقیقی جائزہ : ISRAELI WAR CRIMES IN GAZA AN RESEARCH REVIEW". AL MISBAH RESEARCH JOURNAL 3 (04):87-97. https://doi.org/10.5281/zenodo.10496153.

[128] Baum, Bruce. "FREEDOM, POWER AND PUBLIC OPINION: J.S. MILL ON THE PUBLIC SPHERE." History of Political Thought 22, no. 3

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اقوام متحدہ نے انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ Universal Declaration of Human Rights(UDHR) تیار کیا۔ انسانی حقوق کے عالمی اعلامیے (UDHR) کے مطابق ہر ایک کو رائے اور اظہارِ رائے کی آزادی کا حق حاصل ہے، اس حق میں کسی مداخلت کے بغیر رائے قائم کرنے اور کسی بھی میڈیا کے ذریعے سے اور کسی بھی سرحد سے قطع نظر معلومات کے اظہار کی آزادی شامل ہے۔

UDHR کا آرٹیکل 19 بتاتا ہے:

> Freedom of expression is a fundamental human right, enshrined in article 19 of the Universal Declaration of Human Rights. However, there are governments and individuals in positions of power around the globe that threaten this right. Freedom of the media is under attack in many places because of its essential role in ensuring transparency and accountability for public and governmental authorities. [129]

آزادیِ اظہار رائے کا حق ایک متنوّع سماج کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس سے معاشرے میں ہم آہنگی، امن وامان اور، رواداری کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ دنیا بھر میں امن وہم آہنگی کے بارے احساس و شعور بیدار کرنے کے لئے ہر سال 21 ستمبر کو امن کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔

مغربی میڈیا میں اسلام، نبی کریم ﷺ اور مسلمانوں کو آزادی اظہار، آزادیء صحافت، انسانی حقوق اور سیکولرازم، لبرازم اور جمہوریت کے نام پر تضحیک، تسخیر اور تذلیل کا برابر نشانہ بنایا جارہا ہے۔ یہ بات بھی ڈھکی چھپی نہیں کہ اس کا پشت پناہ مغرب اور یہودی لابی ہے۔ اور وہ اس کا تحفظ بھی دیتا ہے۔ ڈنمارک کے اخبار اور دیگر مغربی اخبارات میں شیطانی خاکوں کی اشاعت، ولندیزی فلم ساز تھیوو ان گوخ کی اسلام میں عورت کے موضوع پر اشتعال انگیز فلم کی تیاری اور اس کے شدید رد عمل میں اس کی ہلاکت اسی کا تسلسل ہے۔ امریکہ اور مغربی ممالک میں آزادی اظہار رائے کا قانون بھی امتیازی ہے۔ آج بھی امریکہ

(2001): 501–24. http://www.jstor.org/stable/26219800.

[129] https://www.ohchr.org/en/topic/freedom-expression-and-opinion

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور مغرب کا کوئی شہری ہولوکاسٹ کے حوالے سے تصویری، تحریری یا تقریری سطح پر دیانتدارانہ اور آزادانہ رائے کا اظہار کرتا ہے تو اسے سخت ترین سزاؤں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ امریکہ و مغرب کا قانون ایک کروڑ سے بھی کم یہودیوں کے جذبات کا احترام کرنے کی خاطر ہولوکاسٹ کے خلاف حقائق سپرد قرطاس کرنے پر مصنفین کو سزا دینے کی کوشش کرتا ہے۔ مغرب ایک ارب 40 کروڑ سے زائد مسلمانوں کے جذبات و احساسات مجروح کرنے والے اعمال و افکار اور اس کی ذمہ دار شخصیات کے خلاف کاروائی سے کیوں گریزاں ہے؟ کیا آزادی اظہار رائے کا قانون امریکہ اور مغرب کے دوہرے معیار کو ظاہر نہیں کرتا۔

21ویں صدی میں بھی امریکی و مغربی میڈیا اور مغربی حکام یہود و نصاری جذباتی طور پر صلیبی جنگوں اور ہولوکاسٹ(Holocaust) [130] کے دور سے باہر نہیں آئے۔ قرآن پاک کی توہین، اسے نذر آتش کرنا، مذموم خاکے بنانا اور پرلے درجے کی بد تہذیبی پر مبنی غلط مواد کی فلم سازی کے اقدامات اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ مغربی میڈیا، مغربی و امریکی حکام، دانشور اور تھنک ٹینک دلیل کے میدان میں جنگ ہار چکے ہیں۔ اور کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مصداق دور بیٹھے دل آزاری کر رہے ہیں۔ حالانکہ عالم اسلام نے ان کی معمولی شخصیات کو کسی بھی تنقید کا نشانہ نہیں بنایا۔

برطانوی اخبار ڈیلی میل Daily Mail نے ملعون سر سلمان رشدی کا انٹرویو شائع کیا۔ جس میں گستاخ رسول کہتا ہے کہ میری زندگی اجیرن ہو گئی ہے۔ بیوی بچے ساتھ چھوڑ گئے۔ اندھیرے کمرے میں بند رہتا ہوں۔ اور معمولی آواز سے خوفزدہ ہو جاتا ہوں۔ [131] یہی حال تسلیمہ نسرین اور دوسرے گستاخوں کا ہے۔ حالانکہ امریکہ یورپ نے ان سب کی خوب حوصلہ افزائی کی۔ ایوارڈز دیئے، خطابات سے نوازا اور بہترین حفاظتی سہولتیں فراہم کیں۔ معمولی واقعات پر میدان میں نکلنے اور آسمان سر پر اُٹھانے والی این

---

[130] Bartov, Omer. "The Holocaust." Origins, Implementation, Aftermath. Rewriting Histories (2000).

[131] روزنامہ جنگ لاہور، 18 ستمبر، 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جی اوز(NGOs) غزہ میں فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی[132]، مقبوضۃ کشمیر میں کشمیری مسلمانوں کی نسل کشی[133] اور برما(میانمار) میں روہنگیا مسلمانوں کی نسل کشی[134] پر مکمل خاموش ہیں ۔ مغرب میں صیہونیوں کی دل آزاری کی روک تھام کے لئے ہولوکاسٹ(Holocaust) پر بات کرنا جرم ہے۔یہودیوں پر تنقید کا معاملہ ہو تو اظہار رائے کا شخصی حق کیوں سلب کر لیا جاتا ہے؟؟

مغرب کا دوہرا معیار(Double Standard)

مغرب آزادیء اظہار کے تصور پر دوہرا معیار رکھتا ہے۔ جیسا کہ ہالوکاسٹ پر تنقیدی خیالات کا اظہار مغرب میں آئینی و قانونی جرم ہے لیکن اسلام اور آخری رسول کریم ﷺ آخری آسمانی کتاب قرآن پاک کی بے حرمتی کی نہ صرف اجازت دی جاتی ہے بلکہ حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ اکثر ممالک میں قانون توہین انبیا(BlasPhemy Law) کسی نہ کسی صورت میں قابلِ مواخذہ جرم رہا ہے۔یورپ اور امریکہ اور دیگر سیکولر ریاستوں میں قانون توہین مسیح(BlasPhemy Law) اب بھی وجود ہے ۔ برطانیہ میں اٹھارھویں صدی تک توہین مسیحؑ کی سزا سزائے موت تھی۔ مگر بعد میں سزا موت ختم کر دی گئی لہذا اب اس کی سزا عمر قید ہے ۔اس ضمن میں ایک معروف مثال یورپی یونین حقوق انسانی کی عدالت کا 25 نومبر 1994 کو برطانیہ کے حق میں دیا جانے والا فیصلہ ہے۔اس کی اہمیت اس لحاظ سے بھی ہے کہ اس سے مجموعی طور پر مغرب کے دوہرے پن کی عکاسی ہوتی ہے ۔ اس مقدمے کے مطابق ایک برطانوی شہری نیگل ونگریو Nigel Wingrove نے حضرت عیسیٰؑ کے حوالے سے ایک فلم دکھانے کی اجازت طلب کی ۔ مگر حقوق انسانی(Human Right) کی عدالت نے اس کی اجازت نہ دی۔ اس سے عیسائیوں

---

[132] Alvi, Farhat, and Abdul Manan Cheema. "غزہ میں فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی اور عالمی کردار: تجزیاتی مطالعہ: The Palestinian Muslim Genocide in Gaza and International Role: An Analytical Study." Peshawar Islamicus 14.02 (2023): 1-16.

[133] AM Cheema, FN Alvi, HI Awan. UNMASKING THE ONGOING GENOCIDE IN INDIAN OCCUPIED KASHMIR, Jahan-e-Tahqeeq 6. No. 3,(2023)., 491-502

[134] ڈاکٹر فرحت نسیم علوی، بدھ کا نظریہء امن اور لہو لہو روہنگیا، قلم فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، لاہور، 2021۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے جذبات مشتعل ہوتے ہیں۔[135] مگر جب سلمان رشدی کے خلاف توہین رسالت کا مسئلہ اٹھایا گیا تو اسے خارج از بحث قرار دے دیا گیا۔ اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں مغرب کا دوہرا معیار واضح طور پر محسوس کیا جا سکتا ہے۔ افسوس ناک حقیقت یہ ہے کہ آزادیء اظہار اور انسانی حقوق جیسی مغربی اقدار بظاہر دل کو بھاتی ہیں۔ مغرب کے نام نہاد انسانی اقدار عقل کو اپیل کرتی ہیں لیکن جونہی مفادات، مذہبی و تہذیبی تعصب سے واسطہ پڑے تو یہ مغربی اقدار کے علمبردار جانب داری کا مظاہرہ کرتے نظر آتے ہیں

۔

ٹیری جونز (Tere Jones)

ٹیری جونز (Tere Jones) 1951ء میں امریکی ریاست فلوریڈا (Florida) میں پیدا ہوا۔ فلوریڈا کے امریکی بدبخت پادری ٹیری جونز (Tere Jones) نے غیر مسلم مصری تارکین وطن کے ساتھ مل کر سرور کائنات نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کی شان اقدس کے بر خلاف ایک فلم بنائی۔ ٹیری جونز (Tere Jones) نے 2010ء میں ٹویٹر (Twitter) اور فیس بک (Facebook) پہ 9/11 کی برسی پر قرآن مجید کو جلانے (نعوذ باللہ) کا اعلان کیا۔ 2011ء کو 9/11 کی برسی کے موقع پر اپنے ساتھیوں کے ہمراہ قرآن مجید پر دہشت گردی کا مقدمہ دائر کر کے مٹی کے تیل سے سزا کے طور پر جلا دیا (نعوذ باللہ)۔ بدبخت پادری ٹیری جونز (Tere Jones) اس فلم کو تیار کروانے سے پہلے 9/11 کی برسیوں کے موقعوں پر دو مرتبہ نعوذ باللہ قرآن پاک کو نذر آتش کر چکا ہے۔ ملعون سام بسائل (Sam Bacile) کے مطابق یہ فلم یہودیوں کی پانچ ملین ڈالر کی امداد کا شکریہ ادا کرنے کے لیے تیار کی گئی ہے۔ سام بیسائل (Sam Bacile) یہ اسرائیلی یہودی ہے جو کیلیفورنیا کا رہائشی ہے۔ اس نے 2012ء میں گستاخانہ فلم Innocence of Muslims کے نام سے فلم بنائی۔ جس میں اسلام کو جنگجو دین ثابت کیا گیا۔ یہ فلم دو گھنٹوں کے دورانیہ پر محیط ہے۔ اور اس کی تیاری کے لیے پانچ ملین ڈالر کی رقم سے زائد یہودی اداروں نے فراہم کی۔ اس فلم کی تشہیر گستاخ پادری ٹیری جونز کر رہا ہے۔ ٹیری جونز نے اس فلم کے کچھ حصے اپنے چرچ میں دکھانے کا

---

[135] امجد عباسی، آزادیِ اظہار رائے اور تضحیک مذہب، ص 43۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہتمام کیا۔ 9/11 کی گیارھویں برسی پر اس فلم کی تشہیر کی گئی اور اس کے خاکے سامنے لائے گئے۔[136] 9/11 جیسے قابل نفرت واقعات کی یاد کے موقع پر اسلاموفوبک واقعات سے معاشروں اور مختلف عقائد کے لوگوں کے درمیان نفرت، جھگڑا اور دشمنی کو ہوا ملتی ہے۔ مختلف بین الاقوامی سروے کے مطابق اسلامی ممالک کی 80 فیصد سے زائد عوام امریکہ کے خلاف ہے۔ ناروے میں گستاخانہ خاکے شائع کرنے والے کارٹونسٹ کا عبرتناک انجام پوری دنیا کے سامنے آچکا ہے۔ اس کے باوجود انٹرنیٹ کے ذریعے فیس بک، یوٹیوب پر توہین آمیز خاکوں کے مقابلے منعقد کروائے گئے۔ فلم کا پروڈیوسر سام بسائل (Sam Bacile) کہتا ہے کہ اسلام ایک کینسر ہے حالانکہ وہ خود دنیا بھر میں کینسر کی طرح ایک ایسا کردار ادا کر رہا ہے جس کا نتیجہ دنیا بھر کے امن کی تباہی ہے۔ سام بسائل (Sam Bacile) نے ملعون تھیووان گوخ Theo van Gogh[137] کی پیروی کرتے ہوئے ناپاک جسارت کی۔ مسلمانوں کی معصومیت بدنام زمانہ اور دل آزاد فلم ہے اس کا پہلا نام صحرائی جنگجو (Desert Warroirs) رکھا گیا تھا۔ بعد میں اس کا نام Innocence of Usama Bin Ladin رکھا گیا۔ جب اس فلم کو الناس نامی مصری ٹیلی ویژن چینل پر ٹریلر چلایا گیا تو تب اس کا نام (Innocence of Muslims) سامنے آیا۔[138]

الناس ٹیلی ویژن پر چلنے والے ٹریلر سے معلوم ہوتا ہے یہ فلم عربی زبان میں ڈب کی گئی ہے اور بنیادی طور پر فلم انگریزی میں بنائی گئی تھی۔ اس انتہائی اشتعال انگیز، دل آزاد اور متنازعہ فلم کے اداکاروں نے سی این این (CNN) کو دیئے گئے انٹرویو میں یہ انکشاف کیا ہے کہ جس موضوع پر انہوں نے انگریزی زبان میں مکالمے بولے تھے۔ جب فلم کو عربی زبان میں ڈب کیا گیا تو ان مکالموں کو توہین آمیز بنا دیا گیا۔ اس شرمناک فلم کی 80٪ کاسٹ اور عملے کے ارکان نے بالکل یہی اور ایک جیسا ہی موقف اپنایا ہے اور اسے فلمی تاریخ کا سب سے بڑا فراڈ قرار دیا۔ فلم کے اس عملے نے یہ بھی انکشاف کیا یہ فلم 2000 سال پہلے کے عام صحرائی ایک مصری کردار پر شوٹ کی گئی تھی۔ ایک رپورٹ کے مطابق اس فلم کی تیاری کے لیے

---

[136] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 15 ستمبر 2012ء۔

[137] تھیووان گوخ Theo van Gogh نے 2004 میں اسلام مخالف گستاخانہ فلم سب مشن Submission بنائی۔

[138] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 16 ستمبر 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متعصب گوروں کی ایک شدت پسند تنظیم نے بھی خاصا سرمایہ فراہم کیا ہے۔ یہ شدت پسند تنظیم ایڈلف ہٹلر کی تخلیق کردہ جرمن نازی ازم سے ملتی جلتی سوچ رکھتی ہے۔ ان کے نقطہ نظر کے مطابق امریکہ اور مغرب کے تمام مسائل کا حل تہذیبوں کے تصادم (Clash of Civilizations) میں مضمر ہے۔ اس گستاخانہ فلم کے بنانے پر 50 لاکھ ڈالر کا خرچہ آیا۔ فلم کی تیاری کے لیے 100 یہودی تاجروں نے معاونت کی۔ فوج کے سربراہ جنرل مارٹن ڈیمپسی نے فلم کی نوعیت پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے ٹیری جونز سے کہا ہے کہ وہ اس فلم کی حمایت واپس لے۔ جامع الازہر کا کہنا ہے کہ یہ فلم کینہ پرور اور بیمار ذہنیت کے لوگوں کی اسلام دشمنی اور تعصب کا ایک واضح ثبوت ہے۔ آزادی اظہار رائے کی آڑ میں اسلام اور پیغمبر ﷺ اسلام کی شان میں گھٹیا گستاخانہ حرکات کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ مصر کے مفتی اعظم ڈاکٹر علی جمعہ نے نائن الیون 9/11 کی برسی کے موقع پر امریکی قبطیوں کی جانب سے ریلیز کی گئی گستاخانہ فلم کی بھرپور مذمت کی اور کہا کہ آزادی اظہار رائے الگ چیز ہے۔ اور مقدس ہستیوں کی توہین بالکل الگ معاملہ ہے۔ یہ انسانی حقوق اور آزادی کا اظہار نہیں بلکہ عالمی انسانی حقوق کی سنگین پامالی ہے۔ گستاخانہ فلم کے تمام کرداروں کے خلاف عالمی قوانین کے تحت کاروائی کی جائے۔[139]

گستاخانہ فلم "Innocence of Muslims" کا فلمساز سام بیسائل ایک عادی مجرم ہے۔ معروف خاتون صحافی طیبہ ضیاء چیمہ کے مطابق کیلی فورنیا کے ایک چرچ نے اس ملعون کو آٹھ لاکھ ڈالر کا چندہ دیا جب کہ اس فلم کے کرداروں کا الزام ہے کہ ان کی آواز ڈب کر کے فلم کی کہانی اور نام بدل دیا گیا۔ اس فلم کا پہلا نام Desert Warrior تھا۔ انگریزی میں بنائی گئی اس فلم کو ریلیز کرنے سے پہلے عربی ترجمہ کے ساتھ یوٹیوب پر ڈال دیا گیا۔ جس کا مقصد اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کی تضحیک تھا۔[140] پاکستان کے اس وقت کے سفیر عبداللہ حسین ہارون نے امریکی ٹی وی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ اگر امریکہ اپنے سفارتخانوں پر حملے نہیں چاہتا تو پھر پیغمبر ﷺ اسلام کی توہین نہ کی جائے۔[141]

---

[139] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 13 ستمبر 2012ء۔
[140] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 22 ستمبر 2012ء۔
[141] روزنامہ جنگ لاہور، 23 ستمبر 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

11 ستمبر 2012 کو گستاخانہ فلم کی نمائش عام کرنے پر پورا عالم اسلام اٹھ کھڑا ہوا۔ شمالی افریقہ سے لیکر افغانستان تک اور آسٹریلیا سے لیکر عرب دنیا تک 2 ارب مسلمان اُٹھ کھڑے ہوئے۔ مغرب کی بار بار کی توہین رسالت ﷺ نے مسلمانوں کے صبر کا پیمانہ لبریز کر دیا۔ سب سے پہلا اور بڑا مظاہرہ بن غازی لیبیا میں ہوا جہاں مظاہرین نے امریکی سفیر کو سفارتخانے سے گھسیٹ کر نکالا اور اس طرح مار مار کر ہلاک کر دیا۔[142] دلچسپ امر یہ رہا کہ مغربی ٹی وی چینلز پر یہ مناظر دیکھ کر قذافی کی موت کو عوامی انتقام قرار دینے والی ہیلری کلنٹن حواس باختہ ہو گئی اور کہنے لگی یہ کوئی طریقہ نہیں احتجاج کا یہ پاگل پن ہے۔ مگر مغربی میڈیا کے کسی نمائندے نے یہ سوال نہ کیا کہ کیا قذافی کا قتل پاگل پن نہیں تھا۔ دراصل ناموس رسالت ﷺ کا تحفظ مسلمانوں کا جزو ایمانی ہے۔ اور اس معاملے میں مسلمان بہت حساس ہیں۔ پاکستان ٹیلی کمیونی کیشن (PTA) نے سپریم کورٹ کے حکم پر گستاخانہ مواد رکھنے والی 934 ویب سائٹس بلاک کر دیں اور کچھ عرصہ کے لیے یوٹیوب کو پاکستان میں بلاک کر دیا گیا۔[143]

اسلاموفوبک واقعات

عالمی برادری کو اسلاموفوبک واقعات اور گستاخیِ رسول ﷺ کو ممنوع قرار دینا چاہئے ورنہ امن عالم تباہ ہو جائے گا۔ حضور ﷺ کی ذات ہر مسلمان کے ایمان کا مرکز و محور ہے۔ ایک دفعہ ایک اشتراکیت زدہ طالب علم نے علامہ اقبال کے سامنے حضور ﷺ کا نام نعوذ باللہ "محمد صاحب" کہہ کر لیا۔ تو علامہ اقبالؒ نے غصے سے کانپتے ہوئے اس طالب علم کو اپنی مجلس سے نکال دیا اور کہا کہ اسے حضور ﷺ کا نام لینے کی بھی تمیز نہیں۔[144] امریکی اور مغربی میڈیا میں اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ سے متعلق ایسی تحریریں سامنے آتی رہتی ہیں جن کی وجہ سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے رہتے ہیں۔ اسلام اور عیسائیت کے درمیان خلیج بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ جو کہ گلوبل امن کے لیے تباہ کن ہے۔ مغربی عناصر کی حرکتوں کی وجہ سے بین المذاہب مفاہمتی عمل شدید متاثر ہو رہا ہے۔

---

[142] ہفت روزہ تکبیر کراچی، 26 ستمبر 2012ء، ص 8۔
[143] ہفت روزہ تکبیر کراچی، 26 ستمبر 2012ء، ص 5۔
[144] روزنامہ جنگ لاہور، 18 ستمبر، 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گستاخانہ فلم "مسلمانوں کی معصومیت" کی ریلیز پر مسلم ممالک میں پر جوش عوامی رد عمل کے باوجود نہ تو اوبامہ، ڈیوڈ کیمرون اور کسی دوسرے یورپی و امریکی لیڈر نے فلم کی مذمت کی نہ فلم پر پابندی اور ٹیری جونز و سام بیسائل کے خلاف قانونی کاروائی کا اعلان کیا اور نہ مسلمانوں سے معافی مانگی جس سے بحیثیت مجموعی امریکی و یورپی اشرافیہ کے مائنڈ سیٹ کی نشاندہی ہوتی ہے۔ دس بارہ سال سے مقدس شخصیات اور مذاہب کے خلاف گستاخی کی روک تھام کے لیے ایک قرار داد UNO میں منظوری کی منتظر ہے۔ مگر 57 اسلامی ممالک کے بے حسی کی وجہ سے منظوری کی نوبت نہیں آئی۔ ویٹی کن کے ترجمان پیٹر یکولو مبر ڈی نے کہا مسلمانوں کے حساس مذہبی جذبات بھڑکانے کے سنگین نتائج ایک پھر دیکھنے میں آئے ہیں جو کسی صورت قابل قبول نہیں۔ اسرائیلی وزیر خارجہ نے کہا کہ وہ اس فلم ساز کے بارے میں کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتا۔ فرانس کے شہر لیموجیس میں شر پسند عناصر نے ایک مسجد کی بے حرمتی کرتے ہوئے مسجد کی دیواروں اور دروازوں پر انسانی فضلہ پھینک دیا۔ فلسطینی قصبے بیت الحلیل میں مسجد کی دیواروں پر یہودیوں نے نفرت انگیز نعرے لکھ دیے۔[145] سام بسائل نے فلم بنانے کے لیے ایک اور حیاباختہ شخص سے رابطہ کیا جس کا نام ٹیری جونز ہے جس نے چرچ میں کھڑے ہو کر 2011 میں 9/11 کی برسی کے موقع پر قرآن مجید کا نسخہ نذر آتش کیا تھا۔ ایک امریکی لیڈر جیری فالویل (Jerry Falwell) نے حضور ﷺ کے حوالے سے نازیبا الفاظ استعمال کیے لیکن مغربی میڈیا کے کسی تھنک ٹینک نے اس کی کبھی سرزنش نہیں کی۔

Alan Cooperman کا آرٹیکل بتاتا ہے:

> Muslims see the prophet Muhammad as the ultimate example of moral behavior, so they really see this kind of attack on the prophet as gut-churning," he said. If Southern Baptists "want to preach love," he added, "why does it come out in such hate-filled terms?"The Rev. Jerry Vines, former president of the Southern Baptist Convention, earlier this month blamed people promoting "religious

[145] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 13 ستمبر 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

pluralism" for many of the country's problems. [146]

سنہ 2005 میں گوانتاناموبے میں قرآن پاک کی بے حرمتی کا واقعہ پیش آیا۔ فروری 2006 میں ڈنمارک کے ایک اخبار جائلینڈ پوسٹن (Jyllands-Posten) نے حضور ﷺ کے بارہ گستاخانہ خاکے شائع کیے۔ یہ خاکے ڈنمارک کے کارٹونسٹ کرٹ ویسٹر گارڈ نے بنائے۔ جسے بعد میں سیفو ایوارڈ سے نوازا گیا۔ جولائی 2007 میں سویڈن کے مصور لارس ولکس نے حضور ﷺ کی گستاخانہ تصویر کشی کی جو تصاویر 18 اگست 2008 کو دیگر اخباروں کے ساتھ ایک بڑے اخبار نیریکیس ایلیانڈا نے بھی شائع کیں۔ بزنس سٹڈیز اور اقتصادیات کے ماہر اور ناروے پارلیمنٹ کے نائب صدر ہیگن نے اونسٹلی کتاب لکھی۔ جس میں مسلمانوں اور حضور ﷺ کی شان میں توہین آمیز کلمات شائع کیے گئے۔[147] ستم کی بات یہ ہے کہ اسلام کے خلاف ان اخلاق باختہ حرکات کے لیے آزادی اظہار رائے کا خوبصورت جواز پیش کر دیا جاتا ہے۔ مغربی میڈیا کے دوہرے معیار کا عالم یہ ہے کہ مسلمانوں کی طرف سے رد عمل کی ہلکی سی لہر بھی مغربی میڈیا کو برداشت نہیں ہوتی۔ مغربی میڈیا ایک طوفان کھڑا کر دیتا ہے۔

اسلاموفوبک واقعات کے سلسلے میں مغربی میڈیا کا یک طرفہ کردار سامنے آنے سے مغرب کے آزادی اظہار رائے کے دوہرے معیار سے پردہ اٹھ چکا ہے۔ فرانس نے خوفناک حد تک توہین آمیز خاکے شائع کرنے کی اخباروں کی کھلی چھٹی دی، سرپرستی کی اور اب اپنے عملے کو بچانے کے لیے بیس مسلم ممالک میں اپنے سفارتخانے بند کر دیے۔ فرانس نے گستاخانہ فلم کے خلاف مظاہروں پر پابندی لگا کر خواتین سمیت مظاہرین کو گرفتار کر لیا۔ فرانس نے بھی 18 سالہ مسلمان لڑکی کو جیل بھیج دیا۔[148] حقوق نسواں کہاں

---

[146] Alan Cooperman, The Washington post, 20 June, 2002
https://www.washingtonpost.com/archive/politics/2002/06/20/anti-muslim-remarks-stir-tempest/4577462f-cd70-458c-9fef-133b5143e144/
Accessed 4 September 2023

[147] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 18 ستمبر 2012ء۔

[148] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 26 ستمبر 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئے؟ اس بچی کا جرم کیا تھا؟ کم عمر مسلم بچی کا جرم حجاب تھا۔ کہاں گیا مغرب کا آزادی اظہار رائے کا حق؟ کہاں گئیں انسانی حقوق اور عورت کے حقوق پر بننے والی این جی اوز؟ مغربی میڈیا کی یہ تہذیبی و ثقافتی جنگ مسلمانوں اور اسلام کے خلاف بدترین تعصب اور نفرت پر مبنی ہے۔ امریکی تعلیمی سماجی تھنک ٹینک Pew Research Center اعتراف کرتا ہے کہ امریکہ و یورپ میں مظلوم ترین اقلیت، بدترین پابندیوں کا شکار مسلمان ہیں۔ فیس بک پر یہودیوں کے خلاف ریمارکس آنے کی دیر ہوتی ہے کہ آزادی اظہار رائے کی دم پر پاؤں آ جاتا ہے۔ یہ فوراً غائب کر دیئے جاتے ہیں۔ مسلمان کو آزادی اظہار رائے کے کوڑے سے ہانکا جاتا ہے۔ امریکی حکام کہتے ہیں کہ امریکی سفارت خانوں کا گھیراؤ مہذب دنیا کے اُصولوں کے خلاف ہے لیکن ایسا کہتے ہوئے وہ یہ فراموش کر دیتے ہیں کہ عالمی قوانین کے تحت انبیاء رسلؑ کی توہین کی سزا سزائے موت ہے یہ قانون آج بھی ویٹی کن کی دستاویزات میں موجود ہے۔

وکی لیکس (Wikileaks) کا بانی جولین اسانج (Julian Assange) ہے جو 1971ء میں آسٹریلیا میں پیدا ہوا۔ یہ کمپیوٹر پروگرامر اور ہائی جیکنگ کا ماہر ہے۔ اس نے 2006ء میں ایک ویب سائٹ بنائی جس کا نام وکی لیکس رکھا گیا۔ اس ویب سائٹ پر اس نے دنیا کے تقریباً ممالک کی عام اور ہائی پروفائل انفارمیشن پھیلائی۔ اگر امریکہ وکی لیکس (Wikileaks) کے بانی آسٹریلوی شہری جولین اسانج (جس نے وکی لیکس کے ذریعے امریکہ کی چند سیاہ کاریوں کا انکشاف کیا) کی گرفتاری سے لیکر اسکے خلاف عدالتی مقدمہ قائم کر سکتا ہے تو ٹیری جونز (Terry Jons) اور سام بیسائل (Sam Bacile) کے خلاف مقدمہ قائم کیوں نہیں کرتا۔ کیونکہ مغرب مسلمانوں کے لیے دوہرا معیار رکھتا ہے۔ مقدمہ تو دور کی بات ہے ان ملعون لوگوں کو نہ صرف تحفظ فراہم کیا جاتا ہے۔ بلکہ کارکردگی کے ایوارڈ دیے جاتے ہیں۔ مذکورہ بالا واقعات سے مغربی میڈیا کی منافقت اور دوہرے پن کی حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے۔

مغربی میڈیا اور تہذیبی جنگ

مغربی میڈیا مسلمانوں کو اشتعال کی راہ پر ڈال کر توڑ پھوڑ، قتل و غارت گری کے ذریعے دہشت گرد (Terrorist) کے طور پر سامنے لانا چاہتا ہے۔ تہذیبوں کی جنگ (Clash of Civilizations) پر عمل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیرا ہے جو دراصل سموئیل ہنٹنگٹن (Samuel Huntington) کا پیش کیا ہوا نظریہ ہے جسے مغربی میڈیا نے اپنی پالیسی کے طور پر اپنایا ہوا ہے۔[149] 11/9 کے بعد مغربی میڈیا نے پروپیگنڈا کرنا شروع کر دیا کہ قرآن مجید نعوذ باللہ دہشت گردی کی کتاب (Book of Terrorism) ہے۔ قرآن کریم سے جہاد کی آیات نکالنے اور دینی مدارس بند کرنے یا ان کا سیلبس تبدیل کرنے کے لیے مسلم حکمتوں پر مغرب کا دباؤ بڑھتا رہا۔[150] گیرٹ ولڈرز (Garret Wilders) ڈنمارک کا ایک سیاستدان ہے۔ اس شخص کی اسرائیل سے دوستی کا یہ عالم ہے کہ وہ گذشتہ 25 سال میں چالیس دفعہ سے زیادہ اسرائیل کا دورہ کر چکا ہے۔ اس نے مارچ 2005 میں اپنا سیاسی منشور تحریر کیا جس کے اہم نکات میں سے ایک نکتہ یہ تھا کہ مساجد اور اسلامی سکولوں کی تعمیر پر پانچ سال تک پابندی عائد کر دی جائے۔ مذہبی سرگرمیوں میں نمایاں مساجد کو بند کر دیا جائے اور ایسے مسلمانوں کو بے دخل کر دیا جائے جو مذہبی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔[151] اس نے 8 اگست 2007 کو ایک خط لکھا کہ قرآن پر نیدرلینڈ میں پابندی لگا دی جائے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے اس نے نفرت بھرے لہجے میں کہا کہ میڈیم سپیکر! نیدرلینڈ میں خواتین برقع پہننے لگی ہیں دکانوں پر حلال گوشت بکنے لگا ہے۔ ہم جنس پرستی کو برا کہا جانے لگا ہے۔ بسوں اور ٹرینوں پر عربی لکھی نظر آتی ہے۔ اس نے 27 مارچ 2008 کو سولہ منٹ اور اڑتالیس سکینڈ کی فلم "فتنہ" بنا کر مسلمانوں کی شدید دل آزاری کی۔ اس فلم میں 11/9 کے واقعہ، میڈرڈ ٹرین دھماکہ سنہ 2004 اور 2005 میں لندن میں زیر زمین ٹرین میں ہونے والے دھماکے کے مناظر دکھا کر اسلام اور حضور ﷺ کی تعلیمات کو تنقید کا نشانہ بنایا۔

نیدرلینڈز کے عام انتخابات (نومبر 2023ء) میں دائیں بازو اور اسلام مخالف سیاست دان گیرٹ ولڈرز کی پارٹی نے غیر متوقع فتح حاصل کی ہے۔ ولڈرز کو اکثر نیدرلینڈز کا ڈونلڈ ٹرمپ بھی کہا جاتا ہے جس کی وجہ ان کا جارحانہ انداز، شدت پسند سوچ اور اسلام مخالف موقف ہے۔ وہ کہہ چکا ہے کہ وہ اپنی انتخابی کامیابی

---

[149] امجد عباسی، توہین آمیز خاکوں کی مکرّر اشاعت، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، اپریل 2008ء، ص 21۔
[150] اشفاق احمد، پیغمبر امن ﷺ، مرکزی جمعیت اہل حدیث سیالکوٹ۔ ص 167۔
[151] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 18 ستمبر 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بعد امیگریشن قوانین کے علاوہ پناہ گزینوں سے متعلق سخت فیصلے کرے گا، جس سے کئی حلقوں میں تشویش پائی جاتی ہے۔ ولڈرز نے اسلام مخالف فلم بنانے، مسلمان تارکینِ وطن اور پناہ گزینوں کو نیدر لینڈز سے نکالنے اور قرآن پر پابندی لگانے جیسی مہمات کے ذریعے مقبولیت حاصل کی۔ اس وجہ سے اسے نیدر لینڈز کے سیاسی حلقوں میں بھی پسند نہیں کیا جاتا۔[152]

پی وی وی کے گیرٹ ولڈرز 23 نومبر، 2023 کو دی ہیگ کے کانفرنس سینٹر میں بعد از انتخابات کے ایک اجلاس میں شریک ہو رہے ہیں (اے ایف پی / جان ائز)

اس کے انتخابی منشور میں لکھا ہے کہ نیدر لینڈز میں پناہ اور امیگریشن کے سیلاب میں کمی کے ساتھ، ہمارے ملک کی 'اسلامائزیشن' بھی کم ہو جائے گی۔ منشور کے مطابق: 'نیدر لینڈز ایک اسلامی ملک نہیں: یہاں مدرسے، قرآن اور مساجد نہیں ہوں گی۔ ہم نیدر لینڈز میں کم اسلام چاہتے ہیں اور ہم غیر مغربی امیگریشن اور سیاسی پناہ گزینوں میں کمی کر کے اس مقصد کو حاصل کریں گے۔ سرکاری عمارتوں میں اسلامی سکارف پہننے پر پابندی ہو گی۔[153]

---

[152] https://www.independenturdu.com/node/153236
Accessed 23 November 2023

[153] https://www.independenturdu.com/node/153236
Accessed 23 November 2023

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مغربی میڈیا تہذیبوں کی جنگ (Clash of Civilizations) کا شور مچا کر اسلام کو ہدف بنایا جا رہا ہے۔ حالانکہ اسلام کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ تو آزادی اظہار رائے کے تحت نہ صرف معقول اور منطقی انداز میں اختلاف رائے کا حق دیتا ہے بلکہ ہر فرد کو عقیدے کی آزادی اور تحفظ فراہم کرتا ہے۔ درحقیقت مغرب کو خدشہ لاحق ہے کہ اسلام اپنی تعلیمات اور منطقی استدلال کی بناء پر غالب نہ آ جائے۔ اسلام کی نظریاتی بالادستی اور اسلامی تحریکوں کے تحت احیائے اسلام کے لیے برپا منظم جدوجہد اور قبول اسلام کے بڑھتے عالمی رجحان کی بنا پر مغرب کا خدشہ یقین میں بدلتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ 9/11 کے بعد امریکہ میں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے۔ یہ بات باعث فخر ہے کہ قرآن پاک امریکہ میں آج بھی کثیر تعداد میں فروخت ہونے والی کتاب ہے۔ جس کی وجہ سے قرآن پاک کا اعجاز اور اس کی برکت کے ساتھ غیر مسلموں کا اس کی طرف راغب ہونا ہے۔ مذکورہ خیالات کا اظہار 22 نومبر 2012 کو شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ سرگودھا کے تحت ہونیوالے میں سیمینار میں صدر امریکن سوسائٹی برائے اسلامی بیداری ٹیکساس پروفیسر حافظ نثار الحق نے کیا۔[154] حافظ نثار الحق کے مذکورہ بالا معلومات سے قرآن مجید اور اسلام کی حقانیت ثابت ہوتی ہے۔ تہذیبوں کے تصادم (Clash of Civilizations) کا نظریہ مغرب میں ہی تخلیق ہوا۔ اب یہ نظریہ 9/11 کے بعد کم و بیش دو لاکھ مسلمانوں کا لہو پی چکا ہے۔ اور لہو نوشی کا یہ عمل مسلسل جاری ہے۔[155] اگر مغربی میڈیا مذکورہ بالا گستاخیوں کو آزادی اظہار رائے کے خلاف میں لپیٹنے کی کوشش کرے گا تو ردعمل میں اسے آزادی اظہار عمل کا سامنا بھی کرنا پڑے گا۔

مغرب میں اسلام کے بڑھتے ہوئے رجحانات کی وجہ سے مغربی میڈیا نے حضور ﷺ کی ذات پر حملے کرنے شروع کر دیے ہیں۔ ماضی میں جو کام مستشرقین کیا کرتے تھے۔ دور جدید میں وہ کام مغربی اخبارات اور ان کے تجزیہ کاروں سے لیا جا رہا ہے۔ مغربی میڈیا کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ وہاں سے جو

---

[154] پروفیسر نثار الحق، نیوز لیٹر سرگودھا یونیورسٹی، سرگودھا، دسمبر 2012ء، ص6۔

[155] روزنامہ جنگ لاہور، 16 ستمبر 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کچھ بھی حاصل ہوتا ہے۔ مسلمانوں کو اس کا تجزیہ کرنا اور اس کے پس پردہ محرکات کا جائزہ لینے کے بعد ان محرکات کو دنیا کے سامنے واضح کرنے کی عادت ڈالنا ہوگی۔ ڈنمارک میں آزادی اظہار رائے کے نام پر نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کرتے ہوئے توہین آمیز خاکوں کو شائع کیا گیا ہے جس سے پورے عالم اسلام میں شدید غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ دنیا کو تہذیب سکھانے کا نعرہ بلند کرنے والا مغرب آج خود تہذیب کا دامن تار تار کر رہا ہے۔ خود مغرب جس نے حیران کن سائنسی ترقی کی مگر انسانی زندگی کے مسائل کو مکمل طور پر حل کرنے میں ناکام رہا ہے۔

توہین آمیز خاکوں کی مکرر اشاعت اس حربے کی مثل ہے۔ جو مشرکین مکہ نے اسلام کے پیغام کو روکنے اور رسول کریم ﷺ کے خلاف مذموم پروپیگنڈے کی صورت میں استعمال کیا تھا۔ مگر دشمن کی یہ چال جس طرح کل الٹی پڑی تھی۔ اور نبی کریم ﷺ کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا ان کے پیغام کو عام کرنے کا ذریعہ بنا تھا۔ اسی طرح آج بھی مغرب کی یہ چال ان کے خلاف جائے گی۔ 9/11 کے بعد اسلام کو جاننے کیلیے جس بڑے پیمانے پر مغرب میں دل چسپی پائی گئی اس کی کوئی مثال ماضی میں نہیں ملتی۔ لوگوں میں تجسس پیدا ہوا کہ دہشت گرد اسلام آخر ہے کیا؟ اور مسلمان کیوں دہشت گردی کے ملزم قرار دیے جاتے ہیں؟ مغربی میڈیا انتہا پسندی، تعصب، اور قوم پرستی کے نشے میں اندھا ہو کر اور اسلام سے خائف ہو کر دنیا کے امن کو برباد کرنے پر تلا بیٹھا ہے۔ دہشت گردی کے نام پر جس طرح انسانیت کی بجائے مغرب کے مفاد کی جنگ لڑی جاری رہی ہے۔ توہین آمیز خاکوں اور توہین رسالت پر مبنی فلموں سے مغرب میڈیا کا دوہرا معیار کھل کر سامنے آگیا ہے۔

مغربی میڈیا کے ذریعے کبھی کارٹونوں، کبھی خاکوں، کبھی فلموں اور کبھی تحریروں کی شکل میں حضور پاک ﷺ کے بارے میں مکروہ اور اخلاق باختہ نوعیت کا اظہارِ خیال معمول بنتا جا رہا ہے۔ اور قرآن پاک کی بے حرمتی کے واقعات بھی بڑھتے جا رہے ہیں۔ ابو غریب کی جیل سے یہ داستان سامنے آئی تھی کہ مسلمان قیدیوں کے سامنے قرآن پاک کے اوراق پھاڑ کر غسل خانوں کی غلاظت گاہوں میں پھینکا گیا۔ نیویارک کی جیل میں بند عافیہ صدیقی کو مجبور کیا گیا کہ وہ قرآن مجید کے اوراق پر رکھتی ہوئی چلے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خود جارج ڈبلیو بش نے 11/9 کے فوراً بعد مسلمانوں کے خلاف بپا ہونے والی جنگ(War on Terror) کو کروسیڈ کا نام دیا۔[156] افسوس اس بات پر ہے کہ وطن عزیز میں مغرب زدہ میڈیا اور سیکولر و لبرل فکر سے سرشار دانشور اسلامی شعائر کی بیخ کنی میں مصروف ہیں۔ ہمارے نام نہاد دانشور مغربی ننگے پن اور دوہرے معیار کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ مغرب اور مغربی فکر و تہذیب کا پرچار کرتے رہتے ہیں۔ مغربی تہذیب کے دلدادہ میڈیا پر سنز کی وجہ سے معذرت خواہانہ رویہ اور احساسِ کمتری نیو مسلم جنریشن میں بتدریج سرایت کرتی جارہی ہے۔

مغربی میڈیا اور یہودیت کا تحفظ

مغربی میڈیا پر یہودیوں کی اجارہ داری قائم ہے اس لئے مغربی میڈیا نے یہودیت کے تحفظ کے لئے مغرب میں قانون سازی کے لئے راستہ ہموار کیا۔ دنیا کے سوا ارب سے زیادہ لوگوں کے مذہب اسلام کی توہین روکنے کیلیے قوانین بنانا موجودہ وقت کی ضرورت ہے جس طرح مغرب نے مٹھی بھر یہودیوں کے مذہب کے تحفظ کے لیے قانون بنائے ہیں۔ جرمن میں صرف ایک لاکھ 19 ہزار یہودی ہیں۔ جب کہ جرمنی میں مسلمانوں کی تعداد تینتالیس لاکھ ہے۔ مگر جرمنی میں یہودیت کی توہین اور دوسری جنگ عظیم میں ان کے قتل عام کا انکار کرنے والے کے خلاف 1985 میں ایسا قانون بنایا گیا جس کے تحت نازی علامات استعمال کرنا، یہودی مذہب کے خلاف بولنا یا تحریر کرنا اور ہولوکاسٹ کو جھوٹ کہنا قانونی جرم ہے ۔اس جرم کی سزا پانچ سال تک قید ہے۔ فرانس میں یہودیوں کی تعداد صرف پانچ لاکھ جب کہ مسلمان پچاس لاکھ ہیں۔ فرانس میں یہودی مذہب کی توہین کے خلاف 1984 میں قانون بنایا گیا۔ اس قانون کی خلاف ورزی پر ایک سے تین سال تک کی سزا ہے۔ اٹلی میں یہودیوں کی تعداد صرف 28 ہزار ہے جب کہ مسلمانوں کی تعداد پندرہ لاکھ سے زیادہ ہے۔ اٹلی کی پارلیمنٹ نے 1967 میں یہودیت کی توہین کے خلاف آرٹیکل 8 منظور کیا۔ اس قانون کے تحت یہودیوں کے قتل عام کا انکار اور ان کی توہین کرنا جرم ہے اس جرم کی سزا تین سے بارہ سال تک ہو سکتی ہے۔ برطانیہ میں آباد یہودی دو لاکھ بانوے ہزار ہیں۔ جب

---

[156] روزنامہ جنگ، لاہور، 16 ستمبر 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ مسلمانوں کی تعداد انتیس لاکھ ہے۔ برطانیہ میں تین ایسے قوانین ہیں جو یہودی مذہب کے تحفظ کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ پہلا قانون پبلک آرڈر ایکٹ 1986 کہلاتا ہے۔

دوسرا قانون ایکٹ آف 1996 مذہبی منافرت پھیلانے کے خلاف ہے۔ تیسرا قانون ایکٹ آف 2006 تحریری طور پر نفرت آمیز مواد پھیلانے کے خلاف ہے۔ ان جرائم کی سزا سات سال قید اور جرمانہ ہے۔ اس کے علاوہ 1997 میں برطانوی پارلیمنٹ میں ایک نیا بل پیش کیا گیا جس میں ہولوکاسٹ کے انکار کو قابل سزا جرم قرار دیا گیا۔ اسپین میں یہودی صرف بارہ ہزار ہیں جب کہ مسلمان دس لاکھ ہیں۔ چوبیس مئی 1994 میں اسپین کی پارلیمنٹ نے آرٹیکل نمبر 510 منظور کیا۔ اس قانون کے تحت یہودی قوم اور مذہب کے خلاف تقریر یا تحریر قابل سزا ہے۔ اس جرم کی سزا ایک سے تین سال قید اور جرمانہ ہے۔ یہودیوں کی توہین قانون سازی میں پر صرف یورپی ممالک ہی نہیں بلکہ اقوام متحدہ بھی پیش پیش رہی ہے۔ 1992 میں اقوام متحدہ نے یہودی مخالف جذبات کو ایک خطرہ قرار دیا اور اس کے خلاف دنیا بھر میں قانون سازی کرنے پر زور دیا۔ نومبر 2004 میں اقوام متحدہ نے ایک اعلامیہ کے ذریعے تمام رکن ممالک سے نسل پرستی اور یہودیت کے خلاف توہین آمیز جذبات کے خلاف جدوجہد کرنے پر زور دیا۔[157] کیا ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے نبی پاک ﷺ کی حرمت کے لیے ایک کروڑ یہودیوں کی طرح مغرب میں قانون سازی نہیں ہو سکتی؟ مذکورہ بالا حقائق سے یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ مغرب کا آزادی اظہار رائے کا حق جانبداری اور منافقت پر مبنی ہے مٹھی بھر یہودیوں نے میڈیا پر قبضہ جما رکھا ہے اور وہ مسلمانوں اور اسلام کی توہین کو اپنا آئینی حق خیال کرتے ہیں جب کہ ان کے جھوٹے واقعات کی حقیقت کو سامنے لانا بھی جرم ہے۔ ان مثالوں سے مغرب کا اصل چہرہ بے نقاب ہو گیا ہے۔

ہالوکاسٹ (Holocaust)

یہودیوں کا دعویٰ ہے کہ ہولوکاسٹ[158] (Holocaust) سرکاری سرپرستی میں بڑے پیمانے پر یہودی قوم

---

[157] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 25 ستمبر 2012ء۔

[158] Black, Jeremy. The Holocaust: History & Memory. Indiana University Press, 2016.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا قتلِ عام تھا جس میں نازی جرمن حکومت اور اس کے اتحادیوں کی جانب سے 60 لاکھ یہودیوں کو ہلاک کیا گیا۔ مغرب میں کوئی شخص 70 لاکھ یہودیوں کے ہولوکاسٹ کے دعوے کو جھوٹ کا پلندہ قرار دینا یا جھٹلانا آئینی و قانونی طور پر قابلِ گرفت جرم ہے۔ حالانکہ ہالوکاسٹ کے واقعات پایہ ء ثبوت کو نہیں پہنچتے۔ بہت سے لوگوں نے یہودیوں کے دعوے پر سوالات اٹھائے ہیں۔

ایڈولف ہٹلر، ڈورٹ منڈ، جرمنی، 1933

9/11 کے بعد مغربی میڈیا نے جتنا زیادہ پروپیگنڈہ اسلام اور نبی کریم ﷺ کے خلاف کیا۔ اتنے ہی زیادہ لوگ اسلام کی طرف متوجہ اور مسلمان ہوئے۔ حیرت ہوتی ہے ان متعصب امریکیوں اور یورپی تھنک ٹینکس پر کہ کوئی شخص 70 لاکھ یہودیوں کے ہولوکاسٹ کے دعوے کو جھٹلا دے تو اسے سزا ہے کہ اس نے یہودیوں کی دل آزاری کر دی۔ کوئی فرد کوئی ملکہ برطانیہ کو برا بھلا کہہ دے تو قانونِ تقدیس متحرک ہو جاتا ہے مگر دو بلین سے زائد مسلمانوں کے نبی مکرم حضرت محمد ﷺ اور کتاب اللہ قرآن مجید کی شان میں گستاخی کو آزادی اظہار رائے کا نام دے دیا جاتا ہے۔ 1989 میں مسلمان رشدی ملعون نے ایک ناول کے ذریعے آیاتِ قرآنی کا مذاق اُڑایا جس پر مغربی میڈیا نے اسے ہیرو کے طور پر پیش کیا۔ آزادی ء اظہار کے اس دوہرے معیار سے مغربی میڈیا کی منافقت اور دوہرا پن کھل کر سامنے آتا ہے۔

انسائیکلوپیڈیا ہالوکاسٹ کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہولوکاسٹ ایک منظم، سرکاری سرپرستی میں ہونے والا ظلم اور قتلِ عام تھا جس میں نازی جرمن حکومت اور اس کے اتحادیوں اور حلیفوں کی جانب سے چھ ملین یورپی یہودیوں کو ہلاک کیا گیا۔ ہولوکاسٹ کے دور کا آغاز جنوری 1933 میں ہوا جب ایڈولف ہٹلر اور نازی پارٹی جرمنی میں برسرِ اقتدار آئے۔ اس کا اختتام مئی 1945 میں ہوا۔ ہولوکاسٹ کو بعض اوقات "Shoah" بھی کہا جاتا ہے جس کا مطلب عبرانی زبان میں "عظیم تباہی" ہے۔[159]

مغربی میڈیا کا دعویٰ ہے کہ مغرب میں آزادی اظہار پر ہر شخص کا بنیادی اور آئینی حق ہے لیکن اسی مغربی میڈیا سے سوال ہے کہ مغربی ممالک کی جمہوری حکومتوں کے اندر کسی شخص کو آزادی اظہار رائے کے نام پر یہ کہنے اور لکھنے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ کہ وہ جمہوریت کے برعکس فاشزم اور آمریت کا پرچار شروع کر دے۔ اگر مغربی میڈیا کو آزادی اظہار رائے سے اتنی ہی محبت ہے تو امریکہ بھر میں کسی بھی شخص کو اسی آزادی اظہار کے نام پر ہولوکاسٹ کے خلاف لکھنے اور تقریر کرنے کی اجازت کیوں نہیں ہے کیا امریکہ میں کوئی شخص ہولوکاسٹ کے خلاف فلم بنانے کی جرات کر سکتا ہے؟ یہودیوں کا میڈیا پر قبضہ ہے اسی لیے لفظ ہولوکاسٹ کو اتنی زیادہ تقدیس حاصل ہے۔ حالانکہ ہولوکاسٹ جھوٹ کا پلندہ ہے۔ مغربی ذرائع ابلاغ کو یہودیت، تختِ برطانیہ اور آئینِ امریکہ کے خلاف لکھنے بولنے کی اجازت نہیں مگر

---

[159] United States Holocaust Memorial Museum
https://encyclopedia.ushmm.org/content/ur/article/protocols-of-the-elders-of-zion
accessed August 31 2023

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب اسلام کی بات ہو تو ان کو ان کی سرکاری عدالتیں سرکاری سطح پر آزادیء اظہار کے نام قرآن کریم کی بے حرمتی کی اجازت دے دیتے ہیں۔ یہ مغربی دنیا کا کیسا انصاف ہے؟

مغربی میڈیا کا استشراقی کردار

موجودہ مغربی میڈیا تحریک استشراق کا کردار ادا کر رہا ہے جیسا کہ مستشرقین کا مقصد اسلام کی کمزوریاں تلاش کرنا ہے اور دینی یا سیاسی مقاصد کے ماتحت ان کو نمایاں کرتا اور چمکاتا رہا ہے۔ وہ خوردبین سے دیکھتے ہیں اور اپنے قارئین کو دوربین سے دکھاتے ہیں رائی کا پربت بنانا ان کا ادنیٰ کام ہے۔ وہ اسلام کی تاریک تصویر پیش کرنے میں ہنرمندی سے کام لیتے ہیں اکثر مستشرقین (Orientalists) اپنی تحریروں میں زہر کی ایک مناسب (Slow Poison) مقدار رکھتے ہیں۔ اس کا اہتمام ہوتا ہے کہ زہر تناسب سے بڑھے نہ کہا یک متوسط آدمی کے لیے اس کی زد سے بچ کر نکلنا مشکل ہو جاتا ہے۔[160]

دنیائے اسلام کا ذہین طبقہ جو یورپ و امریکہ کی بلند پایہ یونیورسٹیوں یا اپنے ملک کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرتا ہے اور مغربی زبانوں میں ہی اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کرنا چاہتا ہے۔ مستشرقین کے زہر آلود خیالات کے اثر سے آزاد نہیں ہو سکتا۔[161]

مسلمان ملکوں میں منصوبہ بندی کے تحت مغربی تہذیب کے تخریبی پہلو مسلط کیے جا رہے ہیں جب کہ تعمیری پہلو سے اسلامی ممالک کو دور رکھا جا رہا ہے جیسا کہ روز نامہ جنگ کی ایک رپورٹ کے مطابق برطانیہ اور امریکہ کی دس جامعات کو بہترین قرار دے دیا گیا۔ بہترین دس جامعات میں کوئی مسلم ملک شامل نہیں ہے۔ اسلامی ممالک میں کل ۵۸۰ یونیورسٹیاں ہیں۔ جب کہ صرف بھارت میں ۵۸۳ یونیورسٹیاں ہیں۔ پہلی ۴۰۰ بہترین یونیورسٹیوں میں کوئی پاکستانی یونیورسٹی شامل نہیں صرف سعودی عرب کی ایک یونیورسٹی شامل ہے۔ امریکی جریدے یو ایس نیوز اینڈ ورلڈ رپورٹ (US News and World Report) نے یہ درجہ بند تعلیم اور کیریئر پر تحقیق کرنے والے بین الاقوامی ادارے "کوئیک

---

[160] سید ابوالحسن علی ندوی، مسلم ممالک میں اسلامیات اور مغربیت کی کشمکش، ص259۔

[161] سید ابوالحسن علی ندوی، مسلم ممالک میں اسلامیات اور مغربیت کی کشمکش، ص268۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیو رلی سیمونٹنگ" سے کرائی ہے نیور سٹیوں کی مذکورہ درجہ بندی ۲۰۱۱ء کے ڈیٹا کی بنیاد پر تیار کی گئی ہے۔ برطانیہ کی کیمبرج یونیورسٹی پہلے نمبر پر جبکہ برطانیہ کی آکسفورڈ یونیورسٹی کو چھٹے نمبر پر رکھا گیا۔ ایک دوسرے سروے کے مطابق دنیا کی چار سو بہترین یونیورسٹیوں میں پاکستان کی کوئی یونیورسٹی شامل نہیں جب کہ بھارت کی دو اور سعودی عرب کی ایک یونیورسٹی دنیا کی 400 بہترین یونیورسٹیوں میں شامل ہے ۔ صرف امریکہ میں یونیورسٹیوں کی تعداد پانچ ہزار سات سو اٹھاون ہے۔[162]

مذکورہ رپورٹ سے مغرب کا بلند معیار تعلیم اور مسلمانوں کی علمی پستی واضح ہو کر سامنے آجاتی ہے یہی وجہ ہے مسلمانوں کا ذہین طبقہ مغربی جامعات کی طرف رُخ کرتا ہے۔ اور وہاں سے تعلیم پانے کے بعد مغربی روح ان کے دل و دماغ کے اندر سرایت چکی ہوتی ہے اور وہ اسی دماغ سے سوچتے ہیں بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ مغربیت کے پھیپھڑوں سے ہی سانس لینا شروع کر دیتے ہیں وہ اپنے مستشرق اساتذہ کے صدائے بازگشت بن کر وہی خیالات و نظریات پورے یقین و ثوق کے ساتھ اپنے سلامی ملکوں میں پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔[163]

اگر موجودہ دور میں مغربی میڈیا کی اسلام کے خلاف استشراقی و تہذیبی یلغار کا بغور جائزہ لیا جائے تو ثابت ہو جاتا ہے کہ مغربی میڈیا تحریک استشراق کے بانی جان آف دمشق کے مشن پر گامزن ہے۔ تعلیمات اسلامی کی شکل بگاڑ کر پیش کرنا مغربی میڈیا کی تہذیبی یلغار کا حصہ ہے۔ یہود و نصاری نے انجیل و تورات میں تحریف کا ارتکاب کر کے ہر وہ لفظ مٹانے کی کوشش کی جو پیغمبر اسلام کی صداقت پر مبنی تھی۔ صلیبی جنگوں میں شکست کھانے کے بعد مسلمانوں کے خلاف فکری جنگ لڑنے کا منصوبہ تشکیل دیا گیا۔ مستشرقین اس بات پر متفق تھے کہ اسلام کا مقابلہ صرف فوجی کاروائی سے ممکن نہیں اس کے لیے نظریاتی جنگ بہت ضروری ہے۔ مغربی میڈیا استشراقی کردار ادا کر رہا ہے تاہم نائن الیون کے بعد اس میں وسعت پیدا ہوتی گئی۔

---

[162] http://e.jang.com.pk/04-24-2012/pindi/pic.asp
Accessed on 04-10-2012.

[163] سید ابوالحسن ندوی، مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش، ص 147۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استشراقیت کیا ہے؟

استشراق (Orientalism) کی اصطلاح قدیم عربی لغات میں مفقود ہے۔ لفظ استشراق (Orientalism) اہل مغرب کا وضع کردہ ہے۔ لفظ Orientalism انگریزی کے لفظ Orient سے ماخوذ ہے۔ انگلش آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق Orient کا معنی ہے:

> Orient: The countries east of the mediterranean, esp. E. Asia, the East. [164]

لفظ Orient سے مراد مشرقی ممالک ہیں۔ اور Orientalism کے اصطلاحی معنی مشرقی علوم و فنون میں مہارت حاصل کرنے کے ہیں۔، مستشرق ایسا شخص ہے۔ جو مشرق کا رہنے والا نہ ہو۔ لیکن مشرقی علوم و فنون میں دلچسپی رکھتا ہو۔ مستشرق مغرب کے ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو اسلام، اسلامی تہذیب، اسلامی معاشرت اور اسلامی زبانوں میں دلچسپی رکھتا ہو۔ [165]

ایڈورڈ سعید [166] Edward Said لکھتے ہیں:

> Anyone who teaches writes about and researches the orient and this applies whether the person is an anthropologist, socialogist, historian or philologist either in its specific or its general aspets is an orientalist and what he or she says or does is orientalism. [167]

مذکورہ بالا استشراق کے اصطلاحی معنی انتہائی جامع ہیں۔ یعنی جو شخص مشرق کے متعلق لکھتا ہے یا تحقیق

---

[164] Della Thompson, The concise Oxford Dictionary, 9th Edition, Clarendon Press, Oxford, 1995, P-961

[165] غلام علی خاں، راحیلہ بٹ، چند نامور مستشرقین کے تراجم قرآن کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، جہات الاسلام، جلد۔5، شعبہ ،علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور، جنوری۔جون 2012ء، ص 7۔

[166] ایڈورڈ سعید (Edward Said) ایک مایہ ناز مفکر ہیں جو 1935ء میں فلسطین میں پیدا ہوئے۔ اپنی مایہ ناز تصانیف کے ذریعے مغربی مستشرقین اور مسلمانوں کے خلاف مغربی میڈیا کے جارحانہ رویہ کا مدلل جواب دیا۔ علاوہ ازیں مغربی دنیا میں فلسطینی مسلمانوں کے لئے موثر آواز اٹھائی۔ مغربی میڈیا کا جانبدار اور استشراقی کردار سامنے لائے۔ مغربی میڈیا کی جانبداری اور استشراقی رویہ جاننے لئے ان کی کتاب Covering Islam کا مطالعہ انتہائی مفید و نافع ثابت ہو گا۔

[167] غلام علی خاں، چند نامور مستشرقین کے تراجم قرآن کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، ص 7۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے چاہے اس مستشرق کی تحقیق کا زندگی کے کسی بھی شعبہ سے تعلق ہو وہ شخص مستشرق کہلاتا ہے۔ جبکہ مستشرق جو تحقیق کرتا ہے وہ تحقیق استشراق کہلاتی ہے۔ استشراق کی زیادہ تر تعریفات میں مشرقی علوم و فنون پر زور دیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تحریک استشراق کا ٹارگٹ صرف اسلامی تہذیب و فکر ہے۔ البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسلامی تہذیب و ثقافت کا سرچشمہ سرزمین مشرق ہے۔ ظہور اسلام کے بعد اسلامی تہذیب و فکر کے چشمے مشرق سے ہی جاری ہوئے۔ تحریک استشراق کی ابتداء اسی وقت ہو گئی تھی جب آج سے چودہ سو سال پہلے نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ نے نبوت کا اعلان کیا۔ استشراق (Orientalism) کی اصطلاح اٹھارھویں اور انیسویں صدی عیسوی میں استعمال ہوئی۔

انیسویں صدی کے وسط میں بلاد مغرب کی اکثر جامعات میں سلامک سٹڈیز نے ایک مستقل شعبہ کی حیثیت اختیار کر لی۔ مستشرقین سے اسلامی ملکوں میں مغربی استیلاء کے بعد مغرب میں یہ ضرورت شدت سے محسوس ہونے لگی کہ سیاسی طور پر مغلوب اقوام کے عقائد تہذیب و تمدن اور تاریخ و لسانیات سے واقفیت حاصل کیے بغیر اقتدار کو طول دینا مشکل ہو گا اس ضرورت کے تحت مغرب میں مشرقی ملکوں بالخصوص اسلامی ملکوں کا تحقیقی مطالعہ شروع ہوا۔[168]

تحریک استشراق کا آغاز ساتویں صدی عیسوی میں ایک پادری جان (John) نے کیا۔ جس نے حضور ﷺ کے متعلق جھوٹی کہانیاں گھڑ کر لوگوں میں مشہور کر دیں تاکہ آپ ﷺ کی ذات کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا ہوں۔ جان آف دمشق کی جھوٹی کہانیاں بعد میں آنے والے مستشرقین کے لیے مصادر کا درجہ اختیار کر گئیں۔

مستشرقین نے مختلف موضوعات کو تحقیق کا موضوع بنایا اس نقطہ نظر کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ اسلامی تعلیمات 'اسلامی تہذیب' اسلامی تاریخ اور اسلامی ورثے کو مسخ کر کے پیش کیا جائے۔ اسلام کی عالمگیریت، دائمیت اور ابدیت کی خصوصیات کو لوگوں کے ذہنوں سے مسخ کرنے کے لیے مسلمانوں میں

---

[168] دوست محمد خاں، تاریخ قرآن اور مستشرقین، الاضواء، شیخ زید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، جون 2012ء، ص 24۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علاقائی تہذیبوں کو اچھالا جائے۔[169]

مستشرقین کی بد دیانتی اور تعصب پر مبنی تحقیق کی حقیقت کا اعتراف نامور برطانوی اسکالر کیرن آرمسٹرانگ نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ کیرن آرمسٹرانگ کی اس کتاب کا نام (Muhammad: A Western attempt to understand Islam) ہے۔ کیرن آرمسٹرنگ نے اس کتاب میں تفصیلاً اس بات کا ذکر کیا ہے کہ مغرب ابتداء سے ہی مغرب اسلام اور پیغمبر اسلام کی مسخ شدہ تصویر پیش کر رہا ہے۔ قرون وسطیٰ کے داستان سراؤں سے لے کر عصر حاضر تک حضور ﷺ پر بے بنیاد الزامات کی بوچھاڑ کی جاتی رہی ہے۔ موجودہ دور میں بھی یہ خیال عام ہے کہ اسلام تلوار کا دین (Religion of Sword) ہے۔ کیرن آرمسٹرانگ نے 9/11 کے بعد بدلی ہوئی صورت حال میں نام نہاد (War on Terror) کے تناظر میں اعتراف کیا ہے کہ مغرب میں اسلام کے متعلق غلط تصورات رواج پا چکے ہیں۔

> Among the world's major religions it is certainly Islam that the western has the most difficulty in approaching objectively. Because of erusades in the 12th and 13th centuries many people in the west wanted the religion of Islam to be better known. But they portrayed the image of Islam. [170]

دنیا کے بڑے مذاہب کے درمیان مغرب کو اسلام کو دیانتداری سے سمجھنے میں مشکل درپیش ہے۔ بارہویں اور تیرہویں صدی عیسوی میں صلیبی جنگوں کی وجہ سے مغربی عوام اسلام کو بہتر طور پر سمجھنے کے کوشاں تھے لیکن مستشرقین نے اسلام کے تصور کو بگاڑ کر پیش کیا۔

مستشرقین اسلامی علوم میں تحقیق کے دوران اپنے اساسی مقاصد کو قطعاً نظر انداز نہیں کرتے۔ وہ اسلامی ثقافت (Islamic Culture) کو عیب دار کرنے کے لیے تمام تر وسائل بروے کار لاتے ہیں تاکہ مغربی معاشرہ اسلام سے دور رہے۔ مستشرقین اس نام نہاد تحقیق کا لبادہ اوڑھ کر عالم اسلام میں فکری و

---

[169] ابو الحسن ندوی، مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش، مجلس نشریات اسلام، کراچی، 1981ء، ص34۔

[170] Iqbal S. Hussain, Islam & western civilization, humanity international, Lahore, 1997, P-1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذہنی انتشار پیدا کرنے کے مشن پر عمل پیرا ہیں۔ مستشرقین اسلام، بانی اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کر کے لوگوں کو اسلام سے متنفر کرنا چاہتے ہیں۔[171]

ڈاکٹر ثناء اللہ ندوی لکھتے ہیں کہ مستشرقین کی کوشش رہی ہے کہ اسلامی تعلیمات کی انسانی قدروں کو مجروح کیا جائے اور تعلیم یافتہ طبقہ کے ذہن میں اسلامی تعلیمات کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کر ان کے اندر احساس کمتری (Inferiority Complex) پیدا کیا جا سکے۔[172]

مغرب و مستشرقین اور مبلغین ایک ہی منصوبے پر باہم مل جل کر کام کر رہے ہیں۔ اس طرح وہ مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد کے ذہنوں میں اسلام کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کے مشن میں کافی حد تک کامیاب ہیں۔ اس فکری یلغار میں مغربی میڈیا کے ساتھ ساتھ مغرب سے متاثر سیکولر مسلمانوں اور سیکولر نظام تعلیم کا بھی بڑا حصہ ہے۔[173]

پیر کرم شاہ الازہری صاحب مستشرقین کی فکری یلغار کے بارے میں لکھتے ہیں:

> **اہل مغرب ملت اسلامیہ کے مذاہب زبانوں، تہذیب و تمدن، تاریخ، ادب، انسانی قدروں، ملی خصوصیات، وسائل حیات اور امکانات کا مطالعہ معروضی تحقیق کے لبادے میں اس غرض سے کرتے ہیں کہ ان اقوام کو اپنا ذہنی غلام بنا کر ان پر اپنا مذہب اور اپنی تہذیب مسلط کر سکیں۔**[174]

---

[171] فرحت نسیم علوی، مستشرق برنارڈ لیوس کے اسلام پر اعتراضات کا جائزہ، الاضواء، شیخ زید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، دسمبر 2012ء، ص 303۔

[172] ڈاکٹر ثناء اللہ ندوی، علوم اسلامیہ اور مستشرقین، نشریات لاہور، 2009ء، ص 11۔

[173] ڈاکٹر محمود احمد غازی، ماہنامہ وفاق المدارس ملتان، فروری 2008ء، ص 42۔

[174] پیر محمد کرم شاہ الازہری، ضیاء النبی ﷺ، جلد ششم، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ص 123۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر ثنا اللہ ندوی لکھتے ہیں:

تحریک استشراق سے وابستہ مسیحی اور یہودی اسکالرز کے اسلام اور پیغمبر اسلام کو حملوں کا نشانہ بنانے سے مغربی دنیا میں نفرت اور عداوات کی تخم ریزی ہوتی ہے۔[175]

محمد اسماعیل بدایونی اپنی کتاب استشراقی فریب میں مستشرقین کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ انصاف پسند مستشرقین بھی موجود ہیں لیکن آٹے میں نمک کے برابر جب وہ حق کی روشنی کو دیکھ کر اسلام کے قریب آئے اور پھر انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ لیکن مستشرقین کی ایک اکثریت اندھے تعصب میں گرفتار ہیں ان کا مقصد صرف اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کی اہانت کے سوا کچھ نہیں۔[176]

مستشرقین ایسے لوگ ہیں کہ جن کا تعلق مغرب سے ہے ان لوگوں نے اسلام کے مطالعہ کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ یہ لوگ مشرقی علوم و فنون میں دلچسپی رکھنے کے باعث مشرق و مغرب دولوں علمی حلقوں میں معروف ہوئے۔ اس گروہ نے مسلمانوں کو ان کے دین سے برگشتہ کرنا، اسلام کے ماضی کے بارے میں بدگمانیاں پیدا کرنے، اسلام سے بیزاری اور اس کے مستقبل سے مایوسی، اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرنے اور اصلاح مذہب اور اصلاح قانون کے نام پر بڑی سرگرمی دکھائی۔[177]

یورپ میں کائنات کے محسن اعظم حضرت محمد ﷺ کے متعلق صدیوں یہ تاثر رہا کہ وہ ایک بت ہیں جس کی اہل عرب پرستش کرتے تھے 1697ء میں ناروچ یونیورسٹی کے ڈین (Predeaux) نے حضور ﷺ نے

---

[175] ڈاکٹر ثناء اللہ ندوی، علوم اسلامیہ اور مستشرقین، ص12۔

[176] محمد اسماعیل بدایونی، استشراقی فریب-اسلامک ریسرچ سوسائٹی کراچی 2009، ص52-

[177] ابوالحسن ندوی، مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش، ص119۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے سوانح پاک پر The Nature of Imposture کے عنوان سے کتاب لکھی۔ اس کتاب میں آپ ﷺ کی ذات اقدس پر ناپاک حملے کیے گئے۔[178] افسوس اس بات پر ہے کہ مسلم ممالک کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد سامراجی نظام کی سیاسی اور ذہنی غلامی کے ماحول میں زندگی گزارنے سے مستشرقین کی کاوشوں سے بہت زیادہ مرعوب ہے اور ان کی تحریروں کو حرف آخر سمجھتی ہے۔[179]

نام نہاد مغرب زدہ مسلمان مفکرین ملت اسلامیہ کی تمام مسائل کا حل یہ تجویز کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو ذہن، مزاج، انداز اور تہذیب و ثقافت میں مغرب کو رول ماڈل بنانا چاہیے۔ بہت سے مستشرقین ایسے ہیں جو تحقیق کے میدان میں آنے سے پہلے پادری تھے۔ دراصل مستشرقین غیر جانبدارانہ تحقیق کے نام پر اسلام پر طعن کا دروازہ کھولتے ہیں اور لوگوں کے دلوں میں اسلام کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرنا ان کا مشن ہے۔ مستشرقین نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ قرآن مجید آسمانی کتاب (Word of God) نہیں ہے۔ اور اس کے مصنف آپ ﷺ ہیں۔ اس کے بعد حضور ﷺ کی ذات کو نشانہ بنایا۔ انیسویں صدی میں سر سید احمد خان نے اس کا علمی جواب دیا اور دلائل سے ثابت کیا کہ آپ ﷺ سے متعلق مستشرقین کی ساری تحقیق تعصب، جانبداری، اور علمی خیانت پر مبنی ہے۔[180]

مولانا شبلی نعمانی لکھتے ہیں:

ایسے مستشرقین بھی سامنے آئے ہیں جن کا خیال تھا کہ پیغمبر ﷺ کی تمام کامیابیاں دراصل سیاسی، سماجی اور معاشی عوامل کی کارفرمائیوں کا نتیجہ تھیں۔ جرمن مستشرق ہیوبرٹ کرائم (Hubert Crime) کا خیال ہے کہ

---

[178] ڈاکٹر غلام برق جیلانی، اسلام اور عصر رواں، غلام علی پرنٹرز، لاہور، س۔ن۔ ص26۔
[179] ڈاکٹر محمد ثناء اللہ ندوی، علوم اسلامیہ اور مستشرقین، نشریات، لاہور، 2009ء، ص7۔
[180] ڈاکٹر محمود احمد غازی، ماہنامہ وفاق المدارس ملتان، فروری 2008ء، ص61۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آنحضور ﷺ مذہبی رہنما کے بجائے ایک معاشی، معاشرتی اور سیاسی مصلح تھے ۔ مارگولیتھ (Margoliouth) نے بھی آپ ﷺ کو سیاسی رہنما قرار دیا۔[181]

محمد مصطفی الاعظمی نے مستشرق شاخت کی حدیث کے بارے میں ہرزہ سرائی کا مدلل جواب دیا تھا البتہ آپ کی تصنیف "The History of the Quranic Text"[182] مطالعہ قرانیات میں اہم اور قابل رشک درجہ رکھتی ہے۔ اسی علمی پایہ کی تصنیف پروفیسر محمد امیر علی The Quran and the Orientalist (Narwich, U.K 2004 Pg 373) ہے اس تالیف میں پروفیسر محمد امیر علی نے وحی الٰہی کے بارے میں ولیم میور مارگولیتھ رچرڈ بیل اور منٹگمری واٹ کی گمراہ آرا کا انتہائی مہارت کے ساتھ تعاقب کیا ہے جو کہ ملتِ اسلامیہ پر ایک احسان کا مقام رکھتا ہے ان سے قبل بھی عبد الطیف طباوی "ENGLISH-SPEAKING ORIENTALISTS"[183] مستشرقین کے اعتراضات کا مدلل رد کیا ہے اور اسی طرح محمد خلیفہ "The Sublime Quran and orientalism"[184] میں مستشرقین کا انتہائی

---

[181] مولانا شبلی نعمانی، سیرت النبی ﷺ، الفیصل ناشران وتاجران کتب، لاہور، 1991ء، 1/91۔

[182] Azami, Muhammad Mustafa."The History of the Quranic Text: From Revelation to Compilation." London: UK Islamic Academy (2003).

[183] Tibawi, Abdul Latif. "ENGLISH-SPEAKING ORIENTALISTS. A Critique of their approach to Islam and Arab Nationalism: Part 2." Islamic Quarterly 8.3 (1964): 73.

[184] Shah-Kazemi, Reja. "The Sublime Qur'an and Orentalism-Mohammad Khalifa (Book Review)." Islamic Quarterly 31.3 (1987): 205.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مہارت سے منہ توڑ جواب دے چکے ہیں۔[185] مستشرقین نے اسلامی تہذیبو تمدن کا مسخ کردہ خاکہ پیش کیا۔ مستشرق جارج بوسکی کی کتاب "اسلام کے جنسی قوانین" عربی میں منتقل ہو چکی ہے۔ مذکورہ کتاب علمی حلقوں میں رائج رہی اور اسے انگریزی، ہسپانوی اور ڈچ زبانوں میں ترجمہ کیا گیا ہے اور اسے مستند حوالہ کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مذکورہ کتاب کے مصنف کے سامنے صرف فقہ کے بعض کتابیں تھیں اور باقی زیب داستان کے لیے طبع آزمائی کافی تھی۔ اس کتاب میں حقیقت کو توڑ مروڑ کر مسخ کر کے پیش کیا گیا مسلمانوں پر لذت کوشی، شہوانیت اور جنسی ہیجانیت کے جو الزامات لگائے گئے ان کو اخلاق کے کسی بھی کونے میں بھی نہیں رکھا جا سکتا۔[186]

مستشرق اے۔ آر گب (H.A.R Gibb) اپنی کتاب "Whither Islam"[187] میں اسلامی معاشروں میں مغربی افکار کے غلبہ و نفوذ کی گواہی دیتے ہوئے لکھتا ہے:

> **اگر ہمیں مغربی اثر و نفوذ کا صحیح پیمانہ درکار ہے اور اہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ مغربی ثقافت اسلام (مشرقی ممالک کے تعلیم یافتہ مسلمانوں) کے رگ و پے میں کس طرح سرایت کر گئی ہے۔ تو اس کے لیے ہم کو سطحی مظاہر سے نیچے اترنا ہو گا۔ ہم کو ان جدید افکار اور نئی تحریکوں پر غور کرنا ہو گا جو**

---

[185] ڈاکٹر ابو سفیان اصلاحی، ماہ نامہ تہذیب الاخلاق، قرآن نمبر شبلی روڈ علی گڑھ، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ-یوپی (انڈیا) مئی 2012ء، ص104۔

[186] ڈاکٹر ثناء اللہ ندوی، علوم اسلامیہ اور مستشرقین، ص419۔

[187] Gibb, Hamilton Alexander Rosskeen. "Whither Islam?: a survey of modern movements in the Moslem world." (1932).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محض مغربی طریقوں اور اسالیب سے گہرے تاثر کا نتیجہ ہیں اور محض ان کے اثر سے پیدا ہوئی ہیں۔[188]

مغربی طرز زندگی کے گھنے سائے مسلمانوں کے تعلیم یافتہ طبقہ کے دماغوں اور ان کی تحریروں پر اس طرح چھا گئے ہیں جس طرح بڑے درخت نوخیز پودوں کو اپنے سائے میں لے لیتے ہیں مغربی فکر کا عکس ان پر اس طرح پڑتا نظر آتا ہے۔ جس طرح کسی شفاف آئینہ میں آفتاب کا عکس۔[189]

سید ابوالحسن کا مذکورہ بالا تجزیہ حقیقت پر مبنی ہے۔ مغربی تہذیب اسلامی معاشرہ میں اس قدر سرایت کر چکی ہے کہ اس پر تنقید کرنے والے کو دہشت گرد (Terrorist) یا انتہاپسند (Extremist) کا طعنہ دے کر اسے خاموش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ نوائے وقت کی ایک رپورٹ کے مطابق فرانس میں سڑکوں پر نماز ادا کرنے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ فرانس، امریکہ، برطانیہ، ہو یا دوسرے مغربی ممالک کروسیڈ (Crusade) کے میدان میں کود پڑے ہیں۔ فرانس میں اسلام کشی کا سلسلہ اس لیے تیز ہے کیونکہ اسے شمشیر زن اور سجدہ ریز مسلم کی طاقت کا اندازہ ہے۔[190]

مغربی تہذیب اور اسلامی تہذیب کا ٹکراؤ عہد حاضر کا سب سے بڑا اور اہم مسئلہ ہے۔ اس حوالے سے مختلف نوعیت کے نظریات پائے جاتے ہیں۔ جن میں سے زیادہ انتہاپسند خیالات کے حامل وہ ہیں جو اپنے مخالف فریق کو نیست و نابود کر دینے کے خواہش مند ہیں۔[191] پاکستان سمیت دنیا بھر کے ترقی پذیر اسلامی ممالک میں امریکی ایجنڈے پر کام کرنے والی مقامی قوتیں کہیں مخفی اور کہیں کھلے عام اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ تہذیبوں کے تصادم کا نظریہ بھی نئے سامراجی عزائم کو نظریاتی بنیاد فراہم کرتا

---

[188] سید ابوالحسن ندوی، مسلم ممالک میں اسلامیات اور مغربیت کی کشمکش، مجلس نشریات اسلام کراچی، ص 149۔
[189] سید ابوالحسن ندوی، مسلم ممالک میں اسلامیات اور مغربیت کی کشمکش، ص 149۔
[190] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 18 ستمبر 2011ء۔
[191] سنڈے میگزین لاہور، 29 جنوری، 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اور مغرب کے عوام کو باور کرایا جارہا ہے کہ مسلمان انتہا پسند ہیں اور اسلامی تہذیب مغربی تہذیب سے متصادم ہے۔[192]

معروف مستشرق ڈی مارگولیتھ(D. Margoliouth) میں نماز میں قیام، سجدہ اور جلوس کو یہودی اور عیسائی عبادات سے ماخوذ قرار دیتا ہے جب کہ مکمل نماز کو ڈرل(Drill) یعنی ورزش قرار دیتا ہے ۔مارگولیتھ لکھتا ہے:

> Qiyam is Jewish, Sajud is Chritain and Julus is a combination of both. The teaching of purification prayer existed in south Arabian communities long before muhammad. Neverthless, Muslim salah possessess the character of a military drill. [193]

مستشرق سیم ہیرس (Sam Harris) اپنی کتاب[194](The End of Faith) میں لکھتا ہے کہ اگر دنیا میں امن قائم کرنا ہے تو مذہب کو ختم کرنا ہو گا۔ اور آج کی دنیا کو اگر خطرہ ہے تو اس مذہب سے ہے جو اپنے پیروکاروں کو جہاد کے نام پر انسانی خون بہانے کی ترغیب دیتا ہے۔ اسلام پر سیم فیرس کے اس حملے کا جواب کسی اور نہیں بلکہ کیرنگ آمسٹرانگ نے دیا۔ کیرنگ Armstrong لکھتی ہیں کہ اسلام پر جنگجوئی کا الزام لگانا اسلام کے بارے میں عدم آگہی کا ثبوت ہے اسلام وہ مذہب ہے جس کے پہلو میں عیسائیت بھی زندہ رہی اور یہودیت کو بھی پناہ ملی۔ اسلام کا خدا امن کا خدا ہے۔ اسلام کا مطلب امن سلامتی اور بھائی چارے کے سوا کچھ نہیں۔ سیم بیرس نے کیرن آرمسٹرانگ کے بارے میں لکھا کہ کیرن سیکولر ہونے کا دعویٰ کرتی ہیں لیکن محسوس ہوتا ہے کہ وہ اندر سے مسلمان ہو چکی ہیں ورنہ انہیں یہ حقیقت تسلیم کرنے ذرا بھی مشکل پیش نہ آتی کہ 9/11 کی تباہی لانے والوں کا مذہب قتل و غارت کا مذہب ہے۔ کیرن(Karen) نے جواباً لکھا کہ نسل انسانی کو پوری تاریخ میں جتنا خون کرہ ارض پر بیسویں صدی میں بہا

---

[192] روزنامہ جنگ لاہور، 23 ستمبر، 2012ء۔

[193] Margoliouth, David. Mohammed and the Rise of Islam. Cosimo, Inc., 2006.

[194] Harris, Sam. The end of faith: Religion, terror, and the future of reason. WW Norton & Company, 2005.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یا گیا ہے۔ اس قتل و غارت سبب اسلام یا کوئی مذہب نہیں تھا۔ جو کروڑوں لوگ بیسویں صدی میں لقمہ اجل بنے۔ یہ اس تہذیب کی کرشمہ سازی کی وجہ سے بنے جس کا پرچم سیم ہیرس جیسے لوگوں نے اُٹھا رکھا ہے۔ کیرن آرمسٹرانگ اور سیم ہیرس میں یہ مقابلہ 2008 میں ہوا تھا۔ کیرن آرمسٹرانگ نے ایک کتاب خدا کے حق میں مقدمہ (A Case for God)[195] نام سے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ خدا کے بغیر دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا اور اگر خدا کو ماننا ہے تو پھر حضرت محمد ﷺ کے خدا کے مان لینا چاہیے۔[196]

استشراق اور صلیبی جنگیں (Crusades)

تحریک استشراق (Orientalislm) میں شدت صلیبی جنگوں کے دوران آئی جن میں دنیائے اسلام کے خلاف یورپ کی متحدہ فوجوں نے صف آرائی کی تاہم ان صلیبی جنگوں کے نتائج ارباب کلیسا کے حق میں ساز گار نہیں تھے۔ میدان جنگ میں ہونے والی شکست کا بدلہ مغرب نے فکری اور علمی محاذوں پر لینے کا فیصلہ کیا۔ یہی فیصلہ بالآخر تحریک استشراق کی شکل میں سامنے آیا۔ صلیبی جنگوں کے دوران اور بعد میں ایسا ادب وجود میں آنا شروع ہوا جس میں اسلام دشمنی کے جذبات کو ٹ کوٹ کر بھرے ہوئے تھے۔[197] اسلامی دنیا پر اہل مغرب کا قبضہ ہو تا گیا مسلمانوں کے خلاف ان کی کج فکریوں میں بھی اضافہ ہو تا گیا۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کے عقائد اور نظریات کی بنیادوں کو ہلانے اور مسلمانوں کی نئی نسل کو تشکیک میں مبتلا کرنے کے لیے مختلف قسم کی علمی ریشہ دوانیاں شروع کی گئیں۔ مستشرقین اور استشراق (Orientalism) وہ نام ہے جو سامنے آتے ہی صاحبانِ علم کو متوجہ کیے بغیر نہیں رہتا۔[198]

مستشرق ریمنڈ لل (Raymond Lull) نے کلیسا کو نصیحت کی کہ مشرقی علوم و فنون کو بطور ہتھیار استعمال

---

[195] Armstrong, Karen. The case for God. Anchor, 2010.

[196] غلام اکبر، روزنامہ نوائے وقت لاہور 10 اپریل 2012ء، ص 10۔

[197] زیبا افتخار، استشراق اور ہندوستانی علماء کا کردار، الاضواء، پنجاب یونیورسٹی لاہور، جون 2010ء، 202۔

[198] دوست محمد خان، مستشرقین کا تصور وحی۔ ایک مطالعہ، الاضواء، پنجاب یونیورسٹی لاہور، ص 255۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا جائے۔

> It was a Catalan, Raymudas Lullus, Who First attempted to promote the development of oriental studies as the instrument of pacific crusade in which the arms should be entirely spiritual. [199]

مذکورہ بالا اقتباس سے ثابت ہوتا ہے کہ مستشرقین نے شرق شناسی(Orientalism) کو صلیبی جنگ کے آلہ کے طور پر استعمال کرنے کی کوشش کی۔ صلیبی جنگوں کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ عیسائی دنیا صرف مذہب کے نعرے پر ایک پرچم تلے جمع ہوئی اور عالم اسلام پر حملہ آور ہوئی۔ نائن الیون یعنی 11 ستمبر 2001ء کے بعد ایک نئے استشراقی دور کا آغاز ہوا۔ 11 ستمبر 2001 کے بعد صلیبی جنگ(Crusade) کا نام جنگی حکمت عملی کے تحت بدل کر وار آن ٹیرر(War on terror) رکھ دیا گیا ہے ۔ درحقیقت مذکورہ دلائل کے تناظر میں وار آن ٹیرر(War on terror) صلیبی جنگ(Crusade) کا جدید نام ہے۔ مغربی میڈیا تحریک استشراق کی نظریاتی جنگ میں آکسیجن کا کام دے رہا ہے۔ مغرب کا الیکٹرانک میڈیا موجودہ تحریک استشراق کا دایاں بازو ہے۔ گستاخانہ مواد پر مبنی فلمیں اور گستاخانہ کارٹونوں کی مسلسل اشاعت اس کا ناقابل تردید ثبوت ہیں۔ مستشرقین صلیبی جذبوں سے لیس ہو کر اسلامی تہذیب و فکر مسخ کرنے کی داستان نہایت طویل ہے۔ جس کو بیان کرنے کے لیے مستقل موسوعہ (Encyclopedia) کی ضرورت ہے۔

مستشرق ہینڈرک وان لون (Handrik Van Loon) اعتراف کرتا ہے کہ صلیبی جنگوں(Crusades) کا سلسلہ اب بھی جاری ہے جیسا کہ وہ لکھتا ہے:

> The followers of two great teachers who were such close relatives have always regarded eachother with bitter soon and have fought a war which has lasted more than twelve centuries and which has not yet come to an

[199] غلام علی خاں، راحیلہ بٹ، چند نامور مستشرقین کے تراجم قرآن کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، ص۔10۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

end. [200]

برنارڈ لیوس[201](Bernard Lewis) ایک مشہور مستشرق تھا جو لندن میں 1916ء میں ایک یہودی خاندان میں پیدا ہوا۔ جہاد، اسلامک کلچر، ٹیرر ازم وغیرہ پر بہت سی کتب تصنیف کیں۔ مفکر ایڈورڈ سعید Edward Said نے اپنی کتاب اورینٹل ازم[202](Orientalism) میں برنارڈ لیوس کی تحریروں کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ برنارڈ لیوس بُش ایڈمنسٹریشن سازوں میں سے ایک تھا۔ جس نے سب سے پہلے بن لادن کے نظریہ جہاد کو مغرب کے لیے خطرہ قرار دیا۔

ایڈورڈ سعید بہت بڑے سکالر تھے جنہوں نے مغرب اور مغربی افکار کے خلاف متعدد کتب تصنیف کیں۔ انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا لکھتا ہے:

> **Edward Said** (born November 1, 1935, Jerusalem—died September 25, 2003, New York, New York, U.S.) was a Palestinian American academic, political activist, and literary critic who examined literature in light of social and cultural politics and was an outspoken proponent of the political rights of the Palestinian people and the creation of an independent Palestinian state. He joined the faculty of Columbia University as a lecturer in English in 1963 and in 1967 was promoted to assistant professor of English and comparative literature. Said was promoted to full professor in 1969, received his first of several endowed chairs in 1977, and in 1978

---

[200] غلام علی خاں، راحیلہ بٹ،، چند نامور مستشرقین کے تراجم قرآن کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، ص 11۔

[201] Bernard Lewis, FBA was a British American historian specialized in Oriental studies. He was also known as a public intellectual and political commentator. Lewis was the Cleveland E. Dodge Professor Emeritus of Near Eastern Studies at Princeton University. He was died in U.S.A. in 2018. He wrote against Jihad, Bin Laden and his school of thought.

[202] Said, Edward W. Orientalism: Western conceptions of the Orient. Penguin UK, 2016.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

published Orientalism, his best-known work and one of the most influential scholarly books of the 20th century. Said wrote numerous books and articles in his support of Arab causes and Palestinian rights. He was especially critical of U.S. and Israeli policy in the region.[203]

مذکورہ اقتباس سے ایڈورڈ سعید (Edward Said) کے علمی قد کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔

مغربی میڈیا اور نائن الیون

مغربی میڈیا نے نائن الیون واقعہ کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف استعمال کیا۔ نائن الیون ایک تاریخی واقعہ ہے۔ موجودہ دور میں تاریخ کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ قبل از مسیح، بعد از مسیح اور بعد از نائن الیون یعنی 11 ستمبر 2001 کے بعد دنیا ایک نئے دور میں داخل ہو گئی۔ اس نئے دور میں اسلام اور مغرب کے درمیان خلیج بڑھتی جا رہی ہے۔ معروف سماجیات کے ادارے گیلپ انٹرنیشنل نے پانچ سال کی تحقیق کے بعد[204] (Who Speaks For Islam) کے عنوان سے ایک رپورٹ شائع کی۔ رپورٹ کے مطابق عالم اسلام کے صرف 7 فیصد افراد نے 11 ستمبر کے واقعات کی حمایت کی۔ اور 92 فیصد افراد نے 9/11 کی مخالفت کی۔ حیرت کی بات یہ ہے رپورٹ کا مرکز و محور یہ 7 فیصد افراد بنے جنہوں نے حمایت کی۔ یہ 7 فیصد افراد پڑھے لکھے اور معاشی طور پر مستحکم لوگ ہیں۔ یہ لوگ اسلام کے بحیثیت نظام حکومت کے نفاذ پر یقین رکھتے ہیں۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے اُمت مسلمہ کی اکثریت اپنی تہذیب و ثقافت میں مذہب کو ایک اہم عنصر کے طور پر دیکھتی ہے۔[205] امریکی صدر نے نائن الیون اور وار آن

---

[203] Britannica, The Editors of Encyclopaedia. "Edward Said". Encyclopedia Britannica, 22 Apr. 2024, https://www.britannica.com/biography/Edward-Said. Accessed 28 April 2024.

[204] Esposito, John L., and Dalia Mogahed. Who speaks for Islam?: What a billion Muslims really think. Simon and Schuster, 2007.

[205] کاشف حفیظ صدیقی، مسلم دنیا کیا سوچ رہی ہے؟ ماہنامہ وفاق المدارس ملتان، مئی 2008ء، 37-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹیرر کو کروسیڈ (Crusade) کا نام دیا۔[206]

مغربی میڈیا نے گلوبل ٹیرر ازم (Global terrorism) کا پروپیگنڈہ کیا۔ گلوبل وار آن ٹیرر (Global War on Terror) کا ڈرامہ رچا کر عالم اسلام کے خلاف صلیبی جنگ (Crusade) کی آگ کو مزید بھڑکا دیا گیا۔ مسلمانوں اور مذہب اسلام کو ہی دہشت گرد (Terrorist) ٹھہرا دیا گیا۔ نائن الیون کے بعد وار آن ٹیرر کا بیانیہ ڈیزائن کیا گیا اور مغربی میڈیا کے ذریعے منصوبہ بندی کے تحت اسلام اور مسلمانوں کے خلاف یلغار کے لئے عالمی رائے عامہ ہموار کی گئی۔

[206] Bosworth, David A. "American crusade: The religious roots of the War on Terror." BarrY l. rev. 7 (2006): 65.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب سوم: نائن الیون اور اس کے پس پردہ حقائق و محرکات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نائن الیون واقعہ

گیارہ ستمبر 2001 کو امریکہ میں ٹوئن ٹاوَر (Twin Towers) اور پینٹا گون (Pentagone) کی عمارت پر حملہ کیا گیا۔ 11 ستمبر 2001ء کے سانحہ میں چار ہزار کے قریب امریکی لوگ ہلاک ہو گئے۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی عمارت مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔ 11 ستمبر 2001ء کی صبح چار مسافر طیارے اغواء کیے گئے۔ ان میں سے دو طیاروں کو نیویارک میں ٹوئن ٹاورز (Twin Towers) سے ٹکرا دیا گیا۔ تیسرا طیارہ پینٹا گون کی عمارت سے ٹکرایا گیا جبکہ چوتھا طیارہ پنسلوینیا کے دیہی علاقہ میں گر کر تباہ ہو گیا۔ اس دن کا سرکاری نام 9/11 رکھا گیا۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی جگہ کو گراؤنڈ زیرو (Ground Zero) کا نام دیا گیا۔ مغربی میڈیا اور عالمی میڈیا پر اس واقعہ کو بہانہ کر مسلم امہ کے خلاف خوب پروپیگنڈا کیا گیا اور وار آن ٹیرر کے بھیس میں اسلاموفوبیا کی آگ بھڑکائی گئی۔ مغرب کو سرد جنگ کے خاتمے کے بعد ایک دشمن کی ضرورت تھی۔

پروفیسر خورشید احمد لکھتے ہیں:

> The events of September 11 and October 7, 2001 have qualitatively changed the global scenario for the Muslim ummah. It is not as if these changes have come as a bolt from the blue. Things have been moving in this direction ever since the end of the Cold War, the demise of the socialist bloc, and the fall of the Berlin Wall (1989). The Western world needed a new enemy to keep its guns in good repair. An imaginary green specter was meticulously woven into global politics. Now the specter has blown up into a Frankenstein's monster: the name of the game is "terrorism"! Yet the Muslims must not react with rage or fury. It is our duty to face this challenge with faith, composure, and dignity. Every challenge is also an opportunity. We must seize the moment and use it to open up a meaningful dialogue. [207]

[207] Ahmad, Khursid. "The World Situation After September 11, 2001." The

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"All the News That's Fit to Print"

The New York Times

Late Edition

VOL. CL . . . No. 51,874 NEW YORK, WEDNESDAY, SEPTEMBER 12, 2001 75 CENTS

U.S. ATTACKED

HIJACKED JETS DESTROY TWIN TOWERS AND HIT PENTAGON IN DAY OF TERROR

A CREEPING HORROR

Buildings Burn and Fall as Onlookers Search for Elusive Safety

By N. R. KLEINFIELD

It kept getting worse.

The horror arrived in sporadic bursts of rattling destruction, ignited first by towering flames, sharp explosions, cracked windows. There was the actual unfathomable realization of the enormity of the deaths, the scale of buried towers and then the same thing all over again in its turn. There was the merciless sight of bodies helplessly tumbling out, some of them in flames.

Finally, the mighty towers themselves, symbols of power, of immense masses of stone razed through the downtown avenues, coursing between the buildings, shaped like tornadoes on their sides.

Every sound was cause for alarm. A plane appeared overhead. Was another one coming? No, it was a fighter jet. But was it friend or enemy? People looked over their shoulders, but they didn't know where to go. Should they go north, south, east, west? Stay outside, go indoors? People hid beneath cars and each other. Some contemplated jumping into the river.

For those trying to flee the very worst part of the attack on the World Trade Center towers, the fear itself was the worst thing of all finally caused on them, nowhere was safe.

For several panic-stricken hours yesterday morning, people in Lower Manhattan witnessed the inexplicable, the incomprehensible, the unthinkable. "I don't know what the hell is going on, but I'm not going to be like this," said John Maloney, a security director for an internet firm in the trade center. "I'm a combat veteran, Vietnam, and I never saw anything like this."

The first warnings were small pebbles of glass that fell from the office complexes, was having breakfast at a small restaurant on West Broadway. He heard the sound of a jet, an odd sound — too loud, it seemed, to be

Continued on Page A7

A Somber Bush Says Terrorism Cannot Prevail

By ELIZABETH BUMILLER with DAVID E. SANGER

WASHINGTON, Sept. 11 — President Bush vowed tonight to retaliate against those responsible for today's attacks on New York and Washington, declaring that he would "make no distinction between the terrorists who committed these acts and those who harbor them."

"These acts of mass murder were intended to frighten our nation into chaos and retreat, but they have failed," the president said in his first speech to the nation from the Oval Office. "Our country is strong. A great army can shake the foundations of our biggest buildings, but they cannot touch the foundation of America."

His speech came after a day of trauma that severe declined to define his presidency, seeing to it what calm the nation and declare his determination to find those responsible. He told a country numbed by repeated scenes of carnage that "these acts shattered steel, but they cannot dent the steel of American resolve."

Mr. Bush spoke only hours after returning from a circle course aboard Air Force One that kept Secret and military security forces moved him from Florida, where he woke up this morning expecting to press for his education bill, to one in Louisiana and Nebraska before it was determined the attacks had probably ended and he could safely return to the capital.

It was a sign of the catastrophic

Continued on Page A4

AMERICAN TARGETS A ball of fire exploded outward after the second of two jetliners slammed into the World Trade Center less than two hours later, both of the 110-story towers were gone. Hijackers crashed a third airliner into the Pentagon, setting off a huge explosion and fire.

President Vows to Exact Punishment for 'Evil'

By SERGE SCHMEMANN

Hijackers rammed jetliners into each of New York's World Trade Center towers yesterday, toppling both in a hellish storm of soft glass, smoke and leaping victims, while a third jetliner crashed into the Pentagon in Virginia. There was no official count, but President Bush said thousands had perished, and as the full dimensions of the calamity was already being ranked the worst and most audacious terror attack in American history.

The attacks seemed carefully coordinated. The hijacked planes were all en route to California, and therefore gorged with fuel, and their departures were spaced within an hour and 40 minutes. The first, American Airlines Flight 11, a Boeing 767 out of Boston for Los Angeles, crashed into the north tower at 8:48 a.m. Eighteen minutes later, United Airlines Flight 175, also headed from Boston to Los Angeles, plowed into the south tower.

Then as American Airlines Boeing 757, Flight 77, left Washington's Dulles International Airport bound for Los Angeles, but instead hit the western part of the Pentagon, the military headquarters where 24,000 people work, at 9:40 a.m. Finally, United Airlines Flight 93, a Boeing 757 flying from Newark to San Francisco, crashed near Pittsburgh, raising the possibility that its hijackers had failed in whatever their mission was.

There were indications that the hijackers on at least two of the planes were armed with knives. Attorney General John Ashcroft told reporters in the evening that the suspects on Flight 11 were armed that way. And Barbara Olson, a television commentator who was traveling on American Flight 77, managed to reach her husband, Solicitor General Theodore Olson, by cell phone and to tell him that the hijackers were armed with knives and a box cutter.

In all, 266 people perished in the four planes, and several score more were known dead elsewhere. Numerous firefighters, police officers and other rescue workers who responded to the initial disaster in Lower Manhattan were killed or injured when the buildings collapsed. Hundreds were treated for cuts, broken bones, burns and smoke inhalation.

But the real carnage was conceded for now by the twisted, smoking, ash-choked carcasses of the twin towers, in which thousands of people died in what on a weekday. The collapse of the towers caused another World Trade Center building to fall 7 hours later, and several

Continued on Page A11

SECOND PLANE United Airlines Flight 175 nearing the trade center's south tower.

Awaiting the Aftershocks

Washington and Nation Plunge Into Fight With Enemy Hard to Identify and Punish

By R. W. APPLE Jr.

WASHINGTON, Sept. 11 — Today's devastating and astonishingly well-coordinated attacks on the World Trade Center towers in New York and on the Pentagon outside Washington have plunged the nation into a new struggle against an enemy that will be hard to identify with certainty and hard to punish with precision.

The whole nation — to a degree the world has rarely seen — has been jolted into high gear by the events that symbolize the financial and military might of the United States. The sense of security and self-confidence that Americans take as their birthright suffered an enormous blow, from which recovery will be slow. The aftershocks will be nearly as bad, as families and friends of the victims begin to discover that friends or relatives died awful, fiery deaths.

Scenes of chaos and destruction reminiscent of the nightmare world of Hieronymous Bosch, with smoke and debris blotting out the sun, were carried live around the world, and many television anchors struggled to describe the scenes. Dan Rather, anchor of the network, choked on the words as Pearl Harbor as an event "which will live in infamy." Rep. George F. Fatula of New York, a Republican, spoke of "an incredible outrage" and Senator Charles E. Schumer of New York, a Democrat, said, "We're all in shock."

But mere words were inadequate vessels to contain the sense of shock and horror that people felt.

As Washington struggled to regain a sense of equilibrium, with airplanes and buildings and bridges and highways crossing overhead, past and present targets of security officials currently debated the possibility of a coordinated campaign of attacks, similar against precisely where, and in what exact circumstances. Warships were maneuvering to protect New York and Washington. The North American Air Defense Command, which had seemed to many a relic of the cold war, adopted a pos-

Continued on Page A24

MORE ON THE ATTACKS

RESCUERS BECOME VICTIMS Firefighters who rushed to the trade center were killed. PAGE A8
SEARCH FOR SURVIVORS Some people trapped in the rubble for hours were rescued. PAGE A8
OFFICIALS SUSPECT BIN LADEN Eavesdropping intercepts after the attacks were cited. PAGE A18
TERRORISTS EXPLOIT WEAKNESS Investigators had criticized precautions against hijacking. PAGE A19
CASUALTIES IN WASHINGTON An unknown number of people were killed at the Pentagon. PAGE A6

9/11 Coverage by New York Times[208]

Blackwell Companion to Contemporary Islamic Thought (2006): 408-422.

[208]https://archive.nytimes.com/www.nytimes.com/packages/html/nyregion/9-11imagemap.html?mcubz

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امریکی صدر بش نے 9/11 کو اکیسویں صدی کی پہلی جنگ قرار دیا۔ سارا تنزلہ اُسامہ بن لادن پر گرایا گیا۔ امریکہ زخمی درندے کی طرح آپے سے باہر ہو گیا۔ امریکہ کے صدر نے کہا کہ یہ دہشت گردی نہیں اعلان جنگ ہے ۔ اس پورے عمل کو زیادہ اشتعال انگیز بنانے کے لیے تہذیب کے خلاف جنگ (War on Civilization) کا نام دیا گیا۔ نئی صلیبی جنگ (Crusade) چھیڑنے کا عندیہ دیا گیا۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر 16 ایکٹر اراضی پر تعمیر ہوا تھا۔ اس میں پچاس ہزار لوگ کام کرتے تھے۔ اس کا سالانہ کرایہ تین ارب ڈالر سے متجاوز تھا۔ اسے امریکہ کا مالیاتی دارالحکومت کہا جاتا تھا۔ پنٹاگون کی عمارت امریکہ کی عسکری قوت کا مظہر تھی۔ اس میں 24 ہزار افراد کام کرتے تھے۔[209]

مسلمانوں کے خلاف دہشت گردی کے الزامات کی مہم جو پہلے سے جاری تھی، اس مہم کو تیز کرنے کے لیے صہیونی امریکی پالیسی سازوں کو کسی بڑے واقعے کی ضرورت تھی جس سے ڈرامائی کیفیت پیدا کر کے عالمی رائے عامہ کو باور کرایا جا سکے کہ مسلمان انسان دشمن اور دہشت گرد ہیں اور انہیں کچلنے کے لیے بھرپور کارروائی ضروری ہے۔ آخر کار اس مقصد کے لیے اپنی ضرورت عین مطابق 9/11 کی شکل میں انہیں اپنا مطلوبہ مقصد حاصل ہو گیا۔[210]

محض طیاروں کے ٹکرانے سے عمارتوں کا پگھل جانا کسی طرح ممکن نہیں تھا۔ اس مقصد کے لیے "کنٹرولڈ ڈیمالیشن" (Controlled Demolition) کی تکنیک استعمال کی گئی تھی یعنی عمارت کے مختلف حصوں میں بہت زیادہ حرارت پیدا کرنے والا دھماکہ خیز پہلے ہی رکھا جا چکا تھا۔ اور اسے ریموٹ کنٹرول کے ذریعے یکے بعد دیگرے اڑایا گیا۔ اس کے نتیجہ میں کثیر المنزلہ عمارتوں کا فولادی ڈھانچہ لمحوں میں پگھل

Accessed on 07-07-2023

[209] خورشید احمد، امریکہ، مسلم دنیا کی بے اطمینانی 11 ستمبر سے پہلے اور بعد میں، انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز اسلام آباد، 2002ء، ص142۔

[210] ثروت جمال اصمعی، دہشت گردی اور مسلمان، انسٹیٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، اسلام آباد، 2010، ص22۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گیا۔ امریکی سائنسدانوں نے اس واقعہ کے پس پردہ حقائق و محرکات پوری طرح ثابت کر دیے ہیں۔[211] 9/11 کی اہمیت اور تاریخی حیثیت واضح ہے اور بغیر تحقیق کئے 9/11 کا ذمہ دار مسلم تنظیم القاعدہ کو قرار دے دیا گیا۔ کیا القاعدہ ایسی انٹیلی جنس صلاحیت رکھتی تھی؟؟

Ilardi لکھتا ہے:

> The 9/11 attacks on New York and Washington, D.C. were undoubtedly the most brazen and shocking terrorist attacks conducted by a sub-state group in history. Al Qaeda's capacity to achieve this outcome depended in large part on its meticulous intelligence and counterintelligence preparations.[212]

Image 9/11 Attacks[213]

[211] ثروت جمال اصمعی، دہشت گردی اور مسلمان، ص 23۔

[212] Ilardi, Gaetano Joe. "The 9/11 attacks—a study of Al Qaeda's use of intelligence and counterintelligence." Studies in Conflict & Terrorism 32.3 (2009): 171-187.

[213] https://www.bbc.com/urdu/world-58073825

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

9/11 Attacks on Twin Towers[214]

19 ہوائی قذاق (19Air Pirates)

سی آئی اے کی ویب سائٹ کے 9/11 ہائی جیکرز کے نام

No.	Name	Country	Age
1	Muhammad el-Amir Awd al-Sayed Atta	Egypt	33Y
2	Abd al-Aziz al Umari	Saudi Arabia	22Y

[214]https://www.britannica.com/event/September-11-attacks

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3	Satam al-Suqami	Saudi Arabia	25Y
4	Wail-al-Shehri	Saudi Arabia	28Y
5	Walid al-shehri	Saudi Arabia	22Y
6	Marwan al-Shehri	UAE	23Y
7	Ahmad Al-Ghamdi	Saudi Arabia	22Y
8	Fayiz Ahmad	UAE	24Y
9	Hamza Al Ghamdi	Saudi Arabia	20Y
10	Mohand Al Shehri	Saudi Arabia	22Y
11	Hani Hanjur	Saudi Arabia	29Y
12	Khalid Al-Mihdhar	Saudi Arabia	26Y
13	Majid Muqid	Saudi Arabia	24Y
14	Nawaf al-Hazmi	Saudi Arabia	25Y
15	Salim al Hazmi	Saudi Arabia	20Y
16	Ziad Jarrah	Lebanan	20Y
17	Ahmad al Nami	Saudi Arabia	23Y
18	Ahmad al-Haznwi	Saudi Arabia	20Y
19	Said al-Ghamdi	Saudi Arabia	21Y[215]

مذکورہ ٹیبل سے واضح ہوتا ہے کہ امریکی سی آئی اے کے مطابق 9/11 کے 19 ہائی جیکرز میں سے پندرہ سعودی عرب سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور دو ہائی جیکرز عرب امارات، ایک ہائی جیکر لبنان اور ایک ہائی جیکر مصر کا باشندہ ہے۔ جبکہ افغانستان اور پاکستان کا ایک بھی باشندہ نہیں تھا لیکن 11 ستمبر واقعات سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والے مسلم ممالک پاکستان اور افغانستان ہیں۔

[215] http://www.CIA.gov/news-information/speeches-testimony/june2002. Accessed on 07-09-2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

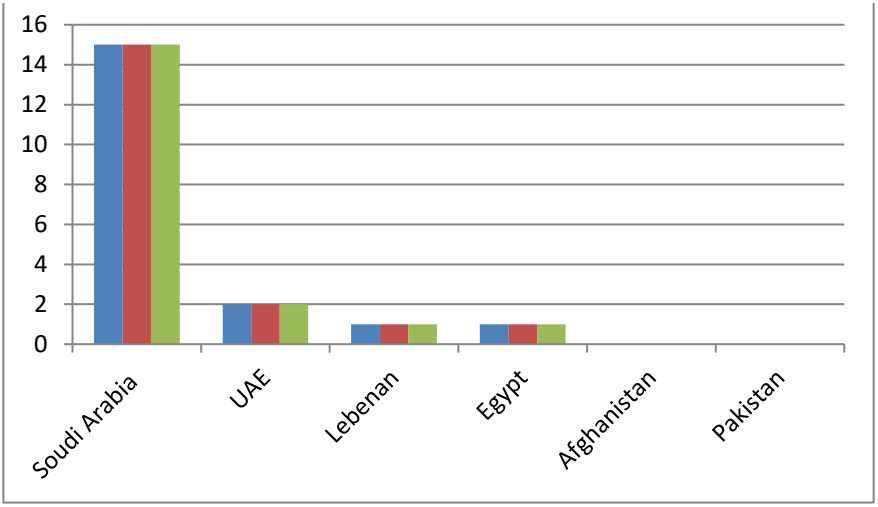

بی بی سی کی ایک رپورٹ کے مطابق انیس میں سے چار لڑکے زندہ نکلے۔ اور انہوں نے میڈیا پر انٹرویوز بھی دیئے ہیں۔

1۔ ولید الشہری (Waleed Al-Shehri)

ولید الشہری نے صحافیوں کو بتایا کہ اس کا حملوں سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ تسلیم کرتا ہے کہ اس نے امریکہ میں Daytona Beach پر فلائی ٹریننگ سکول میں ٹریننگ حاصل کی۔ درحقیقت یہ وہی ولید الشہری ہے جس کا حوالہ FBI دے رہی تھی۔ ولید الشہری کے اس انٹرویو کے بعد سی آئی اے اور ایف بی آئی کی جاری کردہ انیس ہائی جیکروں کی فوٹو گرافس اور ناموں کی فہرست مشکوک ہو جاتی ہے۔

بی بی سی رپورٹ بتاتی ہے:

> He told journalists taht he had nothing to do with the attacks. He acknowledges that he attended flight training school at the Daytona Beach in the United States and indeed the same waleed Al Shehri to whom the FBI has been referring.[216]

[216] BBC News, 23-09-2001.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2۔ عبدالعزیز العمری (Abdul Aziz Al Omari)

عبدالعزیز العمری کا نام سی آئی اے کی ویب سائٹ پر موجود تھا۔ وہ بھی زندہ نکلا اور سعودی ٹیلی کام میں انجنیئر تھا۔

بی بی سی رپورٹ:

> Abdulaziz Al Omari, another of the flight 11 hijack suspects says he is an engineer with Saudi telecoms.[217]

3۔ سعید الغامدی (Saeed Al-Ghamdi)

> A London based Arabic daily says it has interviewed Saeed Al-Ghamdi. He was listed by the FBI as a hijacker in the united flight that crashed in Pennsylvania.[218]

لندن سے شائع ہونے والے ایک روزنامہ عربی نے سعید الغامدی کا انٹرویو شائع کیا۔ FBI کی فہرست میں یونائیٹڈ فلائٹ کے ہوائی قذاق کے طور پر اس کا نام درج تھا جو پنسلوینیا میں گر کر تباہ ہوا۔

4۔ خالد المحضار Khalid Al-Midhar

ایک اور ملزم ہوائی قذاق خالد کے بارے میں اطلاعات ہیں کہ شاید وہ بھی زندہ ہو FBI ڈائریکٹر رابرٹ ملر (Robert Miller) نے اعتراف کیا کہ بہت سے خودکش ہوائی قذاقوں کی شناخت مشکوک ہے۔

The Washington Post رپورٹ انکشاف کرتی ہے:

> FBI officials said yesterday that some of the 19 terrorists who carried out last week's

---

http://news.bbc.co.uk/i/hi/world/middle east/1559151.stm.
Accessed on 11-09-2012.

[217] BBC News, 23-09-2001.
http://news.bbc.co.uk/i/hi/world/middle east/1559151.stm.
Accessed on 11-09-2012.

[218] BBC News, 23-09-2001.
http://news.bbc.co.uk/i/hi/world/middle east/1559151.stm.
Accessed on 11-09-2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

> assault on New York and Washington may have stolen the identities of other people, and their real names may remain unknown.[219]

بی بی سی رپورٹ کرتی ہے:

> There are suggestions that other suspects, Khalid Al Midhar, may also be alive. FBI director Robert Mueller acknowledged that the identify of several of the suicide hijackers is in doubt.[220]

نائن الیون کی کوئی آزادانہ تحقیق نہیں ہوئی سرکاری طور پر اس حوالے سے جو کچھ فراہم کیا وہ بُش انتظامیہ کے ایک اہل کار کی سربراہی میں بننے والے سیاسی نوعیت کے کمیشن کی رپورٹ ہے۔ بُش انتظامیہ کے کامرس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے پیش کی جانے والی یہ رپورٹ بامعنی ثبوت و شواہد سے بالکل خالی ہے۔ اس میں ساری بات محض اندازوں کی بنیاد پر کی گئی ہے۔[221]

11/9 کی ٹائم لائن

05:45:00 پر پورٹ لینڈ انٹرنیشنل جیٹ پورٹ 19 میں سے دو ہائی جیکر عبد العزیز العمری اور محمد عطاء امریکن ایئر لائنز کی پرواز 11 پر سوار ہوئے۔ 07:18:00 پر ڈیولز انٹرنیشنل ایئر رپورٹ سے دو ہائی جیکر خالد المحضار اور نواف الحازمی لاس اینجلس جانے والی امریکن ایئر لائنز کی پرواز 77 پر سوار ہوئے۔ 08:46:40 پر امریکن 11 چار سو چالیس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے شمالی ٹاور سے ٹکراتا ہے۔ 09:03:11 پر یونائیٹڈ پرواز 175 ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے جنوبی ٹاور سے 540 میل گھنٹہ کی رفتار سے ٹکراتی ہے۔ 9:05:00 پر وائٹ ہاؤس کا چیف آف سٹاف اینڈ ریو کارڈ صدر کو حادثہ سے آگاہ کرتا ہے۔

---

[219] Dan Eggen, George Lardner Jr. and Susan Schmidt, "Some Hijackers' Identities Uncertain", The Washington Post, September 19, 2001

[220] BBC News, 23-09-2001.
http://news.bbc.co.uk/i/hi/world/middle east/1559151.stm.
Accessed on 11-09-2012.

[221] ثروت جمال اصمعی، دہشت گردی اور مسلمان، ص 101۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صدر جارج بش مزید سات منٹ تک ایلمنٹری سکول کے کمرہ جماعت میں رہتے ہیں جہاں وہ بچوں سے ملاقات کر رہے ہیں۔09:37:00اس خدشہ کے بعد کہ امریکن 77کارُخ وائٹ ہاؤس کی جانب ہے۔ نائب صدر ڈک چینی کو بنکر میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔09:37:46پر امریکن پرواز 77 محکمہ دفاع پنٹا گو نمحکمہ دفاع کی عمارت سے 530 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ٹکراتی ہے۔یہ عمارت امریکی فوج کا مرکز اور دنیا کے چند بڑے دفاتر میں سے ایک ہے۔09:58:59پر جنوبی ٹاور منہدم ہوتا ہے۔

طیارے ٹکرانے کے ایک گھنٹے سے بھی کم عرصے میں یہ 110 منزلہ عمارت 10 سکینڈ سے بھی کم وقت میں منہدم ہو جاتی ہے۔10:03:11پر یونائیٹڈ 93کا کریش پنسلوینیا میں جلے ہوئے درخت اس جگہ کی نشاندہی کرتے ہیں جہاں یونائیٹڈ 93پرواز زمین سے ٹکرائی تھی۔10:28:25پر شمالی ٹاور منہدم ہوتا ہے ۔شمالی ٹاور بھی اتنی تیزی سے منہدم ہوتا ہے جتنی تیزی سے جنوبی ٹاور گرا تھا۔[222]

پروازیں(Flights)

☆بوسٹن American Airlines Flight 11 :

پروازLogn Airport سے لاس اینجلس، کیلیفورنیا کی طرف روانہ تھی۔اس پر92لوگ سوار تھے۔ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے شمالی ٹاور سے ٹکراؤہوا۔

☆United Airlines Flight 175

یہ پروازBostonکےLogan Airport سے California اورLos Angeles کی طرف رواں دواں تھی۔اس پر65لوگ تھے۔اسکا ٹکراؤورلڈ سنٹر کے جنوبی ٹاور سے ہوا۔

☆American Airlines Flight 77:

یہ پرواز واشنگٹن سے ائیر پورٹDulles سے لاس اینجلس کی طرف روانہ تھی۔اس پر64لوگ موجود تھے۔اس کا ٹکراؤپینٹاگون کی عمارت سے ہوا۔

---

[222]http://bbc.co.uk/urdu/multimedia/2011/09/11/0908-Timeline-nine-eleven-as.shtml.
Accessed on 19-05-2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆United Airlines Flight 93

یہ پرواز(New Jersey, Newyork) نیو جرسی سے سان فرانسکو کیلی فورنیا کی طرف روانہ تھی۔ اس میں 44لوگ سوار تھے۔ یہ جہاز پنسلوینیا کے دیہاتی علاقے میں گر کر تباہ ہوا۔[223]

9/11 کے حادثے میں ہلاک ہونے والے لوگ 90 ممالک سے تعلق رکھتے تھے ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں مسافروں سمیت 2823لوگ ہلاک ہوئے جب کہ پینٹاگون میں تقریباً 125 جانوں کا ضیاع ہوا۔[224]

ٹائم لائن(Time line)

A timeline of the attacks in the United States on Tuesday (times EDT), according to witnesses, authorities and media reports:

7:45-7:59 a.m	American Airlines Flight 11 departed Boston for Los Angeles.
7:58-8:14 a.m	United Airlines Flight 175 departed Boston for Los Angeles.
8:01-8:42 a.m	United Airlines Flight 93 departed Newark for San Francisco
8:10-8:20 a.m	American Airlines Flight 77 departed Dulles for Los Angeles
8:38 a.m	The Federal Aviation Administration notified the military air defense command of a hijacking.
8:43 a.m	The FAA notified military authorities of a second hijacking.

[223]Fact sheet, U.S Depart of State, Washington, Auguest 15, 2002
http://9/11 research.wtc 7. net/cache/sept 11/ victims/state basic facts.html.
Accessed on 07-03-2012.

[224]Fact sheet, U.S Depart of State, Washington, Auguest 15, 2002
http://9/11 research.wtc 7. net/cache/sept 11/ victims/state basic facts.html.
Accessed on 07-03-2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

8:46 a.m	American Airlines Flight 11, carrying 92 people from Boston to Los Angeles, crashed into the north tower of the World Trade Center.
8:53 a.m	The fighter jets from Otis Air Force Base took off and headed toward New York City.
8:55 a.m	Flight 77 began turning east, away from its intended course.
9:02 a.m	United Airlines Flight 175, carrying 65 people from Boston to Los Angeles, crashes into south tower of the World Trade Center.
9:10 a.m	Flight 77 was detected by radar in West Virginia, heading east.
9:25 a.m	The FAA notified military air defense that Flight 77 was headed toward Washington.
9:25 a.m	Two F-16 fighter jets were scrambled at a Langley Air Force Base in Virginia.
9:28 a.m	President Bush in Florida calls the crashes an "apparent terrorist attack on our country.
9:35 a.m	The jets from Langley took off.
9:37 a.m	American Airlines Flight 77, carrying 64 people from Washington to Los Angeles, crashed into the west side of the Pentagon.
9:48 a.m	The Capitol and West Wing of the White House were evacuated.
9:49 a.m	The Federal Aviation Administration bars aircraft takesoffs across the country. International flights in progress told to land in Canada.
9:50 a.m	World Trade Center – the south tower – collapses.
9:55 a.m	President Bush leaves Florida for a secure location, Barksdale

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

	AFB, Louisiana.
10:10 a.m	Flight 93 crashed in Pennsylvania. The military never sent planes up to intercept the flight. A senior military official said the Pentagon was not informed prior to the crash of any problems with the flight.
10:29 a.m	World Trade Center – the north tower – collapses.
10-11:30 a.m	Government buildings around the country are evacuated, including the Capitol and the White House. The United Nations closes. The Securities and Exchange Commission closes all U.S. financial markets for the day. New York City Mayor Rudolph Giuliani calls for evacuation of lower Manhattan.
12:36 p.m	Bush again goes on TV to express the nation's resolve to defend against terrorism.
1:20 p.m	Bush leaves Louisiana for secure for Offutt AFB in Nebraska, where he again addresses the nation on TV.
2:51 p.m	The Navy dispatches missile destroyers and other equipment to New York and Washington.
4:30 p.m	Bush departs Nebraska, arriving in Washington at 6:50.
5:25 p.m	7 World Trade Center collapses.[225]

نائن الیون اصطلاح(The term 9/11)

دنیا کی سیاسی لغت میں 9/11 کی اصطلاح کا ایک منفرد اضافہ ہے۔ عالمی جنگ (War on terror)وار

[225]Washington Post, 12 September, 2001
https://www.washingtonpost.com/wp-srv/nation/articles/timeline.html
Accessed on 07-07-2023

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آن ٹیرر کا مخصوص بیانیہ لانچ کیا گیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ بیسویں صدی کی ورلڈ وار 1 اور ورلڈ وار 2 کو کسی خاص تاریخ سے اہمیت نہیں دی جاتی لیکن اکیسویں صدی کی عالمی جنگ وار آن ٹیرر کے عنوان اور نائن الیون کے لفظ کا باقاعدہ لغت میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔

گراؤنڈ زیرو (Ground Zero)

11 ستمبر 2001 کے واقعہ کو 9/11 کا سرکاری نام دیا گیا۔ اور ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی جگہ کو گراؤنڈ زیرو کا نام دیا گیا ہے۔ نیویارک میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی جگہ کوئی میوزم نہیں تاہم اس جگہ کو یادگار بنا دیا گیا ہے۔ روزانہ ہزاروں لوگ گراؤنڈ زیرو (Ground Zero) کا بغیر معاوضے کے دورہ کرتے ہیں۔ تاہم اس دورہ کے لیے کم از کم ایک ہفتے پہلے آن لائن بکنگ (Online Booking) کروانی پڑتی ہے۔ گراؤنڈ زیرو کے ساتھ میں ہی نئے ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی عمارت زیر تعمیر ہے۔ 104 منزلوں پر یہ عمارت نیویارک کی بلند ترین اور مہنگی ترین عمارت ہو گی سابق صدر بل کلنٹن بھی اس عمارت میں اپنا دفتر قائم کرنے کے خواہش مند ہیں۔

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں ہے:

> One World Trade Center (One WTC), also called Freedom Tower, skyscraper in New York, New York, that is the centrepiece of reconstruction at Ground Zero, the site of the former World Trade Center complex. In addition to One WTC, the final complex at Ground Zero includes four other towers. The site also includes the September 11 Memorial & Museum, the much-delayed Ronald O. Perelman Performing Arts Center, and a soaring transportation hub. [226]

[226] Britannica, The Editors of Encyclopaedia. "One World Trade Center". Encyclopedia Britannica, 14 Jun. 2023, https://www.britannica.com/place/One-World-Trade-Center. Accessed 21 June 2023.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

One World Trade Center and Memorial (Encyclpedia of Britannica)

نائن الیون کے پس پردہ حقائق و محرکات

راہول بیدی کا انکشاف

بھارتی صحافی راہول بیدی نے امریکی حکومت کے افغانستان پر حملے کے منصوبے سے دوسرے ملکوں کو نائن الیون کی کاروائی سے مہینوں پہلے مطلع کر دیا تھا۔ اس تحقیق میں بتایا گیا تھا کہ امریکہ نے بھارتی حکومت کو ۲۰۰۱ء کے ماہ جون ہی میں آگاہ کر دیا تھا کہ طالبان حکومت کے خلاف اس نے فوجی کارروائی کا فیصلہ کر لیا ہے جس میں روس بھی شریک ہو گا۔ کیونکہ طالبان روس کے حمایت یافتہ شمالی اتحاد کو مسلسل پیچھے دھکیلتے چلے جا رہے تھے۔ بیدی کے مطابق اس منصوبے کی تکمیل میں سہولت مہیا کرنے پر بھارت کے علاوہ ایران نے بھی آمادگی ظاہر کر دی تھی۔[227] راہول بیدی کی مذکورہ رپورٹ امریکہ انڈیا کی

[227] ثروت جمال اصمعی، دہشت گردی اور مسلمان، ص 99۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شراکت داری اور مشترکہ مفادات کی آئینہ دار ہے۔

آزادانہ تحقیق نہیں ہوئی

نائن الیون کی کوئی آزادانہ تحقیق نہیں ہوئی۔ سرکاری طور پر اس حوالے سے جو کچھ فراہم کیا گیا وہ بش انتظامیہ کے ایک اہلکار کی سربراہی میں بننے والے سیاسی نوعیت کے کمیشن کی رپورٹ ہے۔ بش حکومت کے کامرس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے پیش کی جانے والی یہ رپورٹ بامعنی ثبوت و شواہد سے بالکل خالی ہے اس میں ساری بات محض اندازوں کی بنیاد پر کی گئی ہے۔[228]

ڈاکٹر مجاہد کامران لکھتے ہیں:

> It were American researchers and scholars who were among the very first to point out that 9/11 was a false flag operation. More than any other group, and there are groups of scholars outside the U.S., who have valiantly pointed out the criminal nature of 9/11, it are the Americans who have led the movement to get to the bottom of 9/11. They have fought the Elite controlled government, the corporate media, and the conditioning of the masses by the educational system.[229]

بلیک باکسز (Black Boxes) کا غائب ہونا

امریکہ کے 75 پروفیسر اور سائنسدان 9/11 کو ان سائیڈ جاب قرار دیتے ہیں۔ فون کالز جو 9/11 کی ڈاکومنٹری میں گورنمنٹ کی طرف سے پیش کی گئیں۔ وہ مشکوک ہیں ہر مسافر طیارے میں دو بلیک باکسز (Black Boxes) ہوتے ہیں جو 30000 سنٹی گریڈ ٹمپریچر میں بھی محفوظ رہ سکتے ہیں۔ جبکہ بلیک باکسز 10000 سے 20000 سنٹی گریڈ تک ٹمپریچر میں تباہ ہو گئے جو ناممکن ہے۔

امریکہ کی سامراجی قیادت نے مسلم ملکوں کے وسائل ہتھیانے کی خاطر دہشت گردی کے نام پر ایک

---

[228] ثروت جمال اصمعی، دہشت گردی اور مسلمان، ص 101۔

[229] Kamran, Mujahid. 9/11 & the New World Order. University of the Punjab, 2013, x

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جعلی مہم شروع کرنے کرنے کے لیے نائن الیون کا ڈرامہ خود رچایا تاکہ اسے افغانستان، عراق، اور دوسرے مسلم ملکوں ں کے خلاف فوج کشی کا جواز بنا کر ان کے وسائل پر قبضہ کیا جاسکے۔[230]

پال کریگ رابرٹس (Paul Craig Roberts)

پال کریگ رابرٹس(Paul Craig Roberts) نائن الیون کا تعلق مسلمانوں سے جوڑنے کو سفید جھوٹ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حکومتیں ہمیشہ جھوٹ بولتی ہیں، خصوصاًوہ حکومتیں جو نیو کنزرویٹوز (New Conservatives) پر مشتمل ہوں کیونکہ ان کے سرغنہ لیو اسٹراس نے انہیں سکھایا ہے کہ اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لیے ان کو دھوکا دینا جائز ہے۔[231] پال کریگ Paul Craig کی کتاب "How America was Lost"[232] 11/9 کے پس پردہ حقائق و محرکات پر بہت اہم اور معلومات افزا تحریر ہے۔

انٹیروگیشن ریکارڈ(Interrogation record) تباہ کرنا

نائن الیون کے حقائق چھپانے کے لئے واقعے کا انٹیروگیشن ریکارڈ تباہ کردیا گیا۔ٹائم میگزین 11/9 کے انٹیروگیشن کو تباہ کرنے کا انکشاف کرتا ہے:

> There were interviews made at the FAA'S newyork center the night of 9/11 and those tapes were destroyed. The CIA tapes of the interrogations were destroyed. the Story of 9/11 itself was distorted and was completely different from the way things happened. [233]

---

[230] ثروت جمال اصمعی، دہشت گردی اور مسلمان، ص100۔

[231] http://www.informationclearinghouse.info/article1451.htm
Accessed on 23-09-2012.

[232] Roberts, Paul Craig. How America Was Lost: From 9/11 to the Police/Welfare State. Atwell Publishing, 2014.

[233] Timemagazine,11-09-2009
http:www.time.com/time/nation/article/0,8599,1921659,00.html.
Accessed on 15-06-2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹائم میگزین کی مذکورہ بالا رپورٹ سے سوال پیدا ہوتا ہے کہ حملہ اگر اسلامی انتہا پسندوں کی طرف سے کیا گیا تھا تو ان Interrogation Tapes کو کیوں مبینہ طور پر ضائع کیا گیا جو 9/11 کے پس پردہ حقائق سے پردہ اٹھا سکتی تھیں۔ اس سے دو ہی باتیں اخذ کی جا سکتی ہیں کہ بش انتظامیہ نے خود حملہ کیا تھا یا پھر خود ہی اسلامی انتہا پسندوں کو تربیت دیکر استعمال کیا گیا تا کہ ان حملوں کو بہانہ بنا کر عالم اسلام کے خلاف مذموم مقاصد میں کامیابی ہو۔

کمیشن قائم کرنے کی مخالفت

صدر امریکہ بش نے 9/11 کمیشن قائم کرنے کی مخالفت کی۔ مقتولین کے خاندانوں کی مضبوط تحریک کے دباؤ پر 9/11 کمیشن قائم کرنے پر رضامندی ہوئی۔ وائٹ ہاؤس میں کمیشن کے ارکان کو حلفیہ بیان لینے اور تفتیشی نوٹ لینے کی اجازت نہ دی گئی۔

لاس اینجلس ٹائمز نے رپورٹ کیا:

> The President fought agaisnt the creatoin of the September 11 Commision. Agreeing only after political pressure was applied byagrass, roots movement led by famlies of those slain. Bush refused to testify to the commision under oath in white house commision members were not allowed to take notes. [234]

9/11 کے حقائق کا علم 9/11 کمیشن کے عہدیداروں کو نہیں ہوا کیونکہ بش انتظامیہ نے اس کمیشن کو کھل کر تحقیقات کرنے کی اجازت ہی نہیں دی تھی۔

سی این این کی ایک رپورٹ بتاتی ہے:

> A Shocking new book by the 9/11 commision co chairman Thomas Kean and Lee Hamilton says Americans still do not know the whole truth about the terrorist attacks that day. The book outlines repeated misstatements by the

---

[234] Los Angeles Times, 19-10-2004.
http://articleslatimes.com /2004/oct/19/opinion/oe-scheer 19.
Accessed on 17-09-2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Pentagon and Federal Aviation administration.[235]

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر 9/11 کمیشن اور امریکی عوام 9/11 کے حقائق اتنے سال گزر جانے کے باوجود نہیں جانتے تو بش انتظامیہ کو واقعہ کے چند گھنٹوں بعد ہی کیسے معلوم ہو گیا تھا؟ کہ ان حملوں کا ذمہ دار اُسامہ بن لادن ہے اور واقعہ کی تحقیق و تفتیش کے بغیر ہی فوراً ہی افغانستان پر چڑھائی کر دی ان حالات و واقعات سے ہی حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ 9/11 کا واقعہ اور افغانستان پر حملے کا منصوبہ بش انتظامیہ کا Pre Planned تھا۔

سڈنی مارننگ ہیرالڈ (Sydney morning Herald)

آسٹریلیا کا لیڈنگ اخبار Sydney morning Herald امریکہ کی طرف سے 9/11 سے پہلے افغانستان پر حملے کے منصوبے کا انکشاف کرتا ہے:

> Four months before the terrorist attacks on washington and Newyork a battle plan for Afghanistan was already being reviewed by the US command that would carry it out after September 11. Military strategies were highlighting the energy wealth of the centeral Asia and its importance to America's Security. [236]

نیویارک اور واشنگٹن پر حملوں کے چار ماہ قبل افغانستان پر حملے کا منصوبہ امریکی کمانڈ کے زیر بحث تھا جسے 11 ستمبر کے بعد عملی جامہ پہنا دیا گیا۔ ملٹری منصوبے سینٹرل ایشیا کے توانائی کی دولت کی امریکی سیکورٹی کے لیے ضروری قرار دیا جا رہا تھا۔

---

[235]CNN News, 08-09-2006,
http://transcripts.cnn.com/TRANSCRIPTS/0608/09/idt.ol.html.
Accessed on 11-06-2012.

[236]Sydney Morning herald, 26-12-2002,
http://smhcom. au/articles/2002/12/26/104051109226.html. Accessed on 27-12-2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Sydney Morning Herald کا یہ دعویٰ کہ 9/11 سے چار ماہ قبل ہی افغانستان پر حملے کا منصوبہ تیار تھا بالکل حقائق پر مبنی دکھائی دیتا ہے کیونکہ 9/11 کے بعد ایک ماہ سے بھی کم عرصہ میں افغانستان پر حملہ کر دیا گیا۔ اتنا ہائی پروفائل جنگی منصوبہ اتنے کم عرصہ میں تیار کرنا ناممکن معلوم ہوتا ہے یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ 9/11 کا ڈرامہ افغانستان پر حملے کے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے کیا گیا تھا۔

شکاگو ٹریبیون (Chicago Tribune) کا انکشاف

Chicago Tribune ایک امریکن آئل کمپنی اور حامد کرزئی کے مابین تعلقات کا انکشاف کرتا ہے :

> U.S Oil company unocal corp had been negotiating with the Taliban since 1995 to build oil and gas pipelines. The terrorist acts of September 11 provied the Bush administration a pretext to invade Afghanistan. [237]

امریکی آئل کمپنی یونوکال تیل اور گیس پائپ لائنوں کو بچھانے کے لیے طالبان سے مذاکرات 1995 سے مذاکرات کر رہی تھی۔ 9/11 کے حملوں نے افغانستان پر حملہ کرنے کا جواز فراہم کر دیا۔

مذکورہ بالا سطور سے معلوم ہوتا ہے کہ حامد کرزئی امریکن آئل کمپنی کے سابق ملازم تھے اور انکو گیس پائپ لائن کے لیے ادائیگی بھی کر دی گئی۔ حیرانگی کی بات یہ ہے کہ نام نہاد War on Terror کے نام پر لڑی جانے والی جنگ کے بعد امریکن آئل کمپنی کے سابق ملازم کو افغانستان کا صدر بنا دیا گیا تاکہ گیس پائپ لائن اور آئل کے امریکی مفادات پورے کیے جا سکیں۔

---

[237] Chicago Tribune, 18-03-2002, http://articles.Chicagotribune.com/2002-03-18/news/0203180046. Accessed on 19-03-2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تفتیشی ٹیم (Investigation team) پر پریشر

نیویارک ٹائمز کے مطابق 9/11 کی تفتیشی ٹیم کے ارکان پر بہت زیادہ پریشر تھا۔

نیویارک ٹائمز لکھتا ہے:

> The current team of 20 investigators has no subpoena power and little staff support and has even been unable to obtain basic information like detailed blueprints of the buildings that collapsed. Members have been threatened with dismissal for speaking to the press. [238]

مذکورہ بالا رپورٹ کا حاصل یہ ہے کہ ٹیم کے بیس تفتیش کاروں کے پاس درکار اختیار حاصل نہیں تھا اور اس ٹیم کو سٹاف کی سپورٹ کی کمی کا سامنا تھا۔ وہ ٹیم گری ہوئی بلڈنگ کے تفصیلی بلیو پرنٹس بھی حاصل نہیں لے سکتی تھی۔ ٹیم کے ارکان کو پریس کے سامنے بولنے سے بھی ڈرا دیا گیا۔

تفتیش کاروں پر مذکورہ پابندی سے ظاہر ہوتا ہے کہ بش انتظامیہ حقائق کو عوام کے سامنے نہیں لانا چاہتی تھی تاکہ ان کی 9/11 سازش اور افغانستان حملہ کی سازش کا پردہ فاش نہ ہو جائے۔

کنٹرولڈ ڈیمالیشن (Controlled demolition)

CNBC News کی ایک رپورٹ کے مطابق 9/11 واقعہ کی ذمہ دار القاعدہ نہیں ہے۔ بلکہ ٹاورز کا سیدھا نیچے گرنا کنٹرولڈ ڈیمالیشن Controlled demolition کا نتیجہ ہے۔

> Scientists for 9/11 truth views the rapid, straight down collapses of the towers and WTC 7 as consistent only with controlled demolition.1500 members of architects and engineers for 9/11 truth agree. The 9/11 was not the work of Al-Qaeda.[239]

---

[238] Newyork Times, 25-12-2001,
http://select.nytimes.com/85t/abstract.html? F40A11FB3E550C768.
Accessed on 07-07-2012.

[239] CNBC News, 06-05-2011,

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سائنسدانوں کا نظریہ ہے کہ WTC 7 اور ٹاور کا یک دم سیدھا نیچے گر جانا صرف کنٹرولڈ ڈیمالیشن سے ہی ممکن ہے۔ پندرہ سو سائنسدان اور انجنیئرز 9/11 کے بارے میں متفق ہیں کہ یہ القاعدہ کا کام نہیں ہے۔ فن تعمیر کے ماہرین اور انجنیئرز کا بیان بالکل درست دکھائی دیتا ہے کہ Controleld demolitoin کے بغیر Twin Towers کا اتنی تیزی کے ساتھ زمین بوس ہو جانا ناممکن ہے۔ قریبی عمارت WTC7 کیوں تباہ ہو گئی حالانکہ اس سے کوئی جہاز نہیں ٹکرایا تھا۔ یہ تمام دلائل ثابت کرتے ہیں کہ 9/11 ایک ڈرامہ تھا جو مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگ (Crusade) کے لیے رچایا گیا تھا تاکہ مسلمانوں کے وسائل تک رسائل حاصل کی جاسکے۔

رچرڈ گیج (Richard Gage) کا انکشاف

ماہر فن تعمیر رچرڈ گیج 9/11 کا کہنا ہے:

> There is evidence to suggest that explosive demolitions have brought down all three world trade center skysecrapers. This is a 47-Storey sky scraper that collapses at free fall acceleratoin, straight down into its own footprint just like a controlled demolition. This is extraordinary evidence, alongwith the chemical evidence of high tech nonothermite composite explosive or incendiaries found in the entire world trade center. It is so clear that they are explosive demolitions. [240]

Richard Gage نے انکشاف کیا کہ ان تینوں تباہ شدہ عمارتوں کے گرد و غبار میں لوہے کو پگھلانے والا کیمیکل پاؤڈر (Thermite) موجود تھا۔ مذکورہ بالا دلائل ثابت کرتے ہیں کہ تینوں عمارتوں کو

---

http://www.cnbc.com/id/42929478.

Accessed on 11-11-2012.

[240] Fox News, 19-04-2011

http://www.myfoxdetroit.com/depp/news/local/architect-richar-gage.

Accessed on 18-11-2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Controlled Demolition کے ذریعے گرایا گیا کیونکہ جہازوں کے ٹکرانے سے یکدم اپنے پاؤں پر عمارتوں گر جانا ناممکن ہے۔ عمارتوں کا اپنے پاؤں پر یکدم گر جانا ہی بش انتظامیہ کے جھوٹا ہونے کے لیے کافی ہے۔

ٹاور سیون (Tower 7) کا گرنا

ٹوئن ٹاورز (Twin Towers) کے قریب 47 منزلہ تیسرا ٹاور جسے ٹاور سیون کہا جاتا ہے۔ ٹوئن ٹاورز کے سات گھنٹے بعد یہ ٹاور زمین بوس ہو گیا۔ حالانکہ اس تیسرے ٹاور سے کوئی جہاز نہیں ٹکرایا تھا۔ بی بی سی نیوز کے مطابق تیسرے ٹاور کی تھیوری ہے:

> Th Collapse of the third tower is an obvious example of a controlled demolition using explosives. Building Seven is the smoking gun of 9/11. A sixth grader can look at this building falling at freefall speed that it is not natural process, buildings that fall in natural processes fall to the path of least resistance, they do not go straight down through themselves. [241]

جنوبی ٹاور اور شمالی ٹاور سے جہاز ٹکرائے تھے اور دونوں ٹاورز جہاز ٹکرانے کے ایک گھنٹے کے بعد چند سکینڈوں میں زمین بوس ہو گئیں لیکن 47 منزلہ تیسرے ٹاور کا بغیر جہاز ٹکرائے تیزی سے زمین پر گر جانا (Controlled Demolition) کی واضح مثال ہے۔ ایک عام شخص بھی سمجھ سکتا ہے کہ عمارت کا ایک دم سیدھا نیچے کی طرف گر جانا قدرتی عمل نہیں ہے۔ اس طرح تو صرف بموں کو فٹ کر کے عمارتوں کو گرایا جا سکتا ہے۔ بی بی سی کی مذکورہ رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ 9/11 کا واقعہ کی سازش خود بش انتظامیہ کا منصوبہ تھا۔

ٹیپ ریکارڈنگ (Tape recording) ضائع کرنا

---

[241] BBC news, 02-11-2007,
http:news.bbc.co.uk/player/nol/newsid 70700000.
Accessed on 19-03-2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

F.A.A کے مینجر کی طرف سے 9/11 کی ریکارڈنگ ضائع کرنے کے بارے میں نیویارک ٹائمز کی رپورٹ یوں ہے:

> Six air traffic controllers who dealt with two of the hijaked airliners on September 11, 2001 made a tape recording but the tape was destroyed by a supervisor. Manager crushed the cassette in his hand, shredded the tape and dropped the pieces into differnet trash cans.[242]

چھ ٹریفک کنٹرولرز نے دو اغواء شدہ مسافر طیاروں پر ہونیوالی گفتگو ریکارڈ کی لیکن ان کے سپر وائزر نے اس ریکارڈنگ کو ضائع کر دیا مینجر نے ریکارڈ شدہ ٹیپ کو اپنے ہاتھوں سے ٹکرے کر کے ردی کی ٹوکریوں میں پھینک دیئے۔

نیویارک ٹائمز کے مذکورہ بالا آرٹیکل سے سوال اٹھتا ہے کہ مینجر نے 9/11 کی ریکارڈنگ ٹیپ ضائع کیوں کی اور حکام بالا نے ٹیپ کی اس تباہی پر اس مینجر کے خلاف کاروائی کیوں نہ کی۔ ان تمام سوالات کے جوابات "NO" میں ہیں۔ ان سوالوں کا جواب نہ ہونا واضح کرتا ہے کہ 9/11 کا واقعہ امریکہ کا اپنا کیا دھرا ہے۔ مذکورہ بالا دائل کی روشنی میں بلاشک وشبہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے۔ "9/11 ws an inside job" ایک حقیقت پر مبنی theory ہے۔

نائن الیون کو (New Pearl Harbor) قرار دیا گیا

نائن الیون کو امریکہ کا نیو پرل ہاربر (New Pearl Harbor) قرار دیا گیا اور مسلمانوں کو ستم کا نشانہ بنایا ۔دوسری جنگ عظیم (1939-1945) کے دوران امریکی فوج نے جاپان میں ہوائی کے پانیوں میں جاپانی کشتیوں پر اشتعال انگیز فائرنگ کی۔ اس کے رد عمل میں جاپان نے امریکی بندرگاہ پرل ہاربر

---

[242] Newyork Times, 06-05-2004, http://www.nytimes.com/2004/05/06/national/06CND-Tape.html. Accessed on 06-06-2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Pearl Harbor) پر حملہ کر کے تقریباً 300 امریکیوں کو ہلاک کر دیا۔ امریکہ نے پرل ہاربر کے حملے کو جواز بنا کر دو جاپانی شہروں ناگاساکی اور ہیروشیما پر ایٹمی حملہ کر دیا۔

امریکی مصنف ڈیوڈ چینڈلر (David Chandler) لکھتا ہے :

> All the while the Neocon Think tank, project for a new american century, made no secret of his ambitions to stir up an agressive US foreign policy, even saying in its own litrature taht achieving their goals would requires"New Pearl Harbor" they got their pearl Harbor.[243]

David Chandler کا تجزیہ حقیقت پر مبنی ہے کیونکہ امریکن تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ امریکیوں نے پرل ہاربر کو جواز بنا کر جاپان کے دو شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرا دیا اور اسطرح کئی معصوم انسانوں ن کو خون میں نہلا دیا۔ بالکل اسی طرح امریکہ نے 9/11 کی شکل میں پرل ہاربر حاصل کر کے افغانستان کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ 9/11 صرف امریکہ پر حملہ نہیں تھا بلکہ پوری دنیا پر حملہ تھا۔ یہ وہ واقعہ تھا جس نے سارے امریکہ کو مفلوج کر دیا تھا۔ نائن الیون کے موقع پر تقریباً تین ہزار لوگ ہلاک ہوئے تھے۔ جب کہ (War on Terror) کے نام پر شروع ہونیوالی جنگ اب تک دو لاکھ پانچ سو گیارہ افراد کی جان لے چکی ہے۔ چھ ہزار امریکی فوجی ہلاک ہو چکے ہیں جو 9/11 کے موقع پر ہلاک ہونیوالوں کی تعداد دوگنا ہے۔ گیارہ ستمبر 2001 کو پیش آنے والے واقعے کو سرکاری نام 9/11 دیا گیا جب کہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی جگہ کو گراؤنڈ زیرو "Ground Zero" کا نام دیا گیا۔ 9/11 نے دنیا کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ جو امریکہ کے ساتھ ہیں وہ ان کی پناہ میں ہیں جب کہ دوسروں کو اپنے مستقبل کے بارے میں سوچ لینا چاہیے۔[244]

---

[243] David Chandler
http://9/11speakout.org/whyIAMConvinced.pdfrefrence.
Accessed on 09-09-2012.

[244] روزنامہ جنگ لاہور، 15 ستمبر 2011ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Jason Burke لکھتا ہے:

> Here is a notable interest, too, in conspiratorial theories of world power, with several volumes which claim to expose the secret societies and cabals that run the world and the evils of financial capitalism. Bizarrely, the library includes one book – New Pearl Harbor – which argues that the government of George W Bush was complicit in the 9/11 terror attacks. [245]

امریکہ ایک طرف دہشت گردی کو کچلنے کی بات کرتا ہے اور دوسری طرف فلسطین پر اسرائیل کی دہشت گردی کو ہوا دیتا ہے اس دوہرے معیار کی وجہ سے دہشت گردی کم ہونے کی بجائے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رہی ہے۔ ناگاساکی، ہیروشیما، اور ویت نام میں انسانوں کے ہولناک، عبرتناک اور دلخراش مناظر کے سامنے 9/11 کی حقیقت کچھ بھی نہیں ہے۔ تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ 9/11 اتفاقی حادثہ نہیں تھا بلکہ خود ساختہ طے شدہ سازش کا نتیجہ تھا جسے سابق وزیر خارجہ ہنری کسنجر زبگنیو برزنسکی، نائب وزیر دفاع پال ولفوئز اور ہارورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر سیموئیل ہنگٹن نے ترتیب دیا۔پینٹاگون نے یہ منصوبہ منظوری کے لیے صدر کلنٹن کو پیش کیا لیکن اس نے انکار کر دیا جبکہ صدر بش نے منظوری دے دی۔[246] امریکہ نے پرل ہاربر کی آڑ میں ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹمی حملہ کر دیا۔ بالکل اسی طرح امریکہ نے نائن الیون حملوں کی صورت نیا پرل ہاربر حاصل کیا اور افغانستان کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ نائن الیون حملوں کے نتیجے میں چند ہزار لوگ ہلاک ہوئے تھے۔ جب کہ (War on Terror) لاکھوں مسلمانوں کا خون پی چکی ہے۔ علاوہ ازیں چھ ہزار امریکی فوجی ہلاک ہو چکے ہیں جو 9/11 واقعہ میں ہلاک ہونیوالوں کی تعداد سے دوگنا ہے۔

---

[245] Jason Burke, Osama bin Laden, The Guardian, 15 May, 2015
https://www.theguardian.com/world/2015/may/20/osama-bin-laden-library-noam-chomsky-bob-woodward
Accessed 2 September 2023

[246] اشفاق احمد، پیغمبر امن ﷺ، مرکزی جمعیت اہلحدیث سیالکوٹ، ص 167۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Pearl Harbor attack, (December 7, 1941)

Hawaii Oahu United States

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں ہے:

Pearl Harbor attack, (December 7, 1941), surprise aerial attack on the U.S. naval base at Pearl Harbor on Oahu Island, Hawaii, by the Japanese that precipitated the entry of the United States into World War II. The strike climaxed a decade of worsening relations between the United States and Japan.[247]

ڈاکٹر اسٹیون جونز (Steven E. Jones) کا دعویٰ

[247] Britannica, The Editors of Encyclopaedia. "Pearl Harbor attack". Encyclopedia Britannica, 29 Jun. 2023, https://www.britannica.com/event/Pearl-Harbor-attack. Accessed 7 July 2023.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر اسٹیون جونز[248] (Steven Jones) نے ٹوئن ٹاورز (Twin Towers) کے ملبے کے مواد پر تحقیق کے بعد دعویٰ کیا کہ عمارتوں کے اندر دھماکہ خیز مواد رکھا گیا تھا۔ جسے ریموٹ کنٹرول کے ذریعے اُڑایا گیا۔ جس سے عمارتیں سکینڈز میں زمین بوس ہو سکتی ہیں۔[249] اس مذکورہ ڈاکٹر صاحب کی تحقیق درست ہے کیونکہ 110 منزلہ یہ دو عمارتیں صرف طیاروں کے ٹکرانے یا محض آگ لگنے سے فوری طور پر مسمار نہیں ہو سکتیں۔ لہذا ثابت ہوا کہ 9/11 کا ڈرامہ مسلمانوں کے خلاف حملہ کرنے کا جواز پیدا کرنے کے لیے رچایا گیا تھا۔

فرانسسکو کوسی گا Fanceseo Cossiga کا انکشاف

دسمبر 2007 میں اٹلی کے سابق صدر فرانسسکو کوسی گا 9/11 (Fanceseo Cossiga) کے حقائق سے اس طرح پردہ اٹھاتا ہے:

> Bin Ladin supposedely confess to the Qaed September attack to the two towers in Newyork claiming to be the author of the attack of the 9/11, while all the intelligence services of america and Europe.Now know well that the disastrous attack has been planned and realized from the CIA and mosad with the aid of the zionist world in order to put under accusation the arabic countries and in order to induce the western countries to take part in Iraq and Afghanistan.[250]

اٹلی کے سابق صدر فرانسسکو کوسی گا (Fancessco Cossiga) یورپ کے واقفانِ راز میں سے ہیں اور انہوں نے بڑی جرات کے ساتھ 9/11 سازش کا پوسٹ مارٹم کیا ہے۔ اس بیان نے یورپ کے حلقوں

---

[248] Jones, Steven E. The Truth will prevail, but only if we demand it from Congress! 9-11 Inside Job and Neocons Hacked 2004.

[249] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 11 ستمبر 2012ء۔

[250] خورشید احمد، نائن الیون۔۔۔ پردہ اٹھ رہا ہے، ماہنامہ ترجمان القرآن، ادارہ ترجمان القرآن لاہور، فروری 2008ء، ص 37۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ہلچل مچا دی۔ امریکی اسرائیلی وژن کے مخالفین کو حوصلہ افزائی حاصل ہوئی Webster Tarpley کو سی گا کے تجزیے کی روشنی میں درج ذیل تجزیہ کرتا ہے۔

> The mastermind of the attack must have been a sophisticated mind, provided with ample means not only to recruit fanatic kamikazes, but also highly specilaized personell. It could not be accomplished without infiltrations in the radar and flight security personnel. [251]

Webster Tarpley کا تجزیہ حقیقت کے قریب دکھائی دیتا ہے کیونکہ اتنا بڑا حملہ غار میں بیٹھے چند لوگ سر انجام نہیں دے سکتے جب تک انہیں فضائی سلامتی کے ذمہ دار عملے سے سپورٹ حاصل نہ ہو۔ لہذا یہ کہا جا سکتا ہے کہ 9/11 کا کارنامہ سی آئی اے اور موساد نے کیا ہے اگر مان لیا جائے کہ 19 مسلمان نوجوانوں نے جہاز ٹکرائے تھے۔ تو پھر بھی عین ممکن ہے کہ ان کو در پردہ موساد اور سی آئی اے نے لاجسٹک سپورٹ فراہم کی تھی تاکہ وہ اپنے عالمی ایجنڈے کی تکمیل کر سکیں۔ دوسری جنگ عظیم کے بارے میں بعد کی تحقیقات سے معلوم ہوا کہ پرل ہاربر کا حملہ ایک جاپانی آب دوز کو ہوائی کے پانیوں میں بلا اشتعال نشانہ بنانے کا ردعمل تھا۔ 9/11 کے بعد کے دو سالوں میں عراق میں امریکہ نے القاعدہ اور کیمیکل ہتھیاروں کے بارے میں 935 جھوٹ پر مبنی بیانات دیے۔[252]

نائن الیون پر تحقیقات

9/11 پر نئی تحقیق اور تنقیدی کتب کا انبار لگتا جا رہا ہے جن میں سے کچھ تحقیقی کتب ملاحظہ کریں۔

1. 9/11:The Big lie[253]

اس کتاب کا مصنف Thierry Meyssan ہے۔ جس نے یورپ میں سب سے پہلے امریکی نظریے کو چیلنج کیا گیا۔ یہ کتاب پہلے فرانسیسی زبان میں اور پھر انگریزی میں شائع ہوئی تھی۔

نیویارک ٹائمز تبصرہ کرتا ہے:

---

[251] خورشید احمد، نائن الیون۔۔۔ پردہ اٹھ رہا ہے، ص 38۔

[252] خورشید احمد، نائن الیون۔۔۔ پردہ اٹھ رہا ہے، ص 39۔

[253] Meyssan, Thierry, "9/11: The big lie." Carnot Pub, 2002.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

It Challenges the entire official story of the September 11 attacks.[254]

2. Le Pentagate[255]

اس کتاب کا مصنف بھی Thierry Meyssan ہے۔ لندن سے 2002 میں شائع ہوئی۔ اس میں پینٹا گون پر جہاز کے ٹکرانے کا پول کھولا گیا ہے۔

3. The Waron Truth 9/11, Disinformation and the anatomy of terrorism[256]

The Waron Truth 9/11, Disinformation and the anatomy of terrorism کتاب کے مصنف مسلمان محقق نفیس مصدق ہیں یہ کتاب 2005 میں شائع ہوئی۔ نہایت مدلل کتاب ہے۔

4. Flight 93 revealed[257]

اس کتاب کا مصنف Ronald Margan ہے۔ اس میں مصنف نے پینٹا گون پر حملے کا پوسٹ مارٹم کیا ہے۔

5. The World Situation after September 2001[258]

The World Situation after September 2001 یہ کتاب پروفیسر خورشید احمد کی برطانیہ میں مسلم تنظیموں کے اجتماع میں کی ہوئی تقریر پر مشتمل ہے۔ اسے ابراہیم نے ایڈٹ کر کے 2006 میں امریکہ سے شائع کیا۔

6۔ امریکہ: مسلم دنیا کی بے اطمینانی، 11 ستمبر سے پہلے اور اس کے بعد

---

[254] https://www.nytimes.com

[255] Meyssan, Thierry. Le pentagate. Ed. T. Paine, 2002.

[256] Ahmed, Nafeez Mosaddeq. The War On Truth: 9/11, Disinformation And The Anatomy Of Terrorism. United States, Interlink Publishing Group Incorporated, 2005.

[257] Morgan, Rowland. "Flight 93 revealed: what really happened on the 9/11" let's roll" flight?." (No Title) (2006).

[258] Ahmad, Khursid. "The World Situation After September 11, 2001." The Blackwell Companion to Contemporary Islamic Thought (2006): 408-422.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ کتاب خورشید احمد کے 11 ستمبر کے بعد لکھے جانے والے اشارات پر مشتمل ہے۔ انتہائی مدلل، تحقیقی اور عمدہ کتاب ہے۔

7.9/11 Revealed: Challenging the facts behind the war on terror[259]

اس تصنیف کے مصنف دو صحافی Ian Henshall اور Ronaland Morgan ہیں یہ کتاب 2005 میں لندن سے شائع ہوئی۔

8. The New Pearl Harbour: Disturbing Question about the bush administration and 9/11[260]

اس کتاب کا مصنف ڈیوڈرے گریفین ہیں یہ کتاب 2005 میں شائع ہوئی۔

9.The 9/11 Commission report: Omissions and Distortions[261]

اس کتاب کے مصنف David ray Graffin ہے۔ یہ کتاب مغربی دنیا میں تہلکہ مچا چکی ہے یہ 2005 میں شائع ہوئی۔

10. Christian faith and the truth behind 9/11: a call to reflection and action[262]

اس کتاب کے مصنف ڈیوڈرے گریفین ہیں یہ کتاب 2006 میں شائع ہوئی۔

11. The Hidden History of 9-11[263]

یہ کتاب مضامین کا مجموعہ ہے جس کے مولف Paul Zarembka ہیں۔ یہ کتاب 2011 میں شائع ہوئی۔

---

[259] Henshall, Ian, and Rowland Morgan. 9/11 Revealed: Challenging the Facts Behind the War on Terror. Robinson, 2005.

[260] David, Griffin Ray. "The New Pearl Harbor–Disturbing Questions about the Bush Administration and 9/11." (2004).

[261] Griffin, David Ray. "The 9/11 Commission report: Omissions and distortions." (No Title) (2005).

[262] Griffin, David Ray. Christian faith and the truth behind 9/11: a call to reflection and action. Westminster John Knox Press, 2006.

[263] Zarembka, Paul, ed. The hidden history of 9/11. Seven Stories Press, 2011.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

12.Painful Questions: An Analysis of the September 11th attack[264]

Painful Questions: An Analysis of the September 11 attack اس کتاب کے مصنف Erie Hufscmid ہیں۔ یہ کتاب 2002 میں شائع ہوئی۔

13.9/11 Synthetic terror: Made in USA[265]

اس کتاب کے مصنف tarenpley ہے۔ یہ کتاب 2004 میں شائع ہوئی۔

14. 9/11 and American Empire: Intellectuals Speak out[266]

اس کتاب کے مصنف ڈیوڈرے گریفین ہیں۔ یہ کتاب 2007 میں شائع ہوئی۔ اس میں امریکہ، کینیڈا، اور یورپ کے 11 مفکرین اور سائنسدانوں کے مضامین شامل ہیں جو اپنے اپنے علم اور تجزبے کی بنیاد پر 9/11 کے بارے میں امریکی وژن کی دھجیاں بکھیرتے ہیں۔

15. 9/11 & the New World Order[267]

اس کتاب کے مصنف ڈاکٹر مجاہد کامران ہیں۔ یہ کتاب 2013ء میں پنجاب یونیورسٹی سے شائع ہوئی۔

16. How America Was Lost: From 9/11 to the Police/Welfare State[268]

یہ کتاب نائن الیون کے واقعات و حقائق پر مبنی ہے۔ اس میں اس سانحہ کے متعلق اہم معلومات سے پردہ اٹھایا گیا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ 9/11 امریکہ کا خود ساختہ ڈراما ہے۔

مذکورہ تمام تالیفات و کتب کا مطالعہ بتاتا ہے کہ نائن الیون ان سائیڈ جاب یعنی خود ساختہ منصوبہ تھا جسے

---

[264] Hufschmid, Eric. "Painful questions: An analysis of the September 11th attack." (No Title) (2002).

[265] Tanrpley, Webster Griffin. 9-11 Synthetic terrorism made in usa. 2004.

[266] Scott, Peter Dale, ed. 9/11 and American Empire: Intellectuals Speak Out. Olive Branch Press, 2007.

[267] Kamran, Mujahid. 9/11 & the New World Order. University of the Punjab, 2013.

[268] Roberts, Paul Craig. How America Was Lost: From 9/11 to the Police/Welfare State. Atwell Publishing, 2014.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امریکی یہودی لابی نے اپنے مذموم مقاصد کے لئے خوب استعمال کیا۔ اس خود ساختہ منصوبہ کے اثرات آج تک جاری ہیں۔ مغرب میں اسلاموفوبیا کے بڑھتے ہوئے واقعات صیہونی ایجنڈے (Zionist Agenda) کی کامیابی کا جیتا جاگتا ثبوت ہیں۔

ورلڈ ٹریڈ سنٹر 7 (WTC7)

ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے دو ٹاورز کے ساتھ ایک تیسری سنتالیس منزلہ عمارت تھی جس کو WTC7 (World Trade Center-7) کہا جاتا تھا۔

دو طیارے ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی عمارتوں سے ٹکرائے تھے جبکہ بلڈنگ 7 سے کوئی بھی جہاز نہیں ٹکرایا تھا۔ پھر بھی یہ دوسروں ٹاوروں کی طرح زمین بوس ہو گئی۔

Building 7

ڈیوڈ آر کمبل (David R. Kimball) اپنے ایک آرٹیکل میں بلڈنگ 7 کے حقائق واضح کرتے ہوئے لکھتا ہے:

> After five days the collapse of building 7, the temperature of its rubble was 1341^0F. This hight temperature is indcative of the use of explosvies. Its rubble continued to smolder for months. It dropped directly in to its own footprint in a smooth, verticval motion. It collapsed completely in less than seven Seconds. Dust streamed out of the upper floors of building seven eearly in its collapse.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

> WTC 7`s roof inverted toward its middle as the collapse progressed. WTC, S rubble was mosly confined to the block on which the building stood.[269]

بلڈنگ 7 کے گرنے کے پانچ دن بعد اس کے ملبے کا درجہ حرارت 1341 ڈگری فارن فائیٹ تھا۔ یہ انتہائی درجہ حرارت آتش گیر مادہ کی موجودگی کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس کا ملبہ مہینوں تک سلگتا رہا۔ یہ عمارت سیدھی اپنے ہی پاؤں پر عموداً گر گئی تھی۔ اس کو گرنے میں 7 سیکنڈ سے بھی کم ٹائم لگا۔ بلڈنگ سیون کی اوپر والی منزلوں میں اس کے گرنے سے پہلے ہی دھواں اٹھ رہا تھا۔ جونہی عمارت گری تو چھت درمیان سے مڑ گیا۔ بلڈنگ سیون کا ملبہ اس جگہ تک محدود رہا جہاں یہ عمارت کھڑی تھی۔

مذکورہ بالا تجزیہ بلڈنگ Controlled Demolition تھیوری کی حقانیت پر دلالت کرتا ہے۔ مذکورہ بالا حقائق ثابت کرتے ہیں کہ بلڈنگ 7 کی بنیادوں میں بارود وغیرہ لگایا گیا تھا جسے ریموٹ کنٹرول کے ذریعے اُڑایا گیا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ بلڈنگ 7 کی تباہی کو میڈیا اور کمیشن رپورٹ میں اس طرح نظر انداز کیا گیا جیسے اس کا واقعہ ہی پیش نہ آیا۔ 9/11 کے بعد میڈیا رپورٹس، میگزین یا کسی امریکی اخبار میں بلڈنگ 7 کا ذکر تلاش کرنے سے بھی نہ نظر آیا۔ 9/11 کمیشن اور میڈیا کے اتنے بڑے واقعہ کو نظر انداز کرنا معنی خیز ہے اور شکوک و شبہات پیدا کرتا ہے۔ بلڈنگ 7 ٹوئن ٹاورز سے 300 فٹ کے فاصلہ پر تھی۔ یہ عمارت سٹیل اور کنکریٹ سے بنی ہوئی مضبوط عمارت تھی۔ اس پر ایمرجنسی کمانڈ سنٹر اور خفیہ ایجنسیوں اور سکیورٹی کے دفاتر تھے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ میئر 9/11 Giuliani واقعہ کی صبح کو اپنے کمانڈ سنٹر میں حاضر نہیں ہوئے۔ ان کی عدم حاضری سے کئی سوالات جنم لیتے ہیں۔

اس امر کے شواہد بھی ملے ہیں کہ عمارت کی بیسمنٹ میں ایک ہفتہ پہلے فلاد پگھلانے کے لیے آتش گیر مادہ رکھا جا چکا تھا۔ پاکستان میں بھی جیو ٹی وی چینل پر اس بارے میں ستمبر 2006 میں تفصیلی فلم دکھائی گئی

---

[269] David R. Kimball, July 30-2005
http://wtc7.net/artciles/kimball/thirdskyscraper.html.
Accessed on 13-03-2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھی۔ اس تحقیق کو غلط ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ یہ بات یقینی ہے کہ ورلڈ ٹریڈ ٹاورز کا انہدام ایک سوچی سمجھی سازش کا نتیجہ ہے جس میں امریکی ایجنسیاں اور حکام بالواسطہ یا بلاواسطہ شریک تھے۔[270]

اس عمارت میں سٹی بینک ورلڈ کام کے فنانشل سکینڈل کے ثبوت موجود تھے جو عمارت کی تباہی کے ساتھ ہی ہمیشہ کے لیے تباہ ہو گئے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ ورلڈ ٹریڈ سکیورٹی کی ذمہ داری جارج بش کے چھوٹے بھائی کے پاس تھی۔

نیویارک میگزین کی رپورٹ میں ہے:

> The board of directors of the security company employed by the building included Marvin P. Bush, the president's younger brother.[271]

بلڈنگ کی سکیورٹی کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کو صدر بش کے چھوٹے بھائی مارون پی بش نے بھرتی کیا تھا۔ آخر میں اس سارے عمل کو بش ایجنڈا قرار دیا جا سکتا ہے جیسا کہ نیویارک میگزین رپورٹ بتاتی ہے:

> The Entire episode was "an inside job" planned and carried out by individuals connected to the Bush agenda.[272]

9/11 کا سارا عمل طے شدہ منصوبہ تھا جسے بش ایجنڈا سے تعلق رکھنے والے نے پلان کیا اور پھر اسے عملی جامہ پہنایا۔

ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی سکیورٹی کی ذمہ داری میں صدر بش کے بھائی کا موجود ہونا 9/11 کے ان سائیڈ جاب

---

[270] ثروت جمال اصمعی، دہشت گردی اور مسلمان، ص 94۔

[271] New York Magazine, March 27-2006
http://nymag.com/news/9-11/10th.anniversary/building.seven.
Accessed on 03-04-2012.

[272] New York Magazine, March 27-2006
http://nymag.com/news/9-11/10th.anniversary/building.seven.
Accessed on 03-04-2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے شک کو یقین میں بدلنے کے لیے ایک ناقابل تردید ثبوت کی حیثیت رکھتا ہے لہذا ثابت ہوا کہ 11/9 واقعہ بش ایجنڈے کی عالمی سازش کا نتیجہ ہے۔

بلڈنگ 7 کے بارے میں گارڈین کی رپورٹ:

> World trade center building 7, must have been destroyed by controlled demolition because it was not hit by a plane. [273]

ورلڈ ٹریڈ سنٹر بلڈنگ سیون کو ضرور کنٹرولڈ ڈیمالیشن سے تباہ کیا گیا تھا۔ کیونکہ اس سے کوئی جہاز نہیں ٹکرایا تھا۔

مذکورہ بالا تھیوری کی بنیاد بلڈنگ 7 کے مالک کا آگ بجھانے والوں کو بلڈنگ گرنے سے پہلے باہر بلانا ہے جیسا کہ McGreal لکھتا ہے:

> The owner of the building who, fearing it was about to collapse, said firefighters should be brought out immediately. He used the words: "Pull it" this remark has been interpreted as slang for demolishing the building. [274]

بلڈنگ 7 کے مالک کا خود بلڈنگ سے باہر رہنا اور آگ بجھانے والے عملے بلڈنگ کے گرنے سے پہلے فوراً باہر نکلنے کا کہنا اور پھر بلڈنگ کا چند سکینڈوں میں عمودا زمین پر گر جانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مالک کو اس سازشی گیم کا علم تھا جو بلڈنگ گرانے کے لیے بنائی گئی تھی۔

پینٹاگون کو میزائل سے نشانہ بنایا گیا

ایک تحقیقی رپورٹ بتاتی ہے کہ پینٹاگون کو جہاز کے بجائے میزائل سے نشانہ بنایا گیا۔

MicGreal لکھتا ہے:

---

[273] McGreal, Guardian, 5 September-2011
http://www.guardian.co.uk/world/20.
Accessed on 04-04-2012

[274] McGreal, Guardian, 5 September-2011
http://www.guardian.co.uk/world/20. Accessed on 04-04-2012

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

> The pentagon was hit by a missle not a plane. [275]

MicGreal لکھتا ہے:

> The Major damage to the building comprised a roundish blast hole, not the more extended destruction some say would be caused by aeroplane wings. Parts of a scrapped plane, including the tail, were moved to the pentagon as part of the fabrication. [276]

مذکورہ بالا سطور کا مفہوم یہ ہے کہ پنٹاگون پر ٹکرانے والا جہاز میزائل تھا۔ میزائل کی شکل ہوائی جہاز کی طرح بنائی گئی تھی۔ کیونکہ پینٹاگون پر جہاز ٹکرانے سے پروں اور دم سمیت پورا جہاز بلڈنگ کے اندر گھس گیا تھا اور بلڈنگ پر گول سوراخ بن گیا۔ پروں کے ذریعے سوراخ کو بڑا ہونا چاہیے لیکن ایسا نہیں تھا اس نکتے سے جہاز کی بجائے میزائل تھیوری کے حقیقت پر مبنی دکھائی دیت ہوتی ہے۔ اسطرح کہا جا سکتا ہے کہ 9/11 واقعہ ایک ان سائیڈ جاب واقعہ تھا جیسے بش انتظامیہ نے یہودیوں کی مدد سے پلان کیا تھا۔ ایک نظریہ یہ ہے کہ جہازوں میں بارود بھرا ہوا تھا اور انہیں ریموٹ کنٹرول کے ذریعے اُڑایا گیا جیسا کہ گارڈین لکھتا ہے:

> The hijacked planes were packed with explosvies and flown by remote control.[277]

اغواء شدہ جہاز بارود سے بھرے ہوئے تھے اور ریموٹ کنٹرول کے ذریعے سے اڑائے گئے۔

بوگس فون کالز (Bogus phone calls)

نائن الیون واقعہ کو حقیقت اور سچا ثابت کرنے کے لیے بش انتظامیہ کی طرف سے کچھ بوگس اور مصنوعی

---

[275] McGreal, Guardian, 5 September-2011
http://www.guardian.co.uk/world/20. Accessed on 04-04-2012

[276] McGreal, Guardian, 5 September 2011
http://www.guardian.co.uk/world/20.Accessed on 10-11-2012.

[277] McGreal, Guardian, 5 September 2011
http://www.guardian.co.uk/world/20.Retrieved on 10-11-2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فون کالز ریکارڈنگز بھی ریلیز کی گئیں۔ جیسا کہ مک گریل (McGreal) لکھتا ہے:

> The mobile phone calls the victims are recorded as having made to loved ones from the doomed planes were not possible because of the altitude of aircraft and therefore faked using voice morphing technology. [278]

11/9 واقعہ کو حقیقت کا روپ دینے کے لیے بش انتظامیہ کی طرف سے بوگس اور مصنوعی فون کالز ریکارڈنگز ریلیز کرنے کا انکشاف نائن الیون حملوں کو مزید مشکوک اور پراسرار بناتا ہے۔ جن کا غیر جانبدار مغربی دانشوروں نے پوسٹ مارٹم کیا۔ کیونکہ جہازوں کی بلندی زیادہ ہونے کی وجہ سے فون سے کال کرنا ممکن ہی نہیں تھا۔

بوب گراہام (Bob Graham) کا اعتراف

امریکی سینیٹر بوب گراہام Bob Graham جو نائن الیون تفتیشی ٹیم کا حصہ تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ صدر بش نائن الیون کی تحقیقات کروانا ہی نہیں چاہتے تھے بلکہ امریکی شہریوں کے اصرار پر کمیشن بنا تو لیا گیا لیکن اصل رپورٹ پبلک نہیں کی گئی کیونکہ اس واقعے کی منصوبہ سازی میں امریکہ اور اسرائیل کے اپنے ہی لوگ ملوث تھے۔

Bob Graham لکھتا ہے:

> Nearly 15 years after the horrific events of 9/11, President Obama must decide whether to release 28 pages of information withheld as classified from the publicly released report of the congressional inquiry into the terrorist attacks that killed thousands of Americans.[279]

Washington Post سوالات اٹھاتا ہے:

- Should we believe that the 19 hijackers —

---

[278] McGreal, Guardian, 5 September 2011

http://www.guardian.co.uk/world/20. Accessed on 10-11-2012.

[279] Bob Graham, Former senator: Release the uncensored truth about 9/11, The Washington Post, May 11, 2016.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

> most of whom spoke little English, had limited education and had never before visited the United States — acted alone in perpetrating the sophisticated 9/11 plot?
> ●Did the hijackers have foreign support? If so, who provided it?
> ●Brennan stated the 28 pages contain information that is "uncorroborated, unvetted" and "inaccurate." What is the investigatory basis for his conclusion? [280]

مذکورہ بالا سوالات اور بوب گراہام کے بیان کردہ حقائق سے واضح ہوتا ہے کہ نائن الیون 'ان سائیڈ جاب Inside Job' تھا جسے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف استعمال کیا گیا۔

یہودیوں کا کردار (Role of Jews)

نائن الیون واقعہ میں یہودیوں (صیہونیوں) کا کردار انتہائی مشکوک ہے۔ ایسا شواہد ملتے ہیں کہ جن سے محسوس کیا جاسکتا ہے کہ صیہونی اس واقعہ میں ملوث تھے۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں کام کرنے والے بیشتر یہودی 9/11 کے دن ڈیوٹی سے غیر حاضر تھے جیسا کہ ڈیلی ٹائمز لکھتا ہے:

> The theory that 4000 jews working in the world trade centre did not turn up for their duties on that unfortunate day, became pupolar in the urdu media within weeks after the 9/11 attacks. [281]

مذکورہ رپورٹ بتاتی ہے کہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں 4000 یہودی ملازم تھے اور وہ 9/11 کے دن حاضر نہیں تھے کیونکہ انہیں موساد نے پہلے ہی باخبر کر دیا تھا۔ یہ سٹوری 9/11 کے بعد چند ہفتوں اور اُردو میڈیا میں پاپولر ہو گئی۔ اس سٹوری کی بنیاد اسرائیلی وزیر خارجہ کا درج ذیل بیان سمجھا جاتا ہے۔

> A Statement made by the Israeli foreign minister that about 4000 Israelis were in the

---

[280] Washington Post,May 11, 2016.

[281] Nayyar khan htpp://www.dailytimes.com.pk/default.asp?Page=20111/09/07/story. Accessed on 09-08-2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

cities under attack at the time. [282]

مذکورہ بالا دلائل کی روشنی میں وثوق سے تو نہیں کیا جا سکتا کہ واقعی 4000 یہودی ورلڈ سنٹر میں موجود تھے اور وہ غیر حاضر تھے لیکن یہ تھیوری پوری آب و تاب کے ساتھ عالمی سطح پر موجود ہے کہ اسرائیل 9/11 حملوں کے پیچھے تھا کیونکہ وہ عربوں اور امریکہ میں اختلافات اور دشمنی ڈالنا چاہتا ہے۔

Paul Craig Roberts لکھتا ہے:

> The "Dancing Israelis" who turned out to be Israeli Mossad agents caught filming and celebrating the destruction of the Twin Towers. [283]

ہزاروں یہودی ورلڈ ٹریڈ سنٹر (World Trade Center) میں موجود تھے اور وہ سب کے سب غیر حاضر تھے لیکن یہ تھیوری پوری آب و تاب کے ساتھ عالمی سطح پر موجود ہے کہ اسرائیل 9/11 حملوں کے پیچھے تھا کیونکہ وہ عربوں اور امریکہ میں اختلافات اور دشمنی ڈالنا چاہتا ہے۔ دراصل مسلمانوں کے خلاف سازشیں برپا کر کے مسلم امہ کو کمزور کرنا صیہونی ایجنڈا میں شامل ہے۔ امریکہ کا نیو ورلڈ صیہونی ورلڈ آرڈر کا ہی دوسرا نام ہے اس کا عملی مظاہرہ حالیہ دنوں غزہ کے معاملے میں امریکہ کی اسرائیل کی لاجسٹک سپورٹ سے لگایا جا سکتا ہے۔

[282] http://www.guardian.co.uk/world/20. Accessed 15-09-2023

[283] https://www.presstv.ir/Detail/2022/09/11/689046/Official-US-story-of-9-11-is-false--Paul-Craig-Roberts Accessed 19 September 2023

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا کی سب سے زیادہ اسلام دشمن قوم یہودی ہے۔ اس پر قرآن مجید کی گواہی بھی موجود ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ [284]

تم مسلمانوں کی دشمنی میں سب سے زیادہ سخت یہود، اور ان لوگوں کو پاؤ گے جو مشرک ہیں، اور (اس کے برعکس) تم ان سے محبت میں سب سے زیادہ نزدیک ان لوگوں کو پاؤ گے جو کہتے ہیں کہ ہم نصرانی ہیں، یہ اس لئے کہ ان میں بہت سے عبادت گزار، اور تارک الدنیا درویش، پائے جاتے ہیں، نیز اس لئے کہ وہ اپنی بڑائی کے گھمنڈ میں مبتلا نہیں ہوتے۔

خیالی ایکسر سائز کا اہتمام

ایک تحقیقی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ نائن الیون کے واقعہ سے پہلے امریکہ میں نائن الیون کی خیالی ایکسر سائز کا اہتمام کیا گیا۔

---

[284] المائدہ، 82:5

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک رپوٹ بتاتی ہے:

> Just before september 11 bore a remarkable resmeblance to situation faced when the 9/11 attacks occured on September 9 vigilant Guardian included a secenario in which terrorists hijacked a large commerical jet plane and threatened to use it on Newyork. In the scenario, members of a terrorist group armed with explosives were on a regular united airlines flight from London to Newyork.[285]

مذکورہ بالا سطور کا مفہوم یہ ہے کہ 9/11 سے صرف دو دن قبل 9/11 واقعہ سے ملتا جلتا سین دکھایا گیا۔ جس میں ایک دہشت گرد گروپ کے ارکان یونائیٹڈ ائیر لائنز کے کمرشل جیٹ کو اغواء کر کے نیویارک پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ اہم بات یہ ہے کہ اس خیالی ایکسر سائز میں یونائٹڈ ائیر لائنز جیٹ استعمال کیا گیا اور 9/11 واقعہ میں بھی دو طیارے یونائیٹڈ ائیر لائنز کے ہی تھے۔ اس طرح 9/11 کے ڈرامہ اور دو دن پہلے والے ڈرامہ میں مماثلت کو واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ واضح طور پر نظر آ رہا ہے کہ 9/11 بش انتظامیہ کا ڈرامہ تھا اگر کوئی جان بوجھ کر حقیقت سے نظریں ہٹالے تو اس کا حل کوئی نہیں ہے۔

دشمن کی ضرورت (Need of Enemy)

9/11 کے بعد اسامہ بن لادن کو افغانستان کے حکمران طالبان سے طلب کیا گیا۔ انکار کرنے پر طالبان حکومت ختم کرنے کی دھمکی دی گئی اقوام متحدہ کے ذریعے دباؤ ڈالا گیا۔ طالبان پر اقتصادی پابندیاں عائد کروائی گئیں۔ بالآخر 7 اکتوبر 2001 کو افغانستان پر حملہ کر دیا گیا۔ 12 نومبر 2001 تک افغانستان کی اینٹ سے اینٹ بجادی گئی۔ 90 ہزار معصوم مسلمانوں کو قتل کر دیا گیا۔ امریکی کمانڈوز نے بے گناہ افغان

---

[285] http://9-11blogger.com/news/2012-03-22/realworld-or-exercise-did-us-miltary-mistake-911-attacks-training-scenario.
Accessed on 27-06-2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کی زبانیں کاٹیں، سر کے بال اکھاڑے، زخموں پر تیزاب ڈالا اور قبریں اکھاڑ کر لاشوں کو بموں سے اُڑایا گیا۔[286] افغانستان کی اینٹ سے اینٹ بجادی گئی اور یہی 9/11 کے ڈرامے کا مقصد تھا۔ کیونکہ خیال کیا جاتا ہے کہ امریکہ کو سویت یونین کی شکست کے بعد دشمن کی ضرورت تھی اسی لیے 9/11 کا ڈرامہ رچایا گیا۔

پائپ لائنز منصوبہ (Pipe lines)

Walter E. Davis اپنے آرٹیکل میں 9/11 سے پہلے امریکن کمپنی اور طالبان کے درمیان مذاکرات کے بند ہونے کا انکشاف کرتا ہے۔ مذاکرات کامیاب نہ ہونے پر طالبان کو جنگ کی دھمکی دی جاتی ہے۔

Walter E. Davis لکھتا ہے:

> Unocal and others in the oil, industry was negotiating with afghan officials for pipeline across their country as part of the "Silk Road" strategy. The talks had broken down. A Specific threat made at a meeting. Taliban can choose between a "Carpets of Bombs" an invasioin or a "Carpets of Gold" The Oil and gas pipelines.[287]

مذکورہ بالا عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ 9/11 سے قبل طالبان اور امریکن آئل کمپنی کے درمیان پائپ لائن بچھانے کے لیے مذاکرات چل رہے تھے۔ مذاکرات ناکام ہونے پر طالبان کو دھمکی دی گئی کہ پائپ لائن یا جنگ میں سے کسی ایک انتخاب کرنا ہو گا۔ مذکورہ بحث سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ افغانستان پر حملے کر منصوبہ طالبان سے مذاکرات ناکام ہونے کے بعد 9/11 کے واقعے سے پہلے ہی تیار تھا۔ 9/11 کو بہانہ بہانہ بنا کر مذاکرات کی ناکامی کا طالبان سے بدلہ لیا گیا۔ یہ حقیقت امریکہ کی درندگی اور غیر مہذب پن سے نقاب اُٹھاتی ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ تہذیب کے نام پر وحشت و رزندگی کا

---

[286] اشفاق احمد، پیغمبر ﷺ امن، ص 170۔

[287] Walter e. Davis, 31/08/2003 at http://www.information clearing house.info/article 4582.htm. Accessed on 10-02-2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مظاہرہ کیا گیا۔

سکریننگ پراسس (Screening process)

انیس ہائی جیکروں کی ائیر پورٹ پر سخت چیکنگ ہوئی لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ وہ باکس کٹر، پیپر سپرے اور گن اپنے ساتھ کیسے جہاز پر لے گئے۔ جب تک ائیر پورٹ کی سکیورٹی اہلکاروں کی شمولیت اس سازش میں نہ ہو تو ایسا کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔

> On the morning of September 11th, when the 19 hijackers went to purchase their tickets and to recieve their boarding process but they passed the screening process and were allowed to continue on which their mission. How were the hijackers able to get contraband items such as box cutters, Pepper spray, a gun on those planes. [288]

یو ایس ائیر فورس کا کردار

حیرت کی بات ہے کہ 9/11 کے دن ساری امریکن ائیر فورس پر سکوت طاری تھا حالانکہ terrorist Attack کی وارننگ موجود تھی۔

رپورٹ بتاتی ہے:

> There is incontrovertible evidence that the US Air Force all across the country was comprehensively "Stood Down" on the morning of September 11th. [289]

یہ ایک غیر متنازعہ حقیقت ہے کہ 11 ستمبر کی صبح امریکی فضائیہ مکمل طور پر خاموش تھی۔ 9/11 واقعہ کے دن امریکن ائیر فورس مکمل طور پر امریکن فضاؤں کی حفاظت کرنے میں ناکام ہو گئی۔ ائیر فورس یا ملٹری نے ایمرجنسی نافذ کر کے حملوں کو روکنے کی کوشش نہ کرنا بہت سے سوالات جنم دیتا ہے۔

---

[288] http://www.informationclearinghouse.info.article 4582.htm. Accessed 02-02-2012.

[289] http://www.informationclearinghouse.info.article 4582.htm. Accessed on 02-02-2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

9/11 جیسے واقعات پیش آنے کی پیشگی اطلاعات ہونے کے باوجود ائیر فورس کو ہائی الرٹ نہ کرنا ثابت کرتا ہے کہ 9/11 حملے بش انتظامیہ کے اپنے ہی پیدا کردہ ڈرامہ تھے۔

وار ایکونومی (War Economy)

9/11 کا ڈرامہ رچا کر اور تین ہزار نفوس کو قربان کر کے افغانستان پر حملہ کا جواز نکالا گیا۔ باطل طاقتیں قوت واحدہ بن کر افغانستان پر ٹوٹ پڑیں۔ لاکھوں انسانوں کا خون بہایا گیا۔ کھربوں ڈالرز کے املاک تباہ کیے گئے۔ اسامہ کا بہانہ بنا کر ابھرتے ہوئے اسلامی نظام پر وار کیا گیا۔ خطرہ یہ محسوس کیا گیا کہ اگر اس نظام کو افغانستان کی سرزمین پر مہلت دی گئی تو پڑوس کے ملک پاکستان میں اس کے اثرات پھیل جائیں گے۔ جہاں سے مغرب کو افغانستان کی نسبت زیادہ خطرہ محسوس ہو رہا تھا۔[290] امریکی معیشت کے لیے جنگیں بہت ضروری ہیں۔ اور دراصل ان کی معیشت کا سب سے اہم عنصر وار اکانومی (War Economy) ہے۔ سوویت یونین ٹوٹنے کے بعد امریکہ نئے دشمن کی تلاش میں نکل پڑا۔ عراق، افغانستان، صومالیہ میں جنگیں مناسب منصوبہ کے تحت لڑی گئیں۔[291]

مذکورہ بالا حقائق یہ ثابت کرتے ہیں کہ امریکہ کو 9/11 کی مکمل طور پر اطلاع تھی لیکن انہوں نے اس واقعہ کو روکنے کی بالکل کوشش نہیں کی کیونکہ ان واقعات کے ماسٹر مائنڈ بش انتظامیہ میں موجود تھے۔ بلڈنگ 7 سمیت ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی سکیورٹی کی ذمہ داری بش کے چھوٹے بھائی کے پاس تھی۔

بن لادن کا انکار

اسامہ بن لادن نے 28 ستمبر 2001 کراچی کے کوروزانہ امت کو انٹرویو دیتے ہوئے 9/11 واقعات سے لاتعلقی ظاہر کی۔ اُسامہ بن لادن کا 9/11 کی ذمہ داری لینے سے انکار کے باوجود چند دنوں بعد افغانستان پر حملہ کر دینا۔ اس حقیقت کو واضح کر دیتا ہے کہ 9/11 کا واقعہ اور افغانستان کا حملہ دونوں منصوبے ہی عالم اسلام کے خلاف امریکہ کے خطرناک کھیل کا حصہ تھا۔ اور اس خطرناک کھیل پر ہوم ورک

---

[290] محمد فہیم، ماہنامہ حکمتِ بالغہ، قرآن اکیڈمی جھنگ، مارچ 2012ء، ص 34۔
[291] روزنامہ نوائے وقت، 11 اپریل، 2012ء، ص 8۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

9/11 سے پہلے ہی مکمل تھا۔ اور اس حقیقت کو مذکورہ دلائل و براھین کی موجودگی میں نہیں جھٹلایا جا سکتا کہ 9/11 واقعہ ایک ان سائیڈ جاب (9/11 was an Inside Job) تھا۔

بن لادن کی جہادی تنظیم کا نام القاعدہ ہے جو 1988 میں منظر عام پر آئی۔ مغرب اور مغربی میڈیا نے امریکہ میں ہونے والے 11 ستمبر کے حملوں کا ذمہ دار القاعدہ کو قرار دیا۔ مغربی مصنف Angel Rabasa القاعدہ کے بارے میں اظہار خیال کرتا ہے:

> Investigations into Al-Qaeda sleeper cells in Europe in the wake of the september 11 attacks revealed widespread use of legtimate business and employment by Al-Qaeda. [292]

نائن الیون حملوں کی تفتیش کے دوران القاعدہ کے متعلق یہ انکشافات سامنے آئے کہ القاعدہ کے ارکان یورپ میں اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھنے کے لیے آمدنی کے لیے بڑے بڑے کاروبار اور بڑی نوکریاں کرتے ہیں۔ القاعدہ کے سربراہ اسامہ بن لادن نے نائن الیون واقعات کی ذمہ داری قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

اکرام ربانی لکھتے ہیں:

> After the September 11 attack Osama denied his involvement in the attack.In his denieal he praised those who carried ut the attack. It will be difficult t establish Bin Laden`s envolvement as all those who carried out the attack have perished.It proves that America`s blame on Bin Laden was not based on concrete evidence implicating Osama Bin Laden. [293]

یو ایس انٹیلی جینس (US Intellegence)

امریکی انٹیلی جینس سی آئی اے کا سالانہ بجٹ 30 ارب ڈالر سے زائد ہے۔ دنیا میں اس کے ایک لاکھ ہمہ

---

[292] Angel Rabasa , the Muslim world after 9/11, Publisher, Santa Monica, Ca: Rand, United State ,2004, P-45

[293] Ikram Rabbani, Pakistan Affairs, Caravan Book House Lahore, 2009, p.232

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقتی کارکنان کام کرتے ہیں۔ ایف بی آئی داخلی سلامتی کا ادارہ ہے۔ اس کا سالانہ بجٹ 3 ارب ڈالر سے زائد ہے۔ اس کے امریکہ میں 55 مراکز اور 27 ہزار 8 کارکن ہیں۔ جاسوسی کا ایک ادارہ NRO ہے جو جاسوسی سیاروں (Spy Satellites) کی مدد سے نگرانی کرتا ہے۔ ایک ادارہ نیشنل سکیورٹی اتھارٹی (NSA) ہے۔ اس کے کارکن دنیا کی ہر زبان کے ماہرین ہیں۔ اس کے علاوہ نو مزید خفیہ ایجنسیاں ہیں گویا صرف جاسوسی کی معلومات کے حصول کے لیے امریکہ سالانہ 77 ارب ڈالر خرچ کرتا ہے۔[294] حیرت ہے کہ امریکی جاسوسی نیٹ ورک کی موجودگی کے باوجود القاعدہ کا اتنی آسانی سے ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹاگون کو نشانہ بنانا کیونکر ممکن ہو سکتا ہے؟؟؟

ایک نظریہ یہ بھی ہے کہ اُسامہ کو خود یو ایس انٹیلی جینس (US Intellegence) نے 9/11 جیسا ڈرامہ رچانے کے لیے استعمال کیا۔ کہا جاتا ہے کہ 9/11 کے لیے امریکہ کے پاس اُسامہ اور القاعدہ سے بہتر کوئی انتخاب نہ تھا۔ انہوں نے اپنے خفیہ اہلکاروں کو اسامہ کو پتہ چلے بغیر اُسامہ اور القاعدہ کے قریب کر دیا۔ القاعدہ کے 19 ارکان کو ہوائی جہاز اُڑانے کی تربیت دی گئی اور گیارہ ستمبر کو صبح انہیں چار مسافر جہاز اغوا کرنے کا ٹاسک دیا گیا۔ ہمیشہ کی طرح 9/11 کی صبح بھی ایئر پورٹ سکیورٹی ہائی الرٹ تھی مگر سکیورٹی کو خفیہ حکم تھا کہ فلاں 19 لوگوں کی تلاشی نہیں لی جائے گی لہذا ان 19 لوگوں نے بغیر کسی رکاوٹ کے چار ہوائی جہازوں کو اغوا کیا اور ان کا رُخ ٹوئن ٹاورز اور پینٹاگون کی طرف موڑ دیا۔ اگر کنٹرول ٹاورز کا عملہ چاہتا تو ایئر فورس کو اطلاع دیتا تو صرف چالیس سکینڈ میں جہازوں کو فضا میں تباہ کیا جا سکتا تھا لیکن چونکہ یہ بش جونئیر کا پلان تھا۔ اس لئے ایئر فورس اور دوسرے سکیورٹی حکام یہ ڈرامہ چپ چاپ دیکھتے رہے۔ جہاز ٹکرائے اور ساتھ ہی ٹوئن ٹاورز کی Basement میں نصب ریموٹ کنٹرول بم بھی پھٹنے لگے اور طے شدہ منصوبہ کے مطابق زمین بوس کر دیا گیا۔ WTC7 کی عمارت بھی زمین بوس

---

[294] The Guardian, 20 September 2001, p. 5
https://www.theguardian.com/world/2001/sep/21/september11.usa25
Accessed 22 June 2023.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئی جس سے کوئی جہاز نہیں ٹکرایا تھا۔ اس کی ویڈیو Youtube پر بھی موجود ہے۔[295]

ایک رپورٹ کے مطابق اُسامہ بن لادن کو سی آئی اے نے خود تربیت دی۔ رپورٹ بتاتی ہے:

> The Alleged mastermind behind the 9/11 terrorist attacks, saudi Born Osama, was recruited during teh soviet Afghan war, ironically under the suspices of the CIA, to fight soviet invaders. [296]

مذکورہ بالا عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ 9/11 حملوں کے ماسٹر مائنڈ سعودی اسامہ بن لادن کو سی آئی اے نے خود روس افغان جنگ کے دوران روس کیخلاف لڑنے کے لیے تربیت دی۔ دوسری طرف اُسامہ بن لادن نے امریکہ کی کسی بھی سپورٹ کا علم ہونے کا انکار کر دیا۔

ایک رپورٹ بتاتی ہے:

> The CIA'S beardman confirmed in this regard, Usama was not aware of the role he was playing on behalf of washington. According to Bin Laden, Neither I, nor my brothers, saw evidecne of American help.[297]

مذکورہ بالا عبارت ظاہر کرتی ہے کہ اُسامہ بن لادن نے امریکہ یا سی آئی اے کی کسی ٹریننگ یا پاسپورٹ کا انکار کر دیا۔ یہ عبارت حقائق کے برعکس ہے کیونکہ امریکہ نے روس کے خلاف مجاہدین کی جنگ کو Holy War قرار دیا تھا اور کھلے عام مجاہدین کو سپورٹ کر رہا تھا۔ اور بڑی حد تک ممکن بات ہے کہ سی آئی اے نے بن لادن کو تربیت دی ہو۔

نائن الیون کمیشن (9/11 Commission)

امریکی عوام کے اصرار پر امریکہ نے 11 ستمبر کے واقعات کی تفتیش کے لیے کمیشن بنایا۔ کمیشن نے نائن الیون رپورٹ میں اسلامی دہشت گردی کو مغرب کے لیے اصل خطرہ بتایا۔ القاعدہ کو 11 ستمبر کے حملے کا

---

[295] Ammar Chaudhary at http://www.urdu-columns.com. Accessed on 04-07-2012.

[296] http://metaexistence.org/fakewar.com. Accessed on 15-07-2012

[297] http://metaexistence.org/fakewar.com. Accessed on 15-07-2012

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملزم ٹھہرایا۔ کمیشن نے 9/11 کے حقائق جاننے کی بجائے اسلامی دہشت گردی کی نئی اصطلاح ایجاد کی۔[298] 9/11 کمیشن کا دہشت گردی کو اسلامی دہشت گردی کا نام دینے سے انجیر کی وہ پتیاں فضا میں بکھر گئیں جن کے پیچھے امریکہ اور اسرائیل نے اپنا ایجنڈا کو چھپا رکھا تھا۔ نائن الیون کمیشن کی اصل رپورٹ کو امریکی عوام الناس سے چھپایا گیا۔ محض 28 صفحات کی اشاعت کئے گئے۔

ڈاکٹر مجاہد کامران لکھتے ہیں:

> Former member of the official 9/11 Commission Max Cleland resigned from the Commission as a protest. He stated:8 It is a national scandal.This investigation is now compromised. One of these days we will have to get the full story because the 9- 11 issue is so important to America. But this White House wants to cover it up. [299]

صیہونی ایجنڈا (The Zionist Agenda)

Paul-Craig-Roberts 9/11 اور وار آن ٹیرر کے بیانیے کو صیہونی ایجنڈا قرار دیتا ہے جو بہت سارے حقائق کے تناظر میں درست معلوم ہوتا ہے۔

Paul-Craig-Roberts لکھتا ہے:

> American leaders have called the 9/11 attacks had been one of the darkest days in the history of the country.US officials assert that the attacks were carried out by 19 al-Qaeda terrorists, 15 of them Saudi nationals, but many experts and independent researchers have raised questions about the official account.They believe that rogue elements

---

[298] Kean, Thomas H., and Lee Hamilton. The 9/11 commission report: Final report of the national commission on terrorist attacks upon the United States. Vol. 1. Government Printing Office, 2004.

[299] Kamran, Mujahid. 9/11 & the New World Order. University of the Punjab, 2013, P.4

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

> within the US government, such as former Vice President Dick Cheney, orchestrated or at least encouraged the 9/11 attacks in order to accelerate the US war machine and advance the Zionist agenda. [300]

صیہونیوں کے پلان کے عین مطابق امریکہ کی وار آن ٹیرر کو صلیبی جنگ(Crusade) میں بدل دیا گیا۔ اسلامی دہشت گردی کی اصطلاح سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نام نہاد جنگ اُسامہ بن لادن کے خلاف نہیں بلکہ عالم اسلام کے خلاف ہے۔ امریکہ کا جریدہ Baltimore Sun لکھتا ہے کہ اسلام کے اندر بنیادی نظریاتی تحریک دراصل جہادی تحریک ہے۔ مغرب کو اصل خطرہ القاعدہ سے نہیں بلکہ اسلام کے بنیادی نظریے سے ہے۔[301] 9/11 کمیشن اسلام کے اندر موجود نظریاتی تحریک کا حل یہ تجویز کرتا ہے کہ یہ کوئی ایسی صورت حال نہیں ہے جس پر امریکہ سودا بازی کرے یا بات چیت کرے۔ اسے بس تباہ کیا جا سکتا ہے۔ یا اس کو تنہا کیا جا سکتا ہے۔ کمیشن نے الزام لگایا کہ ابن تیمیہ، سید قطب اور اخوان المسلمین کے زیر اثر ایک چھوٹی سی اقلیت نے دہشت گردی کو ایک مسلک کے طور پر فروغ دیا۔[302]

9/11 کمیشن نے سارا زور اسلام مخالف بش انتظامیہ کی وکالت پر لگا دیا۔ اسلام کی نظریاتی تحریک کو بگاڑ کر پیش کیا گیا۔ اسلام اور مغرب کے درمیان خلیج کو کم کرنے کی بجائے بڑھایا گیا۔ مسلمانوں کی نظریاتی اساس پر حملہ کیا گیا۔ وار آن ٹیرر کے نام پر معصوم مسلمانوں کو قتل عام کے ساتھ ساتھ 9/11 کو بہانہ بنا کر مسلمانوں کے نظریات اور تہذیب و ثقافت پر بھی حملہ کر دیا گیا۔

مبینہ اسلامی انتہا پسندوں کا کلبوں، کینیڈا اور جرمنی کے سفر کرنا، امریکہ کے بڑے شہروں میں رہنا اور وہاں پر ہوائی پروازوں کی مشقیں کرنا امریکہ کے مہنگے ترین جاسوسی نظام کی مکمل طور پر ناکامی ہے یا دوسری طرف یہ سب امریکی ایجنسیوں کا اپنا بنایا ہوا پلان تھا۔ غالب گمان ایجنسیوں کے پلان کی طرف

---

[300] https://www.presstv.ir/Detail/2022/09/11/689046/Official-US-story-of-9-11-is-false--Paul-Craig-Roberts

[301] اسرار الحق، مترجم: وسیم الحق، اسلام اور مغرب کا تصادم، فضلی بک سپر، کراچی 2007ء، ص209۔

[302] اسرار الحق، اسلام اور مغرب کا تصادم، ص212۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتا ہے۔ کیونکہ ایک سچا مسلمان مجاہد کبھی بھی عوام الناس پر حملہ نہیں کر سکتا اور نہ ہی اتنے مضبوط امریکی انٹیلی جینس کی مدد کے بغیر ایسا کارنامہ سرانجام دینا ممکن دکھائی دیتا ہے۔ لہذا مذکورہ 19 ہوئی جیکرز ایجنسیوں کے اپنے ہی تربیت یافتہ لوگ ہو سکتے ہیں۔ جنہیں امریکہ جیسے ملک میں اس قدر Facilitate کیا گیا۔ بعد ازاں ان لوگوں پر اسلام کا لیبل لگا کر مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تا کہ اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کے ساتھ ساتھ نیو ورلڈ آرڈر (New World Order) کے لئے عالمی مہم جوئی کی راہ ہموار ہو سکے گویا امریکہ نے ایک تیر کے ساتھ دو شکار کرنے کی کوشش کی۔ مسلم صاحبان علم و دانش نے نائن الیون کی آڑ میں وار آن ٹیرر War On Terror کے نام پر امریکہ کی ریاستی دہشت گردی پر مضبوط دلائل کی بنیاد پر تنقید کی لیکن یورپ کے انسانی حقوق کے علم برداروں کی بڑی تعداد نے اس ظلم اور زیادتی پر اپنے ہونٹ سی لئے۔ البتہ امریکہ کی نام نہاد جنگ (وار آن ٹیرر) جیسے جیسے طویل ہوئی مغرب کے اندر سے ہی اس کے خلاف آوازیں اُٹھنے لگیں اور نائن الیون کی حقیقت سے بھی نقاب اٹھنے لگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب چہارم: وار آن ٹیرر کا مطالعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ورلڈ ٹریڈ سنٹر (World Trade Center)

نیویارک میں واقع ورلڈ ٹریڈ سنٹر (World Trade Center) ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کو ایسی تباہی آئی جس کے اثرات کو پوری دنیا نے محسوس کیا۔ نیویارک دنیا کا انتہائی اہم شہر ہے پوری دنیا کی سیاست کا مرکز ہے اقوام متحدہ کے دفاتر بھی اسی جگہ قائم ہیں۔ جہاں حفاظت اور سیکورٹی کا نظام بھی پوری دنیا میں سب سے زیادہ سخت ہے۔[303] اس کے باوجود اتنا بڑا واقعے کا رونما ہو جانا حیران کن ہے۔ اس واقعہ سے یہ نتیجہ نکالنا آسان ہے کہ سپر طاقت امریکہ نہیں سپر طاقت کوئی اور ہے۔ جسے ماڈرن دنیا ماننے کو تیار نہیں۔ مسلمان اسی کو سپر طاقت مانتے ہیں اور وہ سپر طاقت اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی ہے۔ جس کا حکم ساری کائنات پر چلتا ہے۔ 9/11 واقعے کا مجرم اور ملزم صرف اور صرف مسلمان کو قرار دیا گیا۔ مسلمان کا جرم صرف کلمہ طیبہ کا اقرار ہے۔ کلمہ طیبہ کا اقرار ہی اہل دنیا کے لیے دہشت گردی ہے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ بموں، میزائلوں اور انسانی بستیوں پر آگ برسانے سے نہیں جیتی جا سکتی۔ عالمی استعمار نے 200 سال یہ جنگ لڑی اور بالآخر آزادی کی تحریکوں سے معاملہ کرنا پڑا اور کل کے دہشت گرد آج کے سیاسی قائد، ہیرو اور حکمران بن گئے۔ امریکہ اس کا تجربہ ویت نام، چلی، اور کمبوڈیا میں کر چکا ہے۔ برطانیہ نے ساری دنیا میں شکست کھانے کے بعد بالآخر شمالی آئرلینڈ میں بیس سال کی عسکری جنگ کے بعد اسی شین فین سے معاملات طے کیے جس کا نام لینا اور جس کی قیادت کی آواز اور تصویر بھی ریڈیو اور ٹی وی پر ممنوع تھی۔[304]

نیویارک میں گیارہ ستمبر کے حملوں کے چند ہفتے بعد ہی امریکہ نے دہشتگردی کے خلاف عالمی جنگ چھیڑ دی تھی۔ امریکہ نے دہشتگردی کے خلاف جنگ کا نام وار آن ٹیرر (War on Terror) رکھا گیا۔ وار آن ٹیرر ازم کے تحت امریکہ نے ان لوگوں سے نمٹنا تھا جو القاعدہ کی طرح ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملوں میں براہ راست ملوث تھے یا پھر افغان طالبان کی شکل میں اس تنظیم کے سہولت کار تھے۔ امریکہ نے 40 ممالک

---

[303] ماہنامہ التجوید، فیصل آباد، مارچ 2002ء، ص 1۔

[304] خورشید احمد، دہشت گردی کا خاتمہ یا نئی صلیبی جنگ، ماہنامہ ترجمان القرآن ادارہ ترجمان القرآن لاہور، اکتوبر 2001ء، ص 17۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر مشتمل اتحادی فوج بنائی۔ یہ مغربی میڈیا کا کمال تھا کہ نہ صرف غیر مسلم دنیا نے امریکہ کو سپورٹ کیا جبکہ مسلم دنیا اور اس کی تنظیم او آئی سی OIC نے امریکہ کو اپنا تعاون پیش کیا۔

اکرام ربانی لکھتے ہیں:

> The USA formed a coalition of nearly forty nations to wage US war against terrorism. The forty nations coalition fully supported the US in its war against the terrorism. The Rest of the nations also backed USA war against terrorism.Most significant support came from the OIC extended full backing to the US war against the torrorists and their network. [305]

9/11 کا دن امریکہ میں ہر سال ریاستی سطح پر منایا جاتا ہے۔ لوگ 9/11 کی جگہ جمع ہوتے ہیں، پھول چڑھاتے ہیں، ماتمی گیت گاتے ہیں۔ صدر امریکہ اور نیویارک کے میئر ان اجتماعات میں شریک ہوتے ہیں۔ امریکی اس عزم کو تازہ کرتے ہیں کہ دنیا کو دہشت گردی سے پاک کر دیا جائے گا۔

Jackson لکھتا ہے:

> War on terrorism, term used to describe the American-led global counterterrorism campaign launched in response to the terrorist attacks of September 11, 2001. In its scope, expenditure, and impact on international relations, the war on terrorism was comparable to the Cold War; it was intended to represent a new phase in global political relations and has had important consequences for security, human rights, international law, cooperation, and governance. [306]

---

[305] Ikram Rabbani, Pakistan Affairs, Carvaan Book House, Lahore, 2009, P.232

[306] Jackson, Richard. "war on terrorism". Encyclopedia Britannica, 11 Sep. 2023, https://www.britannica.com/topic/war-on-terrorism. Accessed 19 September 2023.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ورلڈ ٹریڈ سنٹر (World Trade Center) پر حملے کے بعد امریکہ نے انتہائی بے رحمی سے 7 اکتوبر 2001 میں افغانستان پر فوجی یلغار کر دی۔ لاکھوں نہتے معصوم اور بے گناہ افغان مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا۔ اس کا ذکر ہمیشہ تاریخ میں سیاہ الفاظ سے کیا جاتا رہے گا۔ باراتوں، مسجدوں اور دیہاتوں پر بے رحمی سے بمباری کے باوجود امریکہ دنیا بھر کی 62 فوجوں کے ساتھ صرف کابل تک محدود رہا۔[307]

ٹیررازم (Terrorism)

ٹیرر ازم (Terrorism) کے تصور نے اس وقت جنم لیا تھا جب یہودی نے کچھ رومن سپاہیوں کو قتل کیا اور ان کی پراپرٹی کو بھی تباہ کر دیا لیکن دہشت گردی کی اصطلاح کا استعمال پہلی بار 1793 میں فرانس کے انقلاب کے حوالے سے اس وقت سامنے آیا جب (Reign of terror) کی ٹرم استعمال کی گئی اور لطف کی بات یہ ہے کہ افراد یا گروپوں کو دہشت گرد کہا گیا۔ روس کے انقلاب کے وقت بھی جو مظالم ڈھائے گئے اس کو بھی دنیا نے ریاستی دہشتگردی کہہ کر پکارا۔ دوسری جنگ عظیم (World War II) کے اختتام پر بیسویں صدی کے وسط سے ہی جب ائرلینڈ (Ireland) اور برطانیہ اور فرانس کی مقبوضہ نو آبادیوں کے لوگوں نے اپنی آزادی کے لیے شروع کی تو اس کو انفرادی گروپوں کے ٹیرر ازم کا نام دیا گیا۔ مشرق وسطیٰ میں جب فلسطینیوں نے اپنی آزادی کے لیے معرکے شروع کیے تو پھر مغربی اصطلاح میں ٹیرر ازم انٹرنیشنل ہو گیا۔[308]

انٹرنیشنل ٹیرر ازم (International Terrorrism) کو بین الاقوامی ناانصافیوں نے جنم دیا۔ نائن الیون سے پہلے امریکہ اور مغرب جس چیز کو آنکھیں بند کر کے دہشت گردی کہتے رہے۔ اس کی جڑیں دراصل ، فلسطینی بستیوں میں قید نہتے مسلمانوں کی مہاجر کیمپوں میں انسانیت سوز مظالم کا شکار ہونے والوں کی آہوں اور کشمیر کے قبرستانوں کے ان سناٹوں میں تھیں جہاں تقریباً 90 ہزار بے گناہ کشمیری بچے، بوڑھے اور درندگی کا نشانہ بننے والی کئی حاملہ عورتں کے جسد خاکی دفن ہیں۔

---

[307] محمد اسلم لودھی، ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور، دسمبر 2009ء، ص 67۔
[308] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 30 نومبر 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وار آن ٹیرر (War on Terror)

20 ستمبر 2001ء کو وار آن ٹیرر War on Terror کی اصطلاح[309] استعمال بُش (Bush) نے سب سے پہلے کی۔ بعد ازاں القاعدہ اور دینی و جہادی تنظیموں کے خلاف آپریشن کو وار آن ٹیرر کا نام دیا گیا۔ وار آن ٹیرر War on Terror کے آغاز میں جارج بش نے اعلان کیا تھا کہ امریکی حکومت صرف چند ہفتوں میں دہشتگردوں کا صفایا کر دے گی۔ بش انتظامیہ نے میڈیا پر دعویٰ تو امن اور استحکام لانے کا کیا گیا تھا لیکن نام نہاد وار آن ٹیرر میں امریکہ خطے میں امن و استحکام نہ لا سکا۔

بش نے امریکی سرکاری پالیسی کا اعلان کیا:

> The attack took place on American soil, but it was an attack on the heart and soul of the civilized world. And the world has come together to fight a new and different war, the first, and we hope the only one, of the 21st century. A war against all those who seek to export terror, and a war against those governments that support or shelter them. [310]

وار آن ٹیرر اور اقوام عالم

9/11 کے فوری بعد جارج ڈبلیو بش نے ساری دنیا کو للکار کر کہا تھا فیصلہ کر لو۔ تم ہمارے ساتھ ہو یا نہیں۔ 196 ممالک نے امریکہ کو سپورٹ کیا جبکہ 142 ممالک نے نائن الیون سے وابستہ مختلف ملزموں کے بنک اکاؤنٹ فریز کئے۔

> 196 countries support the financial war on terror; 142 countries have acted to freeze terrorist assets. [311]

---

[309] Croft, Stuart. Culture, crisis and America's war on terror. Cambridge University Press, 2006.

[310] The Global War on Terrorism, U S Department of State
https://2001-2009.state.gov/s/ct/rls/wh/6947.htm
Accessed 21 September 2023

[311] https://2001-2009.state.gov/s/ct/rls/wh/6947.htm

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امریکہ نے نائن الیون واقعات کو گلوبل ٹرارزم(Global Terrorism) قرار دیا اور عالمی اتحاد قیادت کرتے ہوئے طالبان حکومت ختم کرنے کے عزم پر کمربستہ ہو گیا۔

Esposito لکھتا ہے:

> This is a time to remember the events of September 11 and to respond: a time to remember the victims, those who died and their families. It is also a time for the international community, governments, religious leaders, opinion makers, intellectuals, academics, and citizen s to respond. The United States–led coalition has brought an end to Taliban rule, the first major step in the war against global terrorism. [312]

دنیا نے امریکہ سے کہا کہ ہاں ہم افغانوں کے خلاف تمہارا ساتھ دیں گے ان انیس ہائی جیکروں میں سے کسی کا تعلق افغانستان سے تھا نہ عراق سے۔ لیکن جارج بش نے پہلے اُسامہ کو مجرم قرار دیا پھر سارا ملبہ افغانستان کے سر ڈال دیا کہ وہ بن لادن کا میزبان ہے۔

اکرام ربانی لکھتے ہیں:

> The Bush administration announced that it will search out the terrorists and punish the prime suspect and demanded that the Taliban should hand him over to the US for trial.The US declared it would be also take action against those countries harbouring the terrorists. The US administration held Taliban responsible for protecting Osama Bin Laden and providing bases to his terrorists network Al-Qayeda to operate against the USA. [313]

امریکہ نے اقوام متحدہ کو بھی ساتھ ملالیا اور 50 ممالک کو ساتھ ملا کر افغانستان کی اینٹ سے اینٹ

Accessed 21 September 2023

[312] John L. Esposito, UNHOLY WAR: Terror in the Name of Islam, OXFORD University Press, 2002, p.160

[313] Ikram Ribbani, Pakistan Affairs, Caravan book house, Lahore,2009, p.231

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بجادی۔ تاہم ملا عمر (Mulla Omar) نے افغانستان میں امریکی فوج کی مزاحمت کی تاریخ رقم کر دی۔ دنیا میں کوئی بھی غیر ملکی جارحیت کے خلاف سینہ تان کر کھڑا ہو جانے والا ہیرو کہلاتا ہے۔ لیکن افغانستان پر امریکی قبضے کے خلاف اپنے فراخ سینوں پہ گولیاں کھانے والے افغان اس اعزاز سے محروم ہیں۔ اس لیے کہ مارنے والا امریکہ ہے اور مرنے والا مسلمان ہے۔ مزید یہ کہ اس کے چہرے پہ گھنی داڑھی ہے۔ کسی نے ان کے لیے نغمے نہ لکھے، کسی نے ان کے مجاہدانہ بانکپن کو خراج تحسین پیش نہ کیا کسی نے ان پر فلمیں نہ بنائیں اور کسی نے ان کی جوانمردی کے افسانے نہیں لکھے۔ افسوس دنیا نے طالبان کے جذبہ آزادی کو ٹھکرا دیا۔ بش انتظامیہ نے اصل مجرموں کے تعین اور سزا کو پس پشت ڈال کر نظام انصاف و قانون کے برعکس عالمی جنگ (Global war) کا آغاز کیا۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ پاکستان کے پرویز مشرف نے قوم کی سوچ کے برعکس مسلمان دوست ملک کے خلاف اپنا کندھا پیش کر دیا۔

ہنری کسنجر (Henry Kissinger)

ویت نام، کمبوڈیا اور چلی میں لاکھوں انسانوں کی نسل کشی (Genocide) کے ذمہ دار ہنری کسنجر Henry Kissinger کا دارآن ٹیرر اور 9/11 پر رد عمل تھا۔ اگرچہ اس کے بارے میں یقینی بات نہیں کہی جا سکتی کہ اس اقدام کے پیچھے بن لادن کا ہاتھ تھا یا نہیں مگر فوری تاریخی اقدام ضروری ہے۔ یہ اسی طرح اختتام کو پہنچے جس طرح پرل ہاربر کا حملہ اختتام کو پہنچا تھا۔

Henry Kissinger کہتا ہے:

> The government should be charged with a systematic response that, one hopes, will end the way that the attack on Pearl Harbor ended with the destruction of the system that is responsible for it. That system is a network of terrorist organizations sheltered in capitals of certain countries. In many cases we do not penalize those countries for sheltering the organizations; in other cases, we maintain something close to normal relations with them.[314]

[314] The Washington Post, September 12, 2001

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسٹیوڈیلوری(Steve Deliwe)

اسٹیوڈیلوری (Steve Deliwery) نیو یارک پوسٹ میں لکھتا ہے کہ ۲۱ویں صدی کے اس پرل ہاربر کا جواب اتنا ہی سادہ ہونا چاہیے. بلا تاخیر حرامیوں کو قتل کر دو۔ ان کو ریزہ ریزہ کر دو، ضرورت پڑے تو تو زہر دے دو اور وہ شہر او ملک جو ان کیڑے مکوڑوں کی سرپرستی کرتے ہیں ان پر بم باری کر دو۔

Steve Deliwery لکھتا ہے:

> THE response to this unimaginable 21st century Pearl Harbor should be as simple as it is swift – kill the bastards.No, I don't mean hunt them, arrest them, extradite them and prosecute them in a court of law.I mean a far quicker and neater form of retribution for this cabal of cowards. A gunshot between the eyes, blow them to smithereens, poison them if you have to.[315]

این کملٹر(N. Kamilter)

انگریز خاتون این کملٹر N. Kamilter نے زور دیا کہ یہ اسکا وقت نہیں کہ اس خاص دہشت گردی کے حملے میں براہ راست ملوث افراد کا پتہ چلایا جائے بلکہ ہمیں ان ممالک پر حملہ کر دینا چاہیے۔ جس طرح ہم نے جرمن شہروں پر کارپٹ بم باری کی وہ جنگ تھی اور یہ بھی جنگ ہے۔

نیو یارک ٹائمز لکھتا ہے:

> Within an hour of the attacks, the United States was on a war footing. The military was put on the highest state of alert, National

---

https://www.washingtonpost.com/archive/opinions/2001/09/12/destroy-the-network/7f883c55-71f2-4da1-aa9d-74bab4e3fd6a/

Accessed on 07-07-2023

[315]Steve Dunleavy, SIMPLY KILL THESE BASTARDS,

New York Post, September 12, 2001.

https://nypost.com/2001/09/12/simply-kill-these-bastards/

Accessed on 07-07-2023

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

> Guard units were called out in Washington and New York and two aircraft carriers were dispatched to New York harbor. President Bush remained aloft in Air Force One, following a secretive route and making only brief stopovers at Air Force bases in Louisiana and Nebraska before finally setting down in Washington at 7 p.m. His wife and daughters were evacuated to a secure, unidentified location.[316]

مذکورہ بالا مذکورہ امریکی عہدیداروں کے بیانات اور تجاویز سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ امریکیوں نے اپنے مذموم مفادات کی خاطر ایک پرل ہاربر 9/11 کی شکل میں پیدا کیا اور اسے دنیا کی ہمدردی حاصل کرنے کے لیے بھرپور انداز میں استعمال کیا۔

رچرڈ جیکسن (Richard Jackson)

وار آن ٹیرر ازم امریکہ نے ایک خاص منصوبہ بندی کے ساتھ شروع کی لیکن ناقدین کا کہنا ہے کہ امریکہ اپنے مقاصد میں ناکام ہوا۔

Richard Jackson لکھتا ہے:

> Critics argued that the failures of America's counterterrorism campaign outweighed its successes. They contended that the war in Afghanistan had effectively scattered the al-Qaeda network, thereby making it even harder to counteract, and that the attacks in Afghanistan and Iraq had increased anti-Americanism among the world's Muslims, thereby amplifying the message of militant Islam and uniting disparate groups in a common cause. Other critics alleged that the war on terrorism was a contrived

---

[316] The New York Times, September 12, 2001, https://www.nytimes.com/2001/09/12/us/us-attacked-president-vows-to-exact-punishment-for-evil.html Accessed on 07-07-2023

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

> smokescreen for the pursuit of a larger U.S. geopolitical agenda that included controlling global oil reserves, increasing defense spending, expanding the country's international military presence, and countering the strategic challenge posed by various regional powers. [317]

ڈیوڈ ملی بینڈ (David Miliband)

ڈیوڈ ملی بینڈ کا ایک مضمون (War on terror was wrong) کے عنوان سے دی گارڈین میں شائع ہوا جس کا مفہوم یہ ہے کہ ۹/۱۱ کے بعد اب یہ واضح ہو گیا ہے کہ انتہا پسندی کے خوفناک پھل (Offspring) دہشت گردی تشدد کو روکنے کی اپنی کوششوں کو جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ ۹/۱۱ کے بعد سے دہشت گردی کے جنگ کے تصور نے ہی پورے نقشے کو مرتب کیا ہے۔ دہشت گرد گروپوں کے محرکات اور شناختیں مختلف ہیں لشکر طیبہ کی جڑیں پاکستان میں ہیں اور ان کا مقصد (Cause) کشمیر ہے۔ اسی طرح حزب اللہ چولان کی پہاڑیوں پر قبضے کے خلاف مزاحمت کی علمبردار ہے جیسے ۷۰ کے عشرے کی IRA, Bader meinof اور ETA کی یورپی دہشت گردی تحریکوں کے اہداف مختلف تھے۔[318]

پاول رابرٹس (Paul Roberts)

ڈاکٹر پاول کریگ رابرٹس (Paul Roberts) جو امریکہ کے سابق اسسٹنٹ سیکرٹری آف ٹریژز ہیں نے اپنے مضمون میں انکشاف کیا کہ ۹/۱۱ کا حملہ بش انتظامیہ کے عہدیداروں سی آئی اے اور موساد کی مشترکہ کارستانی کا نتیجہ تھا جس کا مقصد عرب ممالک کو اپنا مطیع بنایا اور افغانستان و عراق پر کاروائی کو جواز پیدا کرنا تھا۔ یہ ایک خود ساختہ ڈرامہ تھا۔

> It was obvious to me early that 9/11 was an

---

[317] Jackson, Richard. "war on terrorism". Encyclopedia Britannica, 11 Sep. 2023, https://www.britannica.com/topic/war-on-terrorism. Accessed 19 September 2023.

[318] ڈاکٹر انیس احمد، امت مسلمہ کو درپیش چیلنج اور ہماری ذمہ داری، ص 31۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

> inside job, a false flag event blamed on Muslims in order to justify two decades of a 'war on terror' whose purpose was to destroy Israel's Middle Eastern opponents," he wrote, adding that "and profits and power for the US military/security complex are all the 'war on terror' was about. [319]

Paul Roberts لکھتا ہے:

> For 21 years I reported on the independent investigations and findings of scientists, scholars, engineers, and architects that concluded on the basis of hard evidence that the government's narrative was a false account. [320]

وار آن ٹیرر اور افغانستان

9/11 کے بعد 7 اکتوبر 2001 کی شب تقریباً چالیس لڑاکا بمبار طیاروں نے بیک وقت کابل جلال آباد، قندھار اور مزار شریف پر حملہ کیا۔ دنیا کی سب سے بڑی عسکری قوت دنیا کی سب سے نہتی قوم پر ٹوٹ پڑی تھی۔ افغان مسلمانوں کا خون گرانے کے بعد بھی امریکہ فتح حاصل نہیں کر سکا۔ طالبان اور دوسرے مزاحمتی گروپوں کے ساتھ بات چیت کا راستہ ڈھونڈا ڈھونڈا گیا۔ امریکی صدر جارج بش نے 9/11 کے بعد افغانستان پر حملہ آور ہوتے وقت اسے کروسیڈز (Crusades) کا نام دیا تھا اور افغانستان کو پتھر کے دور تک پہنچانے کے عزم کا اعلان کیا۔ نوائے وقت کی رپورٹ کے مطابق طالبان کے رد عمل کے بعد امریکہ نے افغانستان سے باعزت نکلنے کے لئے مذاکرات کے لئے تگ و دو شروع کر دی۔[321] وار آن ٹیرر کا بیانیہ بنا کر امریکہ نے افغان وار شروع کر دی حالانکہ 19 ہوائی قذاقوں میں ایک بھی افغان باشندہ نہ تھا۔

---

319 https://www.presstv.ir/Detail/2022/09/11/689046/Official-US-story-of-9-11-is-false--Paul-Craig-Roberts Accessed 10 September 2023

320 https://www.presstv.ir/Detail/2022/09/11/689046/Official-US-story-of-9-11-is-false--Paul-Craig-Roberts Accessed 10 September 2023

321 روزنامہ نوائے وقت لاہور، 11 ستمبر 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Paul Craig Robersts لکھتا ہے:

> Following the 9/11 attacks, the United States under the presidency of Republican George W. Bush invaded and occupied Afghanistan, despite the fact that no Afghan was involved in the attacks. The occupation continued for 20 years. Hundreds of thousands of Afghans died in the US war on the country. [322]

افغان قیادت کا عزم تھا کہ وہ اپنی آخری روٹی اور گولی تک حملہ آوروں سے لڑینگے ان کے اس عزم پر افغانوں کی تاریخ شاہد ہے کہ انہوں نے اپنے وقت کی سپر پاور روس اور برطانیہ کو شکست دی تھی۔ بیسویں صدی کے آخر میں فولادی طاقت سے لیس سوویت افواج کا بھی بھرکس نکال کر رکھ دیا تھا اور اب امریکی اتحادی افواج کو بھی ناکوں چنے چبوا دیے۔ افغانی عوام کی استقامت نے امریکی عالمی برتری کا بت پاش پاش کر دیا ہے۔ ایک ایک افغان امریکیوں کے لیے موت کا پیغام بنا ہوا ہے۔ امریکیوں کی شکست نوشہ دیوار ہے۔[323] اس سے یہ ثابت ہوتا ہے جو قوم خود غلامی قبول کرنے کے لیے تیار نہ ہو تو اُیسے دنیا کی کوئی طاقت غلام نہیں بنا سکتی۔

وار آن ٹیرر اور پاکستان

نائن الیون کے بعد ہزاروں میل دور جنوبی ایشیاء پاکستان اور دنیا بھر میں آج تک War on Terror کے نتائج اور اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ پاکستان، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور سوڈان کے علاوہ وہ چوتھا ملک تھا جس کے افغانستان کی طالبان حکومت کے ساتھ سفارتی تعلقات تھے۔ افغانستان پر فوجی چڑھائی کے لیے امریکی حکومت نے اس وقت کے پاکستان صدر جنرل پرویز مشرف کا کندھا استعمال کیا۔ جنرل پرویز مشرف نے پاکستانی عوام کی مخالفت کے باوجود امریکہ سے بھرپور تعاون کیا۔ 7 اکتوبر 2001

---

322 https://www.presstv.ir/Detail/2022/09/11/689046/Official-US-story-of-9-11-is-false--Paul-Craig-Roberts Accessed 13 September 2023

323 روزنامہ نوائے وقت لاہور، 11 ستمبر 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو افغانستان پر چڑھائی کر دی گئی۔[324] پاکستان بھر کی شہری آبادیوں میں روپوش ہونے والے طالبان اور القاعدہ کے ارکان کی گرفتاریوں کے لیے آپریشن کیے گئے بڑی تعداد میں افراد کو حراست میں کر امریکہ کے حوالے کر دیا گیا بعد میں گوانتاناموا ور بگرام جیل منتقل کیا گیا۔[325]

نائن الیون کے بعد جب افغانستان پر حملے کے لیے پاکستان کو چھاؤنی بنانے کا فیصلہ کیا گیا تو پاکستان میں اختیار واقتدار کا سرچشمہ صرف ایک جرنیل تھا۔ امریکیوں نے مشرف سے سارے معاملات طے کر لیے جو بہت ہی کمزور سودا گر ثابت ہوا۔ 2002 میں انتخابات کے باوجود وار آن ٹیرر کی صورت گری اور امریکہ سے معاملات کا مختار کل پرویز مشرف ہی تھا۔[326]

افسوسناک امر یہ ہے کہ پاکستانی حکومت کی پالیسی زمینی حقائق کے برعکس تھا جیسا کہ صدر زرداری وال سٹریٹ جرنل[327] (Wall Street Journal) کو انٹرویو دیتے ہوئے گلوبل وار آن ٹیرازم کو اپنی جنگ قرار دیا۔ مغرب اس جنگ سے بھاگنے کی تیاری کر رہا تھا جبکہ پاکستان مقتدر مغرب زدہ طبقہ اسے اپنی جنگ قرار دے کر مغرب کو اپنی وفاداری کا یقین دلانے میں مصروف تھا۔ پاکستان میں امریکی پالیسوں کے رد عمل میں دہشت گردی رونما ہوئی اور دنیا بھر میں امریکہ کی پالیسیاں اسلام دشمن ہیں۔ ۹/۱۱ کے بعد اس نوعیت کی دہشت گردی میں کمیت اور کیفیت ہر دو اعتبار سے بہت اضافہ ہوا ہے۔ اسامہ بن لادن اور ملا عمر تو صرف عنوان تھے اصل مقصد افغانستان اور عراق پر قبضہ اور اس پورے علاقے کے سیاسی نقشے کی تشکیل نو تھی۔[328] ۹/۱۱ کے کرداروں میں سے کسی پاکستانی نہ تھا لیکن جنرل مشرف نے ملک کو اس عالمی جنگ میں جھونک دیا۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ایک عجیب و غریب کردار یہ ہے کہ

---

[324] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 11 ستمبر 2012ء۔

[325] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 11 ستمبر 2012ء۔

[326] روزنامہ جنگ لاہور، 24 نومبر، 2011ء۔

[327] Stephens, Bret. "The most difficult job in the world." Wall Street Journal 20 (2008). https://www.wsj.com/articles/SB122307507392703831 Accessed 21 September2023

[328] خورشید احمد، پاکستان اور دہشت گردی کے خلاف امریکہ کی جنگ۔ ص 9۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہاد کو خطرہ بنا کر پیش کیا گیا کبھی انقلابی اسلام اور کبھی اسلامی فاشزم کی بات کی گئی۔ جب امریکہ نے ۷ اکتوبر ۲۰۰۱ء کو فوج کشی کی تو صدر مشرف نے کہا کہ ضمانت دی گئی ہے کہ ایکشن بہت کم وقت کے لیے ہو گا اور حدف بھی متعین ہو گا (Short and target)۔[329] لیکن ایسا کچھ نہ ہوا بلکہ جنگ طول پکڑتی گئی اور پاکستان کے اندر داخل ہو گئی۔ دہشت گردی کے خلاف یہ جنگ ایک گھناؤنا سامراجی کھیل ہے۔ امریکہ کی اس نام نہاد وار آن ٹیرر کے نام پر عالمی جنگ Global war سے قطعی علیحد گی (Delinkage) پاکستان کی سلامتی کا فوری تقاضا تھا۔ لیکن افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ ایسا نہ ہو سکا۔

ڈرون حملے (Drone Attacks)

دہشت گردی کے خلاف امریکی جنگ (War on Terror) نے پورے پاکستان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ امریکہ پاکستان کے ساتھ ڈبل گیم (Double Game) کھیل رہا ہے۔ افغانستان کو پاکستان کے باغیوں کے لیے جنت بنا دیا گیا ہے۔ یہ لوگ امریکی حکومت کا وہ ہتھیار ہیں جسے پاکستان پر آزمایا جا رہا ہے۔ پاکستان میں ڈرون حملوں کی وجہ سے دہشت گردی مزید پنپ رہی ہے۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ امریکہ خود ڈرون حملے کرواتا ہے۔ اور پھر اس کے بعد ان ڈرون حملوں کی آڑ میں خود دہشت گرپیدا کر کے ان کو جدید ہتھیاروں سے لیس کرتا ہے۔ ڈرون جملے اب ایک عالمی مسئلہ بن چکا ہے۔ کیونکہ ڈرون حملے عالمی قوانین کی صریحاً خلاف ورزی ہیں۔[330]

حیرت کی بات یہ ہے کہ ان خلافِ قانون ڈرون جملوں پر انسانی حقوق کی این جی اوز کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ مذکورہ بالا واقعات سے امریکہ کی عالم اسلام کے خلاف جارحیت اور دوغلی پالیسی واضح ہو کر سامنے آجاتی ہے۔ امریکہ کی نام نہاد War on terror کی وجہ سے پاکستان کی عوام کو پاک فوج کے خلاف صف آرا کرنے لئے امریکی ڈرون حملے روزمرہ کا معمول بن گئے اور ان کا شکار زیادہ تر عوام ہی ہوتے تھے۔ ردعمل کے طور پر پاکستانی اداروں پر خودکش حملے شروع ہو جاتے۔

---

[329] خورشید احمد، پاکستان اور دہشت گردی کے خلاف امریکہ کی جنگ، ص 16۔

[330] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 31 اکتوبر، 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوپن سوسائٹی فاؤنڈیشن کی رپورٹ بتاتی ہے:

> Over the past decade, U.S. drone strikes in Pakistan are estimated to have killed well over 2,000 individuals, including an unknown number of civilians. Interviews with current and former U.S. and Pakistani officials, the report documents civilian casualties and analyzes the broader threats of militancy and military operations in areas affected by drones. Despite Pakistan's strong public opposition to U.S. drone strikes, and the United States' promises on transparency, neither government has addressed the losses suffered by civilians. [331]

Year	People Killed	Year	People Killed	Year	People Killed
2004	6	2005	16	2006	94
2007	36	2008	252	2009	471
2010	755	2011	362	2012	212
2013	109	2014	115	2015	60
2016	11	2017	15	2018	1

Table: Drone attacks in Pakistan

پاکستان میں امریکی ڈرون حملوں سے عام لوگوں کی شہادتوں کا اندازہ مذکورہ بالا چارٹ سے لگایا جاسکتا ہے۔ سے امریکہ کی عالم اسلام کے خلاف جارحیت اور دوغلی پالیسی واضح ہو کر سامنے آجاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پٹھان عوام کو پاک فوج کے خلاف صف آرا کرنے لئے امریکی ڈرون حملوں کا شکار زیادہ تر عوام ہی ہوتے تھے۔

---

[331] https://www.opensocietyfoundations.org/publications/after-dead-are-counted-us-and-pakistani-responsibilities-victims-drone-strikes Accessed 21 September 2023

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

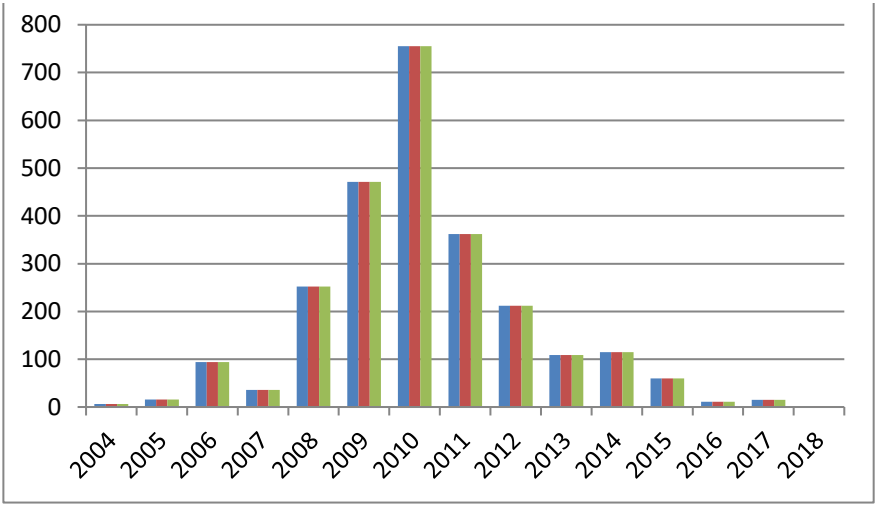

Chart: No of People killed by Drone Attacks[332]

ڈرون حملوں کے علاوہ امریکی فوجی اور بلیک واٹر کے کارندے پاکستان کے علاقوں میں پائے گئے۔ جیسا کہ ہیلری کلنٹن نے پاکستانی سرزمین پر امریکی فوجیوں کی موجودگی کا اعتراف اسطرح کرتی ہے انتہا پسندی اور دہشت گردی کو شکست دی جائے گی کہ ہم نے افغانستان اور وزیرستان میں اپنے فوجی کھوئے ہیں۔[333]

روسی جریدے پراودہ-(Pravda) نے ایک رپورٹ میں لکھا ہے کہ امریکی سی آئی اے کے ڈرون پروگرام کے تحت پاکستان میں جیتے جاگتے انسانوں کو کیڑوں مکوڑوں کی طرح ہلاک کیا جانا معمول بن چکا ہے۔ ورجینیا میں موجود سی آئی اے ہیڈ کوارٹر میں موجود میزائل برادر طیاروں کے کمپیوٹر پائلٹوں کی نگاہ میں پاکستان یا دنیا بھر میں ہیل فائر میزائل کی مدد سے دہشت گردوں کو ہلاک کیے جانے کا عمل (Bug Splat) قرار دیا جاتا ہے۔ یعنی کیڑوں کو ہلاک کر ڈالنا۔ پاکستان کے علاقے میر علی مسجد میں ڈرون حملے سے 10 نماز شہید اور تین زخمی ہوئے تھے لیکن مغربی میڈیا نے مسجد پر ڈرون حملے کی خبر دبا

[332] https://www.statista.com/statistics/428663/casualties-from-us-drone-strikes-in-pakistan/ Accessed 22 September 2023

[333] The News, 30 October, 2009.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دی۔[334] ڈرون حملوں میں مارے جانے والے معصوم مسلمان بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کو امریکی سی آئی اے کیڑے مکوڑوں کا نام دیتی ہے یعنی مسلمانوں کو امریکہ انسان ہی نہیں سمجھتا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے مسائل پر شور مچانے والی انسانی حقوق کی این جی اوز مکمل طور پر خاموش ہیں۔ اگر کوئی مسلمان اس پر رد عمل ظاہر کرے تو سی این جی اوز آسمان سر پر اٹھا لیتی ہیں۔

امریکی کانگریس لائبریری 1890ء سے 2001 تک 133 دفعہ مختلف ممالک میں امریکی فوجی مداخلت کی داستان بیان کرتی ہے جس کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ پاکستان میں غیر قانونی ڈرون حملوں کے ذریعے ہزاروں لوگوں کو نشانہ بنایا جا چکا ہے۔ ہزاروں زخمی اور معذور ہو چکے ہیں۔ جن میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔ امریکہ کو سٹینفورڈ یونیورسٹی نے اپنی ایک رپورٹ میں ان ڈرون حملوں کو ظالمانہ اور حتی کہ غیر موثر اور امریکی سلامتی کے لیے خطرناک ہونے کے بارے میں شواہد بین الاقوامی میڈیا کے سامنے پیش کیے ہیں۔ اس رپورٹ کے مطابق جنازوں تک کو ٹارگٹ کئے جانے سے مسلمانوں کی مذہبی رسومات کو بھی ادا کرنا مشکل تر بنا دیا گیا ہے۔[335]

گلوبل وار آن ٹیرر (2007)

نومبر ۲۰۰۷ء میں تیار کردہ امریکی رپورٹ[336] (The Global war on terrorism) میں اعتراف کیا گیا ہے کہ فوجی اقدامات درحقیقت کم نہیں بلکہ زیادہ انتہا پسند پیدا کر رہے ہیں۔ بش کی دہشت گردی کے خلاف جنگ نے پاکستان پر ایسی دہشت گردی مسلط کر دی جسکا انجام نہیں نظر آتا۔ دہشت گردی واشنگٹن کا عالم اسلام کے لیے ایک غیر مطلوب تحفہ ہے۔

عالمی کمیشن رپورٹ (2009)

جنیوہ میں قانون دانوں کے عالمی کمیشن کے آٹھ رکنی پینل نے 150 صفحات پر مشتمل ایک رپورٹ

---

[334] روزنامہ امت کراچی، 29 مئی 2012ء۔

[335] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 2 اکتوبر 2012ء۔

[336] Martinage, Robert C. The Global War on Terrorism: An Assessment. Center for Strategic and Budgetary Assessments, 2008.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Assessing Damage Urging Action)[337] شائع کی، اس پینل کی سربراہ آئرلینڈ کی سابق صدر اور اقوام متحدہ میں انسانی حقوق کی ہائی کمشنر میری رابن سن (Merry Robinson) تھیں اس رپورٹ میں ان قوانین پر بھرپور گرفت کی گئی جو دہشت گردی کا مقابلہ کرنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ رپورٹ میں دہشت گردی کے خلاف جنگ کو جنگ نہیں ایک جرم قرار دیا گیا۔[338]

پینل نے دوٹوک انداز میں امریکہ اور دوسرے جمہوری ممالک پر سخت گرفت کی کہ وہ قانون کے بنیادی اُصولوں کو پامال کر کے ایک سنگین انسانی جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ 9/11 کے بعد بہت سے قوانین اور پالیسیوں کو مثلاً غیر معینہ مدت کے لیے بلا مقدمہ حراست اور فوجی عدالتوں وغیرہ کو بے دریغ استعمال کیا جا رہا ہے۔ پینل نے اعتراف کیا ہے کہ امریکہ کی قیادت میں وار آن ٹیرر نے عالمی انسانی حقوق کے بنیادی اُصولوں کو اور انسان دوست قانون (Humanitarian) کو سخت نقصان پہنچا دیا ہے۔[339]

مذکورہ بالا رپورٹ نے وار آن ٹیرر کے نام پر امریکہ کی ریاستی دہشت گری اور بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا پول کھول دیا ہے۔ اس رپورٹ کی روشنی میں امریکہ کو سب سے بڑا دہشت گرد ملک قرار دیا جا سکتا ہے۔ جس نے 9/11 کے خود ساختہ واقعہ کو آڑ بنا کر پوری دنیا کے امن کو تباہ کر دیا ہے۔ امریکہ کے ظلم کے خلاف یورپ کے اندر سے آوازیں اٹھنا ایک اچھی خبر ہے۔ امریکہ وار آن ٹیرر کی وجہ سے تباہی کے بالکل قریب ہے۔ امریکہ معاشی اعتبار سے کھوکھلا ہو چکا ہے۔

---

[337] Shulman, Mark R. "Law and the Long War: The Future of Justice in the Age of Terror. By Benjamin Wittes. New York: Penguin Press, 2008. Pp. 305. Index. $25.95.-Assessing Damage, Urging Action. By the Eminent Jurists Panel on Terrorism, Counter-terrorism and Human Rights. Geneva: International Commission of Jurists, 2009. Pp. 199. At http://ejp. icj. org/IMG/EJP-Report. pdf." American Journal of International Law 103.4 (2009): 808-813.

[338] خورشید احمد، وار آن ٹیرر کی دہشت گردی، ماہنامہ ترجمان القرآن ادارہ ترجمان القرآن لاہور، مارچ 2009ء، ص 16۔

[339] خورشید احمد، وار آن ٹیرر کی دہشت گردی، ص 19۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کاسٹ آف وار (2011)

سنہ 2011 میں امریکہ کی براؤن یونیورسٹی (Brown University) کے واٹس انسٹیٹیوٹ فار انٹرنیشنل سٹڈیز نے آئرن ٹاور ریسرچ پروجیکٹ (Iron Tower Research Project) کے تحت کاسٹ آف وار (Cost of War)[340] نامی ایک خصوصی گروپ تشکیل دیا۔ اس گروپ میں نامی گرامی معیشت دان، ماہرین آئین قانون، سیاستدان اور معاشرے کے نمائندہ افراد شامل تھے۔[341]

گروپ Cost of War نے زبردست محنت کے بعد اپنی مرتب کردہ رپورٹ میں بتایا کہ تمام اخراجات کو یکجا کیا جائے تو افغانستان اور عراق پر امریکی یلغار کا مجموعی خرچہ 32 کھرب ڈالر سے 40 کھرب ڈالر تک ہے۔ جنگ کے سمٹاؤ کا عمل شروع ہونے کے باوجود پینٹاگون کو اربوں ڈالر مزید خرچ کرنے پڑے۔ امریکی قرضوں کا حجم 160 کھرب ڈالر تک پہنچ چکا تھا۔ ایک رپورٹ کے مطابق افغانستان میں امریکہ کے براہ راست جنگی اخراجات 100 ارب ڈالر سالانہ سے زائد تھے۔ ایک لاکھ امریکی افواج کے ساتھ 65 اتحادیوں کے لشکر بھی افغانستان میں خیمہ زن تھے لیکن امریکہ ہار چکا ہے۔ افغان جنگ کے دوران ہزاروں امریکی و اتحادی افواج کے اہلکار اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اگرچہ مغربی ذرائع ابلاغ نے افغان جنگ میں کچھ خاص شائع کرنے سے ہمیشہ سے گریز کیا۔

ایبٹ آباد آپریشن (2011)

ایبٹ آباد پاکستان کا ایک اہم اور تاریخی شہر ہے۔ 2 مئی 2011 پاکستان کی تاریخ میں سیاہ ترین دن کی حیثیت رکھتا ہے۔ یکم اور دو مئی کی درمیانی شب چار امریکی ہیلی کاپٹروں اور 24 خصوصی کمانڈوز نے ایبٹ آباد کے حساس علاقے میں کاروائی کی۔ اس کاروائی کے نتیجے میں امریکی کمانڈوز نے شیخ اُسامہ بن لادن، ان کے غیر مسلح بیٹے حمزہ بن لادن، ان کے دو رفقائے کار اور ان میں سے ایک کی اہلیہ کی شہید کیا۔ اور

---

[340] Crawford, Neta C. "Human cost of the post-9/11 wars: Lethality and the need for transparency." Costs of War (2018): 1-11.

[341] روزنامہ جنگ لاہور، 12 فروری، 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کے کمپاؤنڈ سے اپنے مطلب کا قیمتی سامان اور شیخ اُسامہ اور حمزہ کی لاشوں کو گھسیٹتے ہوئے باہر لے گئے۔

ایک تھیوری کے مطابق ایبٹ آباد اپریشن ایک ڈرامہ تھا جس کا مقصد پاکستان کو بدنام کرنا تھا۔ جیسا کہ پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر مجاہد کامران نے 9/11 کے حوالے سے ہونے والی ایک تقریب میں ان انکشاف کیا کہ 2006 کو انٹیلی جنس ادارے نے بن لادن کے مردہ وجود (dead body) کو قبر سے نکال کر اس کا ڈی این اے (DNA) کر کے اسے امریکہ کے حوالے کر دیا تھا۔ اسامہ بن لادن کے بارے یہ ایبٹ آباد کا ڈرامہ اسی لیے رچایا گیا تھا کہ پاکستان کو دباؤ میں لا کر اپنی مرضی کا کام کروایا جائے نیز پاکستان کی ساکھ خراب کر کے دنیا بھر میں اسے بدنام کیا جائے۔[342]

بن لادن پر حملہ کے دوران ان کی بیٹی ایمل کو گھٹنے پر گولی لگی تھی ایمل کو گولی اس وقت لگی جب وہ اپنے شوہر کو بچانے کے لیے امریکن فوجیوں پر چھپٹی۔ ایبٹ آباد آپریشن کے بعد آئی ایس آئی کی نگرانی میں اُسامہ بن لادن کی تین بیویاں، بعض بچے تین کمروں پر مشتمل فلیٹ میں اسلام آباد میں رہائش پذیر تھیں۔ اس خاندان کے سامنے اُسامہ کو شہید کیا گیا۔[343]

ایبٹ آباد آپریشن کے بعد اُسامہ کی تین بیویوں اور دو بیٹیوں کو کمپاؤنڈ سے پاکستان حکام نے حراست میں لے لیا۔ اُسامہ کے اہل خانہ کو پاکستان میں غیر قانونی قیام کے لئے سزاوار قرار دیا گیا۔ اسامہ بن لادن کی بیویوں اور دو بیٹیوں کو ڈیڑھ ڈیڑھ ماہ کی سزا اور دس دس ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی۔[344] اُسامہ بن لادن اب تاریخ کا ایسا باب بن چکے ہیں۔ جو رہتی دنیا تک تحقیق کرنے والوں اور دستاویزی فلمیں بنانے والوں کے لیے ایک پرکشش موضوع بنا رہے گا۔

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا رپورٹ بتاتی ہے:

---

[342] روزنامہ ایکسپریس لاہور، 15 اکتوبر، 2012ء۔

[343] http://columnpk.com/osama-ki-yaad-Mein-by-Hassan-Nissar. Accessed on 05-05-2012.

[344] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 15 اپریل، 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

> U.S. intelligence eventually located him in Pakistan, living in a secure compound in Abbottabad, a medium-sized city near Islamabad. On May 2, 2011, bin Laden was killed when a small U.S. force transported by helicopters raided the compound. His body, identified visually at the site of the raid, was taken out of Pakistan by U.S. forces for examination and DNA identification and soon after was given a sea burial. Hours after its confirmation, bin Laden's death was announced by Obama in a televised address.[345]

امریکہ کے صدر اوبامہ نے ایبٹ آباد اپریشن کے نتیجے میں اُسامہ بن لادن کی شہادت پر کہا۔

> Justice has been done. [346]

امریکی صدر اوبامہ نے اُسامہ بن لادن کی شہادت کو انصاف قرار دیا لیکن حیرت اس بات پر ہے کہ آج تک 9/11 میں اُسامہ کے ملوث ہونے کے بارے میں ثبوت فراہم نہیں کیے گئے۔ جیسا کہ ٹونی بلیئر نے کہا تھا۔

CNBC نیوز کی رپورٹ بتاتی ہے:

> Tony Blair provided evidence that Bin Laden and Al-Qaeda planned and excuted the 9/11 attacks. But he added, this document does not purport to provide a prosecurtable case against Osama Bin Laden in a court of Law.[347]

---

[345] Britannica, The Editors of Encyclopaedia. "Osama bin Laden". Encyclopedia Britannica, 28 Apr. 2023, https://www.britannica.com/biography/Osama-bin-Laden. Accessed 22 June 2023.

[346] CNBC News, 06-05-2011 at http://www.cnbc.com/id/42929478.

Accessed on 03-03-2012.

[347] CNBC News, 06-05-2011 at http://www.cnbc.com/id/42929478.

Accessed on 03-03-2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹونی بلیئر نے کہا کہ بن لادن اور القاعدہ نے نائن الیون کے حملوں کی پلاننگ کی لیکن ساتھ ہی کہا کہ یہ ثبوت اس قابل نہیں ہیں کہ وہ عدالت میں اسامہ کے خلاف مقدمہ کے لیے پیش کیا جا سکے۔

(CNBC)سی این بی سی نیوز کی مذکورہ بالا عبارت کا لب لباب یہ ہے کہ اُسامہ بن لادن کے 9/11 حملوں کے ماسٹر مائنڈ ہونے کے بارے میں ثبوت عدالت میں اُسامہ کے خلاف مقدمہ چلانے کے قابل ہی نہیں ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ثبوت نہیں تھے تو ایبٹ آباد میں پاکستان کی خود مختاری کو پامال کرتے ہوئے کاروائی کا کوئی جواز نہیں تھا۔ ایف بی آئی کے چیف نے اُسامہ بن لادن کے 9/11 سے تعلق کی باوثوق ثبوت کی نفی کر دی۔ جیسا کہ سی این بی سی کی رپورٹ میں لکھا ہے:

> The FBI`s acts that made BiN Laden Most wanted terrorist do not include the 9/11 attacks. The FBI`s cheif of Investigative publicity explained: The FBI has seen no hard evidence connecting Bin Laden to 9/11
> [348]

ایف بی آئی اعتراف کرتی ہے کہ 9/11 کے واقعہ میں اُسامہ بن لادن کے بارے میں ٹھوس شواہد موجود نہیں ہیں۔ لیکن انسانی حقوق کے نام نہاد علمبردار امریکہ کے صدر نے اُسامہ بن لادن پر بغیر مقدمہ چلائے قتل کرنے کے بعد بیان دے دیا کہ انصاف کے تقاضے پورے ہو گئے ہیں۔ ایف بی آئی اور ٹونی بلیئر کے مذکورہ بالا بیانات سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ امریکہ کے پاس اسامہ کے خلاف کوئی ٹھوس شواہد موجود نہیں تھے۔ بغیر شواہد کے ایبٹ آباد کاروائی سے امریکہ کی انصاف کے بارے میں دوہرے معیار کی پالیسی بھی واضح ہو کر سامنے آجاتی ہے۔ 9/11 کے قابل مذمت واقعے کے بعد امریکہ نے اپنے ایجنڈے کے مطابق پاکستان میں جاسوسوں اور کرائے کے سورماؤں (Private Security Personnal) کا جال بچھایا۔ پروفیسر خورشید احمد نے امریکی پالیسی کو تین حصوں میں تقسیم کیا۔

---

[348]CNBC News, 06-05-2011 at http://www.cnbc.com/id/42929478. Accessed on 03-03-2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1۔ دھونس 2۔ بلیک میل 3۔ رشوت[349]

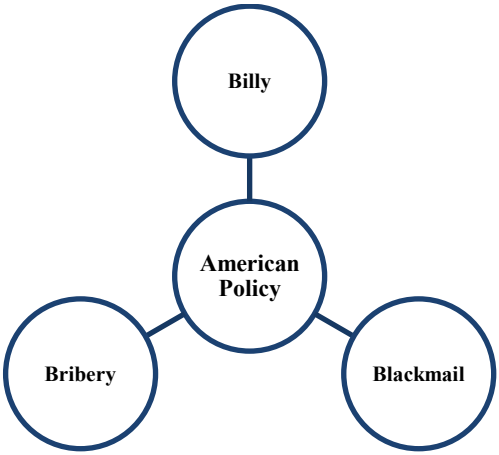

2 مئی 2011 کو ایبٹ آباد میں امریکہ کی کاروائی ہر اعتبار سے آزاد اور خود مختار ملک پر حملہ اور بین الاقوامی قانون کی تناظر میں جنگی کاروائی Act of War تھی۔ اس کاروائی میں چار فوجی ہیلی کاپٹر جدید ترین ٹیکنالوجی سے مسلح تھے جسے سٹیلتھ (Stealth) ٹیکنالوجی کہا جاتا ہے۔ اسے عام ریڈار سے دیکھا نہیں جا سکتا۔ دو ہیلی کاپٹروں نے عملاً حملے میں شرکت کی اور حفاظتی کردار ادا کرتے رہے۔ چوبیس خصوصی کمانڈوز نے زمینی کاروائی میں حصہ لیا۔ اپنے ہی ہیلی کاپٹر کا جو فنی خرابی یا زمین سے گولی لگنے سے گر کر نذرِ آتش ہو گیا تھا۔ ضروری سامان کو لوٹ کر اپنے ساتھ لے گئے۔ اس آپریشن میں تقریباً دو گھنٹے لگے۔ افغانستان کی فضائی حدود میں امریکہ کے ایف 16 طیارے اس لیے موجود رہے کہ اگر پاکستان کی طرف سے کوئی مزاحمت ہو تو پاکستانی ایئر فورس کے جہازوں پر حملہ کیا جا سکے۔[350]

---

[349] خورشید احمد، امریکی جارحیت: پاکستان کے لئے فیصلہ کن، ماہنامہ عالمی ترجمان القرآن، لاہور، مئی 2011، ص 4۔
[350] خورشید احمد، امریکی جارحیت: پاکستان کے لئے فیصلہ کن، ص 6۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عالمی جرائم (Global Crimes) کا ارتکاب

امریکہ نے دعویٰ کیا کہ اس نے اپنی اس اعلان شدہ پالیسی پر عمل کیا ہے کہ وہ اپنے مطلوبہ افراد کو دنیا کے جس گوشے میں بھی پائیں گے فوجی کاروائی کر کے اپنے قبضے میں لے لیں گے۔ حالانکہ کسی بھی بین الاقوامی قانون کے مطابق ایسی کسی پالیسی کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ پروفیسر خورشید احمد نے ایبٹ آباد آپریشن میں امریکہ کے پانچ عالمی جرائم گنوائے ہیں۔ ان عالمی جنگی جرائم میں پاکستان کی حاکمیت پر حملہ، نہتے انسانوں (مرد، عورتوں اور بچوں) پر حملہ، پانچ افراد کا قتل، دو مقتول انسانوں کی لاشیں غیر قانونی طور پر اپنے قبضے میں لے کر ملک سے باہر لے جانا، شہری جائیداد اور گھریلو سامان کی تباہی، لوٹ مار اور غضب، دوسروں کی جائیدار کو نہ صرف تباہ کرنا بلکہ قوت کے بل بوتے پر ان کی املاک کو اپنے ساتھ لے جانا شامل ہیں۔[351] ان امریکی عالمی جنگی جرائم (Global War Crimes) کو چارٹ کی صورت میں یوں واضح کیا جاسکتا ہے۔

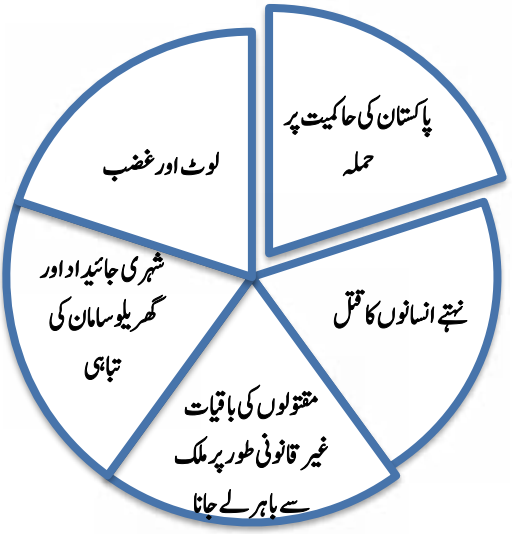

[351] خورشید احمد، امریکی جارحیت: پاکستان کے لئے فیصلہ کن، ص 7۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افسوسناک امر یہ ہے کہ یہ مذکورہ بالا پانچوں عالمی جنگی جرائم ایک ایسے ملک نے کیے ہیں جو اپنے آپ کو تہذیب کا گہوارہ اور عالمی امن کا چیمپین قرار دیتا ہے۔ امریکہ نے اس کارنامے کو فتح قرار دیا۔ اس بین الاقوامی جرم پر ہم نے انصاف کا لیبل لگانے کی ناکام کوشش کی۔ امریکہ اور مغربی میڈیا نے جھوٹ کا طوفان کھڑا کر دیا۔ 9/11 سانحے میں ہلاک ہونے والوں کے کچھ ورثاء اسے انصاف نہیں بلکہ انصاف کا خون قرار دیا۔

نو ایزی ڈے (No Easy Day)

ایبٹ آباد آپریشن میں حصہ لینے والے امریکی نیول کمانڈو نے[352] (No Easy Day) کے نام سے اپنی روداد قلمبند کی۔ اس کتاب میں انکشاف کیا کہ صدر اوباما کے حکمنامے پر دستخط سے پہلے یہ تجویز بھی زیر غور رہی کہ بی ٹو سپرٹ بمبار طیاروں کے ذریعے اُسامہ کمپاؤنڈ کو سمارٹ بموں سے تباہ کر دیا جائے۔ اس طرح پورا معاملہ صرف ڈیڑھ منٹ میں ختم ہو جاتا اور بم 30 فٹ گہرائی تک ہر چیز کو گڑھے میں بدل دیتا تاہم اس سے شہریوں کے جانی نقصان کا خدشہ زیادہ تھا۔[353]

مارک بوڈن (Mark Bowden)

مارک بوڈن نے[354] "The Finish, The Killing of Usama Bin Laden" کے نام سے کتاب لکھی۔ اس کتاب میں انکشاف کیا گیا کہ امریکیوں نے اُسامہ کے کمپاؤنڈ کے ارد گرد جدید کیمرے نصب کر دیئے اُسامہ کی نقل و حرکت کو واچ کیا جاتا رہا۔ ان کی مصروفیات کی تمام ویڈیوز بنتی رہیں۔[355]

---

[352] Owen, Mark, and Kevin Maurer. No easy day, D u t t o n P en g u i n Gro u p (U S A) I n c . , 2012.

[353] روزنامہ ایکسپریس لاہور، 10 ستمبر، 2012ء۔

[354] Bowden, Mark. The finish: The killing of Osama bin Laden. Atlantic Monthly Press, 2012.

[355] http://jang.com/pk/10-5-2012/Lahore. Accessed on 03-09-2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر عامر عزیز (Dr. Amer Aziz)

ڈاکٹر عامر عزیز عالمی شہریت معروف شہرت یافتہ آرتھوپیڈک سرجن ڈاکٹر ہیں۔ ان کو اسامہ بن لادن کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع ملا۔ اور ان کا نام امریکہ کی موسٹ وانٹڈ لسٹ Most Wanted List میں شامل تھا۔ انہوں نے اسامہ بن لادن اور ان کے کئی ساتھیوں علاج دیا۔ ایک ماہ قبل اپنے ایک تازہ ترین انٹرویو میں نائن الیون کو ڈرامہ قرار دیا جبکہ بن لادن کی تعریفوں کے پل باندھ دیے۔ اسامہ کو ایک پرہیز گار، کامل مومن اور عاجز و انکساری کا حامل لیڈر قرار دیا۔[356]

دستاویزات (Documents)

Picture of Usama in Afghanistan (1998)[357]

اُسامہ کے کمپاؤنڈ سے حکام کو ایک لاکھ 37 ہزار دستاویز ملی تھیں جن میں اُسامہ کی ڈائریاں بھی تھیں۔ اُسامہ بن لادن اپنی زندگی میں ہر روز ڈائری لکھتے تھے۔ امریکی فوجی بھی اُسامہ کے کمپاؤنڈ سے بے

---

[356] Who is Osama Bin Laden and What Did He Do | Dr Amer Aziz - Orthopedic Surgeon, Farrukh Warraich Show
For More Details Click: https://www.youtube.com/watch?v=5yfgejYuFps

[357] The Guardian, 15 May, 2015

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شمار دستاویز ثبوت کے طور پر ساتھ لے گئے تھے۔ ایبٹ آباد کمیشن دفتر خارجہ امریکی سفارتخانے کے ذریعے دستاویزات واپس لینا چاہتا تھا مگر کامیابی نہ ہو سکی۔[358]

Jason Burke لکھتا ہے:

> The list of books and other publications seized by US Navy Seals during the May 2011 raid in which the al–Qaida leader was killed reveal an eclectic range of reading material including works by Noam Chomsky, Yale history professor Paul Kennedy, and journalist Bob Woodward, as well as books suggesting that senior US officials deliberately allowed the 9/11 attacks to succeed. But much of the reading appears to be more secular, with a large numbers of works critical of US foreign policy, including Hegemony or Survival: America's Quest for Global Dominance, by Chomsky. There is also a handbook to international law.[359]

الاخوان کے لیڈر سید قطب شہید اسامہ کے پسندیدہ شخصیت تھے اور ان کی فکر سے بہت زیادہ متاثر تھے۔ سید قطب شہیدؒ کی تصانیف اسامہ کے مطالعہ میں تھیں۔

Jason Burke کا آرٹیکل بتاتا ہے:

> Bin Laden, who was 54 when he died, also had a copy of The America I Have Seen, a vitriolic memoir of a short trip to the US by the Egyptian thinker and activist Syed Qutb, considered the godfather of modern jihadi thinking and hanged in 1966. Bin Laden also had a Qur'an, copies of key Islamic texts including volumes of the sayings and deeds of the Prophet Muhammad, Arabic to English dictionaries, and a book on Arabic grammar.

---

[358] http://jang.com/pk/12-26-2012/Lahore. Accessed on 03-11-2012.

[359] Jason Burke, Osama bin Laden's bookshelf, The Guardian, 15 May, 2015 https://www.theguardian.com/world/2015/may/20/osama-bin-laden-library-noam-chomsky-bob-woodward Accessed 2 September 2023

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

360

Jason Burke لکھتا ہے:

> Bin Laden had downloaded a collection of al–Qaida's own documents that were painstakingly compiled and translated by the US-based Combating Terrorism Center, part of the US military academy at West Point, in New York. Other works were published by the respected US-based Rand Corporation and by Chatham House, in London. [361]

انصاف یا انتقام (Vengeance)

دی گارڈین[362] (The Guardian) کے مطابق کی 9/11 کے سانحے میں بیوہ ہونے والی ایک خاتون نے نیویارک میں گراؤنڈ زیرو (Ground Zero) پر پھولوں کا ایک گلدستہ رکھا اور ساتھ ہی بن لادن کے حادثے پر اپنا ایک تاثر چھوڑا۔ اپنے اس مختصر نوٹ میں وہ لکھتی ہے کہ بن لادن کی موت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تشدد سے تشدد جنم لیتا ہے۔ انصاف عدالت کے کمرے میں ملتا ہے۔ میدان جنگ میں نہیں۔ مجھے انتقام نہیں، انصاف چاہیے اور یہ دو مختلف چیزیں ہیں۔ 9/11 کی انسانی قیمت کے بارے میں سوچ رہی ہوں۔ یہ صرف وہی زندگیاں نہیں ہیں جو اس روز لی گئیں بلکہ وہ سب لوگ جن کی جانیں ان دو جنگوں کی نذر ہوئیں۔ اور 9/11 کے نام پر جو زندگیاں برباد کی جارہی ہیں۔ وہ سب اس میں شامل ہیں [363]۔

انگلستان کے ایک اہم مذہبی راہنما ڈاکٹر روان ولیمز نے کہا:

> Killing Bin Laden when he was not carrying a weapon that justice could not be seen to be done. [364]

---

[360] The Guardian, 15 May, 2015

[361] The Guardian, 15 May, 2015

[362] The Guardian, 3 May 2011

[363] خورشید احمد، امریکی جارحیت: پاکستان کے لئے فیصلہ کن، ص 8۔

[364] خورشید احمد، امریکی جارحیت: پاکستان کے لئے فیصلہ کن، ص 11۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فیڈل کاسٹرو(Fidel Castro)

کیوبا کے سربراہ فیڈل کاسٹرو(Fidel Castro) نے کہا کہ امریکہ بن لادن کا کئی برس تک دوست رہا۔ بن لادن روس اور سوشلزم کا دشمن تھا امریکہ نے ہی اسے فوجی تربیت دی۔ عزیزوں کے سامنے ایک غیر مسلح شخص کا قتل ایک قابل نفرت بات ہے۔ امریکہ کے معروف دانشور چوم نو مسکی نے 6 مئی کو ایبٹ آباد آپریشن پر اپنے تاثرات کا اظہار اس طرح کیا۔ اُسامہ بن لادن کی حیثیت ایک مشتبہ کی تھی۔ طالبان حکومت امریکہ سے ثبوت مانگتی رہی۔ ابھی تک کوئی ٹھوس شواہد پیش نہیں کیے جا سکے۔ اگر عراقی کمانڈوز جارج بش کے کمپاؤنڈ میں اتریں اس کو قتل کر کے بحر اوقیانوس میں پھینک دیں تو امریکیوں کا کیا رد عمل ہو گا؟ بش کے جرائم بلاشبہ بن لادن سے بہت زیادہ ہیں اور اسکی حیثیت اُسامہ کی طرح مشتبہ نہیں بلکہ فیصلہ کرنے والے کی ہے جس نے بین الاقوامی جرائم کرنے کا حکم دیا۔[365]

چوم نو مسکی(Noam Chomsky)

معروف مغربی دانشور چوم نو مسکی نے اُسامہ کی شہادت پر لائق ستائش اور حقائق پر مبنی تجزیہ پیش کیا۔ نوم چومسکی کا تجزیہ ملاحظہ ہو:

> The U.S. attack on Osama bin Laden's compound violated multiple elementary norms of international law, beginning with the invasion of Pakistani territory.There appears to have been no attempt to apprehend the unarmed victim, as presumably could have been done by the 79 commandos facing almost no opposition.President Obama announced that "justice has been done." Many did not agree–even close allies. [366]

اسامہ بن لادن کی دستاویزات سے معلوم ہوا کہ وہ چومسکی کی کتب کا مطالعہ کرتے تھے۔ 2 مئی کے ایبٹ آباد اپریشن کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ بن لادن کے لائبریری میں چومسکی کی تصنیف موجود تھی۔

---

[365] خورشید احمد، امریکی جارحیت: پاکستان کے لئے فیصلہ کن، ص 9۔

[366] Chomsky, Noam, The Revenge Killing of Osama bin Laden, May 31, 2011 https://chomsky.info/20110531/ Accessed 2 September 2023

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Jason Burke لکھتا ہے:

> But much of the reading appears to be more secular, with a large numbers of works critical of US foreign policy, including Hegemony or Survival: America's Quest for Global Dominance, by Chomsky. [367]

پروفیسر نوم چومسکی امریکہ کے ایک معروف فلسفی اور اسرائیلی و امریکی حکومتوں کے ناقد ہیں جنہوں نے امریکہ کو دنیا کا سب سے بڑا دادا گیر ملک قرار دیا ہے۔[368]

جیفرے رابرٹسن (Geoffrey Robertson)

برطانیہ کا وکیل جیفرے لابرٹسن لندن کے اخبار The Independent کی 3 مئی 2011 کی اشاعت میں اپنے مضمون بعنوان میں (Why it is absurd to claim that justice has been done) لکھتا ہے:

> لادن کے قتل پر ایک صدر کا یہ بیان کہ 'انصاف ہو گیا ایک واہیات بات ہے۔ بن لادن کے قتل کی تائید کی جارہی ہے کیونکہ گرفتاری، مقدمہ اور پھر فیصلہ دینے میں بڑی مشکلات تھیں۔ پوسٹ مارٹم کے بغیر سمندر برد کر دیا گیا جو کہ قانونی تقاضا تھا۔ بن لادن کے قتل نے اسے شہید بنا دیا ہے۔ وہ بعد موت کے اس کردار میں زیادہ خطرناک

---

[367] Jason Burke, The Guardian, 15 May, 2015
https://www.theguardian.com/world/2015/may/20/osama-bin-laden-library-noam-chomsky-bob-woodward
Accessed 2 September 2023

[368] رضی الدین سید، امریکہ زوال کی جانب، ماہنامہ ترجمان القرآن، ادارہ ترجمان القرآن لاہور، جون 2009ء، ص 65۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اور اُسامہ بن لادن پر مقدمہ نہ چلنے کے نتیجے میں اس کے افسانوی کردار اور 9/11 کے بارے میں سازشیں تصفیہ طلب ہی رہیں گی۔[369]

نوم چومسکی لکھتا ہے:

> British barrister Geoffrey Robertson, who generally supported the operation, nevertheless described Obama's claim as an "absurdity" that should have been obvious to a former professor of constitutional law.Pakistani and international law require inquiry "whenever violent death occurs from government or police action," Robertson points out. Obama undercut that possibility with a "hasty 'burial at sea' without a post mortem, as the law requires." [370]

امریکہ اور یورپ کی اہم شخصیات کے حقائق پر مبنی واضح بیانات وخیالات سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ یورپ میں بھی انصاف پسند اور غیر جانبدار مفکرین بھی موجود ہیں۔ افسوسناک امر یہ ہے کہ 2 مئی 2011 کو جس ملک کی حاکمیت کو پامال کیا گیا اس کی قیادت صدر، وزیر اعظم اور وزارت خارجہ امریکہ کے اس جارحانہ اقدام پر مذمت کا ایک لفظ کہنے سے بھی قاصر رہے بلکہ صدر اور وزیر اعظم نے امریکہ کی اس کاروائی پر مبارک باد دی اور اسے فتح قرار دیا۔ 14 مارچ 2011 کو ایک اجلاس میں اوبامانے طے کیا کہ ایبٹ آباد مشن کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے پاکستان کو اندھیرے میں رکھا جائے۔[371]

امریکہ نے کہا کہ اُسامہ بن لادن مارا گیا اور یہ کہ دنیا کا سب سے بڑا دہشت گر ہلاک کر دیا گیا تو مغرب زدہ

---

[369] خورشید احمد، امریکی جارحیت: پاکستان کے لئے فیصلہ کن، ص 10۔

[370] Chomsky, Noam, The Revenge Killing of Osama bin Laden, May 31, 2011 https://chomsky.info/20110531/ Accessed 2 September 2023

[371] روزنامہ ایکسپریس لاہور، 23 اگست 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں نے یہی راگ الاپنا شروع کر دیا۔ ہر طرف شور اُٹھ کھڑا ہوا۔ اُسامہ مارا گیا دہشت گرد ہلاک ہو گیا۔ اُسامہ کو شہید کہنے والوں کا تمسخر اُڑایا گیا۔ سیکولر لوگ یہ بھی سمجھنے سے قاصر رہے کہ آخر ایک ارب پتی شہزادوں کی سی زندگی بسر کرنے والے شخص کو کیا ضرورت تھی کہ اس نے اپنی ہر آسائش، آرام اور سہولت کو چھوڑ کر اس مشکل اور کٹھن زندگی کا چناؤ کیا۔ مسلمانوں کا طاغوتی قوتوں کے ظلم و جبر سے بچانے کے لیے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیا۔[372] مگر مغرب سے معذرت خواہانہ رویہ رکھنے والے مغرب کے دلدادہ دین اسلام میں جہاد کی اہمیت سے ناواقف ہیں۔ جہاد کرنے والوں اور شہید ہونے والوں کے مقام و مرتبہ کو نہیں جانتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا لَكُمْ لاَ تُقَاتِلُونَ فِيْ سَبِيْلِ اللّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاء وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَـذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيّاً وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيْرا۔[373]

آخر کیا وجہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں ان بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو کمزور پا کر دبا لئے گئے اور فریاد کر رہے ہیں۔ کہ خدایا! ہمیں اسی بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی حامی و مددگار پیدا کر دے۔

---

[372] روزنامہ جنگ لاہور، 9 مئی 2011ء۔

[373] النساء، 75:4

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

9/11 کے بعد افغانیوں، کشمیریوں، عراقیوں، فلسطینیوں اور چیچن وغیرہ کے حامی و مددگاروں اور مجاہدین کو دہشت گرد اور شدت پسند بنا دیا گیا۔ امریکہ نواز مسلمان کی حالت یہ ہے کہ اُس نے اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے قتل میں امریکہ کی مدد کی۔ امریکہ نے ایبٹ آباد میں 2 مئی کو حملہ کر کے پاکستان کی خود مختاری کو تار تار کر دیا تو پاکستانی صدر اور وزیر اعظم کی خوشی قابل دید تھی۔ امریکہ کو کامیاب آپریشن پر مبارکباد دے ڈالی اور اسے دونوں ملکوں کے لیے کامیابی قرار دے دیا۔[374] ایبٹ آباد کمیشن کی رپورٹ کے مطابق اُسامہ بن لادن کے خلاف آپریشن کے وقت پاک فضائیہ کے طیارے گراؤنڈ اور ریڈار بند تھے۔ اس دوران بغیر رکاوٹ امریکی ہیلی کاپٹروں نے اپنا آپریشن سرانجام دیا۔[375]

ڈی یو بمب (D.U Bomb) کا استعمال

امریکہ خود کو مہذب اور انسانی قدروں کا ترجمان کہتا ہے۔ لیکن امریکہ نے اسی مہذب پن کی آڑ میں اُس نے پوری دنیا میں انسانیت کا قتل اور وحشیانہ مظالم کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق جلال آباد اور کابل کے درجنوں مریضوں کے خون اور پیشاپ ٹیسٹ کیے گئے تو پتہ چلا کہ یہاں امریکی اور برطانوی جنگی طیاروں نے ڈی یو بم (D.U. Bomb) استعمال کیے ہیں۔[376] اسی طرح کے بم مسلمان ریاست کوسوو اور عراق میں بھی وسیع پیمانے پر گرائے چکے ہیں۔ معالجین یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ان مریضوں کے پیشاپ اور خون میں یورینیم کے ذرات تھے۔ اسی طرح کے ذرات جاپان کے دو شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی کے رہنے والوں میں بھی پائے گئے تھے جن پر ایٹم گرائے گئے تھے یہی وجہ ہے کہ جاپان کے ان دو شہروں میں پیدا ہونے والے بچے معذور اور انتہائی پیچیدہ بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ اکثر بچے پیدا ہوتے ہی مر جاتے ہیں اور جو بچ جاتے ہیں ان کا شمار نہ زندوں میں ہوتا ہے نہ مرنے والوں

---

[374] روزنامہ جنگ لاہور، 09 مئی 2011ء۔

[375] روزنامہ جنگ لاہور، 5 اکتوبر 2012ء۔

[376] Durakovic, Asaf. "The quantitative analysis of uranium isotopes in the urine of the civilian population of eastern Afghanistan after Operation Enduring Freedom." *Military Medicine* 170.4 (2005): 277-284.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں۔ اس طرح کے جنگی جرائم کا ارتکاب امریکی اور برطانوی فوجی عراق میں مرچکے ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق عراق میں نیپام گیس کا استعمال وسیع پیمانے پر کیا گیا۔ نیپام گیس بم زمین پر گرنے کے بعد کھمبی کی طرح اُٹھتے ہیں۔ اس میں دھوئیں اور گرد و غبار کے بادل نکلتے ہیں۔ اس سے شعلے خارج ہوتے ہیں ۔ یہ شعلے جہاں بھی گرتے ہیں آگ لگا دیتے ہیں۔ ارد گرد موجود جاندار اور انسان موم کی طرح پگھلتے پگھلتے پانی کی طرح تحلیل ہو جاتے ہیں۔[377]

وار آف ٹیرر (War of Terror) کے محرکات

اگر وار آن ٹیرر کے مقاصد و محرکات پر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ یہ وار آن ٹیرر کی بجائے وار آف ٹیرر (War of Terror) ہے۔ 9/11 کا واقعہ ایک ایسا ڈرامہ تھا جو پاکستان کو طاقت کو توڑنے، افغانستان اور عراق پر قبضے کے لیے فلمایا گیا۔ 9/11 کا حملہ در اصل امریکی انتظامیہ کا اپنے ہی عوام کے خلاف ریاستی دہشت گردی تھا۔ دوسری جنگ میں ہیروشیما اور ناگاساکی پر حملے کے دوران استعمال ہونے بم (20(KT- تھے۔ بنکر بسٹر اور ڈیزی کٹر بم 20 کے ٹی بموں سے تھوڑے ہی کم زور ہیں۔ بنکر بسٹر اور ڈیزی کٹر بم افغانستان میں ایسے بے رحمانہ طریقے سے گرائے گئے کہ چوہے بھی اپنے گہرے بلوں میں مردہ پائے گئے۔[378] امریکہ کی دہشت گردی سے ثابت ہوا کہ امریکہ در اصل (War on Terror) کی بجائے War of Terror کے راستے پر گامزن ہوا۔

امریکی War of Terror کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ جس علاقے میں امریکی فوج ہوتی ہے وہاں انسانیت کے خاتمے کا کارنامہ خود امریکی فوج انجام دیتی ہے لیکن جہاں امریکی فوج موجود نہیں وہاں امریکی مفادات کے لیے انسانیت سوز کاروائیاں امریکی سفارتخانے سر انجام دیتے ہیں۔ ایک اخباری رپورٹ کے مطابق 8 لاکھ 54 ہزار امریکی جاسوس 2 لاکھ 65 ہزار کنٹریکٹرز صرف پاکستان کی سرزمین پر امریکی وحشت کی داستان رقم کرنے کے لیے موجود ہیں۔[379]

---

[377] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 4 اکتوبر 2012ء۔
[378] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 30 نومبر 2012ء۔
[379] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 4 اکتوبر 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اتنی بڑی تعداد میں امریکی تخریب کار بم دھماکے اور خود کش حملے کروا رہے ہیں۔ مذکورہ بالا واقعات سے امریکی درندگی اور دہشت گردی سے پردہ اُٹھ گیا ہے۔ جو اسلام کو دہشت گرد مذہب قرار دیتے ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے اسلام امن و سلامتی کا دین ہے۔ جیسا کہ سید امیر علی اپنی معروف کتاب Spirit of Islam[380] میں لکھتے ہیں کہ کیا کسی قوم یا مذہب نے محکوم قوموں کو حُسن سلوک کی اس سے بہتر ضمانت دی ہے جو رسول عربی ﷺ کے ان الفاظ میں پائی جاتی ہے۔ نجران اور اس کے نواح میں موجود عیسائیوں کو ان کی زندگی کے دین اور کے املاک کے بارے میں خدا کی امان اور رسول ﷺ کی ضمانت دی جاتی ہے ان کے فرائض مذہبی کی بجا آوری میں کسی قسم کی مزاحمت اور نہ ان کے حقوق و مراعات میں کسی قسم کی تبدیلی کی جائے گی اور کسی کو اس کے منصب سے برطرف نہیں کیا جائے گا کوئی راہب نہ نکالا جائے گا۔ کوئی پادری اس کے عہدہ سے الگ نہیں کیا جائے گا۔ کسی صلیب کو تباہ نہیں کیا جائے گا اور نہ ان سے یہ مطالبہ کیا جائے گا کہ اسلامی سپاہ کے لیے رسد مہیا کریں۔

بش اور ٹونی بلیئر کے وار آن ٹیرر کو صلیبی جنگ قرار دینے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ درحقیقت تہذیبی اور نظریاتی جنگ ہے۔ یہ حقیقت تو واضح ہو کر سامنے آچکی ہے کہ امریکہ کا اصل ہدف دہشت گرد نہیں بلکہ اسلام اور مسلمان ہیں۔ مختلف تھنک ٹینکس اور امریکی خفیہ ایجنسی کو تربیت دینے کے لیے ایسے افراد منتخب کیا جاتا ہے۔ جو اسلام کے خلاف سخت تعصب رکھتے ہیں۔ کونسل آف امریکین اسلامک ریلیشنز (CAIR) نے اس مسئلہ پر امریکی حکومت سے سخت احتجاج کیا ہے۔ 2009 کی ایف بی آئی کی دستاویزات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایف بی آئی کی مراسلت میں کہا گیا تھا کہ اسلام کسی بھی ملک کی ثقافت کو ساتویں صدی عیسوی کی عرب ثقافت میں تبدیل کرتا ہے۔ ایف بی آئی کا ایک تجزیہ کار ویلیم گو تھروپ ہے جس نے ایف بی آئی ایجنٹوں کو تربیت کرتے ہوئے ان سے کہا کہ اسلام کو نشانہ بناؤ، اسلام کی بنیادوں کو نشانہ بناؤ، اور اسلام کے لیڈروں کو نشانہ بناؤ۔[381] یہی ویلیم گو

---

[380] Ali, Syed Ameer. The Spirit of Islam: A History of the Evolution and Ideals of Islam, with a Life of the Prophet. Christophers, 1922.

[381] http://urdu.jamaat.org/site/article-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھروپ کہتا ہے کہ محمد ﷺ (نعوذ باللہ) صرف قبائلی سردار تھے۔ اسلام میں جو صدقات خیرات دیے جاتے ہیں۔ یہ دراصل لڑائی کے لیے فنڈز جمع کرنے کا نظام ہے۔ یہ اطلاعات سامنے آئی ہیں کہ ایف بی آئی نے ایسے تجزیہ کاروں کو ملازمت پر رکھا ہوا ہے جن کا نظریہ یہ ہے کہ القاعدہ کو نہیں اسلام کو ہدف بنانا چاہیے۔ ورجینیا کی جارج مین یونیورسٹی نے اپنے قانون کے طلبہ کی تربیت کے لیے اسلام مخالف خاتون نونی درویش کو دعوت دی ہے جو کہتی ہے کہ اسلام معاشرہ کیلیے زہر ہے یہ جھوٹ پر مبنی ہے۔ اور اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکا جائے۔ فلوریڈا مین ایک ریلی میں اس قانون کے اسلام مخالف خطاب کی ویڈیو بھی جاری کر دی گئی اور یہ ریلی امریکہ کی اسلامائزیشن ختم کرو نامی گروپ نے منعقد کی تھی۔ اس کا مخفف صاعقہ ہے۔[382]

مذکورہ بالا واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ امریکہ میں سرکاری سطح پر اسلام کے خلاف مہم چلائی جارہی ہے۔ جب قانون کے طالب علموں اور خفیہ اداروں کے اہلکاروں میں یہ بٹھا دیا جائے گا کہ اسلام قابل نفرت ہے اسلام دہشت گردی کا مذہب ہے اس مذہب میں خیرات و صدقات جنگ کے لیے دیے جاتے ہیں یہ مذہب ساتویں صدی عیسویں کے عرب معاشرہ کو قائم کرنا چاہتا ہے یہ امریکی نظام کے خلاف منصوبے بناتا ہے۔ تو اس کا نتیجہ افغانستان تورا بورا پہاڑوں پر امریکی مظالم کی شکل میں نکلتا ہے۔ مذکورہ واقعات کے تناظر میں امریکہ جنگ کو عالم اسلام کے خلاف تہذیبی جنگ قرار دیا جا سکتا ہے۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں اوبامہ نے امت مسلمہ کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے ہاں شدت پسندی کو ترک کر دے۔ جنگ کی بجائے سفارکاری کے ذریعے اپنے مسائل کا حل ڈھونڈے۔ برداشت (Tolerance) کے اُصولوں کو اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بنائے۔[383]

9/11 کے بعد حالات کا تجزیہ کیا جائے تو صدر اوبامہ کی تقریر کا تضاد کھل کر سامنے آجاتا ہے۔ صدر

---

detial/291.

Accessed on 06-06-2012.

[382] http://urdu.jamaat.org/site/article-detial/291.Accessed on 06-06-2012.

[383] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 2 اکتوبر 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوبامہ کے لیے اچھا ہو تا کہ اگر وہ امت مسلمہ کو امن کا درس دینے سے پہلے تھوڑا سا وقت امریکی تاریخ پڑھنے پر لگا دیتے۔ جو امریکہ کو ایک بین الاقوامی غنڈہ ریاست ثابت کرنے کے لیے کافی ہے۔

ٹارچر سیل (Torture cell)

معروف امریکی صحافی اور مصنف مارک بوئیٹن Bowden, Mark اپنی مایہ ناز کتاب "The Finish: the Killing of Usama Bin Laden"[384] میں انکشاف کرتا ہے کہ دنیا کے مختلف ممالک میں امریکی سی آئی اے کے خفیہ ٹارچر سیل کام کر رہے تھے۔ القاعدہ کے افراد پر سی آئی اے کے اہلکاروں نے بہت زیادہ تشدد کیا۔ مصنف نے تسلیم کیا کہ اُسامہ بن لادن کے قتل کے بعد القاعدہ کا وجود ختم ہونے کے بجائے اب مزید ممالک تک پھیل گیا ہے۔ امریکہ کی بے گناہ مسلمانوں کے خلاف تشدد آمیز پالیسی امن عالم کو مزید خطرات سے دو چار کرنے کا باعث بن رہی ہے نائن الیون جیسے واقعات رونما ہونے کے خطرات بدستور موجود ہیں۔[385] امریکہ کے خفیہ ٹارچر سیل (Torture cell) کا قیام عالمی قوانین کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

نیو ورلڈ آرڈ (New World Order)

نائن الیون اور وار آن ٹیرر ایک علامت ہے اس صہیونی امریکی شیطانی نظام کی جو تہذیبوں کے ٹکراؤ کے مشن پر گامزن ہے اور ستم کی بات یہ ہے کہ امریکہ پر پھول نچھاور کرنے والے بے شمار وہ مسلمان حکمران ہیں جنہیں امریکہ نے لذت حکمرانی میں ڈبو دیا ہے۔ مسلم حکمرانوں کے لیے عیش و نشاط کی سموم چلا دی گئی ہے۔ مغرب نے دفاع کو جارحیت اور جارحیت کو دفاع قرار دیا کر اپنے نیو ورلڈ آرڈر کو مسلم اُمہ کے خلاف نافذ کر رکھا ہے۔ نائن الیون کو امریکہ نے صہیونیت کے ساتھ مل کر ایک صہیونی امریکی کر بلا کی صورت دیدی ہے۔ نائن الیون کے بعد چلائے جانے والے نیو ورلڈ آرڈ (New World Order) کی یہ نشانی کافی ہے کہ بتدریج اسلام دشمن قوتوں کو مزید طاقتور بنا رہا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے امریکی نیو

---

[384] Bowden, Mark. *The finish: The killing of Osama bin Laden*. Atlantic Monthly Press, 2012.

[385] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 25 اکتوبر، 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ورلڈ آرڈر کو صہیونی ورلڈ آرڈر نام دیا جیسا کہ وہ لکھتے ہیں:

یہ نیو ورلڈ آرڈر درحقیقت Jew World Order ہے۔ یہ 1897 میں پروٹوکولز کا جو نقشہ صہیونی اکابر (Elders of The Zion) نے بتایا تھا وہی تدریجاً روبہ عمل آرہا ہے۔[386]

مذکورہ بالا دلائل سے یہ واضح ہوتا ہے کہ تہذیبوں کی جنگ کے نظریہ کے پیچھے صہیونی سازش کارفرما ہے۔ جس کا مقصد عیسائیوں اور مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر اپنے مفادات حاصل کرنا ہے۔ اسرائیل جو مظالم بھی ڈھا رہا ہے وہ امریکہ کی سیاسی مدد کی وجہ سے ہے۔ اسرائیل کو ظلم کے اس کھیل اور یہودیوں کی نئی آبادکاری جاری رکھنے کے لیے امریکہ نہ صرف ہر سال اربوں ڈالر دے رہا ہے بلکہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں ۴۰ سے زیادہ بار ویٹو کا حق بھی استعمال کر چکا ہے۔[387] یہودیوں نے ورلڈ اکانومی (انٹرنیشنل بینکنگ سسٹم) پر کنٹرول قائم کر رکھا ہے۔ انٹرنیشنل اسٹیبلشمنٹ، عالمی میڈیا، گلوبل اکانومی کا مکمل کنٹرول صیہونیوں کے ہاتھ میں ہے۔ یہ نیو ورلڈ آرڈر کہلاتا ہے۔

ڈاکٹر کامران مجاہد لکھتے ہیں:

> The main problem, perhaps the only problem, that the U.S. faces is the deep, hidden and sustained control of its institutions by a group of unimaginably rich families. These families are inter-related by business interests, marriage and blood. These families control global politics by controlling the money line of countries like the U.S. and the U.K. They can do this because, among others, they own the U.S. Federal Reserve and the Bank of

---

[386] ڈاکٹر اسرار احمد، خلافت کی حقیقت اور عصر حاضر میں اس کا نظام، مکتبہ خدام القرآن لاہور، س۔ن، ص 44۔

[387] خورشید احمد، امریکہ اور عالم اسلام، ص 15۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

> England, banks which have the power to issue currency. Most of these families remain in the background, and many members of such families do not even reside in the U.S. This group, the Elite, or international bankers, xi as it is called, owns most of the wealth of the world and is driving the agenda for the One World Government, the New World Order (NWO) as it is euphemistically called. The NWO will be a dictatorship of international bankers where thought control will be employed to the fullest possible extent.[388]

نائٹ ٹیمپلرز(Knight Templars)کی نئی شکل

وار آن ٹیرر نائٹ ٹیمپلرز(Knight Templar) کی نئی شکل قرار دی جاسکتی ہے۔ نائٹ ٹیمپلرز(Knight Templar) تنظیم بارھویں صدی عیسوی میں لڑائیوں، معرکوں میں وحشیانہ طور پر نمایاں رہی ہے۔ صلیبی جنگوں میں اس تنظیم کو وحشی سمجھا جاتا تھا۔

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں ہے:

> Knight Templar, member of the Poor Knights of Christ and of the Temple of Solomon, a religious military order of knighthood established at the time of the Crusades that became a model and inspiration for other military orders. Originally founded to protect Christian pilgrims to the Holy Land, the order assumed greater military duties during the 12th century. Baldwin II, king of Jerusalem, gave them quarters in a wing of the royal palace in the area of the former Temple of Solomon, and from this they derived their name. Its prominence and growing wealth, however, provoked opposition from rival orders. Falsely accused of blasphemy and blamed for Crusader failures in the Holy Land, the order was

[388] Kamran, Mujahid. 9/11 & the New World Order. University of the Punjab, 2013,xii

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

destroyed by King Philip IV of France. [389]

کہا جا سکتا ہے کہ اکیسویں صدی میں وار آن ٹیرر ازم کی صورت می نائٹ ٹیمپلرز (Knight Templars) کا دوبارہ احیاء ہو چکا ہے۔ اسی لیے امریکی صدر نے وار آن ٹیرر (War on Terror) کو کروسیڈ کا نام دیا تھا۔ یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ امریکہ عالم اسلام کے خلاف میڈیا کے زور پر کروسیڈ لڑ رہا ہے۔ صلیبی دہشت گردی در حقیقت انہوں نے شروع کی ہے جو War on terror کے نام پر لڑ رہے ہیں۔ عالم اسلام ان کا ہدف ہے۔ اسلام کا تصور جہاد مغرب کے دل میں کانٹا ہے۔ جہاد ہی سے مغرب کے دل پر چھریاں چلتی ہیں۔ پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے جو ممالک پاکستان میں دہشت گردی کروا رہے ہیں۔ ان میں امریکہ، اسرائیل، بھارت سر فہرست ہیں۔ موساد (Mosad)، سی آئی اے (CIA) اور بلیک واٹر (Black Water) کے دہشت گردوں میں واردات کرنے اور مسلمانوں میں فرقہ واریت پھیلانے کا سافٹ ویئر اپڈیٹ کیا گیا ہے۔

بلیک واٹر (Blackwater)

امریکہ کو سوویت یونین کی طرح افغانستان میں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ امریکہ نے اپنی بدنام زمانہ قاتل تنظیم بلیک واٹر (Black Water) (زی ورلڈ وائیڈ) کا نیٹ ورک بنا دیا۔ بلیک واٹر کے کارندے افغانیوں کے روپ میں پاکستان کے حساس ترین علاقوں میں فوٹو گرافی کرتے پولیس کے ہاتھوں پکڑے جاتے ہیں تو مغرب زدہ مقتدر طقبہ دہشت گری میں ملوث ان کارندوں کو امریکی سفارتخانے کے ایک فون کال پر رہا کر دیتا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق بلیک واٹر (Black Water) کے لیے ایک ہزار سے زائد بنگلے کرائے پر حاصل کیے جا چکے ہیں۔ بلیک واٹر نے محسن پاکستان ڈاکٹر عبد القدیر خان کے گھر کے قریب مکانات کرائے پر حاصل کیے۔ [390]

---

[389] Britannica, The Editors of Encyclopaedia. "Templar". Encyclopedia Britannica, 16 Aug. 2023, https://www.britannica.com/topic/Templars. Accessed 24 September 2023.

[390] محمد اسلم لودھی، ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور، دسمبر 2009، ص 68۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عوامی ردعمل (Reaction of People)

واشنگٹن، نیویارک، لندن، برلن، کوپن ہیگن، استنبول، سیول اور لاہور وغیرہ کے عوام الناس نے امریکہ کی دہشت گردی کے خلاف عالمی جنگ (War on Terror) کے خلاف مظاہرے کئے۔ نائن الیون کی گیارہویں برسی کے موقع پر انڈونیشیا کے دارالحکومت جکارتہ میں سو سے زائد مسلمانوں امریکی سفارتخانے کے سامنے 9/11 کے حملہ آوروں کے حق میں ریلی نکالی اورالقاعدہ کے حق میں نعرے لگائے۔ مظاہرین نے بینرز اور پوسٹرز اٹھا رکھے تھے جن پر لکھا تھا ہم سب اُسامہ ہیں۔[391]

Peter Preston لکھتا ہے:

> Only an American pollster like Pew would contemplate asking 38,000 people in 44 countries (speaking 63 languages and dialects) what they think of America. Only a superpower would try to take the world's temperature thus. The trouble is - when you hold their thermometer up to the light - the reading that comes back says this power isn't so super after all.Take just a few out of thousands of figures. Nineteen countries with data available for comparison showed antipathy to the US on the rise, and goodwill draining away. Favourable ratings in western Europe, pretty consistently, were down five or six percentage points over the last three years. That turned to 22 points in Turkey and 13 points in Pakistan. Just 6% of the Egyptian public has a favourable view of the United States. [392]

War on Terror عظیم ترین پیمانے پر بیزاری ہے۔ رائے عامہ کے اس جائزہ کا خلاصہ ویب سائٹ

---

[391] روزنامہ ایکسپریس لاہور، 12 ستمبر 2012۔

[392] The Guardian, 09 December 2002, London
https://www.theguardian.com/world/2002/dec/09/usa.comment
Accessed 10 September 2023

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(WWW.people.press.org) پر دیکھا جاسکتا ہے۔ ٹوٹن ٹاورز (Twin Towers) پر ۹/۱۱ کا واقعہ آہستہ آہستہ اب ساری دنیا پر اپنی حقیقت آشکار کر رہا ہے۔ خود امریکی و مغربی مصنفین کہنے لگے ہیں کہ یہ حملہ سراسر اسرائیلی سازش تھی۔

War on Terror کے خلاف عوامی رد عمل کا اندازہ اس واقعے سے لگایا جاسکتا ہے۔ بغداد کی پریس کانفرس میں صحافی زید المنتظری صدر بش کو دو جوتے دے مارے، جوتے مارنے کا یہ واقعہ تاریخی علامت (Symbol) اختیار کر گیا ہے جوتے مار کر بش کو معصوم مسلمانوں کا خون بہانے پر چارج شیٹ کیا گیا۔ جوتے کے ذریعے بش کی رخصتی کو عالمی طور پر جو پذیرائی حاصل ہوئی وہ عوامی رد عمل کا بھرپور مظہر ہے خود امریکہ میں ہزاروں احتجاج کرنے والوں نے بش کے فوٹو اور وائٹ ہاؤس پر جوتوں کی بارش کر کے بغداد کے پیغام کو امریکہ اقتدار کے ایوانوں تک پہنچا دیا۔ جوتوں کی اس عالم گیر بارش نے وہ کام کر دکھایا جو سیمی نارز اور تقاریر نہ کر سکیں۔[393]

امریکی جریدے سان جوز مرکری San Jose Mercury کے مطابق اوکلینڈ میں مشتعل مظاہرین نے افغان جنگ کے خلاف مظاہرے کے دوران سٹی ہال کو تباہ کر دیا۔ درجنوں سرکاری عمارتوں پر رنگ پھینکا گیا۔[394] عسکری و انتظامی اور مغربی میڈیا کی جانب سے ہمیشہ افغان جنگ کے مخالفین کے موقف کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

امریکی ریڈیو NPRS کی رپورٹ کے مطابق طالبان کے ہاتھوں 25000 اتحادی فوجی زخمی یا معذور ہو چکے ہیں۔ برطانوی جریدے مرر (Mirror) کے مطابق افغان جنگ میں ہلاک ہونے والے 21 سالہ فوجی جیمس کی والدہ کیرولین نے افغانستان میں ہلاک ہونیوالے فوجیوں کے لواحقین کی جانب سے برطانوی وزیر اعظم کی رہائش گاہ 10 ڈاؤننگ اسٹریٹ پر ایک یادداشت جمع کروانے کے بعد کیرولین کا استدلال ہے کہ بہت ہو چکا ہے انخلاء کی تاریخ تک مزید کتنے فوجیوں کو ہلاک و معذور کروایا جائے گا۔[395]

---

[393] ڈاکٹر انیس احمد، امت مسلمہ کو درپیش چیلنج اور ہماری ذمہ داری، ص۔35۔

[394] روزنامہ اُمت کراچی، 9 اکتوبر 2012ء۔

[395] روزنامہ اُمت کراچی، 9 اکتوبر 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افغانستان میں امریکہ کی طویل ترین جنگ بارھویں سال میں داخل ہو گئی ہے۔ طالبان کی گوریلا جنگ دن بدن مضبوط ہوتی جا رہی ہے اور نیٹو فورسز کو طالبان کی مزاحمت میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

نیو گریٹ گیم (New Great Game)

نیو گریٹ گیم New Great Game میں امریکہ، چائنہ اور روس تینوں بڑی طاقتیں شامل ہیں۔ تینوں بڑی طاقتوں کے سنٹرل ایشیاء میں اپنے اپنے مفادات ہیں اور ایک دوسرے کے حریف بھی ہیں لیکن نام نہاد دہشت گردی کے نام پر مسلمانوں کے خلاف متحد نظر آتے ہیں۔ یہ بات اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ سارا عالم کفر عالم اسلام کے خلاف متحد ہے۔[396]

یہودیوں اور عیسائیوں کے مفکروں کی کانفرنس واشنگٹن 1965 میں میں ہوئی۔ جس میں دنیا فتح کرنے کے لیے اپنے تجربوں کی روشنی میں لوہے کے ہتھیاروں کے بجائے معاشی ہتھیاروں اور سفارتی ہتھیاروں سے قبضہ کرنیکا پروگرام بنایا گیا۔ معاشی ہتھیار سے فتح کرنے کے لیے عالمی مالیاتی ادارے جن میں عالمی بینک، عالمی مالیاتی فنڈ (IMF) اور اس قسم کے دیگر ادارے قائم کیے گئے۔ سفارتی ہتھیاروں سے فتح کرے لئے اقوام متحدہ بنائی گئی۔ اس کی کئی ذیلی شاخیں اور کمیٹیاں بھی بنائی گئیں جن کے ذریعے سفارتی ذرائع سے دنیا کو کنٹرول کرنے کا منصوبہ بنایا گیا۔ امریکہ عالمی مالیاتی اداروں کے اپنے ملک میں مرکزی آفس قائم کرکے دنیا کو سودی معیشت میں جکڑ کر قبضہ کر چکا ہے۔ اقوام متحدہ ہو یا سلامتی کونسل ہو اسے ہر چیز امریکی عینک ہی سے نظر آتی ہے۔[397] اس لیے کشمیر، فلسطین، چیچنیا، برما کے ہزاروں مسلمانوں کا قتل عام اور امریکہ کی افغانستان اور عراق میں امریکہ کی دہشت گردی نظر نہیں آتی۔ اقوام متحدہ امریکہ کی کٹھ پتلی کا نظارہ پیش کر رہی ہے۔

---

[396] Dr. Farhat Naseem, Kirghistan, Reality behind ethnic Riots, Al. Adwa, Vol-25, 33, Sheikh Zaid Islamic centre, Punjab University Lahore, June 2010, P.32

[397] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 4 دسمبر 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وار آن ٹیرر کے استعماری مقاصد

11 ستمبر 2001 کے انسانیت کش واقعے کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ افسوس ناک حقیقت یہ ہے کہ 9/11 اور وار آن ٹیرر کے بیانیہ کو مغربی قیادت نے اپنے استعماری مقاصد کی تکمیل کے لیے ترتیب دیا۔ پاکستانی قیادت نے امریکہ کی جنگ کو اپنے گھر میں لا کر اپنے ملک کو تباہی کی طرف دھکیل دیا تھا۔ امریکی خارجہ پالیسی کی اصل بنیاد کو امریکہ کے سابق سیکرٹری اسٹیٹ ڈاکٹر ہنری کسنجر (Henry Kissinger) بیان کیا تھا:

America has no firends, only interests.[398]

یعنی امریکہ کا نہ کوئی دوست ہے اور نہ ہی دشمن۔ سارا معاملہ صرف اور صرف مفادات کا ہے۔ اگر امریکہ اور پاکستان کی دوستی کے غیر جانبدار تجزیے سے ہنری کسنجر کے مذکورہ بیان کی تصدیق ہوتی ہے۔ قرون وسطیٰ میں اور خصوصیت سے عالمی سیاست میں خلافت اسلامی کے زیر اثر بین الاقوامی قانون کی ترقی وجود میں آئی۔ جیسے یورپ کی تاریخ میں 17 ویں صدری عیسوی میں Treaty of West file کی شکل میں پھر 19 ویں اور 20 ویں صدی عیسوی میں جنیوہ کنونشز (Geneva Conventions)، لیگ آف نیشنز (League of Nations) اور یونائیٹڈ نیشنز (UNO) اداروں کی شکل میں ایک عالمی نظام برائے امن کی شکل دی گئی۔[399] اقوم متحدہ کے نظام میں پانچ بڑے ممالک کو ویٹو کی شکل بالادستی حاصل ہے۔ اس بالا دستی کو طاقتور ممالک اپنے اپنے مفاد میں استعمال کرتے ہیں۔

افسوس ناک حقیقت یہ ہے کہ استعماری مقاصد اور عالمی مفادات کی تکمیل کے لئے ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی تباہی کا کہانی فلمائی گئی۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کاروائی کے لئے نائن الیون کی ساری ذمہ داری اسامہ بن لادن پر ڈال دی گئی۔ حالانکہ بن لادن نے روزنامہ اُمت کو انٹرویو دیا اور 9/11 حملے میں ملوث ہونے سے انکار کیا۔ جیسا کہ روزنامہ امت کی رپورٹ اسامہ کا مؤقف بتاتی ہے:

---

[398] خورشید احمد، پاکستان کی آزادی اور سلامتی: امریکہ اور بھارت کا خطرناک کھیل، ماہنامہ ترجمان القرآن ادارہ ترجمان القرآن لاہور اگست 2010، ص 5۔

[399] خورشید احمد، پاکستان کی آزادی اور سلامتی: امریکہ اور بھارت کا خطرناک کھیل، ص 6۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

> I am not involved in the 11 September attacks in the United States. I had no knowledge of these attacks, nor do I consider the killing of innocent humans as an appreciable act.[400]

مذکورہ بالا سطور سے واضح ہوتا ہے کہ اُسامہ بن لادن نے نہ صرف 9/11 حملے کے بارے لاعلمی کا اظہار کیا بلکہ معصوم لوگوں کے قتل کو ناجائز قرار دیا۔

روزنامہ امت کراچی کی رپورٹ ملاحظہ ہو:

> The United States should try to trace the perpetraters of these attacks within itself. The people who are a part of the U.S system, but are dissenting against it. Persons who want to make the present century as a century of conflict between Islam and Chritianity so that their own civilization, country or ideology could survive. There are dozen of well equipped groups, which are capable of a large scale destruction. Then you can not forget the American Jews. [401]

مذکورہ عبارت کا لب لباب یہ ہے کہ امریکہ کو چاہیے کہ وہ ان حملوں کے ذمہ داروں کو اپنے ملک کے اندر سے تلاش کرے۔ وہ لوگ جو امریکی سسٹم کا حصہ ہیں لیکن اسے غیر مستحکم کرنے کے درپے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جو موجودہ صدی کو اسلام اور عیسائیت کے درمیان تصادم کی صدی بنانا چاہتے ہیں تاکہ وہ لوگ اپنی تہذیب، وطن اور نظریات کو پھیلا سکیں۔ درجنوں مسلح گروپ موجود ہیں جو بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ امریکی یہود کو نہیں بھولنے کو چاہیے۔

اسامہ کے مذکورہ بالا بیان سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ 9/11 حملوں کے ماسٹر مائنڈ اُسامہ بن لادن نہیں بلکہ یہودی ہیں جو اپنے ملک اسرائیل کو قائم کرنے کے لیے اسلام اور عیسائیت

---

[400] Daily ummat, 28 September-2001 http:// 9/11review.com/articles/usamah/khalifah.html. Accessed on 01-04-2012.

[401] Daily ummat, 28 September-2001 http:// 9/11 review.com/articles/usamah/khalifah.html. Accessed on 27-04-2012

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو لڑانے کا ایجنڈا رکھتے ہیں۔ اُسامہ کو نائن الیون کا ماسٹر مائنڈ ثابت کرنا غلط ہے یہ درست ہے کہ اُسامہ ایک پڑھا لکھا نوجوان تھا اس کے پاس دولت بھی تھی اور القاعدہ کی شکل میں صلاحیت بھی۔ لیکن یہ دولت اور طاقت اس وقت تک بیکار تھی جب تک امریکہ نے خود 9/11 برپا کرنے کا فیصلہ نہیں کیا تھا۔ القاعدہ 1988 کو منظر عام پر آئی۔ اس کی اصل طاقت روسی اسلحے، دستی بموں تک محدود تھی۔ ان کی اصل طاقت کو افغانستان، یمن، عراق، وغیرہ میں امریکیوں پر حملوں کی صورت میں دیکھا جا سکتا ہے۔[402]

نائن الیون حملوں کی ساری ذمہ داری ایک فرد اسامہ بن لادن پر ڈال دی گئی۔ اسامہ بن لادن سعودی عرب کے شہر ریاض میں 1957ء کو پیدا ہوا۔ اسامہ جدہ کی شاہ عبدالعزیز یونیورسٹی سے بزنس مینجمنٹ Business Management اور اکنامکس میں گریجویٹ تھے۔

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں ہے:

> Usāmah ibn Lādin, (born 1957, Riyadh, Saudi Arabia—died May 2, 2011, Abbottabad, Pakistan), founder of the militant Islamist organization al-Qaeda and mastermind of numerous terrorist attacks against the United States and other Western powers, including the 2000 suicide bombing of the U.S. warship Cole in the Yemeni port of Aden and the September 11, 2001, attacks on the World Trade Center in New York City and the Pentagon near Washington, D.C. [403]

---

[402] Ammar Chaudhary http://www.urdu-columns.com. Accessed on 04-08-2012.

[403] Britannica, The Editors of Encyclopaedia. "Osama bin Laden". Encyclopedia Britannica, 28 Apr. 2023, https://www.britannica.com/biography/Osama-bin-Laden. Accessed 22 June 2023.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Esposito لکھتا ہے:

> Bin Laden was educated in Medina and Jeddah, earning his degree in public administration in 1981 at Jeddah's King Abdulaziz University, where he studied man agement and economics. During his studies, he became more and more religiously oriented. Osama's religious worldview was shaped both by Saudi Arabia's deeply conservative Wahhabi interpretation of Islam and by the revolutionary Islam that began to spread in th e 1970s. Each of these influences would be formative in the development of his jihadist vision, mission, and strategy. [404]

اسامہ کے خاندان کا شمار سعودی عرب کے امیر ترین خاندانوں میں ہوتا تھا۔ جس کا کنسٹرکشن انجینرنگ کا

[404] John L. Esposito, UNHOLY WAR: Terror in the Name of Islam, OXFORD University Press, 2002, p.5

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بزنس سعودی عرب سمیت پورے مشرق وسطی تک پھیلا ہوا ہے۔ سانحہ کے فوری بعد ہنری کسنجر نے اسامہ بن لادن کو نائن الیون کا ذمہ دار قرار دیا اور اسے اور اس کی تنظیم القاعدہ کو ختم کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ صدر باراک اوبامہ نے کہا کہ امریکہ سانحہ نائن الیون کبھی نہیں بھول سکتا۔ القاعدہ کی قیادت کو شدید نقصان پہنچا دیا گیا ہے۔ 9/11 کے حملوں میں ہونے والے متاثرہ خاندانوں کا درد ہمارے دل میں موجود ہے۔ دریں اثناء امریکی وزیر دفاع لیون پینٹا Leon E. Panetta نے کہا کہ اعلیٰ قیادت سے محروم ہونے کے باوجود القاعدہ بدستور عالمی امن کے لیے بڑا خطرہ ہے لیون پینٹا Leon E. Panetta نے اعتراف کیا کہ افغان جنگ کے دوران امریکہ مسلسل اچھے مردوں اور خواتین کو کھو رہا ہے۔

بش انتظامیہ کی طرف سے 11 ستمبر کی دہشت گردی کا ذمہ دار اُسامہ بن لادن اور ان کی تنظیم القاعدہ کو قرار دیا گیا۔ اُسامہ بن لادن کافی عرصہ سے جلاوطنی کی زندگی گزار رہے تھے۔ وہ ایک ایسے ملک میں تھے جس کی برسوں سے شدید نگرانی ہو رہی ہے۔ جس کے پاس نہ ابلاغی سہولتیں اور نہ ہی کوئی سفارتی رابطہ تھا۔ مغربی میڈیا کے ذریعے یقین دلایا گیا کہ وہ افغانستان کے غار سے یہ سب کر رہا ہے امریکی عدالت میں سفارتخانوں پر حملے جو مقدمہ چل رہا تھا اکانومسٹ کے مطابق سرکاری وکیل یہ ثابت نہ کر سکے کہ مسٹر بن لادن نے حملوں کا حکم دیا۔[405]

دہشت گردی کے خلاف عالمی جنگ کے نام پر دنیائے اسلام میں مغربی استعمار کو چیلنج کرنے کرنے والی جو بھی قوت ہے اسے کمزور اور غیر موثر کرنے کا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ اسرائیل کے جارحانہ کھیل کی مکمل سرپرستی اور مسلم دنیا میں بیرونی افواج کے تسلط کے خلاف ہر مزاحمتی تحریک ہدف بنایا ہے عراق جو اسرائیل کے لیے خطرہ تھا اس کی اینٹ سے اینٹ بجادی گئی افغانستان جس نے اپنی بے سروسامانی کے باوجود روسی استعمار کا منہ پھیر دیا۔ القاعدہ پریلغار کے نام پر اس پر اپنا فوجی تسلط قائم کیا گیا۔

افغانستان کے ساتھ پاکستان کو بھی ۹/۱۱ کے وقعے کی لپیٹ میں لیتے ہوئے اپنی گرفت میں لے لیا گیا۔ پاکستان کے دشمنوں خصوصاً انڈیا اور اسرائیل نے اس فضا سے پورا فائدہ اٹھایا ہے اور اپنے مذموم کھیل

---

[405] خورشید احمد، امریکہ، مسلم دنیا کی بے اطمینانی 11 ستمبر سے پہلے اور بعد میں، ص 12۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے اس دھویں کی چادر(Smoke screen) کو استعمال کیا ہے۔[406] اسلامی فلاحی تنظیموں کی تفصیلات اس سے قطعی طور پر مختلف ہیں جو بین الاقوامی میڈیا پر ان کے بارے میں پروپیگنڈہ کیا۔ امریکہ اور انڈیا کے پروپیگنڈے کے باوجود فلاح انسانیت فاؤنڈیشن کو انتہائی موثر اور قابل اعتبار فلاحی تنظیم تھی۔ اس اسلامی فلاحی این جی او کے تحت ہسپتال ایمبولینسیں، ڈسپنسریز، سکول اور تین کالج چل رہے تھے۔ علاوہ ازیں اس تنظیم نے صوبہ بلوچستان، خیبر پختونخواہ اور آزاد کشمیر میں ۱۸۷ پانی کے کنویں کھو دے گئے۔ ۲۰۰۵ کے زلزلہ میں متاثرین کے لیے ۶۰۰۰ گھر تعمیر کیے۔[407] لطف کی بات یہ ہے کہ ان فلاحی سرگرمیوں اور خدمات کو بین الاقوامی سطح پر تسلیم کیا گیا۔ لیکن 9/11 کے بعد امریکہ نے اسلام دشمنی کا ثبوت دیتے ہوئے ایک ایسی پر امن فلاحی تنظیم کو دہشت گرد قرار دے دیا جس کا مقصد فلاح انسانیت ہو۔ ہر آفت میں سب سے پہلے متاثرہ افراد کی مدد کو پہنچے۔ جو بے گھر کو چھت فراہم کرے۔ بھو کے کو کھانا کھلائے، ہسپتال اور ڈسپنسریاں بنوائے۔ صاف پانی کی فراہمی کے لیے کنویں کھدوائے۔ اور ہینڈ پمپ لگوائے اسلام کی خدمت کو اپنا نصب العین بنائے۔ اس سے بڑا انسان کون ہو سکتا ہے۔ مگر اسلام دشمن امریکہ کے اپنے اصول و ضوابطہ ہیں اگر ایسی فلاحی تحریک کا تعلق اسلام سے نہ ہوتا تو ان کو نعام و اکرام سے نوازا جاتا۔[408]

جب افغان مجاہدین سوویت یونین کے خلاف جہاد کر رہے تھے تو امریکہ ان کے گن گا رہا تھا۔ جب سوویت یونین کی شکست کے بعد افغانستان کو حقیقی اسلامی ریاست بنانے کو شش کی گئی تو امریکہ ان مجاہدین کا دشمن بن گیا۔ 9/11 کی تحقیق کیے بغیر بلاجواز افغان مجاہدین کو اس کے لیے موردِ الزام ٹھہرایا گیا حالانکہ یہ عقل کے خلاف ہے کہ افغانستان کے پہاڑوں میں بیٹھ کر امریکہ کے اندر اتنی بڑی کاروائی ممکن ہو۔ ٹوئن ٹاورز جیسی بڑی عمارات کو امریکی شہریوں کے تعاون کے بغیر زمین بوس کر دینا ناممکن ہے

---

406 خورشید احمد، دہشت گردی کی تباہ کاریاں۔ نئی حکمت عملی کی ضرورت، ماہنامہ عالمی ترجمان القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، جون 2011ء، ص 9۔

407 روزنامہ جنگ لاہور، 9 اپریل، 2012ء۔

408 روزنامہ جنگ لاہور، 9 اپریل، 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ کاروائی ایسے دن کی گئی جب یہودیوں کی چھٹی کا دن تھا اور یہودی کام کرنیوالے یہاں موجود نہ تھے[409] ان دلائل سے ان شکوک کو تقویت ملتی ہے کہ 9/11 کی تخریبی کاروائی کا منصوبہ بنانے میں صہیونی یہودیوں کا ہاتھ تھا۔

امریکہ نے جو ایجنڈا یا نیو ورلڈ آرڈر بنا رکھا ہے وہ درحقیقت نیو مسلم ورلڈ آرڈر ہے جسے صہیونیت نے مرتب کر کے امریکہ کو دیا ہے کہ وہ اسے نافذ کرے۔[410] امریکہ صہیونیت کا ایجنڈا پورے عالم اسلام پر نافذ کرنے کے مشن عمل پیرا ہے۔ امریکہ افغان خطے میں امن لانے میں دلچسپی نہیں رکھتا بلکہ وار آن ٹیرر محض ایک سازش تھی اور اس سازش کے ذریعے مغربی میڈیا نے پوری دنیا کو بے وقوف بنایا۔ اس پورے عرصے میں امریکہ نے دھوکے کی اس جنگ کے نام پر نہ صرف افغانی مسلمانوں کا جینا حرام کیے رکھا بلکہ پورے عالم اسلام کو بھی وار آن ٹیرر کی بھاری قیمت چکانی پڑی۔ کیونکہ وار آن ٹیرر دراصل وار آن اسلام ثابت ہوئی۔

Paul Craig Roberts لکھتا ہے:

> Wesley Clark, the retired 4-star US Army general and Supreme Allied Commander of NATO during the 1999 War on Yugoslavia, said in the famous 2007 interview that the purpose of the 9/11 attack was to take out the governments of seven countries in five years. These seven countries were Iraq, Syria, Somalia, Libya, Sudan, Yemen, and Iran. [411]

وار آن ٹیرر تاریخ کی طویل ترین جنگ ہے جس میں پاکستان کو بھی شدید ناقابل تلافی معاشی و جانی نقصان اٹھانا پڑا۔ پاکستان سمیت مسلم دنیا پر نائن الیون اور وار آن ٹیرر کے اثرات آج تک قائم ہیں۔

---

[409] http://urdu.jamat.org/site/article-detial/28. Accessed on 08-09-2012.

[410] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 28 مارچ 2012ء۔

[411] https://www.presstv.ir/Detail/2022/09/11/689046/Official-US-story-of-9-11-is-false--Paul-Craig-Roberts
Accessed 13 August 2023

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گیارہ ستمبر 2001 مسلم دنیا کے لیے ایک دردناک دن ثابت ہوا۔ ایک ایسا دن جس کے بعد امن کا سورج ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا۔ واقعہ نیویارک کے علاقہ مین ہٹنManhattan میں پیش آیا تھا۔ مگر یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے پورا نیویارک جل رہا ہے۔ گراونڈ زیرو(Ground Zero) جہاں دونوں عمارتیں قائم تھیں منٹوں میں زمین بوس ہو گئیں۔ 9/11 کا واقعہ کسی انگریزی فلم سین معلوم ہو رہا تھا۔ 9/11 کے بعد امریکہ کی زمین مسلمانوں کے لیے تنگ کر دی گئی۔

گیارہ ستمبر 2001 کے بعد دنیا کی حالت یکسر تبدیل ہو گئی ہے۔ خاص طور سے افغانستان، پاکستان، مسلمانوں اور اسلام کو تو 9/11 کے ساتھ وابستہ کر دیا گیا۔ مغربی دنیا میں اسلام اور مسلمان دہشت اور تشدد کے ہم معنی ہو کر رہ گئے ہیں۔ طویل عرصے تک پاکستانی تعاون مجاہدین کے ذریعے سوویت یونین کو تقسیم کرنے کے بعد امریکہ نے پاکستان اور افغانستان پر دہشت گردوں کو پناہ دینے کا الزام لگانا شروع کر دیا۔ مسلم دنیا میں امریکہ مخالف جذبات میں تلخی اور شدت میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ اسرائیل کے قیام میں امریکہ کے سخت منفی کردار نے امریکہ کے خلاف نفرت میں اضافہ کیا امریکہ سے مایوسی تو ۹/۱۱ سے بہت پہلے موجود تھی البتہ ۹/۱۱ کے بعد اس میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔

دی پیو (Pew) گیلپ انٹرنیشنل، زوگبی (Zogby) تینوں کے سروے مسلسل یہ نتائج سامنے لا رہے ہیں کہ تمام مسلم دنیا میں امریکی پالیسیوں کی وجہ سے امریکہ کے خلاف بے زاری کے خلاف برابر اضافہ ہو رہا ہے[412] مسلم دنیا میں امریکہ کا کردار منفی ہے۔ امریکہ مسلم دنیا کا بانٹنے اور کمزور کرنے میں مصروف ہے۔ لندن کے جریدے New statesman ۴ جون ۲۰۰۹ء) کی رپورٹ کے مطابق بش کی نام نہاد جنگ نے پہلے دن سے پوری دنیا میں مسلمانوں کو امریکہ کے خلاف کر دیا۔ اور امریکہ دشمن احساسات کی سطح کو بہت بڑھا دیا۔ امریکہ کی پالیسی نے مسلم دنیا میں قول و فعل کے درمیان اعتماد کا خلا پیدا کر دیا ہے۔

لیبیا میں نیٹو فورسز نے باغیوں کو لاجسٹک سپورٹ فراہم کی۔ لیبیا میں مغربی میڈیا نے حکومت کے خلاف

---

[412] خورشید احمد، امریکہ اور عالم اسلام، ماہنامہ ترجمان القرآن، ادارہ ترجمان القرآن لاہور، جولائی 2009ء، ص 4۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پروپیگنڈا کا طوفان کھڑا کر دیا۔ مطلب یہ کہ مغربی میڈیا نے بھی لیبیا کے باغیوں کو سپورٹ فراہم کی مغربی میڈیا نیٹو کے عسکری ذرائع سے بنی بنائی اور گھڑی گھڑائی خبریں سناتا رہا۔ مغربی میڈیا نے دنیا بھر کے لوگوں کو یہ اطلاع دی کہ لیبیا کے صدر کرنل قذافی کے دو بیٹوں سیف الاسلام اور محمد قذافی کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ قذافی پر پہرہ دینے والی 40 حسیناؤں کے دستے نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ لیکن روسی اخبار پراودا کے نمائندہ مطابق کیپٹن حسن نے بتایا کہ جب مغربی میڈیا سقوط طرابلس کی خبریں نشر کر رہا تھا۔ کرنل قذافی وردی پہنے ہوئے اپنے ساتھیوں کے درمیان تھے۔ ادھر طرابلس میں کرنل قذافی کی فوجوں اور باغیوں کے مابین جنگ جاری تھی ادھر انٹرنیٹ پر کرنل قذافی کے قتل کے مناظر دکھائے جا رہے تھے۔ انٹرنیٹ پر یہ بھی بتایا جا رہا تھا کہ کرنل قذافی کے ہمراہ ان کے قریبی ساتھی جنرل عبداللہ سنوسی اور ان کی بیٹی عائشہ قذافی کو بھی قتل کر دیا گیا ہے۔ یہ سب جھوٹی کہانیاں تھیں۔ فوٹو شاپ کے استعمال سے جو کاریگری کی گئی اس کی حقیقت یوں کھلی کہ جس لاش کو معمر قذافی کی لاش کہا جا رہا تھا۔ وہ اسامہ بن لادن کے مقتول سیکرٹری کی لاش تھی اور جسے عائشہ قذافی کی میت کہا جا رہا تھا وہ پاکستان کی مقتول بے نظیر کی تصویروں سے ابھارے گئے خدوخال تھے۔[413]

پروپیگنڈے کی گرد بیٹھ گئی اور جھوٹ کا پردہ چاک ہوا تو اسی مغربی میڈیا نے گہرے صدمے کے ساتھ اعلان کیا کہ کرنل قذافی کا بیٹا محمد قذافی باغیوں کے قبضے سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ مغربی میڈیا نے مذکورہ بالا سرکس اور جھوٹ پر مبنی پوری کہانی اس لیے گھڑی تاکہ قذافی کے وفاداروں کے حوصلے پست کیے جائیں اور باغیوں کے حوصلوں کو نئی مہمیز دی جائے۔ مغربی میڈیا کی اس قحبہ گری میں خبروں کا خون تو ہوتا ہی ہے۔ مگر مغربی میڈیا تو اپنی طرح داریوں میں لیبیا سے چھلانگ لگا کر کسی دوسرے براعظم میں پہنچ کر نیا منظر نامہ پیدا کر سکتا ہے۔[414] مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ ترقی پذیر ممالک کا میڈیا بھی مغربی خبروں کے ذرائع پر اعتماد کرنے پر مجبور رہے۔

---

[413] روزنامہ جنگ لاہور، 31 اگست، 2011ء۔

[414] روزنامہ جنگ لاہور، 31 اگست، 2011ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصدقہ دستاویز کے مطابق تیل کی دولت سے مالا مال اسلامی ملک عراق پر حملہ کا منصوبہ امریکہ نائن الیون سے پہلے ہی بنا چکا تھا۔ نائن الیون کے واقعات کو جواز بنا کر امریکہ نے 7 اکتوبر 2001 کو افغانستان اور 20 مارچ 2003 کو عراق پر حملہ کر دیا۔ ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے امت مسلمہ کے تصور کو کاری ضرب لگاتے ہوئے اس نام نہاد وار آن ٹیرر (War on terror) میں معاونت کا اعلان کر دیا۔[415] دہشت گردی کے خاتمے کے نام پر استعماری مقاصد کے لیے لڑی جانے والی جنگ در اصل تہذیبی اور ثقافتی جنگ ہے۔ امت مسلمہ اور خصوصاً پاکستان کو یہ ادراک کرنا ہو گا کہ افغانستان پر امریکی حملوں کا بنیادی مقصد دہشت گردی کا خاتمہ نہیں بلکہ اصل ہدف عالم اسلام ہے۔ ڈاکٹر شاہد حسن صدیقی ایک مستند کالم نگار ہیں۔ ان کے مطابق دہشت گردی کی جنگ کے اصل مقاصد وسطی ایشیاء کی ریاستوں سے تیل و گیس کے ذخائر کی ترسیل، پاکستان کو عدم استحکام کا شکار کرنا، عالم اسلام کو نقصان پہنچانا، پاکستان کی معیشت کو نقصان پہنچانا، پاک فوج کو عوام کی نظروں سے گرانا، خطے میں بھارت کی بالادستی اور پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو نقصان پہنچانا وغیرہ ہیں۔ انہوں نے ایک کتاب "پاکستان اور امریکہ دہشت گردی سیاست و معیشت" کے عنوان سے لکھی ہے جس میں انہوں نے دہشت گردی کے خلاف جنگ کے حوالے سے بارہ مقاصد بیان کیے ہیں۔ جو امریکہ کے خفیہ ایجنڈے کا حصہ ہیں۔[416]

لاپتہ افراد یا گم شد گان Missing Persons کا مسئلہ نائن الیون کے بعد شروع ہونے والی اس بے چہرہ جنگ کا تحفہ ہے جو 11 ستمبر 2001ء سے عالم اسلام کے گلے کا تار بنی ہوئی ہے۔ ستمبر 2012 کو لاپتہ افراد کے بارے میں حقائق جاننے کے لیے اقوام متحدہ ایک چار رکنی وفد دس روزہ دورے پر پاکستان آیا۔ یہ بات تو طے ہے کہ اقوام متحدہ کے دل میں کسی اسلامی ملک کے لیے دلداری و غمگساری کا کوئی گوشہ نہیں۔ اقوام متحدہ عملاً امریکی عزائم کی آلہ کار اور مغرب کی حاشیہ بردار ہے۔[417]

---

[415] روزنامہ جنگ لاہور، 28 ستمبر، 2012ء۔

[416] روزنامہ جنگ لاہور، 24 فروری، 2012ء۔

[417] روزنامہ جنگ لاہور، 13 ستمبر 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انٹرنیشنل کمیونٹی کو انسانی حقوق کی پامالی اور درندگی کی حدوں کو چھوتی ہوئی انسانیت کشی کا طویل ریکارڈ رکھنے والے فرعون مزاج ممالک اور مسلمانوں پر ہونے والے ظلم کے پہاڑ نظر نہیں آتے۔ اسے انڈیا بھی نہیں دکھائی دیتا جہاں مقبوضہ کشمیر میں پچھلے دو عشروں کے دوران 93785 معصوم شہری ہلاک کر دیئے گئے۔ 6996 پولیس اور فوج کے زیر حراست ہلاک کر دیئے گئے۔ سوا لاکھ انسان قید خانوں میں گل سڑ رہے ہیں۔ دس ہزار سے زائد خواتین آبروریزی کا نشانہ بنیں۔ اقوام متحدہ کے اسی کمیشن نے 6 فروری 2012 کو بتایا تھا کہ مقبوضہ کشمیر میں لاپتہ افراد کی تعداد آٹھ ہزار سے زائد ہے۔ لیکن بھارت اسلامی ممالک میں نہیں لہذا وہاں آئے روز جائزہ کمیشن آتے ہیں۔ نہ دنیا میں ہاہاکار مچتی ہے۔ بلوچستان کی طرح انڈونیشیا کا 27 واں صوبہ پہلے بدامنی کا الاؤ بنایا گیا پھر فوج اور عوام کے درمیان تصادم کی راہ ہموار کی گئی۔ پلاننگ کے تحت اقوام متحدہ گروپوں اور کمیشنوں کو حرکت میں لایا گیا۔ عالمی برادری کے دل میں درد اٹھنے لگا۔ اقوام متحدہ کے ذریعے حق خود ارادیت کے پھر پرے لہرائے گئے۔ 20 مئی 2002 کو ڈیمو کریٹک ری پبلک آف تیمور کے نام سے ایک نئی عیسائی ریاست وجود میں آگئی اور انڈونیشیا اپنے 27 ویں صوبے تیمور سے دستبردار ہو گیا۔[418] امریکہ نائن الیون کا بہانہ بنا کر پاکستان کے نواح میں اُترا۔ امریکہ نے 9/11 کے بہانے پاکستان کے اندر گھس آیا اور وہ روشن پاکستان کے نام پر براہ راست پیسہ خرچ کر رہا ہے۔[419]

11 ستمبر 2001 کے دن کو پوری امت مسلمہ پر ڈالنے کے لیے بہانہ بنایا گیا نائن الیون ایک آغاز تھا جو پلاننگ کے تحت مرتب کیا گیا اور اسے لاکھوں مسلمانوں کو تباہی اور تہذیبی جنگ کا نقطہ آغاز بنا دیا گیا۔ لطف کی بات یہ ہے کہ نائن الیون کے حوالے سے خود امریکی تھنک ٹینک نے بھی کئی خدشات کا اظہار کیا۔ امریکہ وہ قوم ہے جس نے ایک ضیاء الحق کو ٹھکانے لگانے کے لیے اپنے منصب دار بھی مروا دیئے ایک سفیر راحیل اور بریگیڈیئر جنرل واسم جب کہ تیسرا غیر اہم امریکی اہلکار تھا۔[420]

---

[418] روزنامہ جنگ لاہور، 13 ستمبر 2012ء۔
[419] روزنامہ ایکسپریس لاہور، 11 ستمبر 2012ء۔
[420] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 10 ستمبر 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نائن الیون کے واقعے کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ لیکن مذکورہ بالا واقعات و تحقیقات سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ نائن الیون ایک خود ساختہ ڈرامہ تھا اور وار آن ٹیرر (War on Teror) کے بیانیہ کو مغربی قیادت نے اپنے استعماری مقاصد کے لیے ترتیب دیا تھا۔ مغربی میڈیا کا کردار مغرب کی اس مہم میں بش انتظامیہ اور مغربی منصوبہ سازوں کا دستِ راست ثابت ہوا۔ دنیا بھر میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفرت کی آگ جلانے کے لئے اس واقعہ نے ایندھن کا کام کیا۔ مغربی دنیا میں اسلاموفوبک واقعات میں بے تحاشا اضافے کی اصل وجہ وار آن ٹیرر کا یہی مغربی بیانیہ ہے جس کے اثرات آج تک قائم ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب پنجم: اسلاموفوبیا کا مطالعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلاموفوبیا کیا ہے؟

نائن الیون کے بعد اسلاموفوبیا میں شدید اضافہ ہوا۔ فوبیا کا لغوی معنی بے جا خوف اور نفرت ہے۔ اس اصطلاح میں عدم رواداری اور نسل پرستی کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ اسلاموفوبیا کے معنی اسلام سے بے جا خوف، نفرت اور مسلمانوں کے بارے میں منفی ذہنیت، اسلام اور اسلامی ثقافت سے نفرت کا اظہار اسی اصطلاح کے دائرہ کار میں آتا ہے۔[421] یہ ایک ایسا نقطہ نظر ہے جس میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ تمام یا اکثر مسلمانوں میں مذہبی تشدد ہوتا ہے اور وہ غیر مسلموں کے بارے میں جارحانہ رویہ رکھتے ہیں۔

اقوام متحدہ کے مطابق اسلاموفوبیا کا اصطلاحی مفہوم یوں ہے:

> Islamophobia is a fear, prejudice and hatred of Muslims that leads to provocation, hostility and intolerance by means of threatening, harassment, abuse, incitement and intimidation of Muslims and non-Muslims, both in the online and offline world. Motivated by institutional, ideological, political and religious hostility that transcends into structural and cultural racism, it targets the symbols and markers of being a Muslim.[422]

عالمی یوم اسلاموفوبیا

اسلاموفوبیا ایک عالمی مسئلہ بن چکا ہے جس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے زیر اہتمام 15 مارچ عالمی یوم اسلاموفوبیا کے طور پر منایا جاتا ہے۔

> The United Nations General Assembly adopted a resolution sponsored by 60 Member-States of the Organization of Islamic Cooperation (OIC), which designated 15 March as the International Day to Combat Islamophobia. The document stresses that terrorism and violent extremism cannot and

---

[421] ڈاکٹر فرحت علوی، بدھ کا نظریہ امن اور لہو لہو روہنگیا، قلم فاؤنڈیشن لاہور، 2021ء، ص158۔

[422] https://www.un.org/en/observances/anti-islamophobia-day Accessed April 20,2024.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

should not be associated with any religion, nationality, civilization, or ethnic group. It calls for a global dialogue on the promotion of a culture of tolerance and peace, based on respect for human rights and for the diversity of religions and belief.[423]

نائن الیون اور اسلاموفوبیا

نائن الیون کے بعد اسلاموفوبیا میں بے تحاشا اضافہ ہوا۔ مغربی میڈیا میں مسلمانوں کو انتہا پسند اور دہشت بنا کر پیش کیا گیا۔ مغربی میڈیا کا اسلام اور مسلمانوں کے لیے دوہرا معیار ہے۔ مغرب اور مغربی میڈیا مسلمانوں کو دہشت گرد اور اسلام کو بطور دہشت گرد مذہب کے طور پر پیش کرتا ہے۔ حالانکہ اسلام امن والا دین ہے لیکن مغربی میڈیا اسلام کا تصورِ امن کو دنیا کے سامنے کبھی پیش کرنے نہیں دیتا۔ نائن الیون واقعہ کے بعد امریکہ اور دوسرے مغربی ممالک میں اسلاموفوبیا کے واقعات میں بہت زیادہ اضافہ ہوا۔

گیارہ ستمبر 2001 کو پیش آنے والے واقعے نے نہ صرف امریکہ بلکہ پوری دنیا کی تاریخ بدل دی۔ 9/11 فوبیا نے مسلم مخالف جذبات کو نفرت اور انتقام میں تبدیل کر دیا۔ اس واقعہ میں تقریباً تین ہزار لوگ مارے گئے لیکن اس کے بعد لاکھوں معصوم مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا اور اسلاموفوبک واقعات اور قتل عام کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔

نائن الیون کا فوبیا مسلمانوں کے لیے عذابِ جان بن گیا۔ درسگاہوں میں مسلم طلبا کی سرگرمیوں پر نظر رکھی جانے لگی۔ کسی مسلمان کے خلاف معمولی شکایت کا بھی سنجیدگی سے نوٹس لیا جاتا۔ حجاب اور داڑھی کو دہشت گردی کی علامت سمجھا جانے لگا۔[424]

نائن الیون واقعہ کو چاہے جتنی زیادہ دیر گزر جائے اس کی برسی ہر سال بڑے جوش و خروش کے ساتھ منائی جائے گی تاکہ مسلم مخالف جذبات میں کمی نہ آسکے۔ 9/11 کی برسی منانے کا مقصد ہی مسلمانوں

---

[423] https://www.un.org/en/observances/anti-islamophobia-day Accessed April 20,2024.

[424] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 11 ستمبر 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے خلاف نفرت و انتقام کو تازہ کرنا ہے۔ حالانکہ 9/11 ایک سوچی سمجھی سازش تھی۔ 75 پروفیسروں اور دانشوروں کی ٹیم نے تحقیق کے بعد 9/11 کو سوچی سمجھی سازش قرار دیا۔ نائن الیون فوبیا نے اسلاموفوبیا واقعات کے لئے ایندھن فراہم کیا۔

نائن الیون کا دن امریکہ میں بسنے والے امریکی شہریوں ہی کے لیے نہیں بلکہ یہاں آباد دوسری قوموں کے افراد کے لیے بھی ایک بھیانک واقعہ ہے۔ امریکہ میں مقیم پاکستانی آج بھی اس افسوسناک واقعہ کو یاد کر کے دلبر داشتہ ہو جاتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ انہیں محسوس ہوتا ہے جیسے 9/11 کے سائے آج بھی ان کا تعاقب کر رہے ہیں۔ امریکہ میں 9/11 کے بعد حالات مسلمانوں کے لیے ساز گار نہیں رہے ہیں۔ مسلمانوں کو ہر جگہ مذہبی امتیاز کا سامنا کرپڑ رہا ہے حتیٰ کہ کاروبار زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی۔ بروک لین نیویارک میں کونی آئس لینڈ پاکستانیوں کا مرکز سمجھا جاتا تھا جسے امریکہ میں لٹل پاکستان کہا جاتا تھا۔ لیکن 9/11 کے بعد اس جگہ کا تمام کاروبار بند ہو چکا ہے۔[425]

اس تناظر میں زینب اقبال لکھتی ہیں:

> Discriminatory policies, government raids, and mass detentions following the 11 September attacks left a toll on New York's Pakistani community. Shortly after 9/11, law enforcement raided the neighbourhood and hundreds of men were detained.Fear gripped the once vibrant community and, of the 120,000 Pakistanis who lived here, about 20,000 left the neighbourhood - either returning home to Pakistan or moving to Canada, a survey conducted by the Council of People's Organization (COPO) showed.[426]

---

[425] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 11 ستمبر 2012ء۔

[426] Zainab Iqbal, 9/11 attacks: Twenty years later, fear still lingers in Brooklyn's Little Pakistan, 10 September 2021, For details click link below: https://www.middleeasteye.net/news/9-11-attacks-twenty-years-later-fear-still-lingers-brooklyn-little-pakistan Accessed 21 September 2023

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Little Pakistan, officially named Muhammad Ali Jinnah Way after the founder of Pakistan, is located on Coney Island Avenue in Brooklyn, New York

انتھراکس (anthrax) ایک سفید رنگ کا کیمیکل پاوڈر ہے۔ چند ایک واقعات ایسے پیش آئے کہ ڈاک کے لفافوں سے انتھراکس برآمد ہوئی۔ ایسی ڈاک کی پہلی کھیپ چھ ٹن تھی جس کا لیبارٹری میں تجزیہ کیا گیا۔

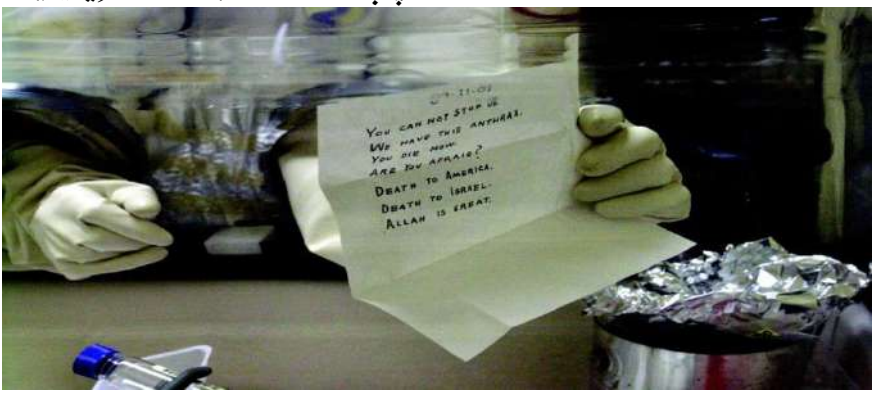

Laboratory technician holding the anthrax-laced letter at the U.S. Army's Fort

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Detrick bio-medical research laboratory in November 2001[427].

ایف بی آئی رپورٹ بتاتی ہے:

> Soon after the terrorist attacks of 9/11, letters laced with anthrax began appearing in the U.S. mail. Five Americans were killed and 17 were sickened in what became the worst biological attacks in U.S. history. [428]

9/11 کے بعد مغربی میڈیا میں خصوصاً امریکہ اور برطانیہ میں مسلمانوں کو بنیاد پرست "انتہا پسند اور دہشت بنا کر پیش کیا گیا۔ جیسا کہ Stephen Lendman لکھتا ہے:

> Post-9/11 Western media, muslims especially in america and Britian ,describe as fundamentalists, extremists and fanatics. [429]

مذکورہ بالا تحریر اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ مسلمان دہشت گرد یا انتہا پسند نہیں ہیں بلکہ یہ مغربی میڈیا کا اسلام اور مسلمانوں کے لیے دوہرا معیار ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کو دہشت گرد اور اسلام کو بطور دہشت گرد مذہب پیش کرتا ہے۔ حالانکہ اسلام امن والا دین ہے لیکن مغربی میڈیا اسلام کی حقیقت کو دنیا کے سامنے کبھی نہیں کھلنے دیتا۔ اس چیز کا اعتراف کرتے ہوئے مذکورہ بالا غیر مسلم مصنف لکھتا ہے۔

> Throughout the west, islam is identified with violence, when in fact it has common roots with christianity and Judaism. Their tenets are based on love, not hate; peace, not violence; charity, not exploitation, an just, fair society for peopel of all faiths, You, H never know it from Islamophobia media

---

[427] Amerithrax or Anthrax Investigation
https://www.fbi.gov/history/famous-cases/amerithrax-or-anthrax-investigation
Accessed 9 September 2023

[428] https://www.fbi.gov/history/famous-cases/amerithrax-or-anthrax-investigation
Accessed 9 September 2023

[429] Stephen Lendman, Ispamophobia in western media. http://rense.com/general92/lamo.htm. Accessed on 05-05-2013.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

reports.[430]

غیر مسلم مصنف Stephen Lendman نے غیر جانبداری کا ثبوت دیتے ہوئے نہ صرف اسلام کے فلسفہ امن کو چند لائنوں میں بیان کر دیا ہے بلکہ مغربی میڈیا کی اسلاموفوبیا پر مبنی رپورٹس سے عمدہ طریقہ سے نقاب اُٹھایا ہے۔

Stephen Lendman سموئیل ہٹنگٹن اور برنارڈ لیوس کے اسلاموفوبیا پر مبنی مقالوں کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتا ہے:

> In America, noted academics like Bernard Lewis and Samuel Huntington promote a clash of civilization, Thesis Huntington saying the West's underlying Problem is not Islamic fundamentalism. it is islam, a different civilization whose peopel convinced of their culture. [431]

امریکہ میں تہذیبوں کے تصادم کا نظریہ برنارڈ لیوس (Bernard Lewis) اور سموئیل ہٹنگٹن (Semual Huntington) نے پیش کیا۔ سموئیل ہٹنگٹن کہتا ہے کہ مغرب کا مسئلہ انتہا اسلام نہیں بلکہ اسلام کا نظام ہے۔ کیونکہ مسلمان اپنے تہذیب و تمدن کو مغربی تہذیب و تمدن سے بہتر سمجھتے ہیں۔ سموئیل ہٹنگٹن نے 1993 میں "The Clash of Civilizations" اور برنارڈ لیوس نے 1990 میں اسلام دشمنی پر مبنی ایک تحقیقی مقالہ پیش کیا۔ Edward Said نے اپنے مذکورہ ان دونوں دانشوروں پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> Both Men treat islamic identity and culture cartoon like fashion, where popeye and Bluto Bash eachother mercilessly. They and others like them rely on strereotapes, not reason or informed anlyasis, Hollywood and major

---

[430] Stephen Lendman, Ispamophobia in western media. http://rense.com/general92/lamo.htm. Accessed on 05-05-2013.

[431] Stephen Lendman, Ispamophobia in western media. http://rense.com/general92/lamo.htm. Accessed on 05-05-2013.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

media always in lockstep. [432]

دونوں اسلامک شناخت اور کلچر کو کارٹون ڈرامہ کی طرح پیش کرتے ہیں جہاں Popeye اور Bluto ایک دوسرے کو بے رحمی سے مارتے ہیں۔ وہ لوگ اور دوسرے لوگ صرف میڈیا پر دکھائے جانے والی چیزوں پر یقین رکھتے ہیں تحقیق اور درست دلائل کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ ہالی وڈ اور بڑا میڈیا ہمیشہ حقائق کو چھپائے رکھتا ہے۔ ایڈورڈ سیڈ نے اپنے آرٹیکل میں بالکل حقیقت پر مبنی تجزیہ پیش کیا۔ کہ میڈیا اسلام کے متعلق حقائق کو چھپاتا ہے اور مسلمانوں کے خلاف نفرت پر مبنی اسلاموفوبیا پر مبنی رپورٹس کو شائع کرتا ہے۔ مغربی میڈیا کا تجزیہ معلومات یا دلائل پر نہیں مبنی نہیں ہوتا بلکہ اسلام کے بارے میں تعصب اور جانبداری کا شکار ہے۔

سنہ 2002 میں ولیم لنڈ William Lind اپنے ایک مضمون میں لکھتا ہے:

"Islam is a religion of war. [433]

مذکورہ بالا عبارت اسلام دشمنی اور تعصب پر مبنی ہے۔ کیونکہ اسلام ایک امن والا دین ہے اور اس پر پوری اسلامی تاریخ گواہ ہے۔ جبکہ غیر مسلم مفکرین خود اپنی تحریروں کے ذریعے جنگ و فتنے کا درس دیتے نظر آتے ہیں۔ جیسا کہ 9/11 کے رد عمل میں غیر مسلم مصنف Hatemonger لکھتا ہے:

> We should invade their countries, kill their leaders and convert them to Christianity. We carpets bombed German cities and killed civilians. Thatwas war, and this is war. [434]

ہمیں ان کے ملکوں اور ان کے رہنماؤں (لیڈروں) پر حملہ کرنا چاہیے اور انہیں (یعنی مسلمانوں) کو عیسائیت قبول کرنے پر مجبور کرنا چاہیے۔ ہم نے جرمن شہروں پر کارپٹ بم برسائے اور سول لوگوں کو نشانہ بنایا وہ جنگ تھی اور یہ بھی جنگ ہے۔

نومبر 2001 میں Franklin Graham نے CNBC نیوز کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا:

---

[432] Edward said, the clash of ignorance, nation magazine, 22-10-2001. http://rense.com/general92/lamo.htm. Accessed on 15-09-2013

[433] http://rense.com/general92/lamo.htm. Accessed on 11-03-20.23

[434] http://rense.com/general92/lamo.htm. Accessed on 11-03-20.23

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Islam is a very evil and wicked religion. [435]

فروری 2002 میں اٹارنی جنرل John Ashcroft اسلام کا عیسائیت کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے کہتا ہے :

> Islam is a religion in which God requires you to send your son to die forhim. Christianity is a faith in which god sent his son to die for you. [436]

مذکورہ اقتباس کا خلاصہ یہ ہے کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس میں خدا اپنی خاطر تمہارے بیٹے کو قربان ہونے کا حکم دیتا ہے جبکہ عیسائیت میں خدا نے تمہاری خاطر اپنے بیٹے کو قربانی کے لیے بھیجا۔ پروفیسر دیپا کمار Deepakumar اپنے مضمون "Framing Islam" میں 9/11 کے سلسلے میں اسلام کے بارے میں میڈیا میں موجود اسلام مخالف مواد سے پانچ نکات اخذ کرتی ہے۔

> 1. Islam is monolithic, infact as practised in dozens of countries2.It is uniquelly sexist. Infact, no more or less than all major countries.3 It is inherently violent and intolerent.4The Muslim mind is incapable of reason and science.5. The West spreads democracy while islam spawns terrorism. [437]

پروفیسر Deepa Kumar لکھتی ہیں:

> The mainstream media and the political elite have helped generate on attitude towards muslim that has been largely negative". Today allmuslisms are viewed as responsible

---

[435] http://rense.com/general92/lamo.htm. Accessed on 11-03-2012.

[436] John Asheroft, Los Angeles Time, 16 February, 2002
https://www.latimes.com/archives/la-xpm-2002-feb-16-me-chbrfs16.2-story.html

Accessed on 03-05-2012.

[437] Deepa Kumar, Framing Islam, http://rense.com/general92/lamo.htm

Accessed on 07-05-2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

for the events of 9/11. [438]

مین سٹریم میڈیا اور اعلیٰ سیاسی طبقہ مسلمانوں سے منفی رویہ کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ دور حاضر میں تمام مسلمانوں کو 9/11 کا ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہے۔ پروفیسر دیپا کمار صاحبہ نے غیر مسلم ہونے کے باوجود مغربی میڈیا کی 9/11 کے بعد تعصب، غیر جانبداری اور منافقت پر مبنی پالیسی کو بہت عمدہ طریقہ سے بے نقاب کیا ہے۔ مذکورہ بالا پروفیسر صاحبہ کا تجزیہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مغربی میڈیا اسلاموفوبیا پر مبنی رپورٹس کو مشن کے طور پر عوام الناس کے سامنے لاتا ہے اور بڑی مہارت سے اسلام کے امن کے خوبصورت فلسفے چھپا کر رکھتا ہے تاکہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفرت میں اضافہ ہو سکے اور تعلیم یافتہ طبقہ اسلام کی طرف راغب نہ ہو اور نہ ہی کسی کے دل میں مظلوم مسلم امہ کے لیے نرمی اور رحمدلی پیدا ہونے پائے۔ 9/11 کا بہانہ بنا کر مغربی میڈیا نے سموئیل ہنٹنگٹن کے نظریے پر عمل کرنا تیز تر کر دیا ہے۔ عراق پر مغربی میڈیا اور امریکی قیادت نے ملکر جھوٹ کا طوفان کھڑا کیا جب جھوٹ کا پول کھل گیا تو کوئی معذرت طلبی اور معافی تلافی کی ضرورت محسوس نہ کی۔ [439]

اینٹی مسلم برٹش نیشنل پارٹی کا لیڈر Nick Griffin کہتا ہے:

> Muslims are the biggest problem at present because they have highest birth rate. Most important of all is that Islam is an aggressive religion.[440]

مذکورہ اقتباس کا حاصل یہ ہے کہ دور حاضر میں مسلمان سب سے بڑا مسئلہ ہے کیونکہ وہ سب سے زیادہ شرح پیدائش رکھتے ہیں سب سے اہم نکتہ یہ ہے کہ اسلام ایک جارحیت پسند مذہب ہے۔

روس کا صدر Puton کہتا ہے:

---

[438] Deepa Kumar, Framing Islam, http://rense.com/general92/lamo.htm

Accessed on 07-05-2012.

[439] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 22 دسمبر 2011ء۔

[440] Jeevan Vasagar, The Guardian, 30 May, 2001.

https://www.theguardian.com/uk/2001/may/01/jeevanvasagar

Accessed on 05-05-2013

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Islamic Fundamentalism is a danger growing like virus.[441]

اسلامی بنیاد پرستی وائرس کی طرح پھیلنے والا خطرہ ہے۔

اٹلی کا وزیر اعظم Silivio Berlusconi کہتا ہے:

We should be conscious of the superiority of our civilizations,The West would continue conquer peoples. [442]

ہمیں اپنی تہذیبوں کی برتری کا احساس ہونا چاہیے اور مغرب لوگوں کو فتح کرنا جاری رکھے گا۔

اسی طرح امریکہ کا سابق صدر جارج بش سی این این کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا:

Overtime it is going to be important for nations to know they will be held accountable for inactivity.you are either with us or against us in thefight agaisnt terror. [443]

قوموں کے لیے یہ جاننا انتہائی اہم ہے کہ ان کو تحریبی کاروائیوں کے احتساب دینا ہو گا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں .....تم ہمارے ساتھ ہو.....یا.....ہمارے خلاف ہو۔ بش کے بیان سے امریکہ کی گلوبل ریاستی دہشت گردی واضح ہو کر سامنے آجاتی ہے۔

---

[441]Jeevan Vasagar, The Guardian, 30 May, 2001.
https://www.theguardian.com/uk/2001/may/01/jeevanvasagar
Accessed on 05-05-2012

[442]Silvio-Berluseony, The Guardian, 27 September, 2001
https://www.theguardian.com/world/2001/sep/27/afghanistan.terrorism7
Accessed on 21-06-2012

[443]CNN, 6 November, 2001.
https://edition.cnn.com/2001/US/11/06/gen.attack.on.terror/ Accessed on 10-12-2022.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Edward Said اپنی کتاب "Orientalism" میں لکھتے ہیں:

> Islam and the Arab world have been continually misrepresented by Christianity, western media and popular imagery. [444]

اسلام اور عرب دنیا کو مغربی میڈیا پر عیسائیت کے ذریعے مسلسل misrepresent کیا جاتا رہا۔ مغربی میڈیا نے مسلسل اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زہریلا پروپیگنڈا کیا ہے۔ 9/11 کے بعد پروپیگنڈا اوسیع پیمانے پر شروع ہو گیا ہے۔

Danial Dixen اپنے ایک آرٹیکل میں لکھتا ہے:

> Marginalisation, discrimination of Muslims throughout the west became particularly prevalent after the events of September 11, 2001. [445]

پورے مغرب میں مسلمان امتیازی سلوک کا شکار رہے ہیں جس میں 9/11 کے بعد مزید شدت آگئی۔ ایدورڈ سعید مستشرقین اور تحریک استشراق کے اسلام کے متعلق تعصب اور غلط بیانی کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> Through the middle ages, Christianity considered Islam to be a false religion and Muhammad (PBUH) was seen to be the epitome of teachery, debauchry and sodomy and a whole battry of assortedtreacheries.[446]

ایدورڈ سعید Edward Said نے عیسائیت اور مغرب کے اسلام کے خلاف عناد اور دشمنی کو نمایاں انداز سے اجاگر کیا ہے۔ مذکورہ بالا پیراگراف سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مغرب کے مہذب ہونے کا جو دنیا کا سب سے زیادہ تہذیب کا پرچار کرنے والا ہے۔ 9/11 کے بعد مغربی میڈیا نے سماجی اور اخلاقی اقدار کو

---

[444] Edward said, Orientatlism, penguin books, England 2003, P- 60.

[445] Daniel Dixen, the Portrayal of Islam by the western media monday, November 2/2009,http://religionandmediacourse.blogspot.com/2009/11.
Accessed on 10-12-2022.

[446] Edward said, orientatlism, penguin books, England 2003, P- 62.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تبدیل کرنے میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ دسمبر 1993 میں فرانسیسی میگزین Monddeplomat میں ایک آرٹیکل شائع ہوا جس میں صاف طور پر لکھا ہوا تھا۔

> Battle against Islam would not waged in battle field, it must be fought in the fields of culture and civilizations. [447]

اسلام کے خلاف جنگ میدان جنگ میں نہیں لڑی جائے گی بلکہ یہ جنگ تہذیب اور ثقافت کے میدانوں میں لڑی جائے گی۔ مغربی میڈیا مسلمانوں پر تہذیبی اور ثقافتی دہشت گردی کر رہا ہے ثقافتی دہشت گردی جنگی دہشت گردی سے زیادہ تباہ کن ہے۔ مغرب اپنی میڈیا ٹیکنالوجی کے زور پر اپنی سیکولر تہذیب نافذ کرنا چاہتا ہے۔

Yenigun لکھتا ہے:

> The image of American Muslims took shape along side the images of muslims on television. This muslim image is known to anybody; irrational terrorists, Airplane hijackers, and suicide bombers who wages was against civilization and "democracy" in the name of Jehad to establish the islamic way of life against the Kafirun who are unbelievers to be either converted orkilled. [448]

مذکورہ بالا سطور سے یہ بات خاص طور پر سامنے آتی ہے کہ امریکی میڈیا پر عام مسلمانوں کو دہشت گرد ہائی جیکرز اور خودکش بمبار بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ سب سے اہم نکتہ یہ ہے کہ مسلمان جہاد کے نام پر دراصل مغربی تہذیب اور مغربی جمہوریت کے نظام کے خلاف مسلح جدوجہد کر رہے ہیں۔ اور مزید یہ کہ یا تو کافروں کو قتل کر دیا جائے یا زبردستی اسلام قبول کرنے پر مجبور کیا جائے۔ حالانکہ اسلام میں کوئی جبر

---

[447] Ibn-e-umeed, 30 Jan, 2010. http://columnists,veiws,Muslimnews.

Accessed on 14-11-2012.

[448] Yenigun, H. I. (2004). Muslims and the Media after 9/11: A Muslim Discourse in the American Media?. American Journal of Islam and Society, 21(3), 39–69. https://doi.org/10.35632/ajis.v21i3.507.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے اسکا ثبوت امریکہ میں تیزی سے بڑھنے والی نو مسلموں کی تعداد ہے۔

> It is not worthy that the phase the fastest growing religion in the U.S has become another catch phase in media for Islam, right alongside itsenormous antiislamic content. [449]

امریکہ میں تیزی سے بڑھنے والا مذہب اسلام ہے[450] اور لطف کی بات یہ ہے کہ اسلام قبول کرنیوالے لوگوں کی اکثریت اعلیٰ تعلیم یافتہ اور عورتیں ہیں۔ 9/11 کے بعد امریکہ میں مسلمان سب سے زیادہ مسائل کا شکار ہوئے۔ امریکہ میں مسلمانوں کی شہری آزادی ختم ہو کر رہ گئی ہے انسانی حقوق بھی نہیں رہے۔ امریکہ میڈیا کے ذریعے اسلام کو منفی انداز سے لوگوں کے سامنے پیش کر رہا ہے۔ دور جدید میں اسلام کے خلاف نفرت پھیلانا مغربی میڈیا کے لیے منافع بخش کاروبار بن چکا ہے۔

گلوبل سٹڈیز انسٹیٹیوٹ امریکہ (Global Studies Institute America) کے چیئرمین ڈاکٹر محمود اعوان نے ایوان کارکنان تحریک پاکستان لاہور میں منعقدہ فکری نشست، بعنوان 9/11 کے بعد امریکہ میں مسلمان مخالف رویوں اور پالیسیوں کی موجودہ صورتحال۔" کے دوران بطور مہمان مقرر اپنے خطاب میں کہا کہ امریکی معیشت کے لیے جنگیں بہت ضروری ہیں اور دراصل ان کی معیشت کا سب سے اہم عنصر وار اکانومی "War Economy"[451] ہے۔ سوویت یونین ٹوٹنے کے بعد امریکین انڈسٹریل کمپلیکس کی سوچ یہ تھی نیا دشمن نہیں مل جاتا تو یہ اکانومی تباہ ہو جائے گی لہذا وہ نئے دشمن کی تلاش میں نکل پڑے۔ نائن الیون کے بعد "پیٹریاٹ ایکٹ" کے تحت اب امریکہ میں بہت سی شہری آزادیاں ختم ہو گئی ہیں۔

---

[449] Yenigun, H. I. (2004). Muslims and the Media after 9/11: A Muslim Discourse in the American Media?. American Journal of Islam and Society, 21(3), 39–69. https://doi.org/10.35632/ajis.v21i3.507.

[450] Smith, Jane I. "Islam in America." Muslims in the West after 9/11. Routledge, 2009. 38-52.

[451] Duncan, Thomas K., and Christopher J. Coyne. "The origins of the permanent war economy." The Independent Review 18.2 (2013): 219-240.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مغربی میڈیا نے اسلام پر تنقید اور اسے منفی انداز میں لوگوں کے سامنے پیش کیا۔[452]

اسلام کو دہشت گردی کا مذہب اور مسلمانوں کو دہشت گرد قرار دینے والی ذہنیت کے پیچھے یہودی لابی کی سازش کارفرما ہے۔ حالانکہ مسلمان خود یہود و نصاریٰ کی دہشت گردی کا شکار ہیں۔ مسلمانوں کو دہشت گرد قرار دینے والی ذہنیت حریت و آزادی کی خاطر لڑنے والوں کو دہشت گرد قرار دیتی ہیں اور مغربی دہشت گردوں کو کچھ بھی کرنے کی آزادی دیتی ہے موجودہ دور میں اُلٹی گنگا بہہ رہی ہے۔ دوسری جنگ عظیم میں 60 لاکھ یہودی گیس چیمبرز میں ڈال کر جلا دیئے گئے جلانے والے مسلمان نہیں تھے۔ 1945 میں ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم گرا کر معصوم بچوں، عورتوں، بوڑھوں اور بے گناہ لوگوں کو راکھ کا ڈھیر امریکہ کی بہت بڑی دہشت گردی ہے۔ کیا اس دہشتگردی کے پیچھے ایک بھی مسلمان تھا۔ 1881 میں روس کے الیگزینڈر دوم کو اکیس ساتھ کھڑے لوگوں سمیت ہلاک کر دیا گیا۔ انگریز راج میں آزادی کی جنگ لڑنے چندر اسیکر اور بھگت سنگھ کو انگریزوں نے دہشت گرد قرار دیا۔[453]

مذکورہ لوگ بھی مسلمان نہیں تھے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد فلسطین پر انگریز کا قبضہ تھا۔ یہودی انتہا پسند بستی بنانے کے لیے انگریزوں پر بموں سے حملے کرتے تھے۔ ہوٹل تباہ اور لوگوں کو قتل کرتے۔ انگریز ان کو دہشت گرد قرار دیتے تھے۔ اسوقت کے مشہور یہودی دہشت گردوں میں موشے دیان، رابن، بیگن، اور شیرون جیسے لوگ شامل تھے جو بعد میں وزیر دفاع، وزیر اعظم اور صدر بنے۔[454] اقتدار میں آنے کے بعد آزادی کی جنگ لڑنے والے فلسطینیوں کو دہشت گرد کہہ کر چن چن کر مارنا شروع کر دیا۔ جاپان میں ریڈ آرمی (Red Army) نے بہت زیادہ قتل وغارت کی۔ 1995 میں ٹوکیو میٹرو کے اندر زہریلی گیس چھوڑ کر لوگوں کو ہلاک کیا گیا۔ یوگنڈہ کی سالویشن آرمی بچوں کو دہشت گردی کی تربیت دیتی ہے۔ خودکش حملوں کا رواج سری لنکا کے ہندو تامل ٹائیگرز نے ڈالا۔ انہوں نے 2003 سے 2007

---

[452] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 11 اپریل، 2012ء۔
[453] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 18 دسمبر 2012ء۔
[454] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 18 دسمبر 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک 400 خود کش حملے کر کے افغانستان اور عراق کو پیچھے چھوڑ دیا۔[455] میانمار میں بے گناہ مسلمانوں کو بڑی بے رحمی سے قتل کیا جاتا ہے اسے مغربی میڈیا نہ تو دہشت گردی قرار دیتا ہے نہ ہی اسے روکنے کے لیے عالمی برادری کوئی اقدام کرتی ہے۔ امریکہ میں آئے روز دہشت گردی کے واقعات ہوتے ہیں۔ ان کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

ایڈیم لینزا (Adam Lanza)

ایڈم لینزا جیسی شخصیات مغرب میں اسلاموفوبیا کی جیتی جاگتی مثال ہیں۔ ایک شقی القلب قاتل ایڈیم لینزا (Adam Lanza)[456] نے سکول میں فائرنگ کر کے 20 معصوم بچوں سمیت 27 افراد کو خون میں نہلا دیا۔[457] ایڈیم لینزا نامی قاتل مسلمانوں کے لیے اتنا ہی قابل نفرت ہے جتنا خود امریکہ کے لوگوں کے لیے مسلمانوں کو ان معصوم بچوں کے قتل کا اتنا ہی دکھ ہے جتنا ڈرون حملوں میں مارے جانے والے مسلمان معصوم بچوں کا دکھ اور صدمہ ہے۔ لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا امریکی بچوں کی ہلاکت پر آنسو بہانے والے امریکی صدر اوبامہ ڈرون حملوں میں شہید ہونے والے معصوم مسلمان بچوں کا بھی کوئی صدمہ اور دکھ ہوتا ہے اگر واقعی دکھ ہوتا ہے تو ان حملوں کو بند کیوں نہیں کر رادیتے جس میں خود امریکی حکام کے مطابق بچوں اور عورتوں سمیت 97 فیصد بے گناہ لوگ مارے جاتے ہیں۔

آندرس بریوک (Anders Breivik)

آندرس بریوک (Anders Breivik)[458] ایک نارویجن شہری ہے جس نے اگست 2011ء میں دہشت گردی کے دو واقعات میں ناروے کی لیبر پارٹی کے 76 افراد کی جانیں لیں۔ بریوک کے خیال میں یہ

---

[455] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 18 دسمبر 2012ء۔

[456] Homayounpour, Gohar. "Islam, the new modern erotic." Islamic Psychoanalysis and Psychoanalytic Islam. Routledge, 2018. 130-148.

[457] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 18 دسمبر 2012ء۔

[458] Allen, Chris. "Islamophobia and the Crises of Europe's Multiculturalism." New multicultural identities in Europe: Religion and ethnicity in secular societies (2015): 213-230.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرکاری جماعت مسلم تارکین وطن کو روکنے میں ناکام رہی ہے۔ بریوک کا اصل مقصد یورپی عیسائیوں کو یہودیوں کے ساتھ ملا کر مسلمانوں کے خلاف ایک مقدس جنگ (Holy war) کے لیے تیار کرنا ہے۔ وہ 16 صفحات پر ایک منشور بھی رکھتا ہے۔ بریوک نے اس منشور کو چنیدہ 250 افراد تک ای میل کے ذریعے پہنچایا۔ جن میں جرمنی، اٹلی، فرانس اور برطانیہ کے منتخب لوگ شامل ہیں۔[459] مذکورہ بالا واقعہ بیک وقت مغربی عیسائی، دہشت گردی اور مغربی ذرائع ابلاغ کی متعصبانہ روش کو بے نقاب کرتا ہے۔

ناروے جن شہری آندرے بریوک کوئی ایک شخص نہیں ہے یہ دہشت پسند مغرب کے اندرون کا غیر اعلانیہ اشتہار ہے۔ بریوک پورے مغرب کا اختصار ہے۔ آندرے بریوک مغرب کو سمجھنے کا ایک موقع ہے۔ جسے پاکستانی ذرائع ابلاغ نے نظر انداز کر دیا۔ افسوس پاکستانی ذرائع ابلاغ پر ہے جو اپنے مذہب، گھر، موسم، تہذیب، تاریخ اور ثقافت کو مغرب کی آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ بریوک جدیدیت کی گمراہ کن اصطلاحات کو ظاہر کرتا ہے جن کو مغرب تہذیبی ارتقاء کی فریب افزاء فضاء میں چھپاتا ہے۔

بریوک دو مسلمان مفکرین علامہ اقبالؒ اور مولانا مودودیؒ سے نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ سید مودودی فرماتے ہیں کہ مسلمان اپنا فریضہ سرانجام دیں گے تو ایسی تبدیلی آئے گی کہ سرمایہ دارانہ نظام کو واشنگٹن میں اور کیمونزم کو ماسکو میں جگہ نہیں ملے گی۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ بریوک ان دونوں مفکرین کے مقام سے پوری طرح آگاہ ہے۔ ان ہی دو افراد نے اسلام کے حرکیاتی تصور کو مسلمانوں کے قلوب میں راسخ کیا۔

شاعر مشرق علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

فساد قلب و نظر ہے فرنگ کی تہذیب
کہ روح اس مدنیت کی رہ سکی نہ عفیف
تم نے دیکھا نہیں یورپ کا جمہوری نظام
چہرہ روشن، اندرون چنگیز سے تاریک تر

---

[459] روزنامہ پاکستان، لاہور، 16 اگست 2011ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ویڈ مائیکل (Wade Michael)

ایک چالیس سالہ سابق امریکی فوجی ویڈ مائیکل Wade Michael نے ریاست وسکانسن (Wisconsin) کے اگست 2012 کو گوردوارے میں فائرنگ کر کے سات سکھ عبادت گزاروں کو ہلاک کر دیا۔ سکھ پگڑیاں پہنتے ہیں اور داڑھیاں رکھتے ہیں انہیں غلطی سے حملہ آور نے مسلمان سمجھ کر نشانہ بنا دیا۔ حملہ آور کو پولیس نے گولی مار کر موقع پر ہی ہلاک کر دیا۔ حملہ آور کے جسم پر متعدد ٹیٹو بنے ہوئے تھے جس میں ایک ٹیٹو 9/11 تھا۔ اس سے پہلے 9/11 کے حملوں کے چار دن بعد ریاست ایری زونا میں ایک سکھ کو غلطی سے مسلمان سمجھ کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔[460]

نیویارک ٹائمز لکھتا ہے:

> Six people were killed and three others were wounded on Sunday at the 17,000-square-foot Sikh Temple of Wisconsin in Oak Creek, a city of about 35,000 just south of Milwaukee. [461]

نیدرلینڈز (Netherlands)

نیدرلینڈز (Netherlands) میں اگست 2023ء کو اسلاموفوبیا کا واقعہ پیش آیا۔ پاکستانی دفتر خارجہ نے کہا کہ یہ قدم 'دانستہ اسلاموفوبیا کا حامل یہ قدم عمل دنیا کے دو ارب مسلمانوں کے جذبات کو گہری ٹھیس پہنچانے کے مترادف اور پر امن بقائے باہمی اور بین المذاہب ہم آہنگی کے لیے خطرہ ہے۔ ایسی جارحانہ کارروائیوں کو اظہار رائے اور احتجاج کی جائز آزادی کے تحت نہیں لایا جا سکتا۔ بین الاقوامی قانون ریاستوں کو مذہب یا عقیدے کی بنیاد پر نفرت، امتیازی سلوک اور تشدد کے لیے جان بوجھ کر اکسانے کی روک تھام اور ممانعت کرنے کا پابند کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان سمجھتا ہے کہ آزادی اظہار ذمہ

---

[460] http://www.nawaiwaqt.com.pk/E-Paper/Lahore/2012-07-11/Page-3/Detial-2. Accessed on 05-09-2012.

[461] https://www.nytimes.com/2012/08/06/us/shooting-reported-at-temple-in-wisconsin.html

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

داریوں کی متقاضی ہے اور یہ عالمی برادری کی ذمہ داری ہے کہ وہ نسل پرستانہ، غیر انسانی اور اسلاموفوبیا کی حامل کارروائیوں کو روکیں۔[462]

بین الاقوامی کردار (International Role)

بین الاقوامی قیادت کے دوہرے معیار ہیں۔ مغربی قیادت کی منافقت اس حد تک ہے کہ جانوروں سے تو پیار کرتے ہیں لیکن انسانوں جانوں کے ضیاع پر ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ کتوں اور بلیوں سے پیار کا اظہار کرنیوالے زندہ معصوم انسانوں کا درندوں کی طرح ناشتہ کرتے ہیں۔ بغداد ہو یا دمشق افغانستان یا پاکستان، لیبیا ہو یا برما، چیچنیا ہو یا فلسطین مغرب کے ساتھ ساتھ مسلم دنیا کے ضمیر بھی مردہ اور دل پتھر ہو چکے ہیں۔ ایک طرف لاکھوں بے گناہ مسلمانوں کا قتل وعام جاری ہے تو دوسری طرف امریکہ کے شہر Taxas میں پوسٹر درخت پر لگا ہوا دکھائی دیتا ہے:

> Lost Cat, he is white and fluffy with brown and black tabby patches answer to the name sully, found please call. [463]

ایک سفید رنگ کی بھاری بھر کم بلی جو کچھ بھوری اور کچھ کالی بھی ہے۔ گم ہو گئی ہے۔ جس کو ملے اس نمبر پر اطلاع کریں۔ اس کو Sully کہہ کر پکاریں تو میاؤں کرتی ہے۔ مذکورہ واقعات سے واضح ہوتا ہے کہ مغرب مسلمانوں کے حوالے سے دوہرے معیارات رکھتا ہے۔ ایک طرف جانوروں کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے دوسری طرف 9/11 حملوں کی آڑ میں مسلمانوں کا قتل عام کرتا ہے۔

طالبان کے ساتھ مل کر لڑنے والے امریکی مجاہد جان واکر (اسلامی نام عبد الحمید) کو جیل لے جایا جا رہا تھا تو اس کے ہاتھ پیچھے کی طرف بندھے ہوئے تھے۔ امریکی حکومت نے جان واکر (عبد الحمید) کو صفائی کا وکیل کرنے سہولت نہیں دی۔[464] 11 ستمبر 2001 کے بعد افغانستان اور عراق جیسی ریاستوں میں

---

[462] Independenturdu, 19 August 2023
https://www.independenturdu.com/node/145071

[463] روزنامہ نوائے وقت، لاہور، 10 اکتوبر 2012ء۔

[464] ماہنامہ التجوید فیصل آباد، مکتبہ التجوید، فیصل آباد، مارچ 2002ء، ص 155۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مغرب نے امریکہ کی قیادت میں معصوم بچوں، عورتوں، بوڑھوں کو بربریت کا نشانہ بنایا۔ بین الاقوامی سطح پر ریاستی دہشت گردی کا ارتکاب کیا جارہا ہے۔ نام نہاد تہذیب یافتہ مغربی قوتیں اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے کمزور ریاستوں میں دہشت گردی کے خاتمے کی جنگ کے بہانے دراندازی کررہی ہیں۔

مغرب کا ہدف۔ مسلمان عورت

مغرب اور مغربی ذرائع ابلاغ کا سب سے بڑا ہدف مسلمان عورت ہے۔ مغربی ذرائع ابلاغ کا وطیرہ یہ ہے کہ وہ اسلام میں عورت کے حقوق و فرائض کو مسخ کر کے دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ حجاب مسلمان عورت کی زینت اور حیاء کا حسن ہے لیکن مغربی میڈیا حجاب(Hijab) کو تنگ نظری اور دہشت گردی کی علامت گردانتا ہے۔ مسلمان عورت مغربی میڈیا کا خاص ہدف ہے۔ تہذیب جدید نے مسلمان عورت کو اپنا خصوصی ہدف بنایا ہوا ہے جو کہ خاندان کا نیوکلیس ہے۔ حیا اور حجاب کے باوقار رویوں کو فرسودگی کی علامت قرار دیا جارہا ہے۔ کیونکہ حجاب کا ایک گز کا ٹکڑا ان کی اربوں ڈالر کی انڈسٹری کو اپنے پاؤں کی ٹھوکر پر رکھ دیتا ہے۔

اسرائیلی خفیہ ایجنسی موساد مسلم ممالک کے اہم رازوں تک رسائی کے لیے خوبصورت شوخ حسیناؤں کو بطور ہتھیار استعمال کرتی ہے۔ یہود و نصاریٰ مسلم حکمرانوں کی کمزوری کو جانتے ہیں۔ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہودی مقصد پانے کے لیے اپنی عزت کو بھی داؤ پر لگا سکتے ہیں۔ یہودیوں کی تاریخ بتاتی ہے کہ انہوں نے جرمن فوجیوں کو بھی عورت کے حسن کے ذریعے شکار بنایا تھا۔ موساد اور دوسری خفیہ ایجنسیوں کے لیے ہر دور میں خوبرو دوشیزائیں خفیہ رازوں تک رسائی کا ذریعہ رہی ہیں۔ پہلی اور دوسری جنگ عظیم میں روسی امریکی حسینائیں بھی جاسوسی کرتی رہی ہیں یہاں تک کہ شادی کر لی، خاندان بنایا اور وہ راز پائے جن کے لیے ان کو تربیت دی گئی تھی۔[465] مذکورہ رپورٹ سے یہ حقیقت واضح ہو کر سامنے آجاتی ہے کہ یہود و نصاری نے نہ صرف تہذیبی و ثقافتی محاذ پر عورت کو استعمال کیا بلکہ جنگی میدان میں عورت کو بطور ہتھیار استعمال کیا۔

---

[465] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 18 ستمبر 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آزادی اظہار، آزادی فکر و عمل اور آزادی نسواں کا راگ الاپنے والی مہذب دنیا میں حجاب پر پابندی در اصل مسلمان عورت کی آزادی پر حملہ ہے۔ سر پر اسکارف اوڑھنا کسی عورت کا ذاتی فعل ہے جو قدغن Discrimination کے زمرے میں آتی ہے جو انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔[466] مغربی میڈیا مسلمانوں عورت کو مظلوم بنا کر پیش کرتا ہے اور اسلام کی عائلی نظام پر طنز کرتا ہے۔ مختلف دستاویزی فلموں میں یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ مذہب اسلام عورت کو آزادی کے حقوق فراہم نہیں کرتا یا یہ کہ اسلام عورت کے حقوق کے خلاف تعلیمات پیش کرتا ہے۔

سب مشن (Submission)

اسلام میں عورت کے مقام کے موضوع پر ولندیزی فلم ساز تھیووان گوخ (Thoevan Gogh)[467] نے "Submission" نامی فلم بنائی جس میں اسلام کی تصویر کو مسخ کر کے پیش کیا گیا ہے۔ 2004 میں یورپی ٹی وی چینلز پر نشر ہوئی۔ یہ فلم در حقیقت ڈچ پارلیمنٹ کی ممبر صومالی خاتون آیان حرسی علی (Ayan Hrisi Ali)[468] کی لکھی ہوئی تقریر پر مبنی ہے۔ اس فلم کے اشتعال انگیز مواد سے پوری دنیا کے مسلمانوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ جس کا انتہائی اور شدید رد عمل 2 نومبر 2006 کو تھیووان گوخ کے ایک مسلمان کے ہاتھوں قتل کی صورت میں رونما ہوا۔[469]

---

[466] انجنیئر توحید الرحمن، مروا الشربینی کا جرمن عدالت میں بہیمانہ قتل، ماہنامہ وفاق المدارس ملتان، دسمبر 2009ء، ص 60۔

[467] Jusová, Iveta. "Hirsi Ali and van Gogh's Submission: Reinforcing the Islam vs. women binary." Women's studies international forum. Vol. 31. No. 2. Pergamon, 2008.

[468] Rotaru, Arina. "European dystopias/utopias in Ayaan Hirsi Ali's Submission: Part I (2004) and Michel Houellebecq's Submission (2015)." Journal of European Studies 53.1 (2023): 37-52.

[469] عرفان گیلانی، مسلمان عورت پر اشتعال انگیز فلم ماہنامہ ترجمان القرآن، ادارہ ترجمان القرآن لاہور، دسمبر 2004ء، ص 90۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس فلم ساز کے قتل پر مغربی میڈیا نے طوفان کھڑا کر دیا۔ مغربی میڈیا میں اسلام کی کھلم کھلا تحقیر شروع ہو گئی اور مغربی میڈیا نے منافقت پر مبنی تجزیہ پیش کیا کہ اسلام جمہوریت اور آزادی اظہار رائے کی ضد ہے۔ لیکن مغربی میڈیا نے فلم کی شر انگیزی پر مبنی مواد کو نظر انداز کر دیا۔ یہ فلم 10 منٹ پر محیط ہے اور ایک خاتون کی افسانوی کہانی پر مبنی ہے فلم کی کہانی اور پیش کش دونوں کا مقصد یہ ظاہر کرنا ہے کہ قرآن و سنت کی تعلیمات خواتین پر ظلم و ستم کی ترغیب دیتے ہیں اور مردوں کے مقابلے میں عورتوں کو کوئی مقام حاصل نہیں ہے۔

اسلام مخالف موووی سب مشن موووی کی اشتعال انگیزی کا اندازہ اس کو دیکھ کر لگایا جا سکتا ہے کہ اس میں عورت ایسے لباس میں ملبوس ہے جس میں سے اسکا جسم چھلکتا ہے فلم میں جہاں جہاں آیات قرآنی کی تلاوت ہوئی یا کسی آیت قرآنی کا حوالہ دیا گیا ہے اس موقع پر خاتون کے نعوذ باللہ برہنہ جسم پر اس آیت کو لکھا دکھایا گیا ہے۔ احکام اسلامی کو شعوری طور پر سیاق وسباق سے کاٹ کر بیان کرنا ہی ایک مذموم کاروائی ہے۔ قرآن جیسی مقدس کی آیات کو برہنہ جسم پر لکھ کر پیش کرنا سراسر قرآنی آیات کی گستاخی ہے۔ قرآن کی آیات کو برہنہ جسم پر لکھنا اپنی جگہ توہین آمیز ہے۔ مگر اصل مسئلہ تو اسلام میں عورت کے مقام کی حسبِ مرضی پیش کرنا اور اس کے ذریعے مسلمانوں کے اذہان میں شکوک وشبہات پیدا کرنا اور غیر مسلمانوں کو اسلام کی دعوت سے متنفر کرنے کی کوشش ہے۔ مغرب اور مغرب زدہ میڈیا کی جانب سے مسلم خواتین اور اسلام میں ان کے مقام کو ہدفت تنقید بنایا جا رہا ہے۔ 9/11 کے بعد مغربی تہذیب کی اسلام اور مسلمانوں پر یلغار نے ان کو عصر حاضر کے سلگتے ہوئے مسائل (Burning Issues) بنا دیا ہے۔ ڈنمارک میں حکومتی پارٹی نے 21 نومبر کو حرسی علی کو ان کی خصوصی فلم پر انعام سے نوازا۔ ڈنمارک کے وزیر اعظم نے کہا کہ مغربی معاشروں میں انجیل و قرآن ہر چیز کو ہدف تنقید بنایا جا سکتا ہے۔ اور اس بنیادی اُصول سے انحراف نہیں کیا جائے گا۔[470]

[470] عرفان گیلانی، مسلمان عورت پر اشتعال انگیز فلم، ص 92۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیونگ فیس (Saving Face)

سیونگ فیس (Saving Face) ایک آسکر ایوارڈ یافتہ فلم ہے۔ یہ ایک دستاویزی فلم (Documentary Film) ہے جسے ایک پاکستانی خاتون نے بنایا ہے۔[471] اس فلم میں پاکستانی خواتین کے چہروں کو مسخ شدہ پیش کیا گیا۔ اس میں عکاسی کی گئی کہ پاکستان میں عورتوں پر تیزاب پھینکا جاتا ہے۔ پاکستانی معاشرہ کی تصویر کو منفی انداز سے دنیا کے سامنے پیش کیا گیا۔ دوسری طرف مغربی معاشرہ ہے۔ عافیہ صدیقی امریکہ کے تشدد کی علامت بن چکی ہے۔ امریکہ کی جیل میں قید ایک مسلمان عورت کی زندگی پر فلم بنانے والے کو ایوارڈ تو درکنار امریکہ کا ویزہ بھی نہیں ملے گا۔ مغرب کا چہرہ بے نقاب کرنیوالوں کو خود اس کے اپنے ملک سے بھی ایوارڈ نہیں ملے گا۔ امریکہ میں ایسی بے شمار کہانیاں ہیں جنہیں میڈیا پر دیکھنے کی ہمت نہیں ۔ مغرب میں عورتوں کے ساتھ تشدد کے واقعات اس قدر ہولناک ہیں کہ انسانیت لرز جاتی ہے۔ امریکہ کے ساحلوں اور جنگلوں سے لاشیں ملتی ہیں۔ مارچ 2012 میں صرف نیویارک کے علاقے کے جنگل میں دس عورتوں کی لاشیں ملیں۔ لاشوں کو ٹکڑے کر کے سمندر اور جنگل میں پھینک دیا جاتا ہے۔ گھروں سے عورتوں کی لاشیں ملتی ہیں۔ چہروں پر تیزاب پھینک دیا جاتا ہے۔ ناک، کان کاٹ دیئے جاتے ہیں کئی واقعات میں گھروں کے باغیچوں میں عورتوں کی دفن شدہ لاشیں نکالی گئیں۔ پوری دنیا میں عورت ایک کمزور مخلوق تصور کی جاتی ہے۔[472]

مذکورہ بالا واقعات کے پیش نظر کہا جاسکتا ہے کہ "Saving Face" سیونگ فیس جیسی متنازعہ فلم پر ایوارڈ دینے والوں کا اپنا چہرہ بگڑ چکا ہے۔ مغرب میں جگہ جگہ ظلم کی داستانیں رقم ہیں۔ اس چہرے کو مہذب کہنے لیے لاتعداد کتابیں لکھی گئیں۔ ان گنت فلمیں بنائی گئیں مگر یہ بگڑا ہوا چہرہ اب پوری طرح بے نقاب ہو چکا ہے۔

---

[471] Shahid, Maria B., and Samina Amin Qadir. "Social semiotic multimodal representations of gender identity in Pakistani documentary film Saving Face." FWU Journal of Social Sciences 12.2 (2018): 190-202.

[472] روزنامہ نوائے وقت، 21 مارچ 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسکان خان (Muskan Khan)

نائن الیون (وار آن ٹیرر) مسلم امہ کو اذیت پہنچانے کا شاخسانہ ہے کہ انڈیا نے مغرب کی نقالی کرتے ہوئے مسلمانوں اور اسلامی شعائر کی توہین کرنا شروع کر دی ہے۔ مسلم نوجوان طالبہ مسکان خان کا واقعہ انڈیا میں اسلاموفوبیا کی بدترین مثال ہے۔[473] 9 فروری 2022ء کو انڈیا میں ہندو طلبا کی طرف سے کالج میں امت کی اس بیٹی کو اسلاموفوبیا کا سامنا کرنا پڑا۔ امت کی اس بیٹی جہاں حال ہی میں وائرل ہونے والی ایک وڈیو میں مسکان خان کو اپنی سواری پر باحجاب کالج کے پارکنگ ایریا میں داخل ہوئے دیکھا جا سکتا ہے تو وہاں ہندو غنڈے مسکان خان کو پردہ (برقع) میں آتے دیکھ کر نعرے لگاتے ہوئے اس مسلمان طالبہ کو ہراساں کرنے لگے لیکن ان غنڈوں کے نعروں کے جواب میں نعرہ تکبیر لگاتے ہوئے یہ بہادر بیٹی کالج میں داخل ہوئی۔[474]

مسلمانوں کو صدر اسلام ہی سے گوناگوں مسائل اور فتنوں کا سامنا ہے جس کے اسباب و محرکات میں یہود و نصاریٰ کی پر فریب اور کشش انگیز چالوں کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ مغربی تہذیب کے چیلوں میں سے ایک عظیم معاشرتی برائی میڈیا کے ذریعے عالم اسلام میں عریانی و فحاشی کا اعلانیہ فروغ ہے۔ مردوں کے عورتوں کی جانب فطری و جبلی میلان کے باعث موجودہ فحاشی کی اشاعت میں عورت ہی کا زیادہ کردار ہے۔

مغربی میڈیا بجائے تالیف کے مخاصمت اور تفریق کی تبلیغ کر کے بیگانگی کی خلیج وسیع کر رہا ہے۔ آزادی کے نام پر دنیا کو بے راہ روی اور مادر پدر آزادی سکھائی جا رہی ہے۔ پورے عالم اسلام میں آج ان تحریکوں کے مہیب سائے منڈلا رہے ہیں۔ مغربی تہذیب سکون و اطمینان سے عاری اور کیف و سرور سے خالی ہے۔

---

[473] Anand, Aleena. "Hijab Is Our Right: An Analysis of Muslim Girls' Veil Ban Protests in India." Embodied: The Stanford Undergraduate Journal of Feminist, Gender, and Sexuality Studies 2.1 (2023).

[474] https://www.youtube.com/watch?v=xNBhwP5ydh4 accessed on 17 March 2023

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہیدۃ الحجاب۔ مروا الشربینی

مروہ الشربینی 1977 میں اسکندریہ (مصر) میں پیدا ہوئیں۔ ان کا والد علی الشربینی ایک کیمیا دان تھا۔ الشربینی نے اسکندریہ یونیورسٹی سے فارماسیوٹیکل سائنسز میں بیچلر کی ڈگری حاصل کی۔ بعد ازاں 2005 میں اپنے شوہر کے ساتھ جرمنی منتقل ہو گئیں۔ یکم جولائی 2009 کو عدالت کی کاروائی کے دوران یکے بعد دیگر اٹھارہ وار کیے گئے۔ جس سے وہ موقع پر ہی شہید ہو گئیں۔ انہیں شہیدۃ الحجاب کا خطاب دیا گیا۔ مغربی ذرائع ابلاغ نے مسلمانوں کے خلاف نفرت اور عداوت کو مغربی معاشرے میں اس قدر پروان چڑھا دیا کہ یکم جولائی 2009 کو ایک جرمن انتہا پسند نے 32 سالہ مصری خاتون مروا الشربینی (Marwa El Sherbini) کو محض مسلمان ہونے اور سر پر اسکارف اوڑھنے کے جرم میں خنجر کے پے در پے وار کر کے شہید کر دیا۔[475] مروا الشربینی (ایک بے گناہ مسلمان خاتون) کے قتل کو مغربی ذرائع ابلاغ نے کوریج نہ دی کیونکہ مقتول عورت ایک مسلمان تھی اس کا جرم مسلمان ہونا تھا ورنہ یہ مغربی میڈیا کسی جانور کو خراش بھی آجائے تو آسمان سر پر اٹھالیتا ہے۔ مذکورہ واقعے سے حقوق نسواں اور جمہوری اقدار کا واویلا کرنے والے مغرب کا عالم اسلام کے خلاف تعصب پر مبنی رویہ واضح ہو کر سامنے آجاتا ہے۔

A placard outside the court where Alexander Wiens was given a life sentence for

[475] Shokry, Nada. "Islamophobia-Is it justified?." (2013).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

the fatal stabbing of Marwa al-Sherbini. [476]

انسانی حقوق اور حقوق نسواں کی تنظیموں نے سڑکوں آ کر احتجاج نہیں کیا کیونکہ احتجاج سے مغرب کے مفادات وابستہ نہیں تھے۔

اگست 2008 کو Alex Wiens نامی شخص نے الشربینی کو حجاب (Hijab) میں دیکھ کر نہ صرف دہشت گرد (Terrorist)، کتیا (Bitch) اور اسلامی فاحشہ کہا بلکہ اس کے سر سے اسکارف اتارنے کی جسارت بھی کی۔ مروا (Marwa) نے Alexander Wiens پر ہتک عزت کا دعویٰ دائر کر دیا۔ یکم جولائی 2009 کو مروا الشربینی اپنے خاوند علوی عکاظ اور تین سالہ بیٹے مصطفی کے ساتھ عدالت میں موجود تھی۔ عدالت کی کاروائی کے دوران ہی Alex Wiens نے مرواالشربینی پر خنجر سے حملہ کر دیا اور اس پر یکے بعد دیگر اٹھارہ وار کیے۔ جس سے وہ موقع پر ہی شہید ہو گئی۔ عکاظ علوی مروا کو بچانے کے لیے آگے بڑھا تو اس سنگدل شخص نے اس کو بھی خنجر سے زخمی کر دیا۔ ستم کی بات یہ ہے کہ سیکورٹی اہلکار نے عکاظ پر گولیاں چلا دیں۔ ستم بالائے ستم یہ کہ ماں باپ کے جسم سے خون فوارے بہنے کا منظر تین سالہ مصطفی کی آنکھوں کے سامنے پیش آیا۔ [477]

جرمنی کی عدالت میں مقدمے کی سماعت کے دوران الیگزینڈر نے کمرہ عدالت میں مروہ الشربینی کو قتل کرنے کا اعتراف کیا، لیکن دلیل دی کہ اس کے اقدامات پہلے سے طے شدہ نہیں تھے۔ کمرہ عدالت میں حاملہ مصری خاتون کو چاقو کے وار کرنے کے جرم میں قتل کے مجرم روسی نژاد جرمن الیگزینڈر وینز کو عمر قید کی سزا سنائی گئی۔

گارڈین کی رپورٹ بتاتی ہے:

> The lawyer of a man convicted of murder for fatally stabbing a pregnant Egyptian woman in a German courtroom says he has appealed.Michael Sturm said Alexander Wiens, a Russian-born German, was taking his case to Germany's federal court of justice.

---

[476] The Guardian, 13 November 2009

[477] توحید الرحمن، مرواالشربینی کا جرمن عدالت میں بہیمانہ قتل، ماہنامہ وفاق المدارس، ملتان، دسمبر 2009، ص 59۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

> Wiens was convicted on Wednesday and sentenced to life.The defence team had questioned the Dresden state court's finding that Wiens could be held fully criminally responsible. During the trial, he admitted killing Marwa al-Sherbini in the courtroom in July, but argued that his actions were not premeditated. [478]

مذکورہ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن عدالت نے انصاف کے تقاضے پورے نہیں کیے اور اتنے بڑے مجرم کو سزائے موت دینے کی بجائے قید کی سزا سنانے پر اکتفا کیا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ متاثرہ خاتون باپردہ اور راسخ العقیدہ مسلم تھی۔ اس سے مسلمانوں کے معاملے میں مغرب کے دوہرے معیار اور جانبداری واضح ہوتی ہے۔

حجاب (Hijab)

[478] The Guardian, 13 November 2009
https://www.theguardian.com/world/2009/nov/13/alexander-wiens-marwa-sherbini-appeal
Accessed 16 September 2023

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Students with the Muslim Consultative Network's summer youth program gather on the steps of New York's City Hall on Aug. 14, 2013, to speak out against Islamophobia. AP Photo/Richard Drew[479]

ہر سال 4 ستمبر کو عالمی یوم حجاب منایا جاتا ہے۔ پاکستان میں یوم حجاب منانے اور حجاب کانفرنسز منعقد کرنے پر جماعت اسلامی حلقہ خواتین مبارکباد کی مستحق ہے۔ حجاب پر اعتراضات دور کرنے اور نئی نسل کو قائل کرنے کے لیے یہ درست اقدام ہے۔ درحقیقت اسلام اندرونی تبدیلی کے ذریعے بیرونی تبدیلی کا قائل ہے۔ کرسٹینا بیکر اور یوآن رڈلی جیسی اینکر پرسن کا پردہ کی طرف آنا اس بات پر دلیل ہے کہ اسلام دین فطرت ہے۔[480]

یوآن ریڈلی (Yvonne Ridley)

یوآن ریڈلی[481] (Yvonne Ridley) آزادی نسواں کی علمبردار معروف صحافی خاتون تھی۔ انہوں نے طالبان کی قید سے رہائی کے بعد اسلام قبول کر لیا۔ انہوں نے حقوق نسواں کے حوالے سے "How I come to Love the Viel" کے عنوان سے 22 اکتوبر 2006 کے امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ (Washington Post) میں ایک فکر انگیز آرٹیکل لکھا جس کا لب لباب ماہنامہ وفاق المدارس میں پیش کیا گیا۔ جس کا مفہوم درج ذیل ہے۔ افغانستان میں گرفتار ہونے سے پہلے یوآن ریڈلی عورت کو ستم رسیدہ مخلوق سمجھتی تھی۔ وہ 9/11 حملوں کے 15 دن بعد افغانستان میں سر تا پا برقع پہن کر داخل ہوئی۔ وہ طالبان کے ظلم و ستم پر مضمون لکھنا چاہتی تھیں۔ لیکن انہیں گرفتار کر کے نظر بند کر دیا گیا۔

---

[479] The Conversation, 27 May, 2022
https://theconversation.com/yes-muslims-are-portrayed-negatively-in-american-media-2-political-scientists-reviewed-over-250-000-articles-to-find-conclusive-evidence-183327

[480] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 18 ستمبر 2012ء۔

[481] O'Shea-Meddour, Wendy. "Interview with Yvonne Ridley." American Journal of Islam and Society 21.4 (2004): 140-145.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دس دن کے بعد طالبان نے اس شرط پر رہا کر دیا کہ وہ قرآن کا مطالعہ کرے گی۔ قرآن کا مطالعہ کرنے کے بعد یو آن ریڈلی پر حقیقت کھلی کہ دین اسلام حقوق نسواں کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔ یو آن ریڈلی نے قید سے رہائی کے اڑھائی برس بعد اسلام قبول کر لیا۔ یو آن ریڈلی لکھتی ہیں کہ مغربی دنیا میں آزادی نسواں کے حامیوں نے 1970 کے عشرے میں جس مقصد کے لیے جدوجہد کی وہی چیز مسلمان عورتوں کو 1400 سو برس قبل عطا کر دی گئی تھی۔ اسلام میں دینی اور روحانی لحاظ سے عورتیں مردوں کے برابر ہیں۔[482] یو آن ریڈلی نے ایک کتاب "In the Hands of the Taliban"[483] تصنیف کی۔

جب یو آن ریڈلی نے اسلام قبول کرنے کے بعد سر پر اسکارف پہننا شروع کیا تو انہیں بہت زیادہ رد عمل کا سامنا کرنا پڑا۔ ٹیکس ڈرائیور نے ریڈلی سے کہا کہ عقبی نشست پر بم رکھ کر نہ جانا اور ان سے پوچھا کہ اُسامہ بن لادن کہاں چھپا ہوا ہے؟ اسکارف پہننے کی طرف سے نو مسلم ریڈلی کو طعنے سننے پڑے۔ یو وان رڈلی 9/11 کے بعد وار آن ٹیرر پر دو دستاویزی مووی بنائیں۔ ایک فلم بدزمانہ امریکی قید خانے گوانتاناموپر مبنی ہے۔ اس کا نام Inside Wires ہے۔ دوسری دستاویزی مووی کا نام قیدی نمبر 650 ہے۔ اس فلم میں امریکی فوجیوں کی طرف سے قواعد وضوابط کے برعکس پاکستانی خاتون عافیہ صدیقی کے ساتھ غیر انسانی سلوک کا اجاگر کیا گیا۔[484]

قیدی نمبر 650 (Afia Siddiqi)

نائن الیون کے بعد القاعدہ سے تعلق کے شک کی بنا پر ڈاکٹر عافیہ صدیقی[485] کو کراچی سے اغواء کر لیا گیا۔ جب وہ اپنے تین بچوں کے ساتھ سفر کر رہی تھیں۔ پانچ سال تک کسی کو معلوم نہیں تھا کہ عافیہ کہاں ہے؟ تین بچوں کی ماں عافیہ Missing Person رہی پانچ سال تک۔ انسانی حقوق اور حقوقِ نسواں کا

---

[482] ماہنامہ وفاق المدارس ملتان، جلد نمبر 6، شمارہ نمبر 8، اگست 2009ء، ص 43۔

[483] Ridley, Yvonne. In the Hands of the Taliban. Robson, 2014.

[484] ماہنامہ ترجمان القرآن، ادارہ ترجمان القرآن دسمبر 2007ء، ص 63۔

[485] Chaudry, Javed I. "The Blochistan Imbroglio and Balkanization Of Pakistan." (2012).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اراگ الاپنے والی این جی اوز خاموش رہیں کیونکہ غائب ہونے والی خاتون مسلمان تھی۔ ریڈ کراس ،ہیومن رائٹس واچ وغیرہ کا ضمیر کیوں نہیں جاگا۔ اس سے مغرب کی دوغلی پالیسی اہل بصیرت ہی نہیں بلکہ اہل بصارت بھی بآسانی سمجھ سکتے ہیں۔

گارڈین رپورٹ ملاحظہ کریں:

> For five years, no one would say for certain whether Aafia Siddiqui, a mother of three with a PhD from an elite American university, was alive or dead. Her family did not know and authorities in Pakistan and the US were not saying.Yesterday, as Siddiqui was produced before a magistrate in New York to face charges of attacking US army officers in Afghanistan last month, that central mystery was resolved.The devout Pakistani-American Muslim, once named by the US as a top al-Qaida operative, is indeed alive and now in US custody. But almost nothing can be said for certain about her whereabouts since March 2003, when she was last seen getting into a taxi with her three children in Pakistan's biggest city, Karachi[486].

یو آن ریڈلی کی پریس کانفرنس کے بعد بگرام جیل افغانستان میں قیدی نمبر 650 کے نام سے عافیہ کی شناخت کی گئی۔ بگرام جیل میں قیدی نمبر 650 (عافیہ صدیقی) پر ناقابل بیان ظلم ڈھایا گیا۔ جیسا کہ ایک پریس کانفرنس میں نو مسلم برطانوی صحافی یو آن ریڈلی نے عافیہ پر ذہنی و جسمانی ٹارچر کا انکشاف کیا۔

گارڈین کی رپورٹ ملاحظہ ہو:

> Anger at her disappearance was further stoked last month when Yvonne Ridley, a British Muslim journalist, flew to Pakistan and held a press conference claiming that Siddiqui was Prisoner 650 at Bagram.Imran Khan, the cricketer turned politician, hosted

[486] https://www.theguardian.com/world/2008/aug/06/pakistan.afghanistan

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

> the event, where Ridley, who also now does human rights work, said: "I call her the 'grey lady' because she is almost a ghost, a spectre whose cries and screams continue to haunt those who heard her.[487]

یوآن ریڈلی کے انکشاف کے بعد عافیہ کو امریکی جیل میں منتقل کر دیا گیا۔ وہاں پر بھی عافیہ صدیقی کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا۔ امریکہ میں اسیر ڈاکٹر عافیہ صدیقی پر پاکستانی قانون دان داؤد غزنوی نے 'عافیہ ان ہرڈ'(Aafia Unheared)[488] کے نام سے ایک کتاب تحریر کی ہے۔ داؤد کا دعویٰ ہے کہ اس کتاب کو لکھنے کے لیے کورٹ سے حاصل کردہ جتنے بھی دستاویزات انہوں نے پڑھیں ہیں ان میں پتہ چلا کہ عافیہ صدیقی القاعدہ کے کسی بھی معاملے میں ملوث نہیں پائی گئیں نہ اس میں ان کو سزا ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا: 'میں نے حقیقت جاننے کے لیے امریکہ کی سدرن ڈسٹرکٹ کورٹ نیو یارک، جہاں 2008 سے 2010 تک عافیہ صدیقی کا ٹرائل ہوا تھا، کے مقدمے کی پانچ ہزار کے قریب دستاویزات حاصل کیے۔ مصنف کہتے ہیں کہ انہیں یہ کتاب تحریر کرتے ہوئے معلوم ہوا کہ عافیہ وہ واحد قیدی ہیں جنہوں نے الزام کو قبول نہیں کیا۔ عافیہ نے کورٹ کی مختلف سماعتوں میں بار بار یہ بتایا ہے کہ وہ بگرام، افغانستان میں خفیہ جیل میں قید رہی ہیں۔[489] بغیر کوئی جرم ثابت کیے امریکی عدالت نے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو 86 سال کی قید سنادی۔ ڈاکٹر عافیہ صدیقی اعلیٰ تعلیم یافتہ اور مسلم امہ کی مظلوم ترین بیٹی ہے۔

ڈاکٹر فوزیہ صدیقی نے تقریباً 20 سال بعد اپنی بہن سے امریکی جیل کے خصوصی سیل میں تین ملاقاتیں کیں۔ پہلی ملاقات تین گھنٹے، دوسری دو اور تیسری ڈیڑھ گھنٹے کی رہی۔ فوزیہ صدیقی کا کہنا تھا کہ پہلی ملاقات میں 'عافیہ نے مجھے فوراً پہچان لیا لیکن میں عافیہ کو نہیں پہچان سکی، جب عافیہ کی آواز سنی تو یقین آیا کہ یہ میری بہن ہے کیونکہ اس کے چہرے کے خدوخال تبدیل ہو چکے تھے جس نے مجھے چونکا دیا۔[490]

---

[487] The Guardian, August 6, 2008.

[488] Dawood Ghazanavi, Aafia Unheard: Uncovering the Personal and Legal Mysteries Surrounding FBI's Most Wanted Woman, October 24, 2019.

[489] Fatima Ali, Independent Urdu, October 24, 2019.

[490] Saliha, Independent Urdu, June 14, 2023.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آزادی کا مجسمہ (Statue of Liberty)

Statue of Liberty (USA)

نوائے وقت کی ایک رپورٹ کے مطابق امریکہ میں مسلمان عراقی عراقی خاتون کو بدترین تشدد کر کے قتل کر دیا گیا۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا یہ واقعہ مغربی تہذیب کے ماتھے پہ سیاہ دھبہ نہیں ہے؟ امریکہ کے اپنے ہی ملک میں آزادی کے مجسمے کا مذاق اڑنے لگا ہے۔ دراصل یہ امریکی نیو ورلڈ آرڈر (New World Order) ہے جسے صیہونیوں نے مرتب کر کے امریکہ کو تھما دیا ہے۔[491]

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں ہے:

> Statue of Liberty,commemorating the friendship of the peoples of the United States and France. it represents a woman holding a torch in her raised right hand and a tablet bearing the adoption date of the Declaration of Independence (July 4, 1776) in her left. The Statue of Liberty is one of the most instantly recognizable statues in the world,

[491] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 28 مارچ 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

> often viewed as a symbol of both New York City and the United States. Additionally, the statue is situated near Ellis Island, where millions of immigrants were received until 1943. Because of this, the Statue of Liberty is also understood to represent hope, freedom, and justice. [492]

اسلاموفوبیا اور امریکہ کی دوغلہ پالیسی

امریکہ کی **اسلاموفوبیا** پر مبنی دوغلہ پالیسی اور اسلام کے خلاف کے تعصب کا عالم یہ ہے کہ فلاحی کام کرنے والی تحریک کو دہشت گرد قرار دے دیا۔ ایسے واقعات کے تجزیہ سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ امریکہ وار آن ٹیرر کے نام پر مسلمانوں کے خلاف تہذیبی جنگ لڑ رہا ہے۔

مغربی مصنف John. L.Esposito, لکھتا ہے:

> As a group Muslims Americans report feeling less well rested and less respected than those in most other religious groups; they are least likely to experience worry and anger. [493]

امریکی مسلمانوں کو دوسرے مذہبی گروپوں کی نسبت کم عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور غم اور غصے کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ امریکہ دہشت گردی پر نہیں بلکہ اسلام اور مسلمان پر حملہ آور ہے امریکہ نے مسلمانوں کے ساتھ بڑا کھیل شروع کیا ہوا ہے۔

نائن الیون اور وار آن ٹیرر کے بعد دنیا کو تاثر دیا گیا کہ سارے مسلمان تو دہشت گرد نہیں لیکن سارے دہشت گرد مسلمان ضرور ہیں لیکن یہ بات تاریخی غلطی ہے کیونکہ پچھلے پچاس سالوں میں بے گناہ انسانوں کا قتل جو عیسائیوں کے ہاتھوں سے ہوا ہے۔ پوری انسانی تاریخ مین ایسا ظلم نہیں ہوا۔ دوسری جنگ عظیم (Wolrd War II) میں ساٹھ لاکھ یہودی گیس چیمبرز میں ڈال کر جلا دیئے گئے (ہولو کاسٹ)۔ جرمن نازیوں کے علاوہ کسی پر بھی جنگی جرائم کی وجہ سے بین الاقوامی عدالتوں میں مقدمات

---

[492] Britannica, The Editors of Encyclopaedia. "Statue of Liberty". Encyclopedia Britannica, 3 Jul. 2023, https://www.britannica.com/topic/Statue-of-Liberty. Accessed 31 August 2023.

[493] John. L. Esposito, oxford university press, Inc. New York. 2010 P-15

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں چلائے گئے۔ جاپان کے شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرا کر معصوم لوگوں کو راکھ کے ڈھیر میں تبدیل کرنا دنیا کی سب سے بڑی دہشت گردی ہے۔[494] دور جدید میں امریکہ، انڈیا اور اسرائیل کے مظالم دنیا کے سامنے ہیں۔ مذکورہ بالا دہشت گردی کے ماسٹر مائنڈ مسلمان نہیں تھے۔

تہذیبی ٹکراؤ میں شدت

نائن الیون کا واقعہ تہذیبی ٹکراؤ میں شدت کا باعث بنا۔ اکیسویں صدی کے آغاز میں 9/11 کے واقعے سے دنیا ایک نہ ختم ہونے والے تہذیبی تصادم کا شکار ہو گئی ہے۔ 9/11 کے اس خود ساختہ واقعہ کی آڑ میں دنیا کو دہشت گردی کے خلاف عالمی جنگ میں جھونک دیا گیا۔ صدر بش نے اپنے صہیونی اور نو قادامت پسند (neo.cons) مشیروں کے زیر اثر وار ان آن ٹیرر کے نام پر جنگ کا رخ مسلمانوں کی طرف پھر دیا۔ اس طرح یہ صلیبی جنگ کا روپ دھار گئی۔ جہاد اور جادی کلچر کو اصل ہدف بنایا گیا۔ ان تحریکات کو دہشت گرد قرار دے دیا گیا جو آزادی کے لیے لڑ رہی ہیں یا اسلام کے نظام حیات کو قائم کرنے کی جدوجہد کر رہی ہیں۔ اسلام کو نئے ناموں سے مطعون کیا جانے لگا بنیاد پرست (Islamic Facsim Radical Islamic fundomentalist) اسلامی انتہاپسندی (Exteremism) وغیرہ جیسے ناموں سے پکارا جانے لگا۔[495]

11 ستمبر 2001 تاریخ انسانی میں ایک الم ناک واقعہ ہے۔ سرکاری سطح پر اس سانحے کو 9/11 کا نام دیا گیا ۔اس واقعہ کی آڑ میں وار آن ٹیرر (War on Terror) کے بھیس میں نئی صلیبی جنگ کا آغاز کر دیا گیا۔ 9/11 کے صرف 27 دن بعد 7 اکتوبر 2001 کو وار آن ٹیرر کے نام پر دنیا کی سب سے فوجی طاقت امریکہ نے دنیا کی سب سے کمزور طاقت افغانستان پر حملہ کر دیا۔ نام نہاد وار آن ٹیرر کے نتیجے میں terrorism کو آکسیجن ملتی رہی اور وہ بڑھتا ہی گیا۔ کیونکہ وار آن ٹیرر ظلم، بے انصافی اور بدنیتی پر مشتمل تھا۔ 2 مئی 2011 کو امریکہ اپنے ہی فرنٹ لائن اتحادی پاکستان کی سرحدوں کے تقدس کو پامال کرتے

---

[494] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 7 دسمبر، 2012ء۔

[495] ڈاکٹر انیس احمد، امت مسلمہ کو درپیش چیلنج اور ہماری ذمہ داری، ص۔29۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے ایبٹ آباد میں کاروائی کر کے اُسامہ بن لادن کو شہید کیا۔ یورپی تحقیق کرنے والوں میں ایسا انصاف پسند طبقہ موجود ہے جنہوں نے دلائل سے 9/11 کو فراڈ اور بش انتظامیہ کا خود ساختہ ڈرامہ قرار دیا۔ وار آن ٹیرر کے نام پر افغان جنگ کے بارے میں بھی دلائل سے ثابت کیا کہ یہ جنگ 9/11 سے پہلے ہی طے شدہ تھی۔ 9/11 کو بہانہ بنا کر پہلے طے شدہ افغان جنگ کو عملی جامہ پہنایا گیا۔

سانحہ نائن الیون کے بعد وار آن ٹیرر سے دنیا ایک نہ ختم ہونے والے سیاسی، تہذیبی اور معاشی بحران کا شکار ہو گئی۔ اس خود ساختہ واقعہ کو بہانہ بنا کر دنیا کو عالمی تہذیبی جنگ میں جھونک دیا گیا۔ امریکہ پر صہیونیوں کے اثر و رسوخ نے وارن آن ٹیرر war on terrorism کا رخ مسلم ورلڈ کی طرف پھیر دیا۔ یوں یہ صلیبی جنگ (Crusade) کا روپ دھار گئی۔ اسلام، مسلمانوں اور اسلامی تہذیب کو اصل ہدف بنایا گیا۔ حقائق و واقعات کے تجزیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ وار آن ٹیرر کی صورت میں تہذیبوں کے ٹکراؤ (Clash of civilizations) کے نظریے کو عملی جامہ پہنایا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب ششم: تہذیبی تصادم کا مطالعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تہذیب کا معنی و مفہوم

تہذیب عربی زبان کا لفظ ہے۔ شائستگی اور خوش اخلاقی جیسے انتہائی خوبصورت لفظوں کے مکمل معنی کے علاوہ بھی کسی درخت یا پودے کا کاٹنا چھانٹنا تراشنا تاکہ اس میں نئی شاخیں نکلیں اور کئی کونپلیں پھوٹیں جیسے معنوں میں لیا جاتا ہے۔

مولانا مودودیؒ اپنی کتاب 'اسلامی ریاست' میں لکھتے ہیں:

> **تہذیب و تمدن کے معنی انسان کی پوری زندگی کے ہیں اور جو چیز انسان کی زندگی کا محض ایک ضمیمہ ہو اس پر پوری زندگی کی عمارت کسی طرح بھی قائم نہیں ہو سکتی۔ دنیا میں ہر جگہ تہذیب و تمدن کی عمارت غیر اخلاقی اور غیر مذہبی دیواروں پر قائم ہوئی ہے۔**[496]

انگریزی زبان میں تہذیب کے لیے Civilization کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق Civilization کی تعریف:

> Civilized condition or state, a developed or advanced state of human society.[497]

تہذیب سے مراد مذہب کے انسان پر اثرات یا انسان کے اپنی ذات پر اثرات ہوتے ہیں جبکہ تمدن سے مراد فطرت پر انسان کی ذہانت کے اثرات اور بیرونی دنیا پر اس کی کارکردگی کے اثرات ہیں۔ تہذیب کا مطلب ہے "انسان کا ہونے کا فن" جبکہ تمدن سے مراد سرگرم رہنے، حکومت کرنے اور چیزوں کو مکمل

---

[496] مولانا مودودی، اسلامی ریاست، اسلامک پبلیکیشنز، لاہور، 1993ء، ص 37-38

[497] J.A Simpson and E.S.C. The Oxford English Dictionary, Weiner, 2nd Edition, Vol-3, Clarendon Press, Oxford, 1989, P-257.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے کا فن ہے۔[498] کلچر صرف ذہنی جلا، دانش اور اس نقطہ نگاہ کا نام جو علم مطالع اور ایمان سے پیدا ہوتا ہے اس کا عملی اظہار تہذیب ہے۔ کلچر صرف ذہن کا عمل (Mental Activity) ہے۔ اور تہذیب ذہنی تصورات اور خارجی اعمال ہر دو کا مجموعہ۔ ثقافت، تمدن اور کلچر خاص ہیں۔ ثقافت کا تعلق علوم و فنون سے ہے تمدن کا عمارات و باغات سے کلچر کا دانش اور ذہنی تصورات سے اور تہذیب ایک عام چیز ہے ان تینوں پر حاوی۔[499]

مغربی میڈیا سلامی تہذیب کے خلاف پروپیگنڈہ مشین کا کردار ادا کر رہا ہے۔ جیسا کہ اقبال حسین مغربی میڈیا کے کردار کو واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> The western journals like the Atlantic monthly, the time and newsweek magazines as well as electronic media do not miss an opportunity to tarnish the image of Islam. [500]

مغربی جریدے مثال کے طور پر اٹلانٹک منتھلی، دی ٹائم اور نیوز ویک اور الیکٹرونک میڈیا اسلامی تصور کو بگاڑ کر پیش کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔

دنیا میں پانچ بڑی تہذیبیں ہیں جن کا سکہ ابھی تک چل رہا ہے۔ ان میں سب سے اول اور اُونچے درجہ اسلامی تہذیب کا ہے جس نے مثبت اور تعمیری انداز سے دوسری تہذیبوں مشرقی یورپ، مغربی یورپ، چینیوں اور ہندوؤں کی تہذیبوں کو متاثر کیا ہے۔ اسلامی تہذیب نے دنیا کو ترقی و خوشحالی، معیشت اور سیاست کے انسانی فلاح کے راستوں پر گامزن کیا ہے۔ قدیم علوم و فنون بھی اسلامی تہذیب سے ہی یورپ تک پہنچے ہیں۔ اسلامی تہذیب نے ایک ایسے عالمگیر ضابطہ حیات قرآن مجید فرقان حمید کی روشنی میں تشکیل پائی ہے۔ جو رہتی دنیا تک نسل انسانی کے لیے سرچشمہ ہدایت ہے ایمرسن کا ایک مشہور قول

---

[498] علی عزت بیگووچ، مترجم محمد ایوب منیر، اسلام اور مشرق و مغرب کی تہذیبی کشمکش، ادارہ معارف اسلامی، منصورہ، لاہور، 1997ء، ص95۔

[499] ڈاکٹر غلام جیلانی برق، ہماری عظیم تہذیب، غلام علی پرنٹرز، لاہور، س۔ن، ص19-20

[500] Iqbal S.Hussain, Islam & Western civilization, humanity international, Lahore, 1997, P-2.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ کسی تہذیب کا صحیح معیار نہ تو مردم شماری کے اعداد ہیں نہ بڑے بڑے شہروں کا وجود نہ غلے کی افراط نہ دولت کی کثرت بلکہ اسکا صحیح معیار یہ ہے کہ وہ تہذیب کس قسم کے انسان پیدا کرتی ہے۔

مولانا مودودیؒ لکھتے ہیں:

> اسلام ایک خاص طریق فکر (Attitude of Mind) اور پوری زندگی کے متعلق ایک خاص نقطہ نظر (Outlook of Life) ہے، پھر وہ ایک خاص طرز عمل ہے۔ جس کا راستہ اسی طریق فکر اور نظریہ زندگی سے متعلق ہوتا ہے۔ اسی طریق فکر اور طرز عمل ہے جو ہئت حاصل ہوتی ہے۔ وہی مذہب اسلام ہے وہی تہذیب اسلام ہے۔ یہاں مذہب و تہذیب و تمدن الگ الگ چیزیں نہیں ہیں بلکہ ملکر ایک مجموعہ بناتے ہیں وہی ایک طریق فکر اور نظریہ حیات ہے جو زندگی کے کر مسئلہ کا تصفیہ کرتا ہے۔[501]

ہر قوم کی اپنی ایک تہذیبی شناخت بھی ہوتی ہے۔ اگر اس شناخت کے بعض پہلو دوسری تہذیبوں سے بھی ملتے جلتے فرد ہیں۔ لیکن بعض انفرادی خصوصیات ایسی بھی ہوتی ہیں۔ جو ایک قوم کی تہذیب کو دوسری تہذیبوں سے الگ اور ممتاز کرتی ہیں۔ ظہور اسلام کے بعد اپنے تہذیب و تمدن کے لحاظ سے جو

---

[501] مولانا مودودیؒ، اسلامی ریاست، ص 40۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قوم تہذیب یافتہ مانی جاتی ہے وہ مسلمان قوم ہے۔ مغرب نے سازش کے تحت مسلم امہ کے خلاف باہم متحد و منظم ہو کر ذرائع ابلاغ کے ذریعے ایک تہذیبی جنگ شروع کر رکھی ہے۔ تہذیبی جنگ کی اس پروپیگنڈہ مہم کا اصل مقصد مغربی تہذیب کو کچھ اس طرح پیش کرنا ہے کہ مغربی تہذیب کو دنیا بھر میں بسنے والے انسان پسند کریں اور دنیا کی دیگر اقوام کے لوگ اسلامی تہذیب کو اپنانے سے بیزار ہوں۔

تہذیبوں کی تفریق پر حاوی ہونے والی امریکہ اور سوویت یونین کی 60 سالہ سرد جنگ (Cold War) کے خاتمے کے بعد جیسے ہی سوویت یونین کا خاتمہ ہوا۔ سوویت یونین کے خاتمے کے بعد امریکی پروفیسر ہنٹنگٹن (Huntington) کا نظریہ تہذیبوں کا ٹکراؤ (Clash of Civilizations) عالمی سیاست میں نمایاں ہونے لگا۔ 9/11 کے بعد جو صورتحال پیدا ہوئی جسے سابق امریکی صدر بش نے بدلتی دنیا سے تعبیر کیا تھا۔

مغربی تہذیب Western Civilization پر مسلمانوں کی تنقید بنیادی طور سیاسی تصادم کی کوئی شق نہیں ہے بلکہ یہ معرکہ دو ثقافتوں اور تہذیبوں کی سطح پر ہو گا۔ ایک تہذیب اسلامی اقدار پر مبنی ہو گی۔ اور مغربی تہذیب کی اساس مادیت، قومیت پرستی اور سیاسی و اقتصادی لبرل ازم پر ہو گی۔ اگر مغربی ثقافت عیسائیت، اخلاق کی مستقل اقدار پر مبنی ہوتی تو ربط یا مقابلے کی زبان اور طریق کار کی نوعیت مختلف ہوتی لیکن صورتحال یہ نہیں ہے۔ ٹکراؤ الہامی اُصول اور ایک سیکولر مادی کلچر کے درمیان ہے۔ مغربی طاقتیں مغربی ماڈل مسلم معاشرے پر اور عالم اسلامی کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر مغربی غلبے کے نظام میں جکڑ رکھنے میں اور مسلم کلچر اور سوسائٹی کو براہ راست یا بالواسطہ غیر مستحکم کرنے میں کوشاں ہیں۔ اسطرح لازمی امر ہے کہ باہمی اختلافات میں اضافہ ہو گا۔[502]

اسلام کسی ایسی تہذیب کی مخالفت نہیں کرتا جو انسانیت کی خادم ہو لیکن اگر کوئی تہذیب ہے۔ خواری، قمار بازی، اخلاقی انحطاط، قحبہ گری اور دوسری قوموں کو مختلف حیلوں، بہانوں سے اپنا غلام بنانے کی ہم

---

[502] پروفیسر خورشید احمد، امریکہ مسلم دنیا کی بے اطمینانی 11 ستمبر سے پہلے اور بعد، انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز اسلام آباد 2003ء، ص 61۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معنی رہ جائے تو اسلام ایسی تہذیب کو تسلیم نہیں کرتا بلکہ اس کے خلاف علم جہاد بلند کرتا ہے تاکہ دنیا کے لوگ اس کی لائی ہوئی تباہیوں اور بربادیوں سے محفوظ رہ سکیں۔ مشہور انگریز مورخ آرنلڈ اعتراف کرتا ہے کہ مختلف قوموں اور نسلوں کو پر امن ماحول مہیا کرنے میں اسلامی تہذیب کو جو غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی ہے ہو کسی دوسری تہذیب کو حاصل نہیں ہوئی۔[503]

پروفیسر خورشید احمد موجودہ دور کے ایک عظیم اسلامی مفکر ہیں وہ اپنی کتاب 'اسلامی نظریہ حیات' میں اسلامی تہذیب کے بارے میں رقمطراز ہیں :

> **اسلام کسی ایسے مذہب کا نام نہیں ہے جو صرف انسان کی نجی اور انفرادی زندگی کی اصلاح کا داعی ہو اور جس کا کل سرمایہ حیات کچھ عبادات اور مٹھی بھر رسوم پر مشتمل ہو بلکہ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اسلام کی اصل دعوت یہ ہے کہ خدا کی زمین پر خدا کا قانون جاری وساری ہو۔ اور دل کی دنیا سے لے کر تہذیب و تمدن کے ہر گوشے تک خالق حقیقی کی مرضی پوری ہو۔ اسلام زندگی سے فرار کی نہیں زندگی کی تعمیر کا نام دیتا ہے اور پوری زندگی کو ہدایت کا مکمل نظام بھی پیش کرتا ہے۔ ہدایت کے لیے اسی نظام کا**

---

[503] مریم خنساء، مسلمانوں کا فکری اغواء اور اس کے مختلف پہلو، دار الکتب السلفیہ لاہور، ص152۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نام دین اور اسلامی نظریہ حیات یا اسلام آئیڈیالوجی ہے۔[504]

مغربی فلسفی روسو لکھتا ہے:

انسانیت ماقبل تاریخ میں آزاد پیدا ہوئی لیکن افسوس ہے کہ اب یہی انسانیت قوانین اور ضابطوں کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہے۔ اس کے فلسفہ کے مطابق انسانیت کے لیے سعادت کا دور وہی دور وحشت تھا اور معاہدہ عمرانی کے نتیجے میں جس تمدنی اور اجتماعی زندگی کا آغاز ہوا یہ درحقیقت انسانیت کی بہت بڑی بدقسمتی تھی۔[505]

مشہور فلسفی پرودہان (Proudhon) اور بیکونن (Buchanan) کے مطابق ریاست، اجتماعی نظام کا وجود اور دستور و قانون بذات خود انسانیت کے لیے تباہی اور مصیبت کا باعث ہیں اور جب تک اس نظام کو مکمل طور پر تباہ نہ کیا جائے اور ریاست و حکومت کے ادارے ختم نہ کیے جائیں اس وقت تک انسانیت اطمینان کا سانس لے سکتی اور اس کی فلاح و بہبود کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔[506]

---

[504] خورشید احمد، اسلامی نظریہ حیات، شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ، کراچی یونیورسٹی، کراچی، 1986ء، ص 1-2۔

[505] مولانا معین الدین خٹک، اسلام اور عصر حاضر کا چیلنج، مکتبہ جدید پریس، لاہور، 2001ء، ص 24۔

[506] مولانا معین الدین خٹک، اسلام اور عصر حاضر کا چیلنج، ص 22۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی ثقافت میں نقب زنی نے مسلمانوں پر جاہلی ثقافت کو اثر انداز ہونے کا موقع دیا۔ مسلم اُمہ کو اسلامی قومیت کی بجائے مختلف علاقوں، نسلوں اور زبانوں میں تقسیم کرنے کی سازش کی گئی۔ اسلامی ثقافت کی نفی کا آغاز ترکی کے مفکر ضیاء گوک الپ سے ہوا۔ اس کے بارے میں مولانا ابوالحسن ندوی لکھتے ہیں :

> وہ ثابت یہ کرنا چاہتا ہے کہ مذہب اور تہذیب مختلف چیزیں ہیں۔ اسلامی تہذیب یا مسیحی تہذیب ایک قسم کا معاملہ ہے مذہب عقیدے اور بعض عبادات و مراسم تک محدود ہے جس کا علوم و فنون سے کوئی رشتہ نہیں"۔ضیاء لوگ الپ ترکی جدید کے فکری معماروں میں اہم ترین حیثیت رکھتا ہے اُس نے وہ فکری اساس اور جدید نقطہ نظر مہیا کیا جس پر ذہنی و اُصولی حیثیت سے اس جدید ریاست اور جدید معاشرہ کی بنیاد رکھی گئی۔ ترکی کی جدید اصلاحات کے اساسی نکات پر اسی مفکر کا انداز اب تک چھایا ہوا ہے۔ جدید معاشرہ کی تشکیل کے لیے ترکوں کے دینی شعور اور اسلامی جذبہ کو کچلنے کے لیے اور قوم کا رُخ مادیت، قوم پرستی اور مغربی تمدن کی نقالی کی طرف پھیر دینے اور اس کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک محدود دائرہ کے اندر محصور کر دینے کے لیے سنگدلی اور تشدد سے کام لیا گیا۔[507]

مغربی طاقتیں پوری دنیا کو تہذیبوں کے تصادم میں مبتلا کرنا چاہتی ہیں کیونکہ مقابلے میں اٹھنے والی ڈائیلاگ کی خواہشات اور آوازیں 9/11 کے بعد دب چکی ہیں۔ منظم سازشوں اور منصوبہ بندی کے تحت تعلیمی نصاب سے قرآنی آیات اور احادیث کو نکالا جارہا ہے۔ آج صرف ہتھیاروں سے جنگیں نہیں لڑی جارہیں۔ تعلیمی نظام میں تبدیلیاں کروانا امریکی نیو ورلڈ آرڈر کا حصہ ہے۔[508]

اسلامی تہذیب جو اللہ تعالیٰ کی منظم کی ہوئی ہے جبکہ مغربی اور دوسری تہذیبوں کی بنیاد Hobbes اور Darwin کے نظریات پر ہے۔ اسلام دوسری تہذیبوں کے ساتھ ذاتی اور نسلی حوالوں سے نہیں لڑتا کیونکہ یہ انسانیت کے اتحاد پر اور مختلف نسل اور خیالات کے لوگوں سے قریبی تعلقات پر یقین رکھتا ہے۔ اسلام کسی بھی تہذیب کی اس وقت تک مخالفت نہیں کرتا جب وہ انسانیت کی خدمت کرتی رہے۔

جدید دور میں مذہب کی شناخت ایک مخصوص طریقہ عبادت سے کی جاتی ہے ایک جمہوری معاشرے میں ایک فرد کسی بھی مذہب کو اختیار کرنے میں آزاد ہے بشرطیکہ وہ پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قوانین پر عمل کرے۔ اس سے یہ صاف ظاہر ہے کہ اگر کبھی مذہب اور قانون کے درمیان ٹکراؤ پیدا ہو تو ملک کا قانون غالب آئے گا مثال کے طور پر عیسائیت "ہم جنس پرستی" کو ممنوع قرار دیتی ہے جب کہ انگلینڈ کی پارلیمنٹ نے اسے قانونی طور پر جائز بنادیا ہے اور وہاں اسے آزادی سے اختیار کر لیا گیا ہے۔[509]

یورپ میں اسلام ایک سونامی کے طوفان کی مانند پھیل رہا ہے جلد ہی مسجدوں کی تعداد چرچوں سے تجاوز کر جائے گی۔ ہالینڈ کے ایک سیاست دان گیرٹ ولڈرز نے حکومت سے مسلم امیگریشن اور نئی مساجد کی

---

[507] سید ابوالحسن ندوی، مسلم ممالک میں اسلامیات اور مغربیت کی کشمکش، مجلس نشریات اسلام، کراچی، ص 67۔

[508] روزنامہ جنگ لاہور، 26 فروری، 2013ء۔

[509] اسرار الحق مترجم وسیم الحق، اسلام اور مغرب کا تصادم، بیت الحکمت لاہور، 2007ء، ص 94۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعمیر پر پابندی لگانے کا مطالبہ بھی کیا۔ ہالینڈ میں دس لاکھ سے زائد مسلمان مقیم ہیں۔ گیرٹ ولڈرز سنہ 2006 سے پولیس کی حفاظت میں زندگی گزار رہا ہے۔ کیونکہ اس کے ایک قریبی دوست فلم ساز وین گوگ کو ایک مراکشی مسلمان نے اس لیے مار ڈالا کہ اُس نے ایک ماڈل قانون کے برہنہ جسم پر قرآنی آیات تحریر کروا کر اسے آرٹ کا شاہکار قرار دیا تھا اور ایک مسلم مخالف فلم بھی بنائی تھی۔[510]

اسلام کے توہین آمیز واقعات یورپ اور امریکہ میں اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور ان ممالک میں تیزی سے اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد میں اضافے سے خوف زدہ ہونے اور بوکھلاہٹ کا نتیجہ ہے۔ درحقیقت مغرب سموئیل ہنٹنگٹن کے 1993 میں پیش کیے گئے نظریہ تہذیبی تصادم (Clash of Civilization) پر عمل پیرا ہے۔ بش نے کہا تھا کہ 9/11 کا واقعہ دنیا کی تاریخ کو بدل دے گا۔ تجزیہ کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ 9/11 کے بعد یورپ اور مغرب کے لوگوں کو تجسس ہوا کہ یہ کیسا مذہب ہے جس کے نام لیوا اس پر جانیں نچھاور کرنے سے گریز نہیں کرتے۔ یہی بات ان کو قرآن کے مطالعے کی طرف لے آئی۔ انہیں قرآن کے مطالعے سے قلبی سکون حاصل ہوا اور ان پر یہ حقیقت کھل گئی کہ اسلام ایسا مذہب ہرگز نہیں ہے جس طرح مغربی ذرائع ابلاغ اسے بگاڑ کر پیش کرتے ہیں۔ اس طرح نومسلموں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔

کونسل آف اسلامک ریلیشن (CAIR) کے مطابق امریکہ میں ہر سال 20 ہزار افراد اسلام قبول کر رہے ہیں۔ پوری دنیا میں اسلام قبول کرنے والوں کی فہرست میں زندگی کے مختلف شعبوں کے کامیاب اہم اور نمایاں افراد کے نام شامل ہیں۔ گبون کے سابق صدر مائیکل جیکسن کے بھائی جیری جیکسن، امریکن رکن پارلیمنٹ کیتھ، ایلیس جارجیا کے مسٹر جیک ایلس، سابق عالمی ہیوی ویٹ (heavy Weight) چیمپین مائیک ٹائسن، سابق جرمن سفیر ڈاکٹر مراد ہوفمین، بی بی سی کے ڈائریکٹر کے بیٹے یحییٰ برٹ، آسٹریا کی سائنسدان خاتون امینہ اور پاکستانی کرکٹ ٹیم کے مایہ ناز کھلاڑی محمد یوسف جیسے نمایاں نام شامل ہیں

---

[510] اشتیاق بیگ، ماہنامہ تعمیر افکار کراچی، مارچ 2007ء، ص 33۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۔[511] متعدد لوگ مغربی تہذیب کی بے راہ روی سے مایوس اور اسلامی تہذیب کی خوبیوں سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر چکے ہیں۔

لارڈ میکالے (Lord Macaulay)

موجودہ مغربی تہذیب کی ابتداء اور تشکیل ہی اسلام دشمن جذبات سے ہوئی۔ اہل مغرب نے مسلم ممالک کے نظام تعلیم و تربیت کو ختم کیا اور اس کی جگہ اپنے نظریات کے مطابق نیا تعلیمی نظام کھڑا کیا۔ اس طرح انہوں نے مسلمانوں کی فکر اور اذہان و قلوب بدلنے کی کوشش کی۔ ماہر تعلیم لارڈ میکالے (Lord Macaulay) کی رپورٹ اس سلسلے میں کلاسیک ماڈل کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس میں اُس نے کہا تھا کہ نظام تعلیم کے ذریعے ایسے مسلمان پیدا کیے جائیں گے جو نام کے تو شائد مسلمان ہی رہیں لیکن وہ مغربی فکر و تہذیب کے گن گائیں گے۔ مغربی تمدن پر چلیں گے گویا کالے انگریز بن جائے گے۔[512] اگر پاکستان کے موجودہ حالات کا تجزیہ کیا جائے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ لارڈ میکالے کی رپورٹ کامیابی سے ہمکنار ہے۔ مغربی تہذیب اسلامی معاشرے میں سرایت کرتی جارہی ہے۔ ذرائع ابلاغ اسی راستے پر چل رہے ہیں جو اہل مغرب نے مسلمانوں کی ذہنی غلامی کے لیے تجویز کیے تھے۔ علامہ اقبال مغربی تہذیب کو اپنانے پر مسلمانوں سے اس طرح گلہ کرتے ہیں:

یورپ کی غلامی پہ رضا مند ہوا تو
مجھ کو تو گلہ تجھ سے ہے یورپ سے نہیں[513]

---

[511] اشتیاق بیگ، ماہنامہ تعمیر افکار کراچی، مارچ 2007ء، ص 33۔
[512] ڈاکٹر محمد امین، اسلام اور تہذیب مغرب کی کشمکش، بیت الحکمت لاہور، 2006ء، ص 39۔
[513] ڈاکٹر محمد اقبال، کلیاتِ اقبال، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، 2001ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مغربی تہذیب(Western Civilization)

مغربی تہذیب سے مراد وہ تہذیب ہے جو گذشتہ چار صدیوں کے دوران یورپ میں اُبھری اس کا آغاز سولہویں صدی عیسوی میں اُس وقت سے ہوتا ہے جب مشرقی یورپ پر ترکوں نے قبضہ کیا۔ یونانی اور لاطینی علوم کے ماہر وہاں سے نکل بھاگے اور مغربی یورپ میں پھیل گئے۔ یورپ جو اس سے قبل جہالت کی تاریکی(Dark ages) میں بھٹک رہا تھا۔ ہسپانیہ پر عیسائیوں کے قبضہ کے بعد مسلمانوں کے علوم کے باعث بیدار ہوا۔ یہی زمانہ ہے جب یورپ میں سائنسی ترقی کا آغاز ہوا۔ نئی نئی ایجادات ہوئیں اُن کے باعث نہ صرف یورپ کی جہالت(Dark ages) کا علاج ہو گیا۔ بلکہ یورپی اقوام نئی منڈیاں تلاش کرنے کے لیے نکل کھڑی ہوئیں ان کی حریصانہ نظریں ایشیاء اور افریقہ کے ممالک پر تھیں۔ انگلستان، فرانس، پرُتگال اور ہالینڈ نے پیش قدمی کی اور ایشیاء اور افریقہ کے بیشتر ممالک پر قبضہ کر کے وہاں اپنی تہذیب کو رواج دیا۔ اس رواج کی ابتداء یونانی علوم کی لائی ہوئی آزاد خیالی اور عقلی تفکر سے ہوئی۔ جس نے سائنسی ایجادات کی گود میں آنکھ کھولی تھی۔ اقبال نے اپنے کلام میں جابجا مغربی تہذیب و تمدن کی خامیوں پر نکتہ چینی کی ہے اور مسلم معاشرے کو ان کے مضر اثرات سے بچنے کی تلقین کی ہے۔ بقول اقبال:

نظر کو خیرہ کرتی ہے چمک تہذیب مغرب کی
یہ صناعی مگر جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے
اقبال کو شک اس کی شرافت میں نہیں ہے
ہر ملک میں مظلوم کا یورپ ہے خریدار[514]

موجودہ دور میں رائج مغربی تہذیب کو بھی تہذیب کہنا شاید ممکن نہ ہو۔ اس جدید تہذیب نے مادیت کو

---

[514] ڈاکٹر محمد اقبال، کلیاتِ اقبال، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، 2001ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کچھ اس طرح مسلمانوں پر مسلط کر دیا ہے کہ مسلمان ہر طرح سے مادیت کے بے دام غلام ہو کر رہ گئے ہیں۔ تہذیب جدید کے پاس انسانیت کے لیے ایک ہی پیغام ہے وہ یہ کہ اپنے تعلیمی و تربیتی اداروں، تجارتی اور انتظامی و سیاسی مراکز کو مادیت پرستی کا صنم خانہ بناؤ جہاں ہر وقت مادیت کے بتوں کے سامنے سجدہ ریز ہوتے رہو۔ جب ان بتوں کو سجدہ ریزی سے تھک جاؤ تو لذت کے لیے موسیقی کے سامان، لہو و لعب اور بے لاگ جنسی مناظر و مظاہر سے تسکین حاصل کرو۔[515]

مغربی تہذیب کے علمبرداروں کا فلسفہ ہے کہ اخلاقی اقدار اور مذہب کی تعلیم کے بغیر بھی مہذب انسانی معاشرہ قائم ہو سکتا ہے ان کا نظریہ ہے کہ تہذیب کی ترقی اور نشوونما صرف ان جدید وسائل و آلات سے وابستہ ہے۔ جو علوم طبیعات، کیمسٹری اور ریاضی وغیرہ سے حاصل ہوتے ہیں۔ مغربی تہذیب و فکر نہایت سرعت کے ساتھ بقیہ دنیا پر اثر انداز ہوتی چلی جارہی ہے۔ کلیسا بہت عرصہ پہلے یورپ کے مادی اور فکری سرکشی کے طوفان کے سامنے ہتھیار ڈال چکا تھا۔[516]

یورپ کو اپنی مغربی تہذیبی مادی شکل میں پیش کرنے کا موقع ہاتھ آیا تو اس نے مادیت پرستی اور مغرب تہذیب کو دنیا کے اسٹیج پر نعروں، تالیوں کی گونج میں پیش کر دیا۔ مغربی تہذیب میں اخلاقی انتشار کا ناقابل قیاس طوفان ہے اس میں روحانی خلا ہے جو بھر نہیں سکتا۔ مغربی تہذیب کا مرکزی نکتہ مادیت ہے۔ مغربی معاشرہ میں انسانی اقدار کی بے حرمتی، مروت و شرافت کو توہین اخلاقی اقدار کے انحطاط اور جرائم کی کثرت اسی مادیت پرستی کی وجہ سے ہے۔

مغربی تہذیب جس میں آج دنیا کا پورا فکری، اخلاقی، تمدنی سیاسی اور معاشی نظام چل رہا ہے۔ اس تہذیب کے اہم پہلو ہیں: سیکولرازم (Secularism)، روشن خیالی (Enlightment)، لبرل ازم، (Lebralism) جمہوریت (Democracy)، مساوات مرد و زن، نسائیت (Fiminism)، مادیت (Meterialism)، صارفیت (Consumerism) وغیرہ

---

[515] ماہنامہ تعمیر افکار کراچی، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، جنوری 2007ء، ص 3۔

[516] ابو المعتصم، اسلامی اور مغربی تہذیب کا موازنہ، ماہنامہ منہاج القرآن لاہور، مئی 2010ء، ص 25۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

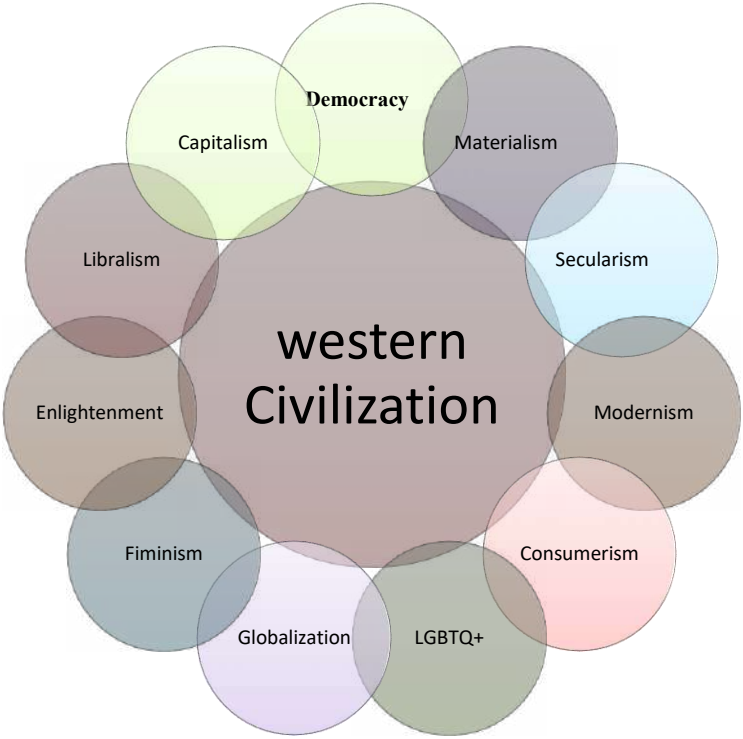

سرمایہ دارانہ نظام(Capitalism)

میڈیا کی بھرپور قوت کے ساتھ، سیٹلائٹس کے ذریعے، ریڈیو، ٹی وی، انٹرنیٹ، اخبارات، جرائد الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کی ساری قوت اس بات پر لگادی گئی ہے کہ مسلمان مسلمان نہ رہیں۔ گلوبلائزیشن کے نام پر ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن کے بین الاقوامی معاہدوں کے ذریعے مغرب کے سرمایہ دارانہ نظام(Capitalism) کو عالم اسلام پر مسلط کر دیا گیا تاکہ ان کی مرضی کے بغیر پتہ بھی نہ ہلے۔ ثقافتی ترقی، بنیادی حقوق حقوق خصوصاً عورتوں جیسے کمزور طبقے کو مردوں کے جبر سے آزادی دلانے کے خوبصورت عنوان سے بین الاقوامی سطح پر کانفرنسوں کے ذریعے مسلسل دباؤ جاری ہے اور کامیابی سے مغربی تہذیب کی فحاشی، عریانی اور بے حیائی کو اسلامی ممالک پر ذرائع ابلاغ اور تعلیم کے ذریعے تھوپا جا رہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گلوبلائزیشن کی موجودہ تحریک مغربی تہذیب کو عالمگیر بنانے کے لیے ہر قسم کے جائز و ناجائز، پر امن اور پر تشدد ذرائع استعمال کر رہی ہے۔[517]

سرمایہ داری کے نظام کی وجہ سے انفرادی معاشی آزادی نے ریاستوں کے اندر ریاستیں بنا دی ہیں اور کہیں اشتراکی فکر کی بدولت ریاستیں، افراد کے نجی و ذاتی معاملات میں بے جا مداخلت کی مرتکب ہو رہی ہیں۔ اس کا نتیجہ افراد میں بے یقینی اضطراب اور انتشار و افتراق کے ساتھ ساتھ، ریاستوں سے انسانی گروہوں کی بغاوت اور علیحدگی کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔[518]

مغربی تہذیب سے مراد وہ تہذیب ہے جو گذشتہ تین سو سال سے یورپ میں پیدا ہوئی اور جن کی بنیاد عقلیت، مادیت اور سائنسی ترقی پر ہے اقبال نے یورپی تہذیب کی خامیوں کو کھل کر آشکارہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ بقول اقبال:

وہ حکمت ناز تھا جس پر خرد مندانِ مغرب کو
ہوس کی پنجہ خونیں میں تیغ کار زاری ہے
تدبر کی فسوں کاری سے محکم ہو نہیں سکتا
جہاں میں جس تمدن کی بناء سرمایہ داری ہے[519]

صارفیت (Consumerism)

نظریہء صارفیت مغربی تہذیب و فکر کا حصہ ہے۔ موجودہ دور میں ڈیجیٹل صارفیت[520] کی اصطلاح استعمال

---

[517] ڈاکٹر محمد امین، اسلام اور تہذیب مغرب کی کشمکش، ص 43۔

[518] ڈاکٹر مستفیض علوی، مغربی جمہوریت (حقیقت اور سراب)، عکس پبلی کیشنز، لاہور، 2019، ص 2۔

[519] ڈاکٹر محمد اقبال، کلیاتِ اقبال، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، 2001ء

[520] Kucuk, S. Umit. "Consumerism in the digital age." Journal of Consumer Affairs 50.3 (2016): 515-538.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے۔ مغربی نظریہ صارفیت (Consumerism) ایک جال ہے انسان کو شکار کرنے کے لیے، انسان کو کامل مادہ پرست، نفس پرست اور ہوس پرست بنانے کے لیے، انسانیت سے اللہ سے اور دین سے اس کا تعلق توڑنے کے لیے، کنزیومرزم دو طبقاتی نظام بناتا ہے پروڈیوسر اور کنزیومر سرمایہ داری کے اسی طبقاتی نظام کا دنیا میں راج ہے۔ کارپوریٹ بزنس، ویرہاوس، شوروم اور مال اس کے مظاہر ہیں، سود و قمار بینک اور فائنس کمپنیاں اس کے مصادر ہیں۔ عیش و عشرت نشہ و مستی نغمہ و موسیقی رقص و سرود لطف و لذت ان کا مقصد حیات ہے اور ان کاموں کے لیے نت نئے سامان کی فراہمی ان کا کمال ہے۔ صارفیت انسانوں کو کولہو کا بیل بنا دیتی ہے اور اصول ضابطہ، حلال حرام، جائز ناجائز کے دائروں سے انسان کو آزاد کر دیتی ہے۔ مغربی صارفیت نے انسان کو جانور اور درندوں کی صف میں لا کھڑا کیا ہے۔ صارفیت طبقاتی نظام کو عام کیا ہے جس نے قرابت داروں میں بھی اجنبیت پیدا کر دی ہے۔ [521] مغرب نے صارفیت[522] (Consumerism) کو میڈیا کے بل بوتے پر پوری دنیا میں عام کر دیا ہے۔

Brian Duignan لکھتا ہے:

> consumerism, in economics, the theory that consumer spending, or spending by individuals on consumer goods and services, is the principal driver of economic growth and a central measure of the productive success of a capitalist economy.consumerism has provided significant benefits to society, the most important being economic growth and increases in individual wealth and income. But it has also created a number of very serious problems, many of which are associated with the psychological-behavioral form of consumerism. Those problems

---

[521] https://forum.mohaddis.com/ Accessed 17 september 2023

[522] Imran, A., & Rao, D. M. A. A. . (2023). کنزیومرازم کے مسلم معاشرے پر اثرات: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ: Impact of Consumerism on Muslim Society and its Individuals: A Study in the light of Islamic Teachings. Al Basirah, 12(02), 17–34

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

include the breakdown of traditional cultures and ways of life; the weakening of altruistic moral values in favour of self-regarding (indeed selfish) materialism and competitiveness; the impoverishment of community and civic life; the creation of environmental externalities such as pollution, high levels of waste, and depletion of natural resources; and the prevalence of negative psychological states such as stress, anxiety, insecurity, and depression among many individuals with consumerist ambitions. [523]

جدید دور میں صارفیت کا نظریہ اسلام معاشروں پر بھی منفی اثرات مرتب کر رہا ہے۔ مغربی نظریے صارفیت (مادہ پرستی کی انتہا) کے برعکس اسلا نظریہء اعتدال پیش کرتا ہے۔ جو دیرپا سماجی و معاشی ترقی (Susstainable Socio-Economic Development) کا آئینہ دار ہے۔

سیکولرازم (Secularism)

سیکولرازم کی تحریک کا باقاعدہ آغاز ۱۸۳۲ء میں ہوا جب جیکب ہولیک نے سیاست کو مذہب سے پاک رکھنے کی یہ تحریک قائم کی۔ اس تحریک کی سربراہی اہل فکر و سیاست کے ہاتھوں میں رہی۔ شروع میں بات صرف مہذب کے معاملہ میں غیر جانبداری اور فرد کی کامل آزادی کی تھی لیکن بعد میں اس تحریک کا ایک حصہ مذہب کی مخالفت اور جارحانہ مادیت اور اشتراکیت کا داعی بن گیا۔[524]

مغربی تہذیب کا اہم بنیادی پہلو سیکولرازم ہے۔ سیکولرازم کا مطلب یہ ہے کہ مذہب کے ہر معاملے کو ہر انسان کی ذاتی حیثیت تک محدود کر دیا جائے۔ ابتداً یہ طرز عمل اہل مغرب نے عیسائی پادریوں کی خود ساختہ دینیات (Theology) سے بے زار ہو کر کیا تھا جو ان کے لیے زنجیر پا بن کر رہ گئی تھی لیکن رفتہ رفتہ ایک مستقل نظریہ حیات بن گیا اور مغرب کی تہذیب جدید کا پہلا سنگ بنیاد قرار پایا۔ مذہب اللہ تعالیٰ اور

---

[523] Brian Duignan "consumerism". Encyclopedia Britannica, 28 Mar. 2003, https://www.britannica.com/money/consumerism. Accessed 17 September 2023.

[524] مولانا مودودیؒ، اسلامی ریاست، اسلامک پبلیکیشنز، لاہور، 1993، ص 24۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بندے کے درمیان پرائیویٹ معاملہ ہے۔ یہ مختصر سا جملہ در اصل تہذیب جدید کا کلمہ ہے۔ سیکولرازم کے اس کلمے کی بنیاد پر جس نظام زندگی کی عمارت قائم ہے اس میں انسان اور دنیا کے تعلق کی تمام صورتیں مذہب کی تعلیمات سے آزاد ہیں۔

سیکولرازم کسی ایک دین کے بجائے تمام ادیان سے من مانی چیزیں اخذ کر لینے کا نام ہے۔ انور السادات مصر کا معروف سیکولر رہنما تھا۔ مولانا ابوالحسن ندوی لکھتے ہیں:

> ان کے خود بیانات سے ان کے تصور دین کی تشریح ہوتی ہے۔ وہ دین سے مراد مجرد دین لیتے ہیں۔ اسلام نہیں، انہوں نے ایک ایسی عبادت گاہ کا تصور پیش کیا تھا۔ جس میں مسلمان یہودی اور عیسائی عبادت کر سکیں تاکہ تینوں مذاہب بقائے باہم کے اُصول پر قائم رہیں۔ مصری ریڈیو سے تلاوت قرآن پاک کے موقع پر ایسی آیتوں سے حتی الامکان احتراز کیا جاتا جس میں عیسائیوں کے خلاف کسی طرح کا ذکر ہو۔[525]

مصر کا سابق سیکولر صدر جمال عبد الناصر کا کہنا ہے کہ سارے انسانی مذہب اپنی حقیقت اور اصل میں انسانی انقلابات ہیں جن کا مقصد انسان کی عزت، بلندی اور خوشحالی ہے اور مذہبی مفکروں کا سب سے بڑا فریضہ یہ ہے کہ وہ دین کے اس جوہر اور حقیقت کی حفاظت کریں۔[526]

---

[525] ابوالحسن ندوی، مسلم ممالک میں اسلامیات اور مغربیت کی کشمکش، مجلس نشریات اسلام کراچی، 1976، ص176۔
[526] ابوالحسن ندوی، مسلم ممالک میں اسلامیات اور مغربیت کی کشمکش، ص176۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیکولر عناصر کا دعویٰ تو تمام مذاہب کی عزت ہے لیکن عملاً ان کا اسلام کے خلاف بغض اُبل اُبل کر باہر آ رہا ہوتا ہے۔ ترکی کے سیکولر عناصر کو خاتون رکن پارلیمینٹ کے سر پر لیا ہوا اس کا اسکارف بھی سیکولر ازم کے خلاف بغاوت کا علم دکھائی دیا۔ چنانچہ مذکورہ خاتون کی سختی سے گوشمالی کی گئی۔[527]

مغرب مسلمانوں کو تو سیکولر ازم کی تعلیم دیتا ہے لیکن خود فری میسن لائنز روٹری کلب وغیرہ کا شکل میں اپنے مذاہب کے عالمی اقتدار کے سرگرمیوں کا پشت پناہ ہے۔ یہودیت ایک جامد اور نسلی دین ہے۔ یہود، غیر یہود کو اپنا آلہ بنانے کے لیے انہیں یہودیت کی دعوت دینے کی بجائے اپنے اپنے مذاہب کی حدود و قیود پامال کر دینے پر اُکساتے ہیں تاکہ ان کی بے روح فکر و تہذیب میں سیکولر ازم کا زہر پھیلایا جا سکے۔[528] سیکولر ازم اور انسانی حقوق کی علم بردار ریاستیں بالآخر محض عیسائی ریاستیں ثابت ہوتی ہیں جو ہر ملک کے ملکی قوانین کے خلاف عیسائی حقوق کے لیے سرگرم ہو جاتی ہیں۔[529]

روشن خیالی (Enlightenment)

سیکولر عناصر کے نزدیک ثقافتی میلوں اور تفریح (Entertainment) کے نام پر فحاشی رقص و سرور کے طوفان بدتمیزی مچانا روشن خیالی ہے۔ ان سیکولر حضرات کے ہاں روشن خیالی کے معنی اسلامی قوانین پر عقل و دانش یا مغرب سے مستعار لیے ہوئے نظریات کی چھری چلانا ہے۔ روشن خیالی میں ہر وہ کام شامل ہے جو مغربی تہذیب سے درآمد (Imported) ہو۔[530] روشنی کا سرچشمہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

---

[527] مریم خنساء، مسلمانوں کا فکری اغواء، دار الکتب السلفیہ، س-ن، ص 35۔

[528] مریم خنساء، مسلمانوں کا فکری اغواء، دار الکتب السلفیہ، س-ن، ص 35۔

[529] خرم مراد، ماہنامہ ترجمان القرآن، توہین رسالت کا مقدمہ، ادارہ ترجمان القرآن لاہور، دسمبر 2010ء، ص 43

[530] مریم خنساء مسلمانوں کا فکری اغواء، ص 29۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَهْدِيْ اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاء [531]

اللہ تعالیٰ اپنے نور سے جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔

دراصل سیکولرازم اور مغربی تہذیب و فکر کو روشن خیالی کہنے والے خود جہالت کی تاریکیوں میں ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ۔ [532]

یا (ان کے اعمال کی مثال ایسی ہے) جیسے دریائے عمیق میں اندھیرے جس پر لہر چڑھی چلی آتی ہو۔ اس کے اُوپر دوسری لہر ہو اور اس کے اُوپر بادل ہو۔ غرض اندھیرے ہی اندھیرے ہوں۔

اسلام کی آمد سے پہلے دنیا توہمات کے اندھیروں میں ڈوبی ہوئی تھی۔ یورپ تاریک دور (Dark Ages) سے گزر رہا تھا۔ اگرچہ ہر ملک کا اپنا بادشاہ تھا۔ لیکن سب کے اوپر پوپ تھا اور اصل حکومت اسی کی تھی ہر معاملے میں اسی کا حکم چلتا تھا اور اس نے سائنس اور فلسفہ کی تعلیم کو حرام قرار دے رکھا تھا پوپ کا حکم تھا کہ اگر کہیں سے سائنس کی کتابیں نکل آئیں تو اس گھر کو آگ لگا دی جائے۔ کسی نے فلسفہ پڑھا ہے تو اس کو زندہ جلا دیا جائے۔ پوپ جو کہہ دیتا بس وہ قانون تھا تورات کا جو قانون حضرت مسیح علیہ السلام دے

---

[531] النور، 35:24

[532] النور، 40:24

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر گئے تھے اس کو تو سینٹ پال نے منسوخ (Abrogate) کر دیا۔ کوئی شریعت نہیں رہی تھی۔ پوپ کا حکم ہی شریعت کا درجہ اختیار کر گیا۔ اس اعتبار سے پورا یورپ پوپ کے زیر اثر تھا۔

اسلام ایک ایسے زمانے میں ابھرا جب بحر الکاہل سے لے کر بحر اوقیانوس تک ایک چراغ بھی کہیں فروزاں نہ تھا۔ اور ایسے خطے سے ابھرا جو جہالت، بربریت، اور بدکاری بھی ضرب المثل تھا۔ یہ مشرق و مغرب کی طرف ابر بہار بن کر بڑھا۔ اور ہر نشیب و فراز کو سیر اب کرتا چلا گیا۔ اسلام کا یہ کارواں ایک ہزار سال تک کائنات میں علم و عرفان تقسیم کرتا رہا۔ اس کے پاس دو چیزیں تھیں علم اور عشق۔ انہیں دو توانائیوں سے جہان کہن کو حیات نو ملی۔ اور انہیں دو عناصر سے ایک حسین تہذیب تیار ہوئی۔[533]

امریکہ کا تو اس وقت وجود ہی نہیں تھا اگر تھا بھی تو دنیا اسے نہیں جانتی تھی کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ وہاں وحشی قبائل رہتے تھے جو کسی طرح کی تہذیب و تمدن سے نا آشنا تھے۔ اس سے پہلے یونانی دور میں فلسفہ اور سائنس کے میدان میں ترقی ہوئی تھی لیکن پوپ کے تسلط نے تاریکی پیدا کر دی تھی۔ ایم این رائے کے مطابق ایسے حالات میں مسلمانوں نے دنیا کو روشنی دی۔ اسلامی دور میں قدیم یونان کے تمام علوم کا عربی زبان میں زبان ترجمہ کیا گیا۔ سقراط، افلاطون اور ارسطو کو مسلمانوں نے ہی زندہ کیا ہے۔ اس وقت پوری دنیا کے اندر روشن خیال معاشرہ مسلمانوں کا تھا۔ علم و حکمت کی وہ روشنی جو مشرق وسطیٰ کے اندر پیدا ہوئی تھی۔ وہ مسلمانوں کے ذریعے ہسپانیہ میں بھی پہنچ گی۔ ہسپانیہ کے تمام بڑے شہروں میں یونیورسٹیاں قائم ہوئیں۔ جیسے آج مسلمان نوجوان Pyrenees کی پہاڑیوں کا سلسلہ عبور کر کے فرانس، اٹلی اور جرمنی سے ہسپانیہ آتے تھے۔ یہاں سے اسلامی کی روشنی لے کر جاتے تھے۔ یہ روشنی آزادی اور مساوات کی تھی۔

یورپ میں دو تحریکیں چلیں ہیں۔ ایک تحریک احیاء علوم (Renaissance) جس کے تحت جن سائنسی علوم کے اوپر پوپ نے ڈھکن رکھا تھا وہ اٹھا دیا گیا۔ یورپ میں دوسری تحریک اصلاح مذہب (Reformation) چلی جس کے نتیجے میں مذہب اور پاپائیت سے بغاوت ہو گئی یہودی نے تیسرا کام

---

[533] ڈاکٹر غلام جیلانی برق، ہماری تہذیب، غلام علی پرنٹرز، س۔ن۔ ص 14۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ کیا کہ سود کو جائز قرار کر دیا جو کہ پوپ کے نظام میں ناجائز تھا۔ برطانیہ میں سب سے پہلا بینک آف انگلینڈ سولہویں صدی عیسوی میں یہودیوں نے قائم کروایا۔ اور یہ تہذیب یورپ میں پھیلتی گئی۔ یورپ میں جو تہذیب پروان چڑھی۔ اس کی بنیاد سیکولرازم، سود پر مبنی سرمایہ داری اور لذت پرستی پر ہے۔ سیکولرازم کے تحت مذہب کا تعلق انسان کی اجتماعی زندگی کے تمام گوشوں سے بالکل ختم کر دیا گیا۔ سود کے ذریعے یہودیوں نے پہلے یورپ کو جکڑا تھا اب وہ چاہتے ہیں کہ پوری انسانیت ان کے قبضہ میں آجائے۔ ورلڈ بینک، اور آئی ایم ایف جیسے ادارے اسی لیے وجود میں لائے گئے ہیں۔ مغربی تہذیب مسلمان مقتدر حلقوں میں اس قدر سرایت کر گئی ہے کہ پاکستان کے سیکولر صدر مشرف نے صاف کہہ دیا کہ جو لوگ لڑکیوں کی ننگی رانیں نہیں دیکھ سکتے وہ اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ وہ ٹی وی آف(Off) کر دیں۔ خواتین کو کرکٹ اور ہاکی بھی کھلائی جائے گی۔ اسمبلیوں میں 33 فیصد سیٹیں دیکر بیک وقت چالیس ہزار خواتین کو گھروں سے نکال کر میدان سیاست میں لایا گیا۔[534]

تاریک دور(Dark Ages)

مغرب میں چند صدیاں قبل انسانی حقوق(Human rights) کا سوال اس وقت سامنے آیا۔ جب یورپ میں سائنس اور مذہب میں چپقلش سامنے آئی۔ عیسائیت نے چند یونانی تصورات کو مذہبی تقدس کا مقام دے دیا۔ اور سائنسی حقائق کو جھٹلاتے ہوئے انتہائی اقدامات اٹھائے۔ ان عقائد کی خلاف ورزی کرنے پر سائنسدانوں کو پھانسی تک دے ڈالی۔ اس دور کو مغرب کا تاریک دور(Dark Ages) کہا جاتا ہے۔ اہل یورپ نے کلیسا کی بالادستی ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔ نیز انسان کے بنیادی حقوق کے لیے مذہب سے ہٹتے ہوئے قانون سازی کی بنیاد رکھی۔ عیسائیت کے غلط تصورات کی بنا پر مذہب سے بے زار اور بے نیاز ہو کر انسانی زندگی کے معاملات طے کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے نتیجے میں انسان کے بنیادی حقوق کے لیے قانون سازی عمل میں آئی۔ اس کا آغاز انگلستان کے میگنا کارٹا[535] Magna Carta 1215 سے ہوا اور

---

[534] http://www.tanzeem.org/articles/varticles.asp.
Accessed on 11-02-2012.

[535] Holt, James Clarke, George Garnett, and John Hudson. Magna carta.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مختلف مراحل سے گزرتا ہوا یہ عمل اقوام متحدہ (UNO) کے منشور انسانی حقوق 1945 پر منتج ہوتا ہے۔[536] دوسری طرف امریکہ اپنے مذموم مقاصد اور مفادات کے حصول کے لیے حقوق انسانی کی دھجیاں اڑانا کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے کہ بلکہ کھلی حقیقت ہے۔ نشور انسانی حقوق پر عمل درآمد ایک سوال بن کر رہ جاتا ہے۔

لبرل ازم (Liberalism)

لبرل ازم (Liberalism)[537] اس نظام کو کہتے ہیں جس میں روز مرہ معاملات میں مذہب کا کوئی دخل نہ ہو۔ مغرب میں مذہب سے آزادی کا تخیل ایک خاص پس منظر کی پیداوار ہے۔ وہاں پاپائی نظام نے جو شکل اختیار کر لی تھی اور مذہب کے نام پر جن مظالم کو سند جواز دی گئی انہوں نے ایک مذہب کے خلاف ایک رد عمل پیدا کیا۔ عیسائیت کی مخالفت میں اتنی بے اعتدالی پیدا ہوئی کہ خود مذہب ہی کے خلاف بغاوت کر دی گئی۔

لبرل مسلمان یا آزاد خیال مسلمان کی اصطلاح بھی مسلمانوں کو شیطانی جال میں پھنسانے کیلیے وضع کی گئی لبرل ازم کے دعویداروں کے عزائم و نظریات اس حقیقت کو واضح کرتے ہیں کہ وہ دراصل لبرل ازم کی آڑ میں لبرٹی فرام اسلام (Liberty from Islam) چاہتے ہیں۔ لبرل مسلمان اسلام کو صرف انفرادی عبادت تک محدود کر دیتے ہیں۔ دیگر معاملات زندگی میں وہ اسلامی کو بالکل بے دخل کر دیتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام آزادی کا سب سے بڑا علم بردار ہے۔ لیکن اس کی آزادی بے راہ روی کی بنیادوں پر استوار نہیں ہوتی۔

فری میسن تحریک (Freemason Movement)

لبرل ازم (Liberalism) یا آزادی خیالی کی اصل حقیقت یہودیوں کی عالمی تنظیم فری میسن

Cambridge University Press, 2015.

[536] امجد عباسی، آزادیِ رائے اور تضحیک مذہب، ترجمان القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، جنوری 2008ء، ص 42۔

[537] Dworkin, Ronald, and Stuart Hampshire. "Liberalism." Cambridge, Mass (1985).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Freemason Movement[538] کے پروٹوکولز سے آشکار ہوتی ہے جس میں انہوں نے دنیا بھر میں اپنی سرگرمیوں طریق کار اور اہداف کی منصوبہ بندی اس مقصد کیلیے کی ہے کہ غیر یہود کو فکری، معاشی اور علمی طور پر مفلوج کر کے اقتدار عالم پر فکری قبضہ کر لیا جائے۔

فری میسن تحریک (Freemason Movement) کے پروٹوکول نمبر 10 میں درج ہے:

> جب ہم نے مملکتوں کے نظام میں لبرل ازم کا زہر بھرا تو اس سے زندگی کے تمام شعبوں میں ایک تبدیلی رونما ہوئی ۔پروٹوکول نمبر 6 کی عبارت یہودیوں کے مقاصد کو واضح کرتی ہے: آزادی اسی صورت میں یہود کے لیے بے ضرر ہے جب کہ اس کی اساس اللہ تعالیٰ پر یقین، انسانی برادری اور مساوات کے صحیح تصور سے لاتعلقی پر رکھی جائے۔ ضروری ہو گیا ہے کہ تمام غیر یہود کے اذہان سے اللہ تعالیٰ اور روح کے تصور کا استقبال کر کے اس کی جگہ مادی ضروریات اور حسابی اعداد و شمار کا تصور مستحکم کیا جائے۔[539]

یقیناً اللہ تعالیٰ پر پختہ ایمان ہی یہودی فکر و تہذیب سے محفوظ رہنے کا مضبوط ذریعہ ہے۔ دین اسلام میں عائد کردہ حدود و قیود کی پابندیاں مغربی تہذیب کے سامنے حفاظتی دیواریں ہیں۔ اگر لبرل اسلام کے نام

---

[538] Jacob, Margaret C. The Origins of Freemasonry: Facts and Fictions. University of Pennsylvania Press, 2007.

[539] مریم خنساء، مسلمانوں کا فکری اغواء، ص 41۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر ان حفاظتی دیواروں کو گرا دیا جائے تو نام نہاد آزادی آگ انسانیت کی روح بھسم کر دے گی۔

ماسونیت کے تہذیبی اثرات

ماسونیت(Freemasonry) ایک خفیہ یہودی تحریک ہے جس نے معاشروں پر منفی اثرات مرتب کئے۔[540] علاوہ ازیں اس تحریک نے دنیا کی تخریب کاری میں اہم رول ادا کیا ہے۔ ماسونیوں نے برطانیہ میں ایک عظیم کانفرنس کا انعقاد کیا تھا جس میں انہوں نے آزادی، اتحاد ادیان، اور مساوات تین خوشنما اصطلاحات کو وضع کیا اور پوری دنیا کو اس پر متفق کرنے کا اعلان کیا در اصل یہی وہ منصوبہ ہے جو دور جدید کے الحاد اور بے دینی کی اساس ثابت ہوا۔ مغربی تہذیب میں مساوات مرد و زن کے بازگشت بھی یہودیوں کی اس ماسونی کانفرنس سے ہوئی ۔ پھر دنیا میں جو کہرام مچا ہوا ہے وہی سب پر عیاں ہے۔ مساوات مرد و زن کے نعرے نے عورتوں کو برہنہ یا نیم برہنہ کر کے مارکیٹ میں لا کھڑا کر دیا ہے۔ زناکاری کے لائسنس دیئے جانے لگے ہیں اور اس کو پیشہ سے تعبیر کیا گیا اور یہ کاروبار دنیا میں سب سے نمایاں منافع بخش کاروبار بن گیا ہے۔ اس عظیم فتنہ نے ساری انسانیت کو لپیٹ میں لے لیا ہے اور ام الفتن کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ آزادی نسواں، حقوق نسواں، یوم عاشقاں کے نام پر عورت کی عفت و عصمت کو تار تار کر دیا۔[541] اخبارات میں رپورٹیں اور خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں کہ عورت کو ہوس کا شکار بنا کر قتل کیا گیا اس کی عصمت دری کی گئی اگر بغور تجزیہ کیا جائے تو یہ سب واقعات اسی مردود اصطلاح آزادی نسواں کا نتیجہ ہے۔ ماسونی تحریک کا پہلا لاج(Lodge) انگلینڈ میں 1717ء میں قائم کیا گیا۔ ایک تحقیق کے مطابق 21ویں صدی میں اس کے ممبران کی تعداد 6 ملین ہے۔

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں ہے:

> Freemasonry, the largest worldwide secret society—an oath-bound society. Estimates of

---

[540] Bullock, Steven C. Revolutionary brotherhood: Freemasonry and the transformation of the American social order, 1730-1840. UNC Press Books, 2011.

[541] مولانا حذیفہ دستانوی، ماہنامہ وفاق المدارس ملتان، اکتوبر 2009، ص 49۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

the worldwide membership of Freemasonry in the early 21st century ranged from about two million to more than six million. In 1717 the first Grand Lodge, an association of lodges, was founded in England. Freemasonry contains many of the elements of a religion; its teachings enjoin morality, charity, and obedience to the law of the land. In most traditions, the applicant for admission is required to be an adult male, and all applicants must also believe in the existence of a Supreme Being and in the immortality of the soul. [542]

جمہوریت(Democracy)

اردو زبان میں جمہوریت کا لفظ اپنے ماخذ 'الجمہور' کے لغوی مفہوم کی بنیاد پر معروف ہوا ہے۔ جمہوریت سے مراد وہ طرزِ حکومت ہے وسیاست ہے جو عوام الناس کی مرضی اور طاقت کی بنیاد پر قائم ہو۔ انگریزی زبان میں ایسے نظام کے لئے ڈیموکریسی "Democracy" کا لفظ رائج ہے۔ جمہوریت کی اصطلاح میں اس کا فکری پس منظر بھی مضمر ہے، کیونکہ جمہور کی بنیاد جمہر کا مفہوم ہے جمع ہونا۔ علمائے لغت نے بھی لکھا ہے کہ جمہور کا لفظ انسانوں کے لئے آئے تو اس سے مراد ان کی اکثریت یا ممتاز اکثریت ہوتی ہے۔[543] جمہور کی حاکمیت(Sovereignty of the people) کو ابتداً بادشاہوں اور جاگیرداروں کے اقتدار کی گرفت توڑنے کے لیے پیش کیا گیا تھا اور اس حد تک یہ بات درست تھی کہ ایک شخص یا ایک طبقہ تو لاکھوں کروڑوں انسانوں پر اپنی مرضی مسلط کر دینے اور اپنی اغراض کے لیے انہیں استعمال کرنے کا کوئی حق نہیں ایک ایک ملک اور ایک ایک علاقے کے باشندے خود اپنے حاکم اور خود اپنے مالک ہیں۔[544]

---

[542] Britannica, The Editors of Encyclopaedia. "Freemasonry". Encyclopedia Britannica, 13 Sep. 2023, https://www.britannica.com/topic/Freemasonry. Accessed 17 September 2023.

[543] ڈاکٹر مستفیض علوی، مغربی جمہوریت (حقیقت اور سراب)، عکس پبلی کیشنز، لاہور، 2019ء، ص 21۔

[544] ابو المعتصم، اسلامی اور مغربی تہذیب کا موازنہ، ماہنامہ منہاج القرآن لاہور، مئی 2010ء، ص 28۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں ہے:

> Democracy is a system of government in which laws, policies, leadership, and major undertakings of a state or other polity are directly or indirectly decided by the "people," a group historically constituted by only a minority of the population (e.g., all free adult males in ancient Athens or all sufficiently propertied adult males in 19th-century Britain) but generally understood since the mid-20th century to include all (or nearly all) adult citizens. [545]

جمہوریت فلسفیانہ سطح پر انسان کی حاکمیت اعلیٰ کا اصول تسلیم کرتی ہے نیز ابدی اور حتمی مذہبی یا اخلاقی قدروں سے انکار کرتی ہے۔ جمہوریت کا یہ فلسفیانہ تصور دنیا اور معاشرے کے سلسلے میں اسلامی نظریے سے مطابقت نہیں رکھتا۔ جمہوریت کے بر خلاف اسلام خدا کی حاکمیت اعلیٰ کو تسلیم کرتا ہے۔ اسلام نے خلافت کا تصور پیش کیا ہے۔ یہ خلافت بحیثیت مجموعی عوام کو حاصل ہے یہ کسی ایک گروہ یا طبقے یا خاندان تک محدود نہیں۔ اسلام کے قانون نظام کے دائرہ کار میں اجتہاد کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے۔ بیسویں صدی میں سر کردہ مسلم مفکر سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ نے اسلام کے سیاسی نظام کو الہیٰ جمہوری (Theo-Democratic) قرار دیا ہے۔ اسلام میں تھیوکریسی کی کوئی گنجائش نہیں۔ کیونکہ تھیوکریسی میں ایک مخصوص مذہبی گروہ کو مذہبی قانون کی تعبیر کا حق حاصل ہوتا ہے اور وہی گروہ سیاسی طاقت کا مالک ہوتا ہے۔ اسلام ایسے کسی بھی مذہبی نظام کی حمایت نہیں کرتا۔[546] جمہوری عمل سے ابھرنے والی اسلامی قوتوں کو اپنے ہی ملکوں میں بر سر اقتدار آنے کے حق سے محروم کیا جارہا ہے۔

---

[545] Britannica, The Editors of Encyclopaedia. "What is democracy?". Encyclopedia Britannica, 18 Nov. 2019, https://www.britannica.com/question/What-is-democracy. Accessed 23 July 2023.

[546] خورشید احمد، امریکہ: مسلم دنیا کی بے اطمینانی 11 ستمبر سے پہلے اور بعد انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز اسلام آباد، 2006ء، ص 53۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مادیت(Materialism)

مادیت(Materialism)مغربی تہذیب کا اہم ترین عنصر ہے۔ جیسا کہ صارفیت کا مغربی نظریہ مادہ پرستی پر مبنی ہے۔ یہ مغربی نظریہ اسلامی معاشی نظام کے برعکس ہے۔ اقبال کے نزدیک مغربی تہذیب کی سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ یہ مادی ترقی اور کسبِ زر کو زندگی کی معراج سمجھتی ہے انسانی اخلاق اور روحانی اقدار کی ان کی نظر میں کوئی قیمت نہیں۔ چنانچہ انسانی زندگی کی دوڑ میں توازن، اعتدال اور ہم آہنگی قائم نہ رہ سکی۔

عظیم مفکر اقبالؒ فرماتے ہیں:

یورپ میں بہت، روشنی علم و ہنر ہے
حق یہ ہے کہ بے چشمہ حیواں ہے یہ ظلمات
یہ علم، یہ حکمت، یہ تدبر، یہ حکومت
پیتے ہیں لہو دیتے ہیں تعلیم مساوات[547]

اقبال مشرق و مغرب کے مے خانوں سے خوب واقف ہیں ان کے مطابق مشرق میں ساقی نہیں اور مغرب کی صبا بے مزہ ہے۔ جب تک ساقی کی حوصلہ مندیاں اور ذوق صبا ایک جگہ جمع نہ ہو جائیں۔ اس وقت تک مے خانہ حیات آباد و بارونق نہیں ہو سکتا۔

علامہ اقبال مشرق اور مغرب کی موجودہ ذہنیت کا نقشہ ان الفاظ میں یوں کھینچتے ہیں:

---

[547]ڈاکٹر محمد اقبال، کلیاتِ اقبال، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، 2001ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہت دیکھے ہیں میں نے مشرق و مغرب کے مے خانے
یہاں ساقی نہیں پیدا وہاں بے ذوق ہے صبا[548]

اقبال کے خیال میں تہذے ب حاضر نے جھوٹے معبودوں کا خاتمہ کیا ہے لیکن اس کے بعد اثبات حقیقت کی طرف اس کا قدم نہیں اُٹھ سکا۔ اس لیے اس کی فطرت میں ایک واویلا پیدا ہو رہا ہے۔
اقبال فرماتے ہیں:

دبا رکھا ہے اس کو زخمہ ور کی تیز دستی نے
بہت نیچے سروں میں ہے ابھی یورپ کا واویلا[549]

اس مادہ پرستی نے یورپ کو اخلاقی انحطاط سے دوچار کیا ہے۔ اسے خبر نہیں کہ حقیقی راحت مادی اسباب میں نہیں روحانی بلندی میں ہے۔
بقول اقبال:

ڈھونڈ رہا ہے فرنگ عیشِ جہاں کا دوام
وائے تمنائے خام، وائے تمنائے خام[550]

مادی ترقی نے مغرب کی مادی حیثیت سے غیر معمولی طاقت بخش دی ہے اور اُسے ظاہری شان و شوکت سے مالامال کیا لیکن انسانیت کے اصلی جوہر کو نقصان پہنچایا یہ علوم و فنون انسان کو حقیقی راحت اور آسودگی

---

[548] ڈاکٹر محمد اقبال، کلیاتِ اقبال، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، 2001ء
[549] ایضاً
[550] ایضاً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہنچانے کی بجائے اُس کی موت کا پروانہ بن گئے۔ مادیت اور صارفیت کے مغربی نظریات کی روشنی کی گئی ترقی دراصل معاشی و سماجی ترقی کے منافی ہے۔ معاشی و سماجی ناانصافی پر مبنی ترقی درحقیقت ناپائیدار ترقی (Unsustainable Development) کہلاتی ہے۔ مغرب کی مادہ پرستانہ اور سرمایہ دارانہ فکر نے ہی آج کے دور کے سب سے بڑے ایشو موسمیاتی تبدیلی[551] (Climate Change) اور ماحولیاتی آلودگی کو جنم دیا ہے۔ انہی آثار کو دیکھ کر اقبال نے فرمایا:

تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی
جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا[552]

اقبال کو مغربی تہذیب سے یہی شکایت ہے کہ وہ ظاہری اور خارجی فلاح و بہبود پر نظر رکھتی ہے اور روح کی پاکیزگی اور بلندی کا کوئی دھیان نہیں کرتی۔ حالانکہ یہی انسانی افکار و اعمال کا سرچشمہ ہے یورپ نے عناصرِ فطرت کو تو تسخیر کر لیا لیکن روحانی نشو و نما اور صفائی قلب کی طرف توجہ نہ دے سکا۔
بقول اقبال:

ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا
اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا
اپنی حکمت کے خم و پیچ میں الجھا ایسا
آج تک فیصلہ نفع و ضرر کر نہ سکا

---

[551] Alvi, Farhat Naseem, and Abdul Manan Cheema. "Recent Rise of Climate Change and Islamic Perspectives: A Research Review." MEI 22.2 (2023).

[552] ڈاکٹر محمد اقبال، کلیاتِ اقبال، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، 2001ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا
زندگی کی شب تاریک سحر کر نہ سکا[553]

مغرب میں اخلاقی اور روحانی اقدار سے روگردانی کا سبب یہ بنا کہ سائنس کے انکشافات قدم قدم پر ان کے جامد دینی عقائد سے ٹکراتے تھے۔ علم کی روشنی نے ان جامد عقائد کو متزلزل کیا تو وہ مذہب اور مذہب کی پیش کردہ روحانی اقدار سے ہی منکر ہو گئے مادی اسباب کی فراوانی نے تعیش اور خود غرضی کو فروغ دیا۔

عورت کو بے محابا آزادی مل گئی اور معاشرہ میں فساد برپا ہو گیا۔ روحانی اور اخلاقی اقدار کی غیر موجودگی میں مے خواری، عریانی، سود خوری اور اخلاقی پستی نے جنم لیا اور ان امراض نے یورپی تہذیب کی بنیادوں کو کھوکھلا کر دیا۔ اقبال کو اسی لیے ایوانِ فرنگ سست بنیاد نظر آیا تھا اور وہ اسے ایک سیل بے پناہ کی زد میں سمجھتے تھے۔

بقول اقبال:

پیر مے خانہ یہ کہتا ہے کہ ایوانِ فرنگ
سست بنیاد بھی ہے آئے نہ دیوار بھی ہے
خبر ملی ہے خدایانِ بحر و بر سے مجھے
فرنگ رہگزر سیلِ بے پناہ میں ہے

[553] ڈاکٹر محمد اقبال، کلیاتِ اقبال، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، 2001ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خود بخود گرنے کو ہے پکے ہوئے پھل کی طرح
دیکھے پڑتا ہے آخر کس کی جھولی میں فرنگ[554]

نسائیت (Feminism)

نسائیت Feminism مغربی تہذیب و فکر کا اہم حصہ ہے۔[555] نسائیت (Feminism) کے یہ معنی سمجھ لیے گئے ہیں کہ عورت اور مرد نہ صرف اخلاقی مرتبہ اور انسانی حقوق میں مساوی ہیں بلکہ تمدنی زندگی میں عورت بھی وہی کام کرے جو مرد کرتے ہیں اور اخلاقی بندشیں عورت کے لیے بھی اسی طرح ڈھیلی کر دی جائیں جسطرح مرد کے لیے پہلے سے ڈھیلی ہیں۔ مساوات کے اس غلط مغربی فکر و تہذیب نے عورت کو اس کے فطری وظائف سے غافل کر دیا ہے جن کی بجا آوری پر حقیقی تہذیب و فکر کی بقاء پر انحصار ہے۔ معاشی، سیاسی اور اجتماعی سرگرمیوں نے ان کی شخصیت کو پوری طرح اپنے اندر جذب کر لیا۔

سوسائٹی کے تفریحی مشاغل میں شرکت، کلب اور رقص و سرور کی مصروفیات مغرب کی عورت پر اسقدر چھا گئیں کہ ازدواجی زندگی کی ذمہ داریاں، خاندان کی خدمت اس کی عملی زندگی سے خارج ہو گئیں بلکہ ذہنی طور پر مغربی عورت اپنے فطری مشاغل سے بیزار ہو گئی۔[556]

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں ہے:

> Feminism, the belief in social, economic, and political equality of the sexes. Although largely originating in the West, feminism is manifested worldwide and is represented by various institutions committed to activity on behalf of women's rights and interests. International Women's Day is celebrated on

---

[554] ڈاکٹر محمد اقبال، کلیاتِ اقبال، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، 2001ء

[555] Bordo, Susan. Unbearable weight: Feminism, Western culture, and the body. Univ of California Press, 2023.

[556] ابو المعتصم، اسلامی اور مغربی تہذیب کا موازنہ، ماہنامہ منہاج القرآن لاہور، مئی 2010ء، ص 29۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

> March 8.Throughout most of Western history, women were confined to the domestic sphere, while public life was reserved for men. In medieval Europe, women were denied the right to own property, to study, or to participate in public life. At the end of the 19th century in France, they were still compelled to cover their heads in public, and, in parts of Germany, a husband still had the right to sell his wife[557].

نکاح کا رشتہ جو عورت اور مرد کے تعاون کی صحیح صورت ہے۔ مغربی تہذیب و فکر نے اس مضبوط رشتے کو مکڑی کے تار سے بھی کمزور کر دیا ہے۔ نسلوں کی افزائش کو برتھ کنٹرول، اسقاط حمل اور قتل اولاد کے ذریعہ سے روکا جا رہا ہے۔ اخلاقی مساوات کے غلط تصور سے عورتوں اور مردوں کے درمیان بداخلاقی میں مساوات قائم کر دی گئی ہے۔ ستم کی بات یہ ہے کہ وہ بے حیائی جو کبھی مردوں کے لیے شرمناک تھی اب وہ عورتوں کے لیے بھی شرمناک نہیں رہی۔ مغرب کے معاشروں کو 21ویں صدی میں جن مسائل کا سامنا کرنا پڑا ان میں ایک روایتی ازدواجی رشتوں کی شکست و ریخت اور نتیجتاً خاندان ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

ملینی فلپس(Melanie Phiips) نے اپنی تصنیف (The Sex Change–Feminized Britain and the Neutered Male) میں جدید دنیا کے خاندانی عدم استحکام کی طرف رجحان پر تحقیق کی ہے۔ آزادی نسواں کے نام پر مرد کی مذمت کی جا رہی ہے۔ جدید مغربی تہذیب کا سب سے بڑا مسئلہ نوع انسانی کا مذکر ہے۔ نوجوان لڑکے اور مرد اپنے کام اور پیشے کی پروا کیے بغیر اپنے فطری رجحان یعنی عصمت دری اور بے کار لڑکیوں سے چھیڑ چھاڑ میں مصروف دکھائی دیتے ہیں۔ سکول سے نکلتے ہی وہ شراب اور منشیات میں اور گرل فرینڈز(Girl Frineds) کو قطار اندر قطار اولاد کی نعمت سے بہرہ ور کرتے ہوئے پائے جاتے ہیں۔

---

[557] Brunell, Laura and Burkett, Elinor. "feminism". Encyclopedia Britannica, 26 Jun. 2023, https://www.britannica.com/topic/feminism. Accessed 23 July 2023.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اینڈی برن نے ۱۵ سالوں میں قید نکاح سے نو کم سن لڑکیوں سے نو بچے پیدا کر لیے۔[558] مردوں پر انحصار سے آزادی کے نتیجے میں نہ صرف شادی کے بندھن کمزور ہوئے ہیں بلکہ طلاقوں کی بھی کثرت ہوئی ہیں۔ عورت تنہا اپنا اور اپنے بچوں کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی۔ امریکی مفکرہ سماجیات جیسی برنارڈ (Jessie Bernard) نے کہا تھا کہ شادی عورت کے لیے خطرناک ہو سکتی ہے۔[559]

مغربی میڈیا کے پروپیگنڈہ کے باوجود عورتیں اسلام کے قریب آ رہی ہیں۔ نیپال کی اداکارہ پوجا جی نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ شر کی دھاندلیوں کے ساتھ اسلام پر حملوں کے ہمراہ اسلام کے ساتھ ایجاب و قبول کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ کمال کی بات تو یہ ہے کہ نیپالی اداکارہ پوجا جی نے کہا کہ اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ نے مجھے اسلام کے قریب کر دیا ہے۔[560] اسلام ایسی روشنی ہے جسے اندھیرا کہنے والے جھوٹے پڑ جاتے ہیں اور اندھیروں میں ڈوبے لوگ نور ہدایت کی طرف نکل آئے ہیں گویا مغرب کی جارحیت اور اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ بھی لوگوں کو اسلام کی طرف لے جا رہا ہے۔ ہر سال 8 مارچ کا دن خواتین کا عالمی دن کے نام سے منایا جاتا ہے ایک رپورٹ کے مطابق مشرق یورپ (سابق شوسلسٹ ریاستوں) سے بڑی تعداد میں عورتیں فروخت ہو رہی ہیں۔ ہر سال 5 سے 7 لاکھ عورتوں کو مشرقی یورپ سے سمگل کر کے مغربی یورپ لایا جاتا ہے جن کو بعد میں نائٹ کلبوں کی زینت بنایا جاتا ہے۔[561]

مغرب میں خاندانی نظام عدم استحکام کا شکار ہے۔ مغربی معاشرہ اندر سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ معمولی باتوں پر اختلاف طلاق کا سبب بن جاتا ہے۔ مغرب میں طلاق کی شرح انتہائی حد تک بڑھ چکی ہے۔ طلاق کی وجوہات بھی بڑی دلچسپ ہیں۔ مثلاً میاں بیوی میں کسی ایک کا سوتے میں خراٹے لینا یا کتے کا پسند نہ

---

[558] پروفیسر عبد القدیر سلیم، نسوانیت زدہ مغرب، ماہنامہ ترجمان القرآن، ادارہ ترجمان القرآن لاہور، اگست 2003ء، ص 64۔

[559] پروفیسر عبد القدیر سلیم، نسوانیت زدہ مغرب، ص 67۔

[560] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 27 اکتوبر 2012ء۔

[561] روزنامہ جنگ لاہور، 13 مارچ، 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنا۔[562] جدید تہذیب نے خاندان، شادی، مذہب، اور عورت کے پردہ کو ترقی میں رکاوٹ قرار دیا ہے۔ مغربی میڈیا باور کروا رہا ہے کہ مرد و عورت ایک دوسرے کے رفیق نہیں بلکہ فریق ہیں۔ فحاشی و عریانی کے محرکات مثلاً موبائل، کیبل اور انٹرنیٹ وغیرہ کو اس قبیح مقصد کی تکمیل کے لیے انتہائی ارزاں کر دیا گیا ہے۔ مختلف رسائل و جرائد میں موجود مواد شہوانی جذبات کو ابھارتا ہے اور اخبارات فحش تصاویر کی اشاعت کرتے ہیں۔ المیہ کی بات یہ ہے کہ مغربی میڈیا اور اس کے زیر اثر ملکی میڈیا کا شیریں زہر آہستہ آہستہ مسلمانوں کی نوجوان نسل میں سرایت کرتا جا رہا ہے۔ اور اس کا انجام انتہائی گھناؤنا ہو گا۔ مغرب اپنے علم اور تجربے کی بنیاد پر اس بات سے آگاہ تھا کہ مسلمانوں کو فلسفہ شہادت کی وجہ سے جنگ کے میدان میں شکست نہیں دی جا سکتی لہذا انہوں نے سوچا کہ مسلمانوں کو محکوم بنانے کا واحد حل انہیں محاذ جنگ سے ہٹا کر عیاشی، تن آسانی، بے حیائی و عریانی کی راہ پر ڈالا جائے ان مذموم عزائم کی تکمیل کے لیے سب سے پہلے عورت کو مرکزی کردار ٹھہرایا۔

مساوات مرد و زن کا نعرہ مذہبی مسائل پیدا کر رہا ہے۔ ہالینڈ میں ایسی مسجد کا افتتاح کیا گیا جس میں صرف خواتین امامت اور عبادت کے فرائض سر انجام دیں گی۔ مصری خاتون کے ہاتھوں ہونے والا یہ افتتاح خواتین کی بھرپور تالیوں میں ہوا۔ مسجد کے افتتاحی اجلاس میں اس مصری خاتون نے مردوں کے برابر حقوق کے مطالبہ پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اسلام میں عورت خواتین کی امامت کروا سکتی ہے۔ کینڈین دانشور راحیل رازانے بھی برطانیہ کی آکسفورڈ یونیورسٹی میں مرد و زن کی جماعت کی امامت کروائی تھی۔ جس پر عالم اسلام میں بہت سخت تنقید ہوئی تھی۔ مصر کے عالم اور مفکر ڈاکٹر یوسف القرضاوی نے عورت کی امامت پر سخت تنقید کرتے ہوئے اسے اسلامی تعلیمات کے منافی قرار دیا اور ان کے نزدیک عورت کی امامت اسلام دشمنی اور کافرانہ عمل ہے۔[563]

---

[562] محمد آصف احسان عبد الباقی، میثاق، مئی 2002ء، ص 3۔

[563] روزنامہ جنگ لاہور، 8 مارچ، 2011ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعلیم نسواں(Women Education)

مغربی میڈیا پروپیگنڈہ کرتا ہے کہ اسلام تعلیم نسواں کے خلاف ہے۔ مغربی تہذیب کے سیلاب میں اسلامی معاشرہ فکری تضادات کا شکار ہو گیا ہے۔ کچھ لوگ احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں مغربی طرز زندگی، افکار و نظریات سے ذہنی طور پر شکست خوردہ ہوتے ہیں اسی افراط و تفریط کا نتیجہ ہے کہ تعلیم نسواں کی نہ صرف ترغیب دیتا ہے بلکہ اس علم بردار بھی ہے۔ جس طرح عورت کو علم کی روشنی سے دور رکھ کر تاریکیوں میں دھکیل کر چوپائے کی مانند جہالت اور خلاف اسلام ہے۔ بالکل اسی طرح مغربی تہذیب کی نقالی میں عورت کو شمع انجمن بنا کر ڈگریوں کے رسوا کرنا اور آزادی نسواں کے نام پر اخلاقی گراوٹ میں مبتلا کرنا عورت کے فطری تقاضوں کے خلاف ہے۔[564]

امن، محبت، آزادی، جمہوریت، حقوق انسانی، عدم تشدد اور رواداری جیسے دلفریب نعروں کی طرح یورپ کا ظاہر بہت خوبصورت مگر باطن ایک نہایت بھیانک ہے۔ نعرہ حقوق نسواں، آزادی نسواں اور مرد و زن کی مساوات کا نعرہ اپنائے ہوئے ہے جسے یورپ بطور ہتھیار استعمال کرتے ہوئے اسلامی دنیا پر پوری شدت سے حملہ آور ہے۔ اسلامی تہذیب کی جڑیں کھوکھلی کرنے میں مغرب نواز میڈیا بنیادی کردار ادا کر رہا ہے۔

عورت کے بارے میں اسلامی نقطہ نظر کو Degradation سے تعبیر کرنا در حقیقت مغربی ذرائع ابلاغ کا پروپیگنڈہ ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے عورت مرد سے کم نہیں بلکہ عورت مرد سے مختلف ہے عورت اور مرد کے بارے میں اسلام میں جو قوانین ہیں ہو سب اس اصولی حقیقت پر مبنی ہیں کہ عورت اور مرد دو الگ الگ صنفیں ہیں۔ تخلیقی اعتبار سے دونوں کے اندر قطعی فرق پائے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خاندان اور سماجی زندگی دونوں کا دائرہ عمل ایک نہیں ہو سکتا۔ مساوات مرد و زن کے نعرے نے عورت کو روزگار کے بہانے بیوی کے بلند مقام سے گرا دیا ہے۔ اس نعرے نے عورت کو آفس سیکرٹری، پرنسل سیکرٹری، ٹائپسٹ، کلرک، ٹیلی فون اٹینڈنٹ، سیلز گرل، ماڈل گرل، ائیر ہوسٹس، گلوکارہ اور ایکٹریس تو بنا دیا لیکن

---

[564] محمد خلیل اللہ، ماہنامہ وفاق المدارس ملتان، اپریل 2010ء، ص 45۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسے نہ صرف نسوانیت سے محروم کر دیا بلکہ ان سارے مقدس رشتوں اور واسطوں سے بھی محروم کر دیا جو اسے عزت، عظمت، محبت، حفاظت، اور وراثت عطا کرتے ہیں۔

یورپ کی عورت کو اپنے ہی مفکر شیکسپیئر (Shakespeare) کا نکتہ سمجھ نہیں آیا جو اس نے اپنے ایک کردار لیڈی میکبتھ میں پیش کیا ہے کہ اگر عورت مرد کے برابر اور خالص مردانہ کام کرے گی تو وہ ٹوٹ جائے گی۔ ماضی کے یورپ میں اگر عورت کا جسمانی قتل روا تھا تو آج کے یورپ عورت کا ہر لمحے روحانی اور جنسی قتل جاری ہے۔ جسے حقوق نسواں اور آزادی نسواں کا خوبصورت نام دے دیا گیا ہے۔ قتل تو بہر حال قتل ہے جسم کا ہو یا عزت کا بدن کا ہو یا روح کا بلکہ اصحاب دانش کے نزدیک روحانی و جنسی قتل جسمانی قتل سے بھی شدید تر ہے۔[565]

سماجی انجینئرنگ (Social Engineering)

سماجی انجینئرنگ (Social Engineering) مغربی تہذیب و ثقافت کی معروف اصطلاح ہے۔[566] مغربی تہذیب میں عورتوں کا کام کرنے اور روزی کمانے پر راغب کیا جا رہا ہے۔ پہلے مساوی حقوق اور برابری کی بات ہوئی اور پھر انسانی برتری کا فلسفہ پیش کیا گیا اور تحریک نے ایک جارحانہ روش اختیار کی ہوئی ہے جس میں مردوں کا مقام شہد کی مکھیوں نکھٹو (Drones) سے زیادہ نہیں ہے۔ 1999 میں برطانیہ کے وزیر خزانہ گورڈن براؤن نے بجٹ پیش کرتے ہوئے نوید سنائی کہ یہ خواتین کے لیے بجٹ ہے۔ ساری تنہا مائیں (Lone mothers) کام کرنا چاہتی ہیں اور ریاست بھی انہیں مفید کام پر لگانا چاہتی ہے حکومتی پالیسی یہ ہے کہ تنہا ماؤں کو شادی شدہ کام کرنے والی ماؤں کو خواتین خانہ پر ترجیح دی جائے۔ یہ بھی ایک طرح کی سماجی انجینئرنگ (Social Engineering) ہے۔

فائیننشیل ٹائمز (Financial Times) کے مطابق بچے کے سارے فوائد ماں ہی کے حصے میں جاتے ہیں

---

[565] ابو المعتصم، اسلامی اور مغربی تہذیب کا موازنہ، ص 32۔

[566] Jordan, John M. Machine-age ideology: Social engineering and American liberalism, 1911-1939. Univ of North Carolina Press, 2005.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جدید تہذیب کی مائیں مردوں سے آزاد اور کل وقتی ماں کے تصور سے دور ہٹتی جارہی ہیں۔ مغربی تہذیب میں تدریجاً پدریت کو تباہ کیا جارہا ہے۔ عورتوں کی آزادی اور مردوں کی غیر ذمہ داری ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مرد اور عورت کا تعلق بہت پیچیدہ اور نازک ہے۔ ایک خاندانی نظام ہوتا ہے جس میں باپ کا ایک کردار ہے اور ایک کردار ماں کا ہے یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ دونوں میاں بیوی کے حقوق کے حقوق مساوی ہیں لیکن یکساں نہیں ہیں۔ ان کے درمیان تقسیم کار فطرتی تقاضا ہے۔ کچھ بوجھ وہ ہیں جو عورتیں نہیں اُٹھا سکتیں۔ اور کچھ وہ ہیں جن کے لیے مرد بنائے ہی نہیں گئے اور صرف عورتیں ہی انہیں اٹھا سکتی ہیں۔ مرد وزن کی مساوات کا تصور بھی اس قدر احمقانہ ہے جس قدر عورت کی برتری کا۔ بد قسمتی سے مغربی تہذیب میں توازن نام کی کوئی چیز نہیں۔ صلیبی فلپس (Melanie Phillips)نے(The Sex Change Society) نامی اپنی کتاب میں مغربی تہذیب کی تباہ کاریوں اور غیر متوازن طرز عمل سے نہایت احسن انداز سے پردہ اٹھایا ہے۔ اور مساوات مرد وزن کے تصور کا خوب پوسٹ مارٹم کیا ہے۔ فلپس ایک سماجی محقق، شادی شدہ اور دو بچوں کی ماں ایک برطانوی شہری ہیں۔[567]

مغربی تہذیب کا زہر اس قدر معاشروں میں سرایت کرتا جارہا ہے کہ جو سوسائٹی کنواری ماں اور ناجائز مولود کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اُسے خود تاریک خیالی کا الٹا الزام اپنے سر لینا پڑتا ہے۔ نکاح کے رشتے میں کوئی پائیداری نہیں رہی۔ ایک ادنی وجہ / اختلاف بلکہ بسا اوقات صرف سرد مہری ہی انہیں ایک دوسرے جدا کرنے کے لے کافی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مغرب میں اکثر وبیشتر نکاحوں کا انجام طلاق یا تفریق پر ہوتا ہے۔ مغربی تہذیب میں مرد وزن کے آزادانہ اختلاط نے عورتوں میں حسن کی نمائش، عریانی اور فواحش کو غیر معمولی ترقی دی ہے۔ حسن وجمال کی نمائش رفتہ رفتہ تمام حدود وقیود کو توڑتی جارہی ہے۔ صنف مقابل کے لیے مقناطیس بننے کی خواہش عورت میں اس قدر بڑھ گئی ہے۔ اور میڈیا کی ثقافتی وار سے اتنی بڑھتی چلی جارہی ہے کہ شوخ لباسوں اور بناؤ سنگھار کے نت نئے سامانوں سے

---

[567] پروفیسر عبد القدیر سلیم، نسوانیت زدہ مغرب، ص 71۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی تسکین نہیں ہوتی تو لباس کی قید سے بھی آزادی حاصل کر لی جاتی ہے۔
میڈیا نے جذبات میں جو آگ لگائی ہوئی ہے ہو حسن کی ہر بے حجابی پر بجھتی نہیں بلکہ اور زیادہ بھڑ کتی ہے اور مزید بے حجابی کا مطالبہ کرتی ہے جیسے کسی کو لو لگ گئی ہو اور پانی کا ہر گھونٹ پیاس کو بجھانے کے بجائے اور بھڑ کا دیتا ہے۔ یہ ننگی تصویریں، یہ منفی لٹریچر، یہ عشق و محبت کے افسانے، یہ عریاں ناچ، جذبات شہوانی سے بھری ہوئی فلمیں مغربی تہذیب و فکر کو عوام میں سرایت کرنے کا بھرپور ذریعہ ہیں۔ ستم کی بات یہ ہے کہ یہ مغربی کلچر سوسائٹی میں عام ہو رہا ہے اور نوجوان نسل کی تمام ذہنی اور جسمانی قوتوں کو گھن کی طرح طرح کھا رہا ہے۔[568]

جدیدیت(Modernisation)

تہذیب جدید[569] Modernisation نے بہت سی برائیوں کو ایک خوشبودار اور خوشنما رنگ و پھول بنا کر معاشرہ میں پھیلا دیا ہے۔ اسی وجہ سے اسلامی سوسائٹی کا لبرل اور سیکولر طبقہ آخرت کے احتساب سے یکسر غافل ہو کر ان ہی ماڈرن چیزوں میں مبتلا رہنے کو اپنی معراج کل سمجھ لیا ہے۔ مغربی تہذیب کی نقالی نے نوجوان نسل کو خود پرستی، عیش و عشرت میں مبتلا کر دیا ہے۔ مادیت کی وجہ سے قوم کے کار آمد افراد کی توجہ بس اپنے گھر کی تزئین کاری اور قیمتی سے قیمتی سامان مہیا کرنے پر مذکورہ ہو کر رہ گئی ہے۔ دور جدید کا المیہ ہے کہ آج جنتی فلک بوس عمارتیں تعمیر کی جا رہی ہیں۔ اتنے ہی گہرے گڑھوں میں اخلاقی قدروں کو دفن کیا جا رہا ہے۔ تہذیب جدید کے خنجر نے استغفاء کے دامن کو تار تار کر دیا ہے۔ خود پرستی اور ذاتی مفاد کو عام کر دیا جس کی وجہ سے آج اُمت کے بہترین افراد عیش و تعیش میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ ذرائع ابلاغ نے شکم پرستی اور مادیت کا ایسا جادو چلایا ہے کہ عالمی پیمانے پر اخلاقی اقدار سے عاری تہذیب جدید وجود

---

[568] ابو المعتصم، اسلامی اور مغربی تہذیب کا موازنہ، ماہنامہ منہاج القرآن لاہور، مئی 2010ء، ص 30۔

[569] Rzayeva Oktay, Roida, and Roida Rzayeva Oktay. "Modernisation." The Challenges of Contemporaneity: Postmodernity and Multiculturalism (2016): 49-53.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں آ رہی ہے۔[570] جدیدیت بطور اصطلاح ترجمہ ہے Modernity کا اور ماڈرنٹی وہ فکر، نظریہ یا مجموعی نظریات ہیں۔ جنہوں نے مغربی تہذیب کی صورت گری اور تشکیل و استحکام میں بنیادی کردار ادا کیا ہے ۔جدیدیت مجموعہ ہے مغرب کی فکری تحریکوں اور ان سے ابھرنے والے افکار و نظریات کا جس میں سے اہم یہ ہیں ہیومنزم، سیکولرازم، کیپٹل ازم، میٹریلزم، نیشنل ازم، لبرل ازم وغیرہ ایک نظریہ حیات دیتے ہیں۔ اس کا مرکزی نکتہ ہے خدا اور مذہب کی نفی اور انسان کی خدائی کا اثبات۔ ہیومنزم کا مطلب ہے کہ انسان خود مختار ہے وہ اپنا خدا خود ہے اور کسی کا عبد نہیں۔ سیکولرازم کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے خدا کو ماننا ہے کہ وہ اپنی ذاتی زندگی میں مان لے۔ اجتماعی زندگی یعنی معاشرے اور ریاست کے امور میں خدا کا دخل دینے کا حق بہر حال تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ میٹریلزم کا مفہوم ہے مادی زندگی کا اثبات اور اخلاقی و مذہبی اقدار کا انکار۔ کیپٹل ازم کا خلاصہ ہے دنیا ہی کی زندگی کو سب کچھ سمجھنا اور آخرت سے اغماض۔ لبرل ازم کا مطلب ہے کہ انسان مادر پدر آزاد ہے۔ جو چاہے سوچے اور جو چاہے کرے۔ اس پر سماجی یا مذہبی پابندی نہیں ہے یہ ہے وہ جدیدیت جو مغربی تہذیب کی جان ہے۔[571]

افسوس کی بات ہے کہ بہت سے مسلمان مغربی فکر و تہذیب سے متاثر اور مرعوب ہیں۔ اسے اچھا سمجھتے ہیں اور اسے اپنانے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ اور بعض میڈیا اینکرز ایسے ہیں جو مغربی تہذیب و فکر اور اس کی اقدار کو اپنانے کی مہم چلا رہے ہیں۔ اس المیے کا بڑا سبب مسلمانوں کی اسلامی تہذیب سے عدم وابستگی ہے۔ اہل مغرب نے مسلمانوں کو ذہنی غلام بنا کر ایک پلاننگ کے تحت مغربی تہذیب پوری دنیا پر نافذ کرنے کے مشن میں مصروف ہے۔ ان مقاصد کے لیے مغرب میڈیا، نظام تعلیم، سیاہی، معاشی دباؤ کے پر امن ذرائع کر رہا ہے اور ضرورت پڑنے پر حربی قوت کو بھی استعمال کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا ہے۔[572]

اکثر ذرائع ابلاغ پاکستان میں سیکولرازم اور مغرب کی ملحدانہ تہذیب اور غیر اسلامی اقدار کو زور و شور سے

---

[570] محمد طارق ایوبی، ماہنامہ وفاق المدارس ملتان مئی 2012ء، ص 62۔
[571] ڈاکٹر محمد امین، بے حسی کی چادر، ماہنامہ البرہان لاہور، فروری 2012ء، ص 56۔
[572] ڈاکٹر محمد امین، بے حسی کی چادر، ص 57۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھیلا رہے ہیں۔ حدود قوانین کی مخالفت، تحفظ حقوق نسواں بل کی حمایت، امن کی آشا، فحاشی و عریانی کا فروغ پاکستانی ذرائع ابلاغ کے اہم کارنامے ہیں۔ میڈیا انڈو امریکی لابی کے مضبوط اڈے کے طور پر مشہور ہے۔[573]

ماڈرن تہذیب کے اعصاب پر تعلیم نسواں کا جو خبط سوار ہے اس کے عواقب خطرناک ہیں۔ ستم کی بات یہ ہے کہ تعلیم کے لیے کوئی لائحہ عمل نہیں ہے۔ اندھیر نگری کی مانند قوم کی بیٹیاں ایک غیر معلوم منزل کی طرف بڑھ رہی ہیں نہ تو تعلیم مد نظر رکھا جا رہا ہے اور نہ قابلیت کو۔ گھر کی مالکہ کو گھریلو زندگی سے متعلق اشیا کی تعلیم اور اس میں مہارت کی ضرورت ہے لیکن مردوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہونے کے شوق نے صنفِ نازک کو پٹڑی سے اُتار دیا ہے۔ دور جدید میں مغربی تہذیب اسلامی سوسائٹی میں اس قدر غلبہ پا چکی ہے کہ مسلمان ماؤں کی لوریوں میں شجاعت و بسالت کے نغمات کی بجائے انگریزی نغمات اپنا اثرات دکھا رہے ہین۔ تعلیم کے نام پر کالج و یونیورسٹی کو بازار حسن بنا دیا گیا ہے۔ مرد و زن کے اختلاط کو گوارا کر لیا گیا ہے۔ فحاشی و عریانی کے اسباب سے چشم پوشی کی جا رہی ہے۔

عامرہ احسان معروف کالم نگار خاتون ہیں وہ اپنے آرٹیکلز میں مغربی تہذیب کے تخریبی عوامل کا پوسٹ مارٹم کرتی رہتی ہیں وہ اسلامی معاشرے میں انگریزی زبان اور مغربی تہذیب کے بڑھتے ہوئے رجحان پر تنقید کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ ہر زبان اپنے پیچھے ایک پورا تہذیبی ورثہ رکھتی ہے۔ انگریزی زبان کے مابعد اثرات (Side affects) کی فہرست طویل ہے۔ انگریزی ادب ایک ایسی تہذیب کا مافی الضمیر بیان کرنے کے لیے ڈھالی گئی ہے جس کا ہر رخ اسلامی تہذیب سے متصادم ہے۔ یہ ایک صنعتی تہذیب (Industerial Civilization) کی زبان ہے۔ جہاں وقت ڈالروں میں ناپا جاتا ہے۔ شوہر، بیوں کو اور بیٹا ماں کو بھی وقت دیتا ہے۔ تو ڈالروں میں گن گن کر دیتا ہے۔ کفایت شعاری سے دیتا ہے یہ روش کارڈ اور پھولوں کے گلدستے کی تہذیب ہے۔ جہاں غموں اور خوشیوں میں شریک ہو کر رشتوں کا بھرم رکھنے کے لیے خود زحمت اُٹھانا ضروری نہیں۔ یہی کام کم خرچ میں کارڈ اور گلدستہ TCS کر کے کیا جا سکتا ہے۔

---

[573] ڈاکٹر محمد امین، بے حسی کی چادر، ص 51۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آنکھوں میں دید کی پیاس لیکر سلگنے والی ماں کا مداوا بس یہی ہے ۔ مغربی تہذیب ٹشو پیپر اور Disposables کی تہذیب ہے ۔ جہاں گلاس ، پیالی ، پلیٹ اور چمچہ وغیرہ کی طرح انسان کو بھی ڈسپوزایبل(Disposable) سمجھا جاتا ہے۔ بیوی خراٹے لینے والے شوہر کو Dispose off کر کے سکون سے سو سکتی ہے۔ عامرہ احسان کے مطابق مغربی تہذیب دبے پاؤں انگریزی زبان کے راستے داخل ہوتی ہے اور رگ وریشے میں یوں سماجاتی ہے کہ کسی ترشی میں اس کا تریاق نہیں ہوتا۔[574]

ٹائٹینک Titanic

مغربی تہذیب کا غلط ترین مفروضہ یہ ہے کہ جدید تہذیب نے کائنات کے بارے اس میں اتنا علم حاصل کر لیا ہے کہ اب اسے کسی خدائی رہنما کی ضرورت نہیں ہے۔ جدید تہذیب میں جدید ٹیکنالوجی کو خدا کا درجہ دیکر غرور اور تکبر کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اسکی مثلاً بحری جہاز Titanic کے واقعہ سے پیش کی جاسکتی ہے۔ کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے جدید ٹیکنالوجی کے غرور کو خاک میں ملادیا۔

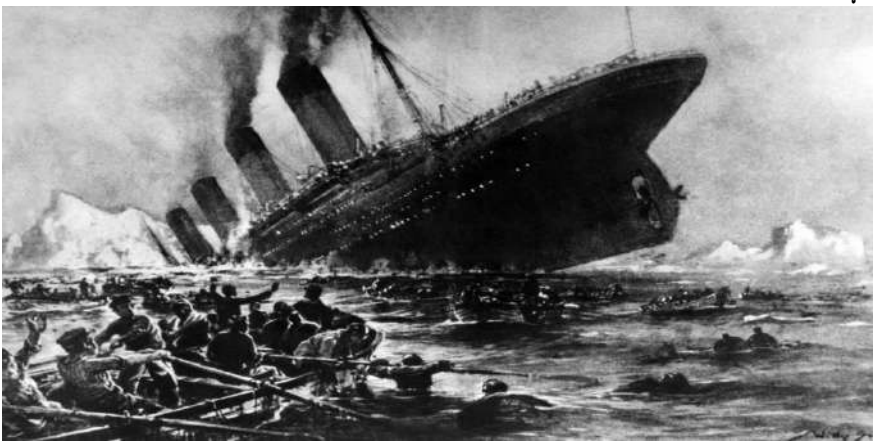

Sinking Titanic (Encyclopedia of Britannica)

ٹیکنالوجی کا ایک عجوبہ بحری جہاز Titanic بہت شوروغل اور کھیل تماشے کے ساتھ اپنے ساحل سے اس

[574] عامرہ احسان، مسئلہ انگریزی دشمنی نہیں اردو دوستی کا ہے، ماہنامہ وفاق المدارس ملتان، مئی 2008ء، ص 34-33۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعوے کے ساتھ روانہ ہوا کہ یہ جہاز کسی بھی طوفان یا حادثے میں یہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہیں ہو سکتا۔ جہاز کے کپتان نے بڑے گھمنڈ سے کہا کہ وہ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا کہ جہاز کسی مشکل میں پھنس سکتا ہے۔ اس کی دیوار پر ایک تختی لٹکائی گئی جس پر لکھا ہوا تھا کہ خدا بھی اس جہاز کو ڈبو نہیں سکتا۔ یہ جہاز (Titanic) اپنے پہلے ہی سفر میں ڈوب گیا۔[575] اس واقعہ سے واضح ہوا کہ خدا کے مرضی کے سامنے جدید سے جدید ٹیکنالوجی نہیں ٹھہر سکتی ہے۔ ایک اللہ تعالیٰ ہی ساری کائنات کا واحد خالق ہے اور وہی ذات ہے کہ جس نے تمام موجودات کو اپنی مرضی اور منصوبے کے مطابق تخلیق کیا ہے۔

مغرب کی مجالس دانش (Think Tanks)

مغرب کی مجالس دانش (Think Tanks) اور دانشور پنیترے بدل بدل کر اسلام سے نبرد آزما ہو رہے ہیں۔ زیڈین بوتے (Zidane Meriboute) اپنی کتاب Islam's Fateful path[576] میں انکشاف کرتا ہے کہ فرانس کے صلیبی جنگجو شاہ لوئی نہم (سینٹ لوئی) ایک خفیہ دستاویز میں اعتراف کرتا ہے کہ مسلمانوں کو جنگ کے ذریعے فتح کر لینا مشکل ہے۔ دوسرے حربوں سے کام لینے کی تلقین کرتا ہے۔ لوئی نہم کو ایک مقدس اور متبرک ہستی خیال کیا جاتا تھا۔ اس نے یروشلم سمیت مقامات مقدسہ کو فتح کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ تاکہ ان مقامات کو مسلمانوں کے قبضہ سے چھڑایا جا سکے۔ 1268 میں اُس نے مصر پر حملہ کیا، ناکام رہا، قیدی بنا اور بعد میں فدیہ دیکر رہا ہوا۔ بعد میں شمالی افریقہ فتح کرنے کی مہم بھی ناکامی سے دوچار ہوئی۔ تاہم مرنے سے پہلے اُس نے عیسائی بھائیوں کو نصیحت کی کہ وہ مشرقی زبانیں سیکھیں مسلم عقائد کا تنقیدی نقطہ نظر سے مطالعہ کریں اور اس طرح تعلیم و تلقین کے ہتھیاروں سے اپنے دشمن کو مسخر کریں۔[577]

موجودہ دور میں مغرب کی ذرائع ابلاغ کے ذریعے تہذیبی جنگ کا بغور تجزیہ واضح کرتا ہے کہ شاہ لوئی نہم

---

[575] اسرار الحق، اسلام اور مغرب کا تصادم، ص 56۔

[576] Meriboute, Zidane, and John King. "Islam's fateful path: the critical choices facing modern Muslims." I.B. Tauris, 2009.

[577] پروفیسر عبد القدیر سلیم، اسلام اور مغرب کی کشمکش ایک مغربی نقطہ نظر، ماہنامہ ترجمان القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، مئی 2009ء، ص 18۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے نصیحت پر بھرپور طریقے سے مغرب عمل پیرا ہے۔ عربی اور اسلامیات کے غیر مسلم ماہرین کا مستشرقین کے نام سے ایسا گروپ تشکیل پایا کہ جس کا مقصد ہی اسلام کی قوت اور عقیدے کے اندر گھس کر تخریبی کاروائی کی جائے۔ اسی لیے مسلم دانشوروں نے ہمیشہ ان مستشرقین کی علمی کاوشوں کو شک کی نظر سے ہی دیکھا ہے۔ مغرب اسلام کا مقابلہ کرنے کے لیے ترغیب و تربیت دونوں کا استعمال کر رہا ہے۔ عالم اسلام پر جارحیت کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو سمجھنے سمجھانے کے لیے مستشرقین کے علاوہ ماہرین اسلامیات کا ایسا گروپ وجود میں لایا گیا جو اسلامی تصور کو اکثر مضحکہ خیز اور غیر انسانی ہیولوں میں پیش کرتا ہے۔

تہذیبی جنگ اور مسلم تحریکیں

وار آن ٹیرر کے بھیس میں مسلم تحریکوں پر پابندیاں لگانے کی پالیسی ہنوز جاری ہے۔ یہ بات دراصل تہذیبی جنگ کے ایجنڈے میں شامل ہے۔ برطانوی جاسوسی ادارے کی سابق سربراہ الیزہ (Aliza) کا کہنا ہے کہ ٹین ایجز مسلمانوں میں بنیاد پرستی اور انتہا پرستی فروغ پا رہی ہے جو آگے چل کر دہشت گردی کی صورت اختیار کر لے گی۔ ڈیم ایلیز ا(Aliza) کی معلومات پر حکومت برطانیہ نے فوری نوٹس لیا۔ سٹیزن شپ(Citizenship) کی کلاسوں کا اجراء کر دیا۔ سابق برطانوی وزیر اعظم ڈیوڈ کیمرون نے ہارٹس اینڈ مائنڈ(Hearts and Minds) نامی کمپنی کی تفصیلات بتائے ہوئے کہا کہ اعتدال پسند مسلم تنظیموں کو اضافی فنڈ دیکر انتہا پسندوں کا راستہ روکا جائے جو(Teen Ages) نوجوانوں کے ذہن تبدیل (Brain Wash) کرنا چاہتے ہیں۔ سٹیزن کلاسز کو نصاب کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔[578]

> The western civilization and Islam may be like two boats sailing in two different directions as so some theologians assert, but still an attempt can be made to bring the two sides together to comprehend each others' point of view. [579]

---

[578] روزنامہ جنگ، 16 اکتوبر 2012

[579] Iqbal S.Hussain, Islam & Western civilization, P-9.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیڈین میری بوتے(Zidane Meriboute)[580] کیمطابق ابن تیمیہ، محمد بن عبد الوہاب ،ابو الاعلیٰ مودودیؒ، حسن البناء سید قطب اور دوسرے مسلم مفکرین کے ذریعے مغرب پر تنقید کا عمل شروع ہوا۔ ان مفکرین سے متاثر ہو کر اسلامی تحریکیں ابھریں بن لادن کی تحریک القاعدہ اور دوسروی جہادی تحریکیں اسی تھیوکریٹک اسلام کی پیداوار ہیں۔ سید ابو الاعلیٰ مودودی، ابن تیمیہ اور محمد بن عبد الوہاب کے متشددانہ اسلام کا جدید ایڈیشن ہیں۔[581]

قول و فعل میں تضاد

امریکہ اور مغرب کے قول و فعل میں تضاد پایا جاتا ہے ۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ کو اسلامی نظریات اور اسلامی تہذیب پر حملہ کہا جاسکتا ہے۔ مذکورہ بالا واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ امن عالم کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ امریکی پالیسیوں کا تضاد ہے۔ امریکہ کے دوہرے معیارات ہیں اور معصوم مسلمانوں پر امریکی مظالم ہیں۔ برطانیہ کے سابق وزیر اعظم ٹونی بلیئر کہتے ہیں کہ دنیا کے لیے سب سے بڑا خطرہ ریڈیکل اسلام (انتہا پسند) ہے۔ مسلم انتہا پسند اپنے نظریات کو بنیاد بنا کر اپنے ہر فعل کو درست سمجھتے ہیں۔ ان کے لیے تبدیلی کا لمحہ گیارہ ستمبر 2001 کا حملہ تھا۔ مذہبی نظریہ کی بنیاد پر نیویارک کی گلیوں میں ایک دن میں تین ہزار لوگ مار دیے گئے۔ 11 ستمبر 2001 کے حملے کے بعد خطرے کے پیمانے میں تبدیلی آگئی ہے۔ انتہا پسند اور ان کی شدت پسند تحریکیں اور ان کی طرف سے جوہری، کیمیائی اور حیاتیاتی ہتھیاروں سے حملوں کے خطرات اب بھی موجود ہیں۔ ٹونی نے اس تاثر کو مسترد کر دیا کہ مغربی ممالک کو غیر متوازن پالیسیاں انتہا پسندی کو فروغ دے رہی ہیں۔[582]

میڈیا کے مسلم یوتھ پر اثرات

پاکستان سمیت مسلم دنیا کا لوکل میڈیا مغربی تہذیب و ثقافت کو مسلم نوجوان نسل میں انجیکٹ کرنے میں

---

[580] Meriboute, Zidane, and John King. "Islam's fateful path: the critical choices facing modern Muslims." I.B. Tauris, 2009.

[581] پروفیسر عبد القدیر سلیم،، اسلام اور مغرب کی کشمکش ایک مغربی نقطہ نظر، ص78،76۔

[582] روزنامہ جنگ لاہور، 24 اکتوبر 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔ عہد حاضر میں سائنسی ترقی کی بدولت میڈیا بہت زیادہ ترقی کر چکا ہے۔ ٹی وی ، ریڈیو، ویڈیو، انٹرنیٹ، ڈی وی ڈی، سی ڈی، وی سی آر، کیبل، سینما، موبائل فون، پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا مغربی تہذیب کو گلوبلائز کرنے کے اہم ذرائع ہیں۔ انٹرنیٹ ٹریفک پر نظر رکھنے والی ایجنسیوں نے یہ المناک رپورٹ دی کہ انٹرنیٹ پر پورن ویب اور بالغ ویب کا مشاہدہ کرنے والے سر فہرست دس ملکوں میں سے سات کا تعلق مسلمان ممالک سے ہے۔[583] یہ رپورٹ واضح کرتی ہے کہ انٹرنیٹ کے ذریعے نوجوان نسل کو تباہی کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔ ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ ایسی جدید اختراعات ہیں کہ ان کے ذریعے مغرب فحاشی پھیلا کر مسلمانوں کی نوجوان نسل کو اخلاقی و سماجی طور پر گمراہ کر رہا ہے۔ انٹرنیٹ پر فحاشی پر مبنی ویب سائٹس مسلم معاشرہ کو تباہ کرنے کی سازش ہے۔ مغربی میڈیا مسلم فرد اور مسلم معاشرے کو اسلامی اُصولوں سے اجنبی بنا رہا ہے۔ نتیجہ کے طور پر فحش پروگرامز دیکھنے کے لیے تو مسلم نوجوان کے پاس کافی وقت ہے لیکن اخلاقی اور اسلامی پروگرامز دیکھنے کے لیے مسلم نوجوان کے پاس وقت نہیں ہے۔ اس طرح ثابت ہوا کہ امریکیوں کا اصل ایجنڈا مسلمانوں کو اسلامی تہذیب و تمدن سے دور کرنا اور بے راہ روی پر مبنی مغربی تہذیب کے قریب کرنا ہے۔ امریکی اور مغربی تہذیب کے غلاموں کا ایک طبقہ پاکستان میں مغربی طرز کے لبرل ازم کا علمبردار ہے۔

ویمن پروٹیکشن ایکٹ

پاکستان جیسے اسلامی نظریاتی ملک میں مرد و زن کے آزادانہ اختلاط اور بے حیائی کو فروغ دینے کے لیے خلاف قانون سازیاں ہو رہی ہیں۔ 2006 میں پاکستانی پارلیمنٹ نے قرآن و سنت سے صریح متصادم ویمن پروٹیکشن بل (Women Proection Bill) منظور کر کے نافذ کر دیا۔ اس غیر اسلامی ایکٹ کی منظوری سے پہلے ذرائع ابلاغ پر اس بل پر رائے عامہ ہموار کرنے کے لیے خوب تشہیر کی گئی۔ ستم کی بات یہ ہے منظور شدہ ایکٹ میں صرف زناکاروں کے حقوق کا تحفظ کیا گیا ہے اور خواتین کے لیے اس میں کوئی سامان نہیں ہے۔ تحفظ حقوق نسواں ایکٹ کا اصل نام کریمینل لاء امینڈمنٹ (Criminal Law 2006

---

[583] روزنامہ جنگ لاہور، 24 اکتوبر، 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Amendment ہے جسے مغرب زدہ لابی اور مخصوص طبقے کی عورتوں کے پروپیگنڈے کے تحت ویمن پروٹیکشن ایکٹ کا نام دیا گیا۔[584] اس ایکٹ کا اصل مقصد اسلامی سوسائٹی میں عفت و عصمت کے ضامن حدود و قوانین کو غیر موثر بنانا اور معاشرے میں بڑھتی ہوئی بے راہ روی کی راہ میں حال رکاوٹیں دور کرنا تھا۔ کیونکہ مسلم معاشرہ مادر پدر آزاد مغربی تہذیب کے لیے کسی بھی طرح ساز گار نہیں تھا۔ ٹی وی چینلوں، ویب سائٹس اور موبائل فونوں کے ذریعے فحاشی و عریانی کا سیلاب آیا ہوا ہے۔ نوجوان لڑکے لڑکیاں عریانی و فحاشی کا کھلے عام اظہار کر رہے ہیں۔ ایسا کرنے میں مذکورہ بالا قانون مدد گار کے طور پر سامنے آیا ہے۔

1۔ تحفظ حقوق نسواں ایکٹ کے ذریعے اسلامی حدود و قوانین کے برعکس مبادیات زنا مثلاً بوس و کنار اور مرد و زن کے آزادانہ اختلاط نا قابل سزا جرم قرار دے دیا گیا۔

2۔ شوہر کے لیے یہ قانون سازی کی گئی کہ اگر وہ بیوی کی رضامندی کے بغیر اس سے ہم بستری کرتا ہے تو اسے زنا بالجبر سمجھا جائے گا۔ جس کی سزا 25 سال قید یا سزائے موت ہو گی۔

3۔ اس ایکٹ کے ذریعے حدود و قوانین کے نام سے شرعی قوانین مثلاً حد زنا، حد قذف اور لعان وغیرہ کی سزاؤں کی دیگر انگریزی قوانین پر برتری کو بھی ختم کر دیا گیا۔

4۔ ویمن ایکٹ کی رو سے زنا اور قذف کی معروف شرعی سزا کی بجائے پانچ سال قید اور 10 ہزار روپے جرمنے کی سزائیں متعارف کروائی گئیں۔[585]

الغرض یہ کہ فحاشی و بے راہ روی کے حوالے سے ان سزاؤں کے طریق اجرا میں ایسی مضحکہ خیز تبدیلیاں کی گئیں کہ ان جرائم کی سزا کسی پر لاگو ہونا ناممکن ہو گیا۔ تحفظ حقوق نسواں ایکٹ کے نفاذ کے بعد محب اسلام حلقوں میں شدید بے چینی پیدا ہو گئی 2007 میں اس ایک ایکٹ خلاف اسلام ہونے کے بارے میں دو درخواستیں وفاقی شرعی عدالت میں دائر کر دی گئیں۔ وفاقی شرعی عدالت نے چار شقوں کو کالعدم

---

[584] ڈاکٹر حافظ حسن مدنی، حقوقِ نسواں ایکٹ کے خلاف عدالت کا فیصلہ، ماہنامہ عالمی ترجمان القرآن لاہور، ادارہ ترجمان القرآن، جولائی، 2011ء، ص 42۔

[585] ماہنامہ محدث لاہور، مجلس التحقیق الاسلامی، دسمبر 2006ء، ص 23۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ اسلام کے خلاف ہیں۔ عدالت نے زنا بالرضا کی بھی ناجائز اور حدود قوانین کے مطابق غیر اسلامی فعل اور گناہ کبیرہ قرار دیا۔[586]

وفاقی شرعی عدالت کا یہ اقدام قابل تحسین ہے۔ اس عدالت نے ویمن ایکٹ کی صرف چار دفعات کو خلاف اسلام دیا ہے۔ حالانکہ مذکورہ ایکٹ مکمل طور پر خلاف اسلام اور مضحکہ خیز ہے۔ ویمن ایکٹ دراصل مغربی تہذیب کو اسلامی معاشرے میں قانونی حیثیت دینے کا ایک مہرہ ہے۔ اس ایکٹ کے نفاذ کے لیے نام نہاد ملکی و غیر ملکی این جی اوز کا بڑا کردار ہے۔ جو فارن فنڈڈ اور مغرب کے مفادات کے لیے آسمان سر پر اُٹھائے رکھتی ہیں۔

ٹرانس جینڈر ایکٹ (Transgender Act)

پاکستانی معاشرے میں ایل جی بی ٹی پلس (LGTBT+) کا مغربی کلچر کو قانونی شکل دی جارہی ہے۔ امریکہ اس کوشش میں رہتا ہے کہ ہم جنس پرستوں کا کوئی اجتماع کسی پبلک مقام پر منعقد کر سکے۔ جیسا کہ سندھ میں مورت مارچ کیا گیا۔[587] آج سے پچاس سال قبل ہم جنس پرستی مغربی معاشرے میں بھی شرمناک سمجھی جاتی تھی مگر آج مغربی تہذیب ہم جنس پرستی کو انسان کا بنیادی حق قرار دیتی ہے۔ مردوں کو مردوں سے (Gays) اور عورتوں کو عورتوں سے (Lesbians) سے شادی کی اجازت مل گئی ہے اور کئی ممالک میں یہ رسم گرجا گروں میں ادا کی جاتی ہے۔[588]

آزادیء اظہار کا نشانہ

امن عالم مغرب کی نام نہاد آزادی اظہار سے تباہ ہو رہا ہے۔ نام نہاد وار آن ٹیرر (War on terror) سے

---

[586] ڈاکٹر حافظ حسن مدنی، حقوقِ نسواں ایکٹ کے خلاف عدالت کا فیصلہ، ص 48۔

[587] Zafar, Zunnoor, Hasnain Ramooz Jilan, and Ghulam Murtaza. "A Critical Discourse Analysis of Representation of LGBTQ in Slogans Used in Sindh Moorat March." Inception-Journal of Languages and Literature 3.01 (2023): 75-90.

[588] http://www.awaztoday,com/singlecolumn/5213/Qazi-Hussain-Ahmad/Ishat-e-Fahsha.aspx Accessed on 05-10-2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آہستہ آہستہ پردہ اٹھ رہا ہے۔ امریکہ کے لیے نفرت بڑھتی جا رہی ہے۔

دنیا کو ہے پھر معرکہ روح و بدن پیش
تہذیب نے پھر اپنے درندوں کو ابھارا

امریکہ بظاہر پاکستان کا دوست اور دہشت گردی کے خلاف اتحادی ہے۔ لیکن اندرونی طور پر پاکستان کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہا ہے۔ واشنگٹن میں بلوچستان پر ایک سیمینار ہوا جس میں پاکستان مخالف بااثر امریکی رہنما نے اعلان کیا کہ امریکہ آزاد بلوچستان تسلیم کرنے کو تیار ہے کیونکہ آزاد بلوچستان امریکہ کے مفاد میں ہے۔ اسی طرح ہیومن رائٹس (Human Rights) اور لاپتہ افراد کا معاملہ اچھال کر اقوام متحدہ کے مبصرین کو پاکستان میں بلایا گیا۔ ملک توڑنے اور بلوچستان کو آزاد کرنے کا یہ آزمودہ نسخہ ہے۔ یہ نسخہ پہلے مشرقی تیمور اور جنوبی سوڈان میں کامیابی سے استعمال ہو چکا ہے۔[589] تہذیبی جنگ میں برطانیہ بھی امریکہ کا ہمنوا ہے۔ جیسا کہ ایک رپورٹ کے مطابق برطانوی عدلیہ نے نقاب نہ ہٹانے پر مسلم خاتون جج کو جیوری سے نکال دیا اور ان کی جگہ ایک انگریز خاتون کو جج تعینات کر دیا گیا۔ یہ ہے وہ عدلیہ جس پر چرچل کو بڑا ناز تھا جب عدلیہ اپنے ہی مسلمان رکن کو انصاف نہ دیگی تو پھر دوسرے مسلمانوں کو ایسی عدلیہ سے انصاف کی اُمید نہیں رکھنی چاہیے۔ حجاب اسلامی شعائر میں سے ہے۔ 9/11 کے بعد اس کے خلاف پوری مغربی دنیا میں ایک سازش رویہ عمل ہے۔ اور اس کے پیچھے وہی صہیونی سازش کار فرما ہے جس نے اسلام مخالف کارروائیوں ہی کی خاطر نائن الیون کا ڈرامہ رچایا تھا۔ انگریز کو بھی صہیونی رنگریز نے اپنے رنگ میں رنگ دیا ہے۔[590]

وکی لیکس رپورٹ (WikiLeaks)

انٹرنیٹ کی ویب سائٹ وکی لیکس (WikiLeaks) نے اپنی ایک رپورٹ میں انکشاف کیا کہ امریکی خفیہ

---

[589] http://www.nawaiwaqt.com.pk/adarate-mazameen/03-Oct-2012/131017. Accessed on 21-11-2012.

[590] http://www.nawaiwaqt.com.pk/E-Paper/Lahore/2012-03-22/Page-10/detial-7 Accessed on 17-05-2012

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایجنسی سی آئی اے پاکستان اور بھارت میں دہشت گردی کرا رہی ہے۔ امریکہ ایک طویل مدت سے دہشت گردی بر آمد کر رہا ہے۔ واشنگٹن نے وکی لیکس کے حوالے سے لکھا کہ امریکہ عرصہ دراز سے دہشت گردی کو ہوا دے رہا ہے۔ گیارہ ستمبر 2001 کے بعد سی آئی اے نے ریڈ سیل (Re Cell) کے نام سے ایک تھنک ٹینک قائم کیا تھا جس کے بارے میں اُس وقت سی آئی اے کے ڈائریکٹر جارج ٹینٹ نے کہا کہ یہ تھنک ٹینک حالات کی درست تصویر دکھانے کی بجائے جذباتی تجزیوں پر مشتمل رپورٹ پیش کرتا ہے وکی لیکس نے افغان جنگ کے حوالے سے پندرہ ہزار خفیہ دستاویزات جمع کیں۔ جن میں امریکی افواج اور خفیہ اداروں کی مذموم سرگرمیوں کا بھی ذکر ہے۔[591] عراق پر اتحادی افواج کے قبضہ کے بعد جب وہاں سے خطرناک ہتھیاروں کی موجودگی پر مشتمل جعلی رپورٹ تیار کروائی تھی تاکہ عراق پر حملہ کا جواز مل سکے۔ سی آئی اے کے بارے میں وکی لیکس کا یہ انکشاف دنیا کی آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی ہے کہ امریکہ کی یہ خفیہ ایجنسی کئی ممالک میں دہشت گردی (Terrorism) پھیلانے میں مصروف ہے۔ ایک یہی ایجنسی نہیں امریکہ کے ایسے درجنوں ادارے اپنے ایجنٹوں کے ذریعے پاکستان سمیت دنیا کے مختلف ممالک میں مصروف عمل ہیں۔ وہ اپنی پسند کی حکومتیں بنانے، انہیں قائم رکھنے اور معاشرے میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔[592]

گستاخانہ مواد کی اشاعت

مغرب تہذیبی جنگ کے نظریہ پر عمل پیرا ہے۔ مغرب اسلام کو دہشت گرد ثابت کرنے کے لئے گستاخانہ فلمیں ریلیز کرتا رہتا ہے۔ گستاخانہ فلم Innocence of Muslims[593] میں یہ پروپیگنڈہ کیا گیا کہ

---

[591] روزنامہ نوائے وقت لاہور، یکم نومبر 2012ء۔

[592] روزنامہ نوائے وقت لاہور، یکم نومبر 2012ء۔

[593] Iqbal, Zafar, Fazal Rahim Khan, and Haseeb ur Rehman. "The" Innocence of Muslims" in the US Media: An Analysis of the Media Discourses on Islam and Muslims." Journal of Islamic Thought and Civilization 10.1 (2020): 107-135.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام تلوار کا مذہب ہے جو تلوار کے ذریعے پھیلایا گیا اور تلوار ہی کے بل بوتے پر قائم رکھا گیا یہ پروپیگنڈہ حقائق کے برعکس ہے۔ اس کی گواہی کچھ انصاف پسند غیر مسلم بھی دیتے ہیں جیسا کہ ایک غیر مسلم مصنف لکھتا ہے کہ اسلام اپنے عقائد کی تبلیغ کرتا تھا لیکن ان عقائد کو جبراً تسلیم نہ کراتا تھا۔ اسلام کے قوانین تمام دوسرے مذہب کو جو اسلامی حکومت کے زیر سایہ تھے ان کو نہ صرف عبادت کی آزادی تھی بلکہ ان زاویوں کی ضامن مسلمان حکومت ہوتی تھی۔ فتح مصر کے بعد حضرت عمر فاروقؓ نے عیسائی کلیسا کے اوقاف کی حفاظت ایک امانت کے طور پر کی اور سابق حکومت کی طرف سے پادریوں کے لیے جو وظیفے مقرر تھے وہ جاری رکھے۔ کارلائل نے اپنی کتاب میں "Lectures on heroes"[594] میں لکھا کہ عربوں میں دین محمدی ﷺ کی اشاعت کی طرف ایک بہت بڑے انقلاب نے نوع انسان کی تصورات زندگی میں محیر العقول رفعت پیدا کر دی۔[595] مذکورہ بالا مثالوں سے ثابت ہوا کہ اسلام ایک عالمگیر اور پر امن دین ہے۔

مسلم آبادی کا پھیلاؤ (Muslims Demographis)

مسلم آبادی کا پھیلاؤ (Muslims Demographis) کے نام سے سات منٹ کی یہ ایک فلم ہے اس فلم میں دکھایا گیا ہے کہ فرانس صرف ۳۹ سال میں اسلامی جمہوریہ بن جائے گا۔ 16 اکتوبر 2012 کو ویٹی کن سٹی میں کیتھولک عیسائیوں کی عالمی بشپ کانفرنس میں Muslims Demographis نامی فلم دکھائے جانے پر ہنگامہ برپا ہو گیا۔ اس کانفرنس میں دنیا بھر کے 262 بشپ شریک تھے۔[596] کانفرنس میں موجود بشپ اس بات پر پریشان ہو گئے کہ فلم کے مطابق اسلام تنی تیزی سے پھیل رہا ہے کہ 39 سال بعد فرانس ایک اسلامی ملک بن جائے گا۔ امریکہ کے ایک تحقیقی ادارے پیو (Pew) ریسرچ سنٹر کی رپورٹ

---

[594] Carlyle, Thomas. Lectures on heroes: Hero-worship and the heroic in history. Clarendon Press, 1910.

[595] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 28 ستمبر 2012ء۔

[596] روزنامہ جنگ لاہور، 17 اکتوبر 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں بتایا گیا ہے کہ 2030 میں مسلمان 2 ارب 20 کروڑ ہو جائیں گے۔[597]

یونین آف مسلم آرگنائزیشن (UMO)

فرانس کے ایک چھوٹے شہر طالوس میں الجزائری محمد بدیع نے یہودی سکول کے سامنے سات یہودیوں کو قتل کر دیا الجزائری محمد بدیع نے قتل کا سبب یہ بتایا کہ یہودیوں کے فلسطینی مسلمانوں پر مظالم نے اسے احتجاجاً ایسا کرنے پر مجبور کیا۔ الجزیرہ نیوز چینل سمیت مغربی میڈیا نے اس واقعہ کو براہ راست کوریج دی۔ فلسطینی ایشو سے توجہ ہٹانے کے لیے اسرائیلی میڈیا نے اس واقعہ کا تعلق القاعدہ سے جوڑ دیا۔ اس واقعہ کو بہانہ بنا کر فرانس کے صدر سرکوزی نے 6 اپریل سے 9 اپریل 2012 تک یونین آف مسلم آرگنائزیشن کے زیر اہتمام ہونے والی تین روزہ اسلامی کانفرنس کو فلاپ کرنے کے لیے دنیا کے مختلف ممالک سے بڑے بڑے مسلم سکالرز کا داخلہ فرانس میں بند کر دیا تاکہ وہ اسلامی کانفرنس میں شرکت نہ کر سکیں۔ سرکوزی نے خیال ظاہر کیا کہ یہ مسلم سکالرز نفرت اور تشدد کا پرچار کرینگے جو فرانس کی لبرل سوسائٹی میں ناقابل قبول ہے۔[598]

یونین آف مسلم آرگنائزیشن (Union of Muslim Organization) اس سے پہلے بھی بہت ساری کانفرنسیں منعقد کر چکی ہے اور آج تک کسی بھی اسلامی کانفرنس کے نتیجہ میں فرانس کے عوام کو کسی ناخوشگوار واقعہ کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ حقیقت یہ ہے کہ صدر سرکوزی کے سر پر انتخابات کا بوجھ تھا وہ جانتے تھے کہ انتخابات میں کامیابی کے لیے یہودی لابی کو اپنے حق میں رکھنا بہت ضروری ہے۔ اسی لے انہوں نے یونین آف مسلم آرگنائزیشن فرانس کی اسلامی کانفرنس کو ناکام بنانے کی کوشش کی۔ اس مذکورہ واقعہ سے بغیر کسی شک وشبہ کے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ نظریہ تہذیبی تصادم کے پیچھے یہودی لابی کی سازش کار فرما ہے۔

---

[597] روزنامہ جنگ لاہور، 17 اکتوبر 2012ء۔

[598] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 4 اپریل، 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امریکہ کی امن دشمن پالیسی

نیویارک ٹائمز کے مطابق دنیا میں جنگی سازوسامان کا سب سے بڑا برآمد کنندہ امریکہ ہے دنیا میں ٹینکوں، جنگی طیاروں اور آتشیں اسلحہ جیسے روایتی ہتھیاروں کا سیلاب آیا ہوا ہے جن کی سالانہ تجارت کا حجم 40 ارب ڈالر کے لگ بھگ ہے۔ ان ہتھیاروں میں سے کئی شام، سوڈان، انڈیا اور دیگر ممالک میں تنازعات کو فروغ دینے اور وہاں پر ڈھائے جانے والے مظالم میں استعمال ہو رہے ہیں۔[599]

نیویارک ٹائمز کے حوالے سے نوائے وقت کی مذکورہ بالا رپورٹ اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ دنیا میں سب سے بڑا امن دشمن ملک امریکہ ہے یہودی لابی امریکہ پر قابض ہے۔ جو دنیا کے امن کو تباہ کر رہا ہے اور Terrorism ایکسپورٹ کر رہا ہے۔ تاکہ وہ اپنا اسلحہ فروخت کر کے زر مبادلہ حاصل کر سکے۔

فرقہ واریت کا پھیلاؤ

مسلم معاشروں میں فرقہ واریت پھیلانا مغربی صلیبی و تہذیبی جنگ کا اہم حصہ ہے۔ سنڈے ٹائمز میں 5 مئی 2002 کو ایک خبر چھپی تھی کہ کئی درجن برطانوی مشنریوں کو خفیہ سرگرمیوں کے لیے مختلف حیلے بہانے سے مسلمان ممالک میں بھیجا جا رہا ہے۔ تاکہ وہ ان کی آڑ میں خفیہ کام کر سکیں۔ ایسے لوگوں کو اسلامی ممالک میں بھجوانے سے پہلے اسلامی تعلیمات دی جاتی ہیں تاکہ وہ لوگوں میں گھل مل کر فرقہ واریت پھیلا سکیں۔ ہمفرے ایک سابقہ برطانوی جاسوس ہے۔ جس نے اعتراف کیا کہ وہ مسلمان ممالک میں مذہبی پیشواؤں کو خرید کر ان سے فرقہ واریت کی آگ بھڑکاتا رہا۔ ایک جگہ ہمفرے لکھتا ہے کہ انہوں نے اسپین کو مسلمانوں سے شراب اور جوے کے ذریعے مسلمانوں سے دوبارہ حاصل کیا اور انہی دو طاقتوں کے ذریعے دوسرے علاقوں کو واپس لینا ہے۔[600] ڈاکٹر صفدر محمود معروف کالم نگار ایک جاسوس امریکی کا واقعہ نقل کرتے ہیں کہ وہ امریکی جاسوس اسلامی تعلیمات کا ماہر تھا اور وزیرستان کے ایک قصبے

---

[599] http://www.nawaiwaqt.com.pk/E-Paper/Lahore/2012-07-11/Page-3/Detial-33. Accessed on 03-12-2012.

[600] http://e-jung.com.pk/pie.asp? npic= 05-06-2012/Lahore/Images/08-04,gif. Accessed on 07-09-2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں کئی برس تک ایک مسجد میں امامت کے فرائض انجام دیتا رہا اور ساتھ ہی ساتھ فاٹا سے معلومات اکٹھی کر کے سی آئی اے کو بھجواتا رہا۔[601]

مذکورہ بالا واقعات سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ امریکہ اپنے جاسوسوں کو اسلامی تعلیمات دیکر ایک طرف مسلمانوں میں فرقہ وارانہ فسادات کروا رہا ہے تو دوسری طرف مسلم نوجوانوں کو برین واش کر کے انہیں مسلمان حکومت کے خلاف خود کش بمبار بنا رہا ہے۔ نوائے وقت کی ایک رپورٹ کے مطابق امریکہ میں مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی ترغیب دینے والا متنازع ملٹری کورس معطل کر دیا گیا۔ امریکی افواج کے سربراہ جنرل مارٹن ڈیمپسی کے ترجمان نے بتایا کہ اس اسلام دشمن کورس کو پڑھانے والے آرمی لیفٹیننٹ کرنل میتھیوڈ کو تدریسی خدمات سے الگ کر دیا گیا تاہم وہ ورجینیا کے جوائنٹ فورسز سٹاف کالج سے وابستہ رہیں گے۔ امریکی محکمہ دفاع نے کہا کہ امریکہ کی جنگ دہشت گردی اور القاعدہ کے خلاف ہے اسلام کے خلاف نہیں۔[602] مذکورہ بالا نوائے وقت کی رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ مریکہ کی جنگ دہشت گردی کے خلاف نہیں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہے۔ امریکہ در اصل 9/11 کو بہانہ بنا کر سموئیل ہنگٹن کے نظریہ تہذیبی تصادم پر عمل پیرا ہے۔ جس کا سب سے بڑا ثبوت امریکن ملٹری کو پڑھایا جانے والا مذکورہ بالا مذکورہ اسلام دشمن کورس ہے۔

دو دھاری یلغار

نائن الیون کے بعد مغربی دنیا نے عالم اسلام پر دو دھاری یلغار شروع کی ہوئی ہے۔ مغرب صرف اسلامی ریاستوں پر حملہ آور نہیں بلکہ اس کی یلغار کثیر جہتی ہے۔ وہ پوری منصوبہ بندی کے ساتھ بر سر پیکار ہے۔ ایک طرف مغربی افواج ہر اس اسلامی ملک کو کچل دینے کے درپے ہیں۔ جو سر اُٹھانے کی ذرا بھی سکت رکھتے ہیں تو دوسری طرف اسلامی تہذیب و ثقافت پر حملہ آور ہے۔ دین کو بدل ڈالنے کے درپے ہے۔ ہر اس اسلامی تحریک کو دہشت گرد قرار دے کر کچل دیا جاتا ہے جو اسلامی ثقافت پر عمل پیرا ہو۔ اسلامی

---

[601] روزنامہ جنگ لاہور، 5 جون، 2012ء۔

[602] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 13 مئی، 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تہذیب کے خلاف یلغار دو دھاری ہے۔ ایک طرف کٹھ پتلی حکمرانوں کے ذریعے من مانی کروانے کی کوشش ہے۔ تو دوسری طرف شعائر اسلام کا مذاق اُڑایا جارہا ہے۔ اسلامی ممالک کے خلاف جنگ کی قیادت امریکہ کر رہا ہے۔ جب کہ دین پر شرمناک حملوں کی قیادت پوپ اور سلامی شعائر کے خلاف جدوجہد کی باگ ڈور امریکہ کے پاس ہے۔

تہذیبی جنگ میں اضافہ

نائن الیون کے بعد تہذیبی جنگ میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔ مساجد اور مسلمان پر حملے معمول بن گئے۔ مغرب میں مساجد اور مسلمانوں پر حملوں کے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ 9/11 کے بعد مساجد کو جلایا گیا۔ مسلمان کا لہو سستا سمجھا جاتا ہے۔ مسلمان دنیا کے ہر ملک اور شہر میں مارے جارہے ہیں۔ برما میں مسلمانوں پر جو ظلم ہو رہا ہے اس پر اقوام متحدہ بھی خاموش ہے اور سعودی عرب کا افسوس بھی بیانات کی حد تک ہے۔ مساجد کو جب نفرت کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ تو مسلمانوں کے گھروں میں بھی صف ماتم بچھ جاتی ہے مگر مسلم کمیونٹی کے ساتھ اظہار یکجہتی میں بخل سے کام لیا جاتا ہے۔ امریکہ کی ایک فوجی عدالت نے ایک مسلمان قیدی میجر کو داڑھی رکھنے پر 1000 ڈالر جرمانہ کی سزا سنا دی۔[603] کسی جرم کا داڑھی سے کوئی تعلق نہیں مگر مغربی نگاہ میں داڑھی رکھنا بھی ایک جرم ہے۔ حالانکہ ان کے ایک فرقے کے پادری بھی داڑھی رکھتے ہیں۔ گوردوارے پر حملہ کو نیوالا ایک امریکی باشندہ تھا جس نے سکھوں پر نہیں بلکہ داڑھی والوں پر حملہ کیا تھا۔ مذکورہ واقعہ سے ثابت ہوا کہ صرف مسلمان ہی دہشت گرد نہیں ہوتا بلکہ گورا سابق فوجی بھی دہشت گرد ہو سکتا ہے۔

نائن الیون کے بعد مغرب اسلامی شعائر کے خلاف کمربستہ ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق جرمنی کے دارالحکومت برلن کی ایک عدالت نے عیسائیوں کو مساجد کے باہر مظاہروں میں 12 گستاخانہ خاکوں والے پلے کارڈز بنانے کی اجازت دیدی۔ 'بروڈواچ لینڈ' نامی گروہ اسلام کا تعلق جرمنی سے نہیں "اسلاما

[603] http://www.nawaiwaqt.com.pk/E-Paper/Lahore/2012-07-11/Page-3/Detial-2. Acccessed on 05-09-2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نزیشن روکو" کے عنوان سے برلن کی مساجد کے سامنے مظاہرے کا اعلان کرتا ہے۔ مذکورہ گروہ برلن کی کئی مساجد میں تخریبی کاروائیاں کر چکا ہے۔ اور ان مساجد کے سامنے نازی نشان بھی بنایا ہے۔ دوسری طرف مسلمانوں نے اس گروہ کی گستاخیوں کے خلاف عدالت میں درخواست دائر کی جسے عدالت نے اظہار فن کی نام نہاد آزادی کی آڑ میں مسترد کر دیا۔[604]

مذکورہ بالا جرمنی کے واقعہ کی روشنی میں بلا شک وشبہ کہا جا سکتا ہے کہ مغرب اسلام کے خلاف تہذیبی و ثقافتی جنگ لڑ رہا ہے۔ فرانس کے جزیرے کورسیکا میں شر پسندوں نے ایک مسجد کو نذر آتش کرنے کے بعد اس کی دیواروں پر نسل پرستی پر مبنی نفرت انگیز نعرے تحریر کر دیئے۔[605]

فرانس کے مذکورہ بالا واقعے سے مغرب کے تہذیب یافتہ ہونے کے کھوکھلے نعرے سے نقاب اتر جاتا ہے کہ مغرب ایک طرف انسانی حقوق اور عالمگیریت(Globilization) کی تشہیر کرتا ہے لیکن دوسری طرف مسلمانوں اور شعائر اسلام کی توہین پر کمربستہ ہے۔ ایک عرب ٹی وی کی رپورٹ کے مطابق امریکی ریاست فلوریڈا کے پادری کی طرف سے قرآن کریم کی بے حرمتی کی دھمکیوں اور گراؤنڈ زیرو میں مسجد کی تعمیر کی مخالفت کے بعد امریکی دارالحکومت میں 180 افراد نے اسلام قبول کیا اور 9/11 کے بعد سالانہ سو مساجد کے تناسب سے 1200 مساجد تعمیر ہوئیں۔[606] مذکورہ رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی شعائر کی مخالفت کے باوجود مغرب میں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اور مساجد کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ 2009 کی ایف بی آئی کی دستاویزات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایف بی آئی کی مراسلت میں کہا گیا تھا کہ اسلام کسی بھی ملک کی ثقافت کو ساتویں صدی عیسوی کی عرب ثقافت میں تبدیل کرتا ہے۔ ایف بی آئی کے ایجنسیوں کو تربیت دینے کے لیے ایسے لوگوں کا انتخاب کیا گیا ہے جو اسلام کے سخت

---

[604] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 18 اگست 2012ء۔

[605] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 11 اپریل 2011ء۔

[606] http://Islam40.blogsPot.com/2012/09/many.accepts.islam.innyc.after.quran.html Accessed on 04-04-2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعصب رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کونسل آف امریکی ریلیشنز (CAIR) اور اسلامک سرکل آف نارتھ امریکہ (ICNA) نے ایف بی آئی کے تربیتی نظام کو تبدیل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ دراصل امریکہ اور مغرب کا اصل نشانہ دہشت گرد نہیں بلکہ اسلام اور مسلمان ہیں۔[607]

اہل مغرب صلیبی و تہذیبی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اور حجاب اسلام کی دعوت ہے اس سلسلہ میں یہ تہذیبی جنگ اس وقت شدت اختیار کر گئی جب برطانیہ نے حجاب کی مخالفت کی اور ایک خاتون عائشہ عظمیٰ کو اس جرم میں سکول سے نکال دیا گیا۔ آسٹریلیا کے ایک مسلم امام کا بے پردہ عورتوں پر تنقید کا جرم قابل گردن زنی بن گیا۔ موجودہ دور میں استعماری قوتوں نے مسلمانوں پر تہذیبی یلغار کرتے ہوئے اسلامی شعائر کو نشانہ بنایا۔ جہاد، ناموس رسالت، داڑھی، خاندانی نظام اور حجاب ان کے خصوصی اہداف ہیں۔ ان اسلامی شعائر کو دہشت گردی سے جوڑا جارہا ہے۔

ایک وقت تھا جب ترکی میں یہ ایک گز کا ایک ٹکڑا اتنی خطرناک علامت بن چکا تھا۔ کہ ایک جمہوری حکومت کو کمزور کرنے کا باعث بنتا جارہا تھا۔ پردہ طالبات پر تعلیم اور ملازمت کے دروازے بند کیے جا رہے تھے۔ لیکن اب ترکی میں منظر تبدیل ہو رہا ہے۔ مغربی ذرائع ابلاغ اور مخصوص ذہنیت رکھنے والے لیڈران دن رات حجاب مخالف پروپیگنڈہ میں مصروف ہیں۔ مغربی ذرائع ابلاغ کا دعویٰ ہے کہ حجاب کا استعمال "یورپی قرارداد برائے انسانی حقوق" کی خلاف ورزی ہے۔[608]

افسوس کی بات یہ ہے کہ جوں جوں مسلمان طالبات اور خواتین کو تعلیمی اداروں یا دفاتر میں حجاب کے حوالے سے امتیاز کا نشانہ بننا پڑا ہے تو وہ انے آپ کو گھروں کی چار دیواری تک محدود کر لیتی ہیں اس ساری صورتحال کے نتیجے میں تعلیمی اداروں میں مسلم طالبات کی تعداد کم ہوتی جارہی ہے۔ امریکہ میں حقوق نسواں کی تنظیمیں آج کی خواتین کے پردے مردوں کے ظلم کی علامت قرار دیتی ہیں۔ مذکورہ بالا دلائل

---

[607] http://urdujamaat.org/site/article-detail/291. Accessed on 29-10-2012.

[608] http://www.urdu.columns.com/search/Label/Anbreen%20Fatima? Max-results=5. Accessed on 11-12-2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثابت کرتے ہیں کہ اسلام کے خلاف مغرب کا تعصب بڑھتا جا رہا ہے۔ سیاست ہو یا معیشت، تعلیمی میدان ہو یا شعبہ طب، غرض ہر میدان سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کے ساتھ نسلی اور مذہبی تعصب بڑھتا جا رہا ہے۔ سیاست ہو یا معیشت، تعلیمی میدان ہو یا شعبہ طب، غرض ہر میدان سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کے ساتھ نسلی اور مذہبی تعصب بڑھتا جا رہا ہے۔ عورت کو تصویر کائنات میں رنگ کہا جاتا ہے۔ جدید دنیا کے ذرائع ابلاغ مسلمان عورت کی حیثیت، کردار اور اس کے بنیادی حقوق کے بارے میں گمراہ کن پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔

مغربی مصنف Jouce lyne casari, مسلمانوں کے لیے مساجد کی تعمیر پر پابندی کے حوالے سے لکھتا ہے :

> In many European countries, projects for the building of mosques and limitations on the neutralization of immigrants. from majority muslim countries. [609]

بہت سے یورپی ممالک میں مساجد کی تعمیر اور مسلم مہاجرین کیلے مشکلات ہیں۔ سوئٹزر لینڈ میں کوئی دہشت گردی کا کوئی نیٹ ورک موجود نہیں ہے۔ اور آج تک وہاں پر دہشت گردی (Terrorism) کا کوئی واقعہ نہیں پیش آیا۔ لیکن وہاں پر مسلمانوں کے لیے مسجد کے میناروں کی تعمیر پر پابندی ثقافتی جنگ کی واضح دلیل ہے۔[610] لوگ تو دہشت گرد ہو سکتے ہیں لیکن مسجدوں کے مینار تو دہشت گرد نہیں ہوتے اور نہ ہی مسجدوں کے میناروں سے میزائل نکلتے ہوا دیکھا گیا ہے۔ میناروں پر پابندی سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ وار آن ٹیرر War on Terror دہشت گردی کی نہیں بلکہ اصل میں یہ جنگ اسلام اور اسلامی تہذیب وثقافت کے خلاف جنگ ہے۔

فرانس میں رہنے والے مسلمان فرانسیسی قوانین کا مکمل احترام کرتے ہیں۔ اور فرانس کی تعمیر وترقی میں حصہ ڈال رہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود فرانس میں مسلمان عورت کے حجاب پر پابندی لگا دی گئی ہے۔

---

[609] Jouce lyne casari, Muslims in the west after 9/11: Religion, Politics and law: oxrford university press, Inc. New York, P-205

[610] مولانا حنیف جالندھری، ماہنامہ وفاق المدارس ملتان، مارچ 2011ء، ص 9۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حجاب پر پابندی سے واضح ہوتا ہے کہ موجودہ نام نہاد وار آن ٹیرر دہشت گردی کی جنگ نہیں بلکہ اسلامی تہذیب و فکر کی اقدار کے خلاف محاذ جنگ ہے۔ عیسائی راہبائیں اپنا مخصوص لباس پہن رہی ہیں اور ان پر کوئی پابندی نہیں اگر سکھ اپنی مذہبی روایات کی وجہ سے پگڑی پہنتا ہے تو اس پر کوئی پابندی نہیں ہے لیکن اگر ایک مسلمان عورت اپنی مذہبی روایات پر عمل کرتے ہوئے پردہ کرنا چاہتی ہے تو آزادی اظہار کا علمبر دار مغرب اس پر پابندی لگا دیتا ہے۔ مسلمان عورت کے برقع کے اندر سے کوئی اسلحہ (Weopon) یا بارود نکلنے کا کوئی واقع پیش نہیں آیا۔ حجاب پر بلاوجہ پابندی سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ وار آن ٹیرر کے نام پر جنگ دراصل اسلامی احکام و شعائر اور مسلمانوں کے خلاف ہے۔[611]

آج مغربی میڈیا مسلمانوں کی مذہبی پہچان اور مذہبی تشخص پر مغربی پلاننگ کے تحت حملہ آور ہے۔ پاکستان جیسے نظریاتی ملک میں مغرب زدہ دانشور کہہ رہے ہیں کہ مسلمانوں کو مغرب اور یورپ میں رہنے کیلیے اپنی مذہبی روایات داڑھی، ٹوپی اور حجاب سے دستبردار ہو جانا چاہیے۔ یہ مشورہ مسلمانوں کو دنیا ئے کفر تو دیتی ہی تھی لیکن افسوس نام نہاد سیکولر مسلمان دانشوروں کی ذہنی مرعوبیت پر ہے کہ وہ مسلمانوں کو تلقین کرتے ہیں کہ اگر تم امریکہ، برطانیہ، کینیڈا اور یورپ میں رہنا ہے تو ٹوپی، پگڑی، داڑھی، حجاب، لباس، مذہبی تشخص، مسجدوں اور ان کے میناروں اور دوسرے اسلامی شعائر کو بھول جانا گا۔ 9/11 کے بعد مغرب ثقافتی یلغار کے ذریعے ساری اسلامی سوسائٹی کو کینسر زدہ ثابت کرنے کے مشن پر عمل پیرا ہے۔ ثقافتی جنگ افغانستان، عراق، لیبیا، فلسطین کے بعد اب ہر مسلمان کے گھر کے اندر داخل ہو چکی ہے۔

مغربیت کے مسلم معاشروں پر اثرات

ڈاکٹر محمد امین نے مغربی تہذیب کے رد عمل میں مسلمانوں کے طرز عمل کو تین حصوں یا گروہوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک روایتی دینی حلقہ جس نے مغربی تہذیب کی بھرپور مخالفت کی اور کسی طرح مغربی تہذیب سے Compromise پر تیار نہیں ہے۔ مسلمانوں کا دوسرا طبقہ مغربی طرز فکر و تہذیب سے

---

[611] مولانا حنیف جالندھری، ماہنامہ وفاق المدارس ملتان، مارچ 2011ء، ص 9۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرعوب ہو گیا۔ اور مغربی تہذیب کے سیلاب کے آگے سر تسلیم خم کر دیا۔ اور وہ طبقہ اس چیز کا علمبر دار بن گیا کہ اپنے نظام فکر و عمل ہی کو تبدیل کر کے مغربی تہذیب و فکر سے ہم آہنگ کر دے۔ تیسرا وہ اعتدال پسند طبقہ ہے جس نے مغرب کے تہذیبی چیلنج کی اہمیت کو محسوس کیا اور اسلامی نظریہ حیات کی اساس سے جڑے رہ کر مغرب کی ان اچھی باتوں کو قبول کرنے میں عار محسوس نہ کی جو اسلامی فکری دائرے کے خانہ مباحات میں قابل قبول ہو سکتی تھیں۔

برصغیر میں دوسرے فکری دائرے کے علمبر دار سر سید احمد خان تھے۔ موجودہ دور میں اس جدت پسند طبقہ کے روح رواں جاوید احمد غامدی اور ڈاکٹر جاوید اقبال ہیں۔ یہ فکری گروہ مغربی تہذیب سے مرعوب ہے اور مغربی تہذیب کے فکر و عمل پر اسلام پر فٹ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پہلی تجدیدی تحریکیں جس یونانی فکر سے موعوب تھیں وہ یونانی فکر و عقل پرستی اور الحاد پر مبنی تھی۔ موجودہ مغربی تہذیب بھی اسی یونانی تہذیب کا تسلسل ہے۔

میڈیا مغربی تہذیب کا پرچار کرنے میں مصروف ہے۔ جدت پسند فکری طبقے کا رویہ یہ ہے کہ وہ دوسری تہذیبوں کے افکار و اعمال سے متاثر ہو جاتا ہے اور کوشش کرنے لگتا ہے کہ اس غیر اسلامی تہذیب و عمل کو اسلامی لباس پہنا دیا جائے۔ مغربی دنیا کا نظریہ حیات سیکولرازم، لبرل ازم وغیرہ پر مشتمل ہے۔

چونکہ مغربی قومیں مسلمانوں سے مغلوب ہوئی تھیں۔ لہذا انہوں نے انتقاماً مسلمانوں کے علاقوں کو فتح کیا غلام بنایا ان پر ظلم ڈھائے اور آج بھی وہ اسلام دشمنی کی روشن پر گامزن ہیں۔ مغرب کو عبادات مثلاً نماز ، روزے وغیرہ سے کوئی تکلیف نہیں لیکن وہ اسلام کو بطور ایک نظریہ حیات اور مستقل تہذیب قبول کرنے کو تیار نہیں۔ جدت پسند حضرات اجتہاد کو اسطرح استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ مغربی فکر و عمل کو اسلام میں امپورٹ (Import) کر لیا جائے۔ وہ اسکالرز جو آج مغربی تہذیب سے مرعوب ہو کر اسلام کی تعبیر و تاویل کر رہے ہیں۔ ان کی سطحی سوچ کا مہتاب جلد غروب ہو جائے گا کیونکہ مغربی تہذیب کی ملمع کاری زیادہ دیر نہیں چل سکی۔ سموئیل ہنگٹن جیسے مغربی دانشور خود تسلیم کر رہے ہیں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ مغربی تہذیب زیادہ سے زیادہ سو سال اور نکال لے گی۔[612] مغربی فکر و عمل کا سورج غروب ہو جائے گا اور اسلامی فکر و عمل کا سورج ہمیشہ چمکتا رہے گا کیونکہ یہ وحی پر مبنی ہے نہ کہ انسانی عقل پر۔[613]

مسلمانوں کی سیاسی و ذہنی غلامی

نو آبادیت یا سامراجیت (Colonialism) تاریخ کا وہ عہد خیال کیا جاتا ہے۔ جب امریکی و یورپی طاقتیں ان سرزمینوں کو اپنے قبضے میں لیا تھا جنہیں آج تیسری دنیا کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ مغربی طاقتوں نے منظم لوٹ کھسوٹ اسپین سے شروع کی۔ لطف کی بات یہ ہے کہ امریکہ خود سابق برطانوی سامراج تھا جو بعد میں سامراجی قوت بن گیا۔ نو آبادیت (Colonialism) کے پیچھے لوٹ کھسوٹ کا لالچ کار فرما رہا ہے۔ سیاحوں کے لیے ایڈونچر (Adventure) جیسے آج سیاحت کے نام سے جانا جاتا ہے۔ سامراجی طاقتوں کے مختلف اوقات میں مختلف محرکات رہے ہیں۔[614] بیسویں صدی میں دو عظیم عالمی جنگوں نے سامراجی قوتوں کو کمزور کر دیا تھا دوسری جنگ عظیم دنیا کے ممالک میں سامراجی قوتوں سے آزادی کی تحریکوں کی ایک لہر پیدا ہوئی۔ سامراجی قوتوں نے نو آبادیت کو جسمانی گرفت سے آزاد کر کے اس کا جگہ نو آبادیت نظام مسلط کر دیا جو آج تک جاری ہے۔ اسی لیے تیسری دنیا کے ممالک مغربی دنیا کے محتاج اور باج گزار ہیں۔ سامراجی قوتوں نے تیسری دنیا کو جسمانی غلامی سے آزاد کر کے ذہنی غلامی میں لے لیا۔ ذہنی غلامی کی بیماری نے تیسری دنیا کے لوگوں کو مجبور کر دیا کہ وہ خود اپنی تاریخ، ثقافت، طرز حیات اور روایات کو فراموش کر کے مغربی تہذیب و تمدن کے ساتھ والہانہ طریقے سے وابستہ ہو جائیں۔

امریکی فلسفی جان موہاک (John Mohak) نے غلامی کے تین درجے بیان کیے ہیں۔ پہلا درجہ اچھے غلام کا ہے جو بغیر کسی مزاحمت کے سامراج کی مقرر کی گئی تہذیب و فکر پر عمل کرتا ہے۔ دوسرا درجہ خراب غلام کا ہے جس میں نو آبادیاتی چنگل سے جسمانی آزادی تو حاصل کر لی جاتی ہے۔ زندگی کے بیشتر معاملات

---

[612] ڈاکٹر محمد امین، ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ، دسمبر 2005، ص 34۔

[613] ڈاکٹر محمد امین، ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ، دسمبر 2005ء، ص 28۔

[614] یوسف الخباز، استعمار کی ذہنی غلامی کے اثرات اور نجات، ماہنامہ ترجمان القرآن، ادارہ ترجمان القرآن لاہور، فروری 2008، ص 66۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اسی نہج پر سوچا اور عمل کہا جاتا ہے جیسا کہ سامراج کے زیر کنٹرول سوچا اور عمل کیا جاتا ہے۔ اس درجے میں سامراج کی فکر و تہذیب میں بہت زیادہ تبدیلی نہیں کی جاتی۔ تیسرا درجہ ناغلام افراد (Non Subjects) کا ہے۔ اس کا مطلب ہے مغربی فریم ورک یعنی سامراجی اثر سے آزاد ہو کر سوچنا اور عمل کرنا ہے۔[615] مذکورہ بالا غلامی کے درجوں میں تیسرا درجہ مثبت ہے جبکہ پہلے غلامی کے دو درجے مغربی فکر و تہذیب کے محور کے گرد طواف کرتے ہیں۔ جبکہ تیسرا مثبت درجہ خود اپنے دائرے کے اندر گردش کرتا ہے۔ مغربی تعلیم ذہنی غلامی کو برقرار رکھنے لیے اہم کردار ادا کرتی ہے یہ ذہن کو اس حد تک مسحور کر دیتی ہے کہ ذہنی غلام مغربی تعلیم کے بغیر اپنے وجود کو برقرار رکھنا دشوار محسوس کرتے ہیں

مغرب نے لوگوں کو ذہنی غلام بنانے کے لیے ذرائع ابلاغ کو ہتھیار کے طور پر استعمال کیا ہے۔ ذرائع ابلاغ نے استعمار زدہ ذہنیت کے ساتھ زندگی گزارنے کے رجحان کو دوام بخشنے میں اہم کردار کیا۔ علاقائی میڈیا بھی خراب غلام (Bad Subjects) کے زمرے میں آتا ہے۔[616] درحقیقت یہ لوکل میڈیا سامراجی نظام کی بنیادوں سے کوئی سوال نہیں اُٹھاتا اور بحث و گفتگو کو اس طرح پیش کرتا ہے جو درحقیقت مغربی میڈیا کے مشابہ ہے کبھی کبھار یہ کسی مواد پر اختلاف کرتا ہے۔ ماس میڈیا (Mass Media) جس میں تفریح (Entertainment) اور اشتہار شامل ہیں۔ اس چیز کا حصہ ہیں جیسے ذہنی ماحول (Mental environment) سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ یہ ذہنی ماحول مغربی قوتوں کے ذریعے تشکیل دیا گیا اور اُسی کے ذریعے کنٹرول کیا جارہا ہے۔ میڈیا کی غلام سازی کی مہم نوجوان نسل کو (Young Generation) کو ذہنی غلامی سے دوچار کر رہی ہے۔ اسلامی حکومتیں لذت پرستی کی اس ثقافت کو پروان چڑھنے سے روکنے کی صلاحیت نہیں رکھتیں جسے پوری دنیا میں سوچی سمجھی سازش کے تحت فروغ دیا جارہا ہے۔[617] یہی وجہ ہے آج مسلمانوں کی نوجوان نسل کے ہیرو محمد بن قاسم اور صلاح الدین کی بجائے گلوکار اور اداکار ہیں۔ زبان کا ذہنی غلامی میں ایک کردار ہے۔ انگریزی زبان سامراجی نظام سے وابستہ ہے اور یہ بہت تیزی سے عالمی

---

[615] مولانا مودودی، تنقیحات، اسلامک پبلیکیشنز، لاہور، 2010، ص 6۔
[616] یوسف الخباز، استعمار کی ذہنی غلامی کے اثرات اور نجات، ص 71۔
[617] یوسف الخباز، استعمار کی ذہنی غلامی کے اثرات اور نجات، ص 71۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زبان International Langauge بن چکی ہے ۔ اسکولوں کے نصاب میں انگریزی زبان اور احمقانہ تفریحی پروگراموں کو ترتیب دیا جارہا ہے۔ ستم کی بات یہ ہے کہ بیوروکریٹس کی بھرتی کے لیے مقابلے کا امتحان CSS انگریزی زبان میں ہوتا ہے اور کوئی امیدوار انگریزی زبان کو اپنا اوڑھونا بچھونا بنائے بغیر امتحان پاس نہیں کر سکتا۔

وار آن ٹیرر اور تہذیبی جنگ

امریکہ وار آن ٹیرر (War on Terror) کو اپنے تہذیبی جنگ کے ایجنڈے کے لیے استعمال کر رہا ہے۔ اسامہ بن لادن کو ہدف بنا کر افغانستان پر کوئی جرم ثابت کیے بغیر اعلان جنگ کر دیا گیا۔ محض رائے عامہ کو ساتھ ملانے کے لیے عراق پر غلط اور جھوٹے الزامات لگا کر اس پر حملہ کر دیا گیا تا کہ اس کے وسائل پر قبضہ کیا جاسکے۔ اس سے زیادہ خطرناک وہ نظریاتی جنگ ہے جو اسلام اس کے اور مذہب اور ریاست کی وحدت کے تصور کے خلاف مغربی ذرائع ابلاغ اور مغربی دانشوروں نے شروع کی ہوئی ہے۔ سیاسی اسلام (Political Islam) کو ہدف بنایا جارہا ہے۔[618] جس کا مفہوم یہ ہے کہ ایسا اسلام تو قبول ہے جو گھر اور مسجد تک محدود ہو لیکن اسلام کا یہ تصور کہ زندگی پورے نظام (Complete Code of LIfe) کو قرآن و سنت کی روشنی سے منور کیا جائے ان کو کسی صورت میں قابل قبول نہیں ہے۔ اس تصور دین کا نام بنیاد پرستی (Fundamentalism) انتہا پسندی (Extremism) ، جہادی کلچر اور دہشت گردی (Terrorism) رکھ دیا گیا ہے۔ قرآن و سنت اس نظام کے تصور کا سرچشمہ ہے۔ اس لئے 9/11 کو بہانہ بنا کر اس نظام کے خلاف نئی صلیبی جنگ (Crusade) کو چھیڑ دیا گیا ہے۔ پاکستان جیسے اسلامی ملک میں ترقی پسند اسلام کو بھی خارجہ پالیسی کا ایک نظریاتی ستون (Plank) بنانے کا خطرناک کھیل کھیلا جارہا ہے۔ میڈیا اس نظریاتی کشمکش میں بکاؤ مال (Mecenaries) کے طور پر سامنے آرہا ہے۔ عراق کی سڑکوں پر امریکی کالم نگار نیل کے مطابق درج نعرے لگائے جارہے ہیں۔

No to America! No to Coloniaism No to

---

[618] پروفیسر خورشید احمد، خارجہ پالیسی کی حالیہ ناکامیاں اور قلابازیاں، ماہنامہ ترجمان القرآن ادارہ ترجمان القرآن لاہور، اگست 2003ء، ص 16۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Tyranny! No to Deveil. [619]

آج کے عالمی ذرائع ابلاغ کا موضوع ان کے اپنے ممالک ہونے کی بجائے مسلم دنیا کے ایسے خطے ہیں جو ان کے لیے انتہائی اہم ہیں۔ ملت اسلامیہ کے نمایاں ممالک دو عشروں سے جن مسائل کا شکار ہیں ان کو مادی جنگ بھی کہا جا سکتا ہے۔ اور نظریاتی بھی۔ اہل مغرب کی بیسوں تنظیمیں ہیں جو اپنی تہذیب، تجارت، معیشت اور نظریات کے فروغ کے لیے متحرک ہیں۔ جی 8 یا جی 20، ورلڈ بینک ہو یا آئی ایم ایف، تجارت وصنعت کی عالمی انجمنیں ہوں یا تہذیب وثقافت کے فروغ کی عالمی کانفرنسیں اور اسکے علاوہ عالمی میڈیا، اقوام متحدہ غرضیکہ یہ تمام ادارے اپنا ایجنڈا ملت اسلامیہ پر مسلط کرنے کے لیے ہر لمحہ قانون سازی اور نظام بندی کے نام پر نت نئی چالبازیاں تراشتے رہتے ہیں۔ [620]

ہنگٹن کا نظریہ تہذیبی تصادم

سموئیل پی ہنگٹن(Samuel P. Humtington)ہارورڈ یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ ہارورڈ اکیڈمی فار انٹرنیشنل اینڈ ایریا سٹڈیز کے چیئرمین بھی ہیں۔ سابق امریکی صدر جمی کارٹر کی انتظامیہ میں National Security Concil میں سلامتی سے متعلق منصوبہ بندی کے ڈائریکٹر رہ چکے ہیں۔ فارن پالیسی (Foriegn Policy) کے شریک مدیر رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ امریکی پولیٹیکل سائنس ایسوی ایشن کے صدر بھی رہ چکے ہیں۔ سموئیل ہنٹنگٹن کئی کتب اور مختلف علمی مضامین کے مصنف ہیں۔ جن میں سب سے زیادہ شہرت کے ان کے مضمون(The Clash of Civilizations) کو حاصل ہوئی جو ایک امریکی جریدے "Foreign Affairs" ۱۹۹۳ میں شائع ہوا۔ ہنٹنگٹن نے اپنے اس مضمون کی افادیت کے پیش نظر نئے اضافوں کے ساتھ (The Clach of Civilizations and he remaking of world order) 1996 میں شائع کیا۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں دنیا میں ایک نئی صف بندی کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ جو جغرافیائی اور علاقائی بنیادوں سے ہٹ کر تہذیبی بنیاد پر ہو گی۔ اور

---

[619] New York Times, 22 July2003

بحوالہ پروفیسر خورشید احمد، خارجہ پالیسی کی حالیہ ناکامیاں اور قلابازیاں، ص21۔

[620] ڈاکٹر حسن مدنی، ماہنامہ محدث لاہور، مجلس التحقیق السلامی، جلد41، ص3۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو نئی تہذیبیں اس میں نمایاں کردار ادا کریں گی اور ان کی تشکیل میں مذہب کا رول سب سے اہم ہو گا بلکہ تہذیبوں کی شناخت ہی مذہب سے ہو گی۔ ہٹنگٹن نے اپنی کتاب (Clash of Civilization) میں پیشگوئی کی ہے کہ مغرب اور اسلام کی صدیوں پرانی متصادم صورت میں کمی کا کوئی امکان نہیں بلکہ یہ زیادہ متشدد ہو جائے گی۔[621]

ہٹنگٹن کا تہذیبوں کے ٹکراؤ کا نظریہ مسلمانوں پر واضح ہو رہا ہے۔ اسلام اور اسلام کے ماننے والوں کی تحریک مغرب کی ثقافتی یلغار کے خلاف جدوجہد ایک شناخت کے طور پر ظاہر ہو رہی ہے۔ اسرار الحق کے مطابق برطانیہ ہٹنگٹن کے نظریے Clash of Civilizations کو اس کے تمام دور رس نتائج کے ساتھ اپنا لیا ہے۔[622]

سموئیل نے اپنی کتاب تہذیبوں کے ٹکراؤ اور دنیا کے نئے نظام کی تعمیر جدید (Clash of Civlizations and remking of New world order) میں صدیوں پرانے عیسائیت اور اسلامی کے متنازع تعلقات پر تفصیل اسے اظہار اختیار کیا ہے۔ اس کے خیال میں بیسویں صدی میں جمہوریت اور کمیونزم کا جھگڑا عیسائیت اور اسلام کے درمیان جاری شدہ جھگڑے کے مقابلے میں تاریخ کا ایک عارضی اور مصنوعی واقعہ ہے۔ ہٹنگٹن کے مطابق اسلام اور عیسائیت کا عروج و زوال تسلسل سے جوش و جذبے اور منفی حوصلے کے ساتھ ان کی تقدیر رہا ہے۔[623]

ہمنگٹن اپنی کتاب (Clash of Civlizations) میں سیکولرازم کے خاتمے اور مذہب کی واپسی کے بارے میں پیش گوئی کرتا ہے، ہٹنگٹن کا کہنا ہے کہ تمام دنیا میں سماجی تبدیلی اور معاشرتی جدیدیت نے لوگوں کی انتہائی قدیم مقامی شناخت کو ختم کر دیا ہے دنیا کے اکثر حصوں میں مذہب نے اس خلاء کو پر کیا ہے اسے لوگوں نے اس خلا کو پر کیا ہے جن پر بنیاد پرستی کا لیبل لگا دیا گیا ہے۔ اکثر ممالک اور علاقوں میں بنیاد

---

[621] اسرار الحق، مترجم وسیم الحق، اسلام اور مغرب کا تصادم، بیت الحکمت لاہور، 2007، ص24۔

[622] اسرار الحق، اسلام اور مغرب کا تصادم، ص48۔

[623] اسرار الحق، اسلام اور مغرب کا تصادم، ص52۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پرستی کی تحریک میں کالج کا تعلیم یافتہ مڈل کلاس کے ہنر مند، پیشہ و ماہرین اور کاروباری لوگ سر گرم ہیں۔[624]

مغربی تہذیب کو جس میں جمہوریت کو مرکزی حیثیت حاصل ہے مسترد کرتے ہوئے، ہٹنگٹن نے کہا ہے کہ مغرب کو اپنی طاقت کے نقطہ عروج پر غیر مغربی طاقت کا چیلنج درپیش ہے۔ جو دنیا کو غیر مغربی انداز میں استوار کرنے کی شدید خواہش اور عزم رکھتی ہیں۔[625] سموئیل پی ہٹنگٹن اپنے آرٹیکل (The Clash of Civilization) میں لکھتا ہے:

> It is my hypothesis that the fundamental source of conflict in this new world will not be primarily ideological primarily economic. The great divisions among human kind and the dominating source of conflict will be cultural. Nation states will remain the most poweful actors in the world affairs but the principal conflicts of global politics will occur between nations and groups of different civilizations. The Clash of civilizations will dominate global politics. [626]

مذکورہ بالا اقتباس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ میرا نظریہ ہے کہ نئی دنیا میں جنگیں ثقافتی بنیاد پر ہوں گی۔ عالمی معاملات میں قومیت مضبوط عناصر کے طور پر تو موجود رہے گی لیکن عالمی سیاست کا بڑا مرکز و محور تہذیبوں کی بنیاد پر ہو گا۔ تہذیبی تصادم عالمی سیاست پر چھا جائے گا۔ جدید دنیا میں جنگوں کی بنیاد تہذیبی اختلافات ہونگے۔ بین الاقوامی سیاست میں ریاستوں کا کردار تو موجود رہے گا لیکن مختلف تہذیبوں کے درمیان ٹکراؤ عالمی سیاست کو اپنی لپیٹ میں لے لیگا۔ اگر 9/11 کے بعد کے واقعات و حالات کا تجزیہ کیا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ ہٹنگٹن کا مذکورہ نظریہ تہذیبی تصادم سچ ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔ ہٹنگٹن مزید لکھتا ہے:

---

[624] اسرار الحق، اسلام اور مغرب کا تصادم، ص59۔

[625] اسرار الحق، اسلام اور مغرب کا تصادم، ص166۔

[626] Samuel P.Huntington, The Clash of Civilizations, Foreign Affairs, Summer 1993, Vol-72, No. 3, P. 22.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

> During the cold war the world was divided in to the First, second and third worlds. Those divisions are not longer relevant. It is far more meaningful on to group countries not in terms of their political or economic systems or in terms but rather in terms of their culture and civilization. [627]

سرد جنگ کے دوران دنیا کو پہلی، دوسری اور تیسری دنیا میں تقسیم کر دیا گیا۔ لیکن یہ تقسیم زیادہ دیر پا نہیں ہے۔ اب جدید دنیا میں تہذیب و ثقافت کی بنیاد مختلف ممالک کے بلاک تشکیل پائیں گے۔ سیاسی یا معاشی نظاموں کی بنیاد تہذیب ہو گی۔ ہٹنگٹن مختلف تہذیبوں کے اتار چڑھاؤ کو بیان کرتے ہوتے لکھتا ہے:

> Civilizations are dynamic; they rise and fall; they divide and merge, civilizations disappear and are burried in sands of time. [628]

تہذیبیں تغیر پذیر ہیں یہ کبھی عروج حاصل کرتی ہیں اور کبھی زوال پذیر ہو جاتی ہیں۔ یہ تقسیم ہو کر پھیلتی ہیں اور زمانے کے گزرنے کے ساتھ ختم ہو جاتی ہیں۔ مختلف تہذیبیں مختلف ادوار میں عروج و زوال کا شکار ہوتی ہیں اور کبھی کبھار بالکل مٹ جاتی ہے۔ ہٹنگٹن کا نظریہ غیر اسلامی تہذیبوں کے بالکل درست ہے لیکن اسلامی تہذیب عالمگیر تہذیب ہیں جس کے اُصول و قوانین جسے 1400 سال پہلے کی طرح آج بھی قابل عمل ہیں۔ دوسری تہذیبیں انسانی عقل پر مبنی ہیں جب کہ اسلامی تہذیب اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے قوانین پر مشتمل ہے اس لیے اسلامی تہذیب قیامت تک کے لیے ہے۔

مختلف تہذیبوں کے لوگوں کے درمیان تعلق ناطے بڑھتے جا رہے ہیں۔ ان کے سبب تہذیبی شعور اور مختلف تہذیبوں میں پائے جانے والے فرق کی آگاہی میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ اس عمل نے شناخت کے وسیلے کے طور پر قومی ریاستوں کو بھی کمزور کر دیا ہے۔ دنیا کے اکثر حصے میں مذہب اس خلا کو پر کرنے کے لیے آگے بڑھ رہا ہے۔ مذہب کی یہ پیش قدمی ان تحریکوں کی صورت میں ہو رہی ہے جن کو ہم بنیاد

---

[627] Samuel P.Huntington, The Clash of Civilizations, P. 23.

[628] Samuel P.Huntington, The Clash of Civilizations, P. 24.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پرستی قرار دیتے ہیں۔[629] اسلامی تہذیب اور مغربی تہذیب (عیسائیت) کے درمیان کشمکش تیرہ صدیاں پرانی ہے۔

ہنٹنگٹن لکھتا ہے:

> Conflict along the fault line between western and Islamic civilizations has been going on of 1300 years. [630]

ہنٹنگٹن مزید لکھتا ہے یہ کشمکش کم ہونے کی بجائے بڑھتی جا رہی ہے۔

> The Centuries and military interaction between the west and islam is unlikely to decline. [631]

مذکورہ بالا عبارت میں ہنٹنگٹن مغرب کو باخبر کرتا ہے کہ آنیوالے وقت اسلام ہی واحد قوت ہے جو نیو ورلڈ آرڈر کے رستے میں رکاوٹ بنے گی۔ اشتراکی نظام اور سرد جنگ کے خاتمے کے بعد عالمی سیاست ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہے اور دانشور اس کے بارے میں مختلف تصورات پیش کر چکے ہیں ہنٹنگٹن کا نظریہ یہ ہے کہ نئی دنیا میں تصادم کا سبب بنیادی طور پر نظریاتی یا معاشی نہ ہو گا۔ اس کے بجائے تصادم کا اصل سبب تہذیبی ہو گا۔ عالمی امور میں قومی ریاستوں کی اہمیت برقرار رہے گی لیکن عالمی سیاست بڑے تصادم مختلف تہذیبوں کے اقوام کے درمیان ہوں گے۔[632]

ہنٹنگٹن کے نزدیک معاصر دنیا میں صرف چھ تہذیبیں موجود ہیں۔ یعنی مغربی تہذیب، مسلم تہذیب، لاطینی، امریکی تہذیب اور غالباً افریقی تہذیب۔ اس کا دعویٰ ہے کہ مستقبل کے اہم ترین تضادات اور جھگڑے ان تہذیبوں کو ایک دوسرے سے جدا کرنے والے علاقوں میں رونما ہوں گے۔[633]

ثقافتی اختلافات اور خصائص چونکہ زیادہ گہرے اور بنیادی ہوتے ہیں لہذا سیاسی و معاشی اختلافات کے

---

[629] قاضی جاوید، اسلام اور مغرب، سارنگ پبلیکیشنز، 1999، ص18۔

[630] Samuel P.Huntington, The Clash of Civilizations, P.31

[631] Samuel P.Huntington, The Clash of Civilizations, P.32

[632] قاضی جاوید، اسلام اور مغرب، ص18۔

[633] قاضی جاوید، اسلام اور مغرب، ص18۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقابلے میں انہیں دور کرنا بہت زیادہ مشکل ہوا کرتا ہے۔ کوئی کیمونسٹ جمہوریت پسند بن سکتا ہے، امیر غریب ہو سکتے ہیں اور غریب امیر بن سکتے لیکن پاکستانی جاپانی نہیں بن سکتے اور جاپانی بنگالی نہیں بن سکتے۔[634] سموئیل ہنٹنگٹن مغرب کے دوہرے معیارات کو اسطرح بیان کرتا ہے:

> Muslims contrasted western actions against Iraq with the West's failure to protect Bonians against Serbs and to impose sactions on Israel for violating U.N resolutions. The West, they alleged, was using a double standard. A world of clashing civilizations however is inevitably a world of double standards people apply on standard to their Kon countries and a different Standard to others. [635]

مذکورہ بالا عبارت سے مغرب کے دوہرے معیارات کی تصدیق ہوتی ہے اور وہ مغرب کے مسلمانوں کے دوہرے معیارات کی وجہ (Clash of Civilizations) کو دیتا ہے۔ اس کا نظریہ یہ ہے کہ مغربی دنیا مسلمانوں سے امتیازی رویہ اس لیے رکھتے ہیں کیونکہ مسلمانوں کی تہذیب و ثقافت مغرب سے الگ ہے اور مغرب اور اسلام کی کشمکش صدیوں پرانی ہے۔ اگلی جنگ عظیم اگر ہوتی ہے تو یہ جنگ تہذیبوں کے درمیان ہو گی۔

سموئیل ہنٹنگٹن تہذیبوں کی جنگ کی پیش گوئی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

> The Next world war; if there is one, will be a war between civilizations. [636]

9/11 کے بعد مغربی ذرائع ابلاغ (Clash of Civilizations) کے نظریے پر عمل پیرا ہیں۔ مغرب تہذیبی جنگ کے نظریے کو عملی صورت میں عالم اسلام کے خلاف نافذ کر دیا ہے۔ مسلم لیگ (ن) کے رہنما خواجہ سعد رفیق نے جیونیوز پر "امریکہ میں نائن الیون کے حملے اور اس کے پاکستان پر اثرات" کے عنوان سے منعقدہ مباحثے میں کہا کہ 9/11 کے بعد امریکہ اور اتحادی افواج کا افغانستان پر حملہ تیسری

---

[634] قاضی جاوید، اسلام اور مغرب، ص 19۔

[635] Samuel P.Huntington, The Clash of Civilizations, P. 36

[636] Samuel P.Huntington, The Clash of Civilizations, P-39

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عالمی جنگ(Third World War)ہے اور یہ جنگ کبھی نہیں جیت سکتا۔[637]

مقبوضہ کشمیر میں تقریباً ایک لاکھ کشمیری شہید ہوئے اور 10 ہزار افراد لاپتہ ہیں۔ چار ہزار گمنام قبروں کا انکشاف ہوا ہے۔ اقوام متحدہ میں کشمیر کی حق خود ارادیت کے قرار دادیں موجود ہیں۔ لیکن تہذیبوں کے ٹکراؤ کا یہ عالم ہے کہ اقوام متحدہ نے کشمیر میں تو اپنا مشن وفد نہیں بھیجا مگر بلوچستان میں لاپتہ افراد کے لیے مشن بھیج دیا تاکہ بلوچستان کی علیحدگی کا راستہ ہموار ہو سکے۔[638]

اقوام متحدہ کے رویہ سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ امریکہ کی لونڈی ہے جو ہٹنگٹن کے نظریہ تہذیبی تصادم کے مشن پر گامزن ہے۔ نوائے وقت کی ایک رپورٹ کے مطابق مسلمانوں کے دانشوروں اور مذہبی سکالروں نے اپنی تحقیقاتی رپورٹس میں امریکہ کی سرکاری پالیسیوں میں اسلام دشمنی کو امریکی پالیسیوں کا محور قرار دیا ہے۔ اسلامی ممالک میں مذہبی منافرت اور مختلف فرقوں میں نفرت کے بیج بونے میں امریکی سی آئی اے اور اسرائیلی موساد نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ 9/11 کے بعد عالم اسلام کا امن برباد کر دیا گیا ہے۔ برطانوی صحافی اینڈریو الیگزینڈر کے مطابق امریکہ سرد جنگ والی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔[639]

مغربی تہذیب اور نظریہ تہذیبی تصادم

مغرب کی سوچ ہے کہ مغربی تہذیب ایک عالمگیر تہذیب ہے جو تمام انسانوں کے لیے موزوں ہے۔ سموئیل ہٹنگٹن مغربی تہذیب کو عالمی تہذیب قرار دیتا ہے:

> Western Civilization is the universal civilization that fits all men. [640]

موجودہ دور میں مغربی ذرائع ابلاغ گلوبلائزیشن کے نام پر مغربی تہذیب کو پوری دنیا میں عالمی تہذیب(Universal Civilization)کے طور پر متعارف کر رہے ہیں۔ 9/11 حملوں کو صدر بش نے

---

[637] http://www.jang.com.pk/09-12-2012/Lahore/Pic.asp.
Accessed on 06-06-2012.

[638] روزنامہ جنگ لاہور، 12 ستمبر، 2012ء۔

[639] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 14 ستمبر 2012ء۔

[640] Samuel P.Huntington, The Clash of Civilizations, P. 40.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(War on Civilization) قرار دیا تھا۔ مغرب احساس برتری (Superiority Complex) میں مبتلا ہے ۔ وہ اپنے آپ کو مہذب (Civilized) جبکہ دوسری تہذیبوں خصوصاً اسلامی تہذیب کو وحشت قرار دیتا ہے۔ امریکہ اپنی تہذیب کو غالب کرنے کے لیے خود دنیا میں جنگیں کراتا اور تنازعات جنم دیتا ہے۔ 9/11 کا واقعہ بھی اس طرز کی کامیاب کوشش تھی دفاعی ماہر بریگیڈیئر اسلم گھمن کے مطابق امریکہ کی جنگ کا مقصد اسلحہ بیچنا اور مسلمان ممالک کے وسائل پر قبضہ کرنا ہے۔[641]

امریکی صدر باراک اُوبامہ اور ان کے حریف صدارتی اُمیدوار مٹ رومنی کے ایک قومی مباحثے میں اسلامی ممالک کے بارے میں امریکی جارحانہ پالیسی جاری رکھنے پر اتفاق سرکاری سطح پر تہذیبی جنگ کی پشت پناہی کو ظاہر کرتا ہے۔ امریکی حکمت عملی اور پالیسی بالکل واضح ہے۔ وہ (Carrot and Stick) کی جارحانہ پالیسی استعمال کر رہے ہیں جس کی بڑی مثال پاکستان میں مثال ریمنڈ ڈیوس کی رہائی، ڈرون حملوں کا تسلسل، سلالہ حملہ اور ایبٹ آباد آپریشن ہیں۔[642]

ہنٹنگٹن لکھتا ہے:

> Western Civilization is both western and modern. Non western, western civilizations have attempted to become modern without becoming western. [643]

مغربی تہذیب جدید بھی ہے اور مغربی بھی ہے غیر مغربی تہذیبیں مغربی کی بجائے جدید بننے کے لیے کوشاں ہیں۔ مغرب، ہٹنگٹن کے مذکورہ بالا نظریے کو مد نظر رکھ کر ذرائع ابلاغ کے بل بوتے پر دنیا کو ماڈرن کرنے کے ساتھ ساتھ مغربی تہذیب کے رنگ میں رنگ رہا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ امریکی جنگ دہشت گردی کے خلاف جنگ نہیں بلکہ عالم اسلام کے خلاف تہذیبی اور ثقافتی جنگ ہے۔ موجودہ دور عالم میں اسلام کا سب سے بڑا مسئلہ ذرائع ابلاغ کے ذریعے عالم اسلام پر مغرب کی مسلط کردہ تہذیبی و ثقافتی جنگ ہے۔

---

[641] http://www.nawaiwaqt.com.pk Accessed on 11-09-2012

[642] روزنامہ نوائے وقت لاہور 27 اکتوبر 2012ء۔

[643] Samuel P.Huntington, the Clash of Civilizations, P. 49.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مغربی قیادت کا دوہرا معیار

مغرب ایک طرف مسلمانوں کی نسل کشی (Genocide) میں مصروف ہے جب کہ دوسری طرف اسلامی تہذیب و تمدن پر حملہ آور ہے۔ مغرب کی تلوار دو دھاری ہے۔ ایک طرف وہ کہتا ہے کہ وہ دہشت گردی ختم کرنے کے لیے میدان جنگ میں اترا ہے۔ لیکن دوسری طرف اسرائیل کی طرف فلسطین پر بمباری کی حمایت کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ امریکہ ایک طرف حقوق نسواں اور تعلیم نسواں کا ایجنڈا لیکر مغرب زدہ لڑکی ملالہ یوسف زئی کو نوبل امن پرائز دینے کا اعلان کرتا ہے تو دوسری طرف دنیا کی ذہین ترین اور تعلیم یافتہ مسلمان خاتون عافیہ صدیقی کو بغیر کوئی جرم ثابت کیے 86 برس کی سزا دیتا ہے۔ مغرب کے دوہرے معیارات کی فہرست طویل ہے۔ 9/11 کا ڈرامہ رچا کر مغربی افکار و اقدار کو عالم اسلام میں فروغ دیا جارہا ہے۔ عورت کو بطور ہتھیار استعمال کیا جارہا ہے۔ ذرائع ابلاغ کو اسلامی تہذیب کے خلاف پروپیگنڈہ مشین کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے۔ سیکولر ازم، لبرل ازم، میٹریلزم، کیپیٹل ازم، کو روشن خیالی کا نام دیکر اسلامی ریاستوں میں عام کیا جارہا ہے جب کہ اسلامی شعائر حجاب، داڑھی، جہاد وغیرہ کو ٹیر ر ازم (Terrorism)، بنیاد پرستی (Fundamentalism)، انتہا پسندی (Extremism) جیسی اصطلاحات کا نام دیا جارہا ہے۔

مغربی تہذیب کا اثر و نفوذ

9/11 کی آڑ میں مغربی سیکولر استعمار کے عزائم کو پورا کیا جارہا ہے۔ امریکی قیادت میں مغرب اپنے مادی، سیاسی، معاشی اور تہذیبی عزائم کی تکمیل میں مصروف ہے۔ ہنٹنگٹن نے اس امر پر زور دیا ہے کہ عالمگیر تہذیب کے امکان کا تصور مغرب میں پیدا ہوتا ہے۔ ہنٹنگٹن کے مطابق نئی دنیا میں عالمی ریاست کا محور غالباً مغربی اور غیر مغربی تہذیبوں کے تضاد کے درمیان ہوگا۔ ہنٹنگٹن کا خیال ہے کہ مغرب اور اسلام کے درمیان صدیوں پرانی محاذ آرائی کے خاتمے کا امکان نہیں۔ البتہ اس میں مزید شدت پیدا ہوگی۔

فلاحی کاموں کے نام پر مسلمان ملکوں میں این جی اوز مغربی تہذیب و فکر بلکہ مغربی حکومتوں کے ایجنڈے کے نفاذ کا اہم ذریعہ ہیں۔ مغرب کی برپا کی ہوئی تہذیبی جنگ کا یہ اثر ہو رہا ہے کہ مسٹر اور مولوی کی تقسیم ہوتی جارہی ہے۔ عالم اسلام میں سیکولر ازم دن بدن مستحکم ہو رہا ہے۔ ریاست اور مذہب میں تقسیم کا نظریہ عام کیا جارہا ہے۔ زندگی کو دین و دنیا کے دو الگ الگ خانوں میں بانٹ دیا گیا ہے۔ مغرب مسلمانوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو ذہنی غلام بنانے کی پالیسی پر گامزن ہے۔ مغربی تہذیب کی پیروی میں شوقیہ کتے پالنے کا رواج فیشن بنتا جارہا ہے۔ کتوں کے مقابلہ حسن کے لیے Dog Show منعقد کیے جارہے ہیں۔ لو میرج یا کورٹ میرج کو قانونی تحفظ حاصل ہے۔ عالمی سطح پر مقابلہ حسن کروایا جاتا ہے۔ جس میں مسلم ممالک سے بھی نوجوان لڑکیاں حصہ لیتی ہیں۔ جس میں پوری دنیا کے سامنے جسم کی نمائش کو عام کیا جاتا ہے۔ ویلنٹائن ڈے، میراتھن ریس، پاپ میوزک، اولڈ ہومز (Old Homes) اختلاط مرد وزن کا رواج دن بدن اسلامی معاشرے میں سرایت کرتا جارہا ہے۔

تعلیمی اداروں میں میوزک، سوئمنگ پول (Swimming Pool) اور فیشن شوز کا انعقاد کھلے عام کیا جارہا ہے۔ مغرب ہم جنسی پرستی (Lesbian and Gays) کو اسلامی معاشرہ میں عام کرنے کے لیے اسلام آباد میں کھلے عام کانفرنسیں کرتا ہے۔ مغرب اپنی ثقافتی روایات کو پوری دنیا پر غالب کرنے کے خواب دیکھ رہا ہے۔ درحقیقت اسلامی تہذیب اور مغربی تہذیب کی کشمکش صدیوں سے جا رہی ہے۔ لیکن 9/11 کے بعد مغرب نے مغربی تہذیب کو غالب کرنے کے لیے جارحانہ پالیسی ترتیب دی ہے۔ ایک طرف مسلمانوں پر بمباری کرکے ان کو شہید کیا جارہا ہے۔ تو دوسری مسلمانوں کے ایمان کی مرکز و محور ذات نبی کریم ﷺ پر حملے کیے جارہے ہیں۔ گستاخانہ فلمیں اور کارٹون بنا کر مسلمانوں کا امتحان لیا جا رہا ہے۔ کبھی مسجدوں کے میناروں پر پابندی لگا دی جاتی ہے تو کبھی باپردہ مسلمان خواتین کو سکولوں کالجوں اور ملازمت سے نکال دیا جاتا ہے۔ میڈیا کے ذریعے بے حیائی، بے راہ روی، شراب اور زنا کو عام کرکے مسلمانوں کو نوجوان نسل کو اخلاقی طور پر تباہ کیا جارہا ہے۔

انٹرنیٹ پر فحاشی پر مبنی ویب سائٹس مغربی تہذیبی جنگ کے ہتھیار ہیں جو مسلمان نوجوان نسل کے لیے ایٹم بم سے بھی زیادہ خطرناک ہیں۔ سعودی عرب اور چین کی حکومتوں نے اپنے ملکوں میں فحاشی پر مبنی ویب سائٹس روکنے کا نظام بنایا ہوا ہے۔ مغرب کیبل نیٹ ورک، ٹی وی چینلز، موبائل فون، پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کو تہذیبی جنگ میں بھرپور انداز میں استعمال کر رہا ہے۔ نام نہاد اینکرز کو ڈالروں اور شہرت کا چسکا لگا دیا گیا ہے۔ کسی گلوکارہ یا اداکارہ کی چھوٹی سی خبر کو بھی میڈیا بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے یا دینی مدرسے یا مذہبی معاملہ میں میڈیا کو چھوٹی سی کمزوری مل جائے تو تمام ٹی وی چینلز مغرب کو خوش کرنے کے لیے آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں لیکن دوسری طرف دفاع پاکستان کو نسل کے لاکھوں افراد پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشتمل پر امن لاگ مارچ کو میڈیا بالکل کوریج نہیں دیتا۔ تاکہ مغرب ناراض نہ ہو جائے سوائے چند ایک اینکروں کے جو آٹے میں نمک کے برابر ہیں۔ سب میڈیا اینکرز مغرب کی تہذیبی جنگ میں اسلام کے بجائے مغرب کا ساتھ نبھا رہے ہیں۔ مذکورہ بالا دلائل و براہین کو مد نظر رکھ کر بلا کسی شک و شبہ کے امریکہ کی 11/9 کے بعد برپا کی گئی وار آن ٹیرر (War on terror) کو وار آف ٹیرر (War of terror) اور تہذیبی و ثقافتی جنگ (War of Civilizations) قرار دیا جا سکتا ہے۔ یہ تہذیبی جنگ اہل اسلام کے لیے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے۔

عالم اسلام کے خلاف مغربی پالیسی سازوں کی جارحانہ کارروائیاں کسی دہشت گردی کی روک تھام کے لیے نہیں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ایک تہذیبی جنگ ہے جو دہشت گردی کے جعلی نعرے کی آڑ میں مسلمانوں پر مسلط کی گئی ہے۔ 11/9 کے بعد وار آن ٹیرر کے نام مسلمانوں کے خلاف جارحیت دراصل مغربی مفکر سموئیل ہنٹنگٹن کے نظریہ تہذیبی تصادم کی عملی شکل ہے۔ نائن الیون کے بعد امریکہ نے عالم اسلام پر جو جنگ مسلط کی ہے۔ وہ دہشت گردی کے خلاف جنگ نہیں ہے۔ یہ تو ایک بہانہ ہے کہ یہ جنگ امن کے لیے ہے لیکن یہ جنگ امن کے لیے نہیں بلکہ دراصل ایمان کی جنگ ہے۔ یہ ایک نظریاتی، ثقافتی اور تہذیبی جنگ ہے جو ماضی میں صلیبی جنگوں کے نام سے تھی۔

مغرب کی سائنسی ترقی کے نتیجے میں جنم لینے والی جدید ٹیکنالوجی کی بدولت عالم اسلام میں مغربی تہذیب اپنے اثرات سمیت نمودار ہو رہی ہے۔ فطرت کی چھتری تلے بسر ہونے والی سادہ زندگی مادی اشیاء کی بہتات کے نتیجے میں مصنوعی طرز حیات میں بدل گئی ہے۔ مادیت نے نہ صرف معاشرت کو تبدیل کیا بلکہ عقائد و اعمال کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ دنیا بھر سے آنے والے تاجروں کے لیے جدید ترین ہوٹل بھی قائم نہیں ہوئے بلکہ مغرب سے آنے والے سیاحوں کی دلچسپی کے لیے ان کی طبیعت کے موافق کلب بھی وجود میں آ گئے مغربی مادیت کے نفوذ کے نتیجے میں ہونے والی تبدیلی جاری ہے۔ گھروں کے اندر خاندانوں کی آسانی کے لیے صرف ٹیلی فون، فریج وغیرہ ہی کو جگہ نہ دی گئی بلکہ ٹیلی ویژن، کمپیوٹر انٹرنیٹ اور دیگر آلات لہو و لعب بھی ضروریات زندگی میں شامل ہو گئے ہیں۔ ٹیلی ویژن کے ابتدائی دور کے پروگراموں کے ذریعے معاشرے میں پیدا ہونے والی بے راہ روی اب چینلز کی بھرمار کے بعد ہزار گنا بڑھ چکی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشرق ہو مغرب، مسلمان ہو یا غیر مسلم، بلا استثناسب ایک ہی مصیبت میں گرفتار ہیں اور وہ یہ ہے کہ ان پر ایک ایسی تہذیب مسلط ہو گئی ہے جس نے سراسر مادیت کے آغوش میں پرورش پائی ہے۔ اس کی حکمت نظری و حکمت عملی دونوں کی عمارت غلط بنیادوں پر اٹھائی گئی ہے۔ اس کا فلسفہ، اس کی سائنس، اس کا قانون غرض اس کی ہر چیز ایک غلط رخ پر ترقی کرتی چلی گئی ہے۔ اور اب اس مرحلہ میں پہنچ گئی ہے جہاں سے ہلاکت کی آخری منزل قریب نظر آرہی ہے۔[644]

ڈرامے اور سیریل بالکل سینما میں دکھائی جانے والی فلموں کی طرح تیار اور پیش کیے جارہے ہیں۔ ڈراما کا موضوع تاریخی ہو یا معاشرتی ہر ڈراما نوجوان لڑکے اور نوجوان لڑکی کے درمیان آزادانہ تعلق کے ساتھ چلتا ہے۔ ٹیلی ویژن پر ان کو خوش نما انداز میں پیش کر کے گویا مسلمان نوجوان نسل کو مسلسل ان غیر شرعی اعمال کی ترغیب دی جارہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی رویہ معذرت خواہانہ بنتا جارہا ہے۔ مادر پدر آزاد معاشرے کے قیام و استحکام کا سب سے بڑا محرک ٹی وی اور کمپیوٹر ہی وہ آلات ہیں جن کے ذریعے پہلے گھر کو سینما بنایا اور اب اخلاق یا باختگی کے مراکز میں تبدیل کرنے پر تلا ہوا ہے۔ معاشرے کے رستے ہوئے ناسوروں کا یہی وہ منبع ہے جس نے مسلم معاشرے کو اس حال تک پہنچا دیا ہے کہ مسلمان باپ اور مسلمان بیٹے ڈراموں اور فلموں کے حوالے سے اداکاروں کی اداکاری پر تبصرے کرتے ہیں انہیں یہ احساس بھی نہیں ہوتا کہ وہ کسی نامحرم عورت کی اداؤں پر تبصرہ کر رہے ہیں۔ عراق و افغانستان جہاں مغرب نے برسوں سے جنگ مسلط کر رکھی ہے۔ ان علاقوں میں غربت و افلاس کا یہ عالم ہے کہ ضروریات زندگی تک رسائی مشکل سے مشکل تر ہوتی چلی جارہی ہے۔ وہاں شراب اور شباب کی دستیابی کے ساتھ ساتھ ٹی وی کو دنیا میں سب سے کم قیمت پر فراہم کیا جارہا ہے۔ مولانا سلیم اللہ خان کے مطابق امریکیوں نے یہی ہتھیار و یتنام پر قبضے کی کوشش کے دوران کیا تھا۔ اقوام کو زہر دینے کے لیے لہو و لعب میں مشغول کرنا ایک موثر جنگی ہتھیار سمجھا جاتا ہے۔[645]

---

[644] مولانا مودودی، تنقیحات، اسلامک پبلیکیشنز، لاہور، 2010ء، ص 27

[645] مولانا سلیم اللہ خان، ماہنامہ وفاق المدارس ملتان، نومبر 2008ء، ص 8۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر مسلمان اسلام کی صداقت پر ایمان رکھتا ہے اور مسلمان رہنا چاہتا ہے لیکن دماغ مغرب کی ثقافتی و معاشرتی یلغار سے متاثر ہو کر اسلامی نظریہ حیات سے دور چلے جا رہے ہیں۔ اور دن بدن یہ دوری بڑھتی چلی جا رہی ہے جس کے نتیجہ میں مغربی کلچر مسلم دنیا کی ذہنی فضا پر سرایت کرتا چلا جا رہا ہے۔

پلاننگ کے تحت پاکستان میں قانونی و معاشرتی اعتبار سے مغربی اور یورپی ماحول پیدا کیا جا رہا ہے۔ مغربی ممالک میں حضور ﷺ کے خاکے اور کارٹون (نعوذ باللہ) بنائے جا رہے ہیں حالانکہ ان ممالک میں دہشت گردی کے کوئی واقعات پیش نہیں آئے۔ اس سے صاف نظر آ رہا ہے کہ مغرب کی اصل جنگ اسلام اور اسلامی روایات کے خلاف ہے۔ مغرب کے ایجنڈے پر عمل کرتے ہوئے میڈیا نے نوجوان نسل (Young Generation) مکے اور مدینے سے دور جب کہ لندن اور واشنگٹن کے قریب کر دیا ہے۔[646] پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر اسلامی تہذیب کے خلاف زہر اگلا جا رہا ہے۔ یہود و نصاریٰ میڈیا اور سیکولر تعلیم کو مغربی تہذیب کے پرچار کے لیے بطور ہتھیار استعمال کر رہا ہے۔ 9/11 کے بعد مذہبی مدارس کے نظام تعلیم میں مداخلت کے لیے پاکستانی حکومت پر دباؤ ہے جو مسلمان مغربی تہذیب کو روکنا چاہتے ہیں ان پر میزائلوں اور بارود کی آگ برسائی جا رہی ہے۔ 9/11 کے اثرات براہ راست مسلمانوں پر پڑے ہیں۔ پاکستان اور پاکستانی بھی 9/11 کے اثرات کی لپیٹ میں آ گئے۔

1975 میں وی سی آر مڈل ایسٹ سے پاکستان آیا اور 1998 سے پاکستان میں کیبل نیٹ ورک چینلز کا آغاز ہوا۔ پاکستان میں مغربی و بھارتی پروگراموں اور فلموں کا غلغلہ ہے۔ سونیا گاندھی کے تاریخی جملے "جو جنگ ہم ہتھیار سے نہ جیت سکے وہ جنگ ہم میڈیا کی ثقافتی یلغار سے جیت رہے ہیں۔[647] موجودہ حالات واضح کرتے ہیں کہ سونیا گاندھی کا جملہ سچ ہوتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ پاکستان اپنی فضائی اور زمینی سرحدوں کے تحفظ کے لیے ایٹمی قوت تو بن چکا ہے تاہم نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کے لیے میڈیا کے محاذ پہ مغربی و بھارتی ثقافتی یلغار کا مقابلہ کرنے کی اشد ضرورت ہے تاکہ نوجوان نسل گلوبلائزیشن کے

---

[646] مولانا حنیف جالندھری، ماہنامہ وفاق المدارس ملتان، مارچ 2011ء۔ ص 11۔
[647] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 9 ستمبر 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جدید دور میں اسلامی نظریات پر قائم رہ سکے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ در اصل امریکہ کی اسلام کے خلاف جنگ ہے سابق امریکی صدر بش اور سابق برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر اس جنگ کو کروسیڈ (Crusade) قرار دے چکے ہیں۔[648]

گلوبلائزیشن اور سوشلائزیشن کے تہذیبی اثرات

جدید دنیا گلوبل ویلج بن چکی ہے بلکہ اگر کہا جائے کہ دنیا گلوبل سٹریٹ بن چکی ہے تو غلط نہ ہو گا۔ سالوں کا سفر گھنٹوں میں طے ہو رہا ہے۔ اور ہزاروں میل کا فاصلہ قربتوں میں تبدیل ہو چکا ہے۔ آج کی دنیا میں ہزاروں لاکھوں میل دور وقوع پذیر ہونے والا واقعہ انٹرنیٹ کے ذریعے بستر پر لیٹ کر دیکھا جا سکتا ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعے گلوبل کلچر متعارف کروایا جا رہا ہے۔ پوری دنیا گلوبل کلچر کی نقالی کر رہی ہے۔ مغرب ایک طرف گلوبلائزیشن کا نعرہ لگا کر عالمی مساوات کا تصور پیش کرتا ہے۔ تو دوسری طرف ویزے ایجاد کر کے بنیادی انسانی حقوق اور مساوات انسانی پر سوالیہ نشان لگا دیتا ہے۔ ویلنٹائن ڈے جیسے مغربی تہواروں کی تشہیری مہم مغربی ذرائع ابلاغ کے ذریعے چلائی جا رہی ہے۔ فاسٹ فوڈ کا رواج فیشن کے طور پر اسلامی سوسائٹی میں پروان چڑھایا جا رہا ہے۔ گلوبل گیمز اور کارٹونز جیسی خرافات مسلم معاشرے کے بچوں کا پسندیدہ مشغلہ بنتے جا رہے ہیں۔ گلوبل ویلج کا کھوکھلا نعرہ لگا کر مسلمانوں میں بے حیائی کا کلچر عام کیا جا رہا ہے۔ گلوبلائزیشن کے ذریعے دوسرے ممالک کے کلچر کو ختم کیا جا رہا ہے۔ جیسا کہ غلام علی خاں اپنے ایک فکر انگیز آرٹیکل میں لکھتے ہیں:

> Another bad impact of globalization is that it is killing other countries culture with the help of multinational companies and NGOs. Most importantly it should be viewed as an advance stage in the growth and spread of western civilizations. [649]

---

[648] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 24 اکتوبر، 2012ء۔

[649] Ghulam Ali Khan, Globalization and Pakistan, Some Realities, Al-Adwa, June, 2010, Sheikh Zayed Islamic Centre, Punjab University Lahore. P.15.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا سطور سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ گلوبلائزیشن مغربی تہذیب کی تشہیر کرنے کا جدید ذریعہ (Source) ہے۔ ملٹی نیشنل کمپنیاں اور مغربی این جی اوز کا کردار بھی اسلامی ممالک کے کلچر کو ختم کرنے کی اس گلوبل گیم (Global Game) کا حصہ ہیں۔

نیو ورلڈ آرڈر کے تحت پوری دنیا کی معاشرت و معیشت اور سیاست پر مغربی تہذیب و تمدن کی یلغار نمایاں ہے۔ روسی طاقت کا زور ٹوٹنے کے بعد امریکی رہنما نکسن کے مطابق پوری دنیا نے ایک خاندان کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ اور امریکہ اس خاندان کا باپ بن چکا ہے۔ دراصل امریکہ بزور شمشیر اقوام کو اپنے تابع کرنے کے چکر میں ہے نیو ورلڈ آرڈر کے تحت پوری دنیا کو امن کا گہوارہ بنانے کے لیے دنیا سے ہتھیاروں کا خاتمہ بظاہر امریکی و امریکی حواریوں کی پہلی ترجیح تھی لیکن حقیقت یہ ہے کہ امریکہ ہی دنیا کا پہلا ملک ہے جس نے 16 اگست 1945ء کو جاپان کے ہنستے بستے شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرا کر انسانی تباہی کی تاریخ رقم کی۔[650]

مذکورہ واقعات کھل کر امریکہ کے امن کے حوالے سے دوہرے معیارات کو واضح کرتے ہیں۔ کینیڈا کے سماجی سائنسدان مارشل نے 1960ء میں عالمی انسانی معاشرے کی تخیلاتی تصویر کشی (Visualization) کرتے ہوئے شہرہ آفاق تصور پیش کیا۔ کمیونیکیشن ٹیکنالوجی خصوصاً میڈیا اور ذرائع آمد و رفت کی تیز رفتاری نے واقعی موجودہ دنیا کو گلوبل ویلج بنا دیا ہے۔ گاؤں کی وحدانیت (Oneness) دنیا کے ہر خطے میں مسلمہ ہے۔ جس کے کلچر، رسم و رواج، لباس و زبان اور فوڈ کلچر میں گہری مماثلت ہوتی ہے۔ موجودہ دور نے ثابت کر دیا ہے کہ مارشل کا نظریہ عالمی گاؤں ایک تھیسز ہی نہیں بلکہ عمل میں ڈھلتا ارتقاء پذیر نظریہ ہے۔ انٹرنیٹ سکائپ، موبائل فون اور تیز رفتار ائیر ٹریفک نے دنیا کو سیکٹر کر رابطے کی آسانی کی حد تک گاؤں کی مانند بنا دیا ہے۔[651]

موجودہ دور میں دشمن اسلام پھر وہی تاریخ دہرا رہا ہے۔ سوویت یونین کے خاتمے کے بعد قوت ارتکاز

---

[650] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 15 جولائی، 2012ء۔

[651] روزنامہ جنگ لاہور، 9 اگست 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امریکہ کے پاس آ گیا۔ دنیا دو حصوں میں تقسیم تھی دنیا کے بہت سے ممالک امریکی بلاک میں تھے اور بہت سے ممالک روسی بلاک میں تھے۔ اگر کسی ملک پر کوئی یلغار ہوتی اور اس کا تعلق امریکی بلاک کے ساتھ ہوتا تو اس کے دفاع کیلیے روس کے مقابلے میں امریکہ آ جاتا اور اگر کسی روسی بلاک کے کسی ملک پر حملہ ہوتا تو روس اس ملک کے دفاع میں کھڑا ہو جاتا دنیا دو طاقتوں میں تقسیم تھی اور دنیا میں بیلنس آف پاور (Balance of Power) تھا لیکن سوویت یونین کی شکست کے بعد طاقت کا مرکز ایک ہی ملک امریکہ بن گیا۔ امریکہ سپر طاقت بن گیا۔ اب اگر کسی ملک پر حملہ ہوتا ہے تو متاثرہ ملک کی حمایت میں کوئی نہیں ہوتا بلکہ تمام ممالک جارحیت کرنے والے ملک کے ساتھی بن جاتے ہیں۔ سوویت یونین کی شکست کے بعد مغرب کی یلغار کا نشانہ مسلمان اسلامی ممالک اور مسلم دنیا بن گئی۔ اب اگر کسی مسلمان ملک پر حملہ ہوتا ہے تو دنیا کے تمام کفریہ ممالک اکٹھے ہو جاتے ہیں اور متاثرہ ملک تنہا ہوتا ہے۔ اور افسوس کی بات ہے کہ اسلامی ممالک کے حکمران بھی اپنے اقتدار کا تحفظ اسی میں سمجھتے ہیں کہ وہ عالمی طاقت کے سامنے کھڑے نہ ہوں۔

پورے عالم اسلام کے حالات کا بغور تجزیہ کیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ مسلمان حکمرانوں اور مسلمان عوام کے نظریات جدا جدا ہیں۔ کوئی بھی مسلمان حکومت اپنے مسلم عوام کی نمائندگی نہیں کر رہی۔ افسوس ناک امر یہ ہے کہ مسلمان حکومتیں عوام کے مفاد کی پالیسی کے بجائے بیرونی پالیسی پر چل رہی ہیں۔ عالمی جبر کے مطابق اسلامی ممالک میں پالیسیاں مرتب کی جا رہی ہیں۔ وار آن ٹیرر (War on Terror) دراصل نظریاتی ثقافتی اور تہذیبی جنگ ہے۔ جو مسلم اور غیر مسلم کے درمیان جاری ہے۔

نائن الیون کے بعد جو کچھ کیا جا رہا ہے اور وسط ایشیائی ریاستوں کو بڑی طاقتوں کے اپنے مفادات کے لیے کس طرح جوڑ دیا گیا ہے وہ مسلم حکمرانوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہے۔ اگر کرغزستان اور دیگر ریاستوں کے رہنما یہ سمجھتے ہیں کہ وہ عزت، تحفظ اور معاشی اور امداد سے بچ سکتے ہیں یا وہ روسی چھتری تلے امن حاصل کر سکتے ہیں تو انہیں سمجھ لینا چاہیے کہ ان طاقتوں کے اپنے مفادات ہیں اور ان رہنماؤں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے کمزور حمایت کا انتخاب کیا ہے۔[652]

امریکہ اور روس کر غیرستان اور دوسری ایشیائی ریاستوں میں اپنے مفادات کا کھیل کھیل رہے ہیں۔ دوستی یا امداد کے نام پر ان بڑی قوتوں کے ان ریاستوں میں اپنے اپنے مفادات وابستہ ہیں۔ امریکہ ایک طرف تو کہتا ہے کہ اگرچہ پاکستان ناٹو میں شامل نہیں مگر ناٹو(NATO) میں شامل دوسرے ممالک کی طرح ہمارا حلیف اور دوست ہے۔ دوسری طرف پاکستان کی زمینی اور فضائی حدود کو پامال کرتا ہے۔ اور سی آئی اے کے امریکی کارندوں اور پاکستانی بکاؤ مال(Mercenaries) کو بے دریغ استعمال کرتا ہے۔ امریکہ 11/9 کے بعد پاکستان کے خلاف B-3 یعنی Blackmail, Bribe (اور Bully and Bullets) کی حکومت عملی پر گامزن ہے امریکہ جو کھیل کھیل رہا ہے۔

اس کا ہدف پاکستان کی آزادی، اس کا نظریاتی تشخص اور اس کی ایٹمی صلاحیت پر ضرب ہے۔ امریکہ کا مرکزی ہدف امت مسلمہ کی تقسیم در تقسیم اور اس کے وسائل پر بلا واسطہ یا بالواسطہ قبضہ ہے۔[653]

پاکستان صلیبی جنگ کی زد میں ہے۔ 2006 میں رالف پیٹرز نے خونیں سرحدیں (Blood Borders) کے عنوان سے ایک شر انگیز مضمون لکھا جس میں پاکستان کی تقسیم اور تبدیل کی جانیوالی سرحدوں کا نقشہ پیش کیا گیا۔ اس میں آزاد بلوچستان کو ایک الگ ملک کی حیثیت سے دکھایا گیا تھا۔[654]

امریکہ گلوبلائزیشن کو بطور ہتھیار استعمال کرتا ہے۔ معروف کالم نگار عرفان صدیقی کے مطابق واشنگٹن پوسٹ کو امریکی اسٹیبلشمنٹ کا ترجمان کہا جاتا ہے امریکی سرکاری عزائم کی بھنک پہلے واشنگٹن پوسٹ یا نیویارک ٹائمز جیسے اخبار کا حصہ بنتی ہے۔ اس پر رد عمل کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اور پھر کسی پلان کو حتمی شکل دے دی جاتی ہے۔[655]

---

[652] Farhat Naseem, Kirghistan: reality Behind Ethnic Riots, Al-Adwa, June 2010, Sheikh Zayed Islamic Centre, Punjab University Lahore. P.39.

[653] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 4 مارچ، 2012ء۔

[654] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 4 مارچ، 2012ء۔

[655] http://www.urdu-columns.com/search?Updated-min=2010-05-01.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مغرب ایک طرف گلوبلائزیشن کو اپنے سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کر رہا ہے۔ جب کہ دوسری طرف فحاشی کو گلوبلائز کیا جا رہا ہے۔ اور نوجوان نسل کو فحش ویب سائٹس (Pornography) کے ذریعے اخلاقی طور پر تباہ کیا جا رہا ہے۔ سرچ انجن گوگل کی فحش مواد کی سرچ کے حوالے سے پاکستان سر فہرست ہے۔ یہ رپورٹ 2011 کے اعداد و شمار کی بنیاد پر ترتیب دی گئی ہے۔ اس سے پہلے جولائی 2011 میں فاکس نیوز (Fox News) کی طرف سے خبر آئی تھی کہ پاکستان فحش مواد کی رسائی میں سر فہرست ہے۔ فاکس نیوز (Fox News) نے اس رپورٹ کی بنیاد پر پاکستان کو پورنستان (Pornistan) قرار دے دیا۔[656]

مغربی کلچر پاکستانی معاشرہ میں جڑ پکڑ تا جا رہا ہے۔ آئی ٹی انقلاب کی وجہ سے مغربی کلچر غلبہ حاصل کر رہا ہے۔ گلی گلی انٹرنیٹ کیفے موجود ہیں۔ بیس یا تیس روپے میں فحش موویز ان انٹرنیٹ کلبوں میں دستیاب ہیں۔ ستم کی بات یہ ہے کہ انٹرنیٹ کلبوں کے کیبنوں میں خفیہ کیمرے لگے ہوتے ہیں ان خفیہ کیمروں سے بنائی گئی موویز مارکیٹ میں مہنگے داموں فروخت کی جاتیں ہیں۔ جیسا کہ غلام علی خان اپنے آرٹیکل میں گلوبلائزیشن کے تخریبی پہلو کا انکشاف کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

> Another alarming thing is that due to the easy and cheap technology and instant earning, people are finding it more lucrative to make up a snap and quick porn movie by using a cheap prostitue and sned it to any of the thousands western porno sites in exchange of few dollars. This business is really thriving in lahore and karachi and this evil is spreading.[657]

مذکورہ عبارت سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ پاکستان میں فحاشی کو آہستہ آہستہ بزنس کا درجہ

Accessed on 08-07-2012.

[656] http://tarjumanulquran.org/site/publication-detail/211.

Accessed on 10-10-2012.

[657] Ghulam Ali Khan, Globilization and Pakistan some realities, June-2010, Seikh Zayed Islamic Centre, Punjab University Lahore.P. 19

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاصل ہو رہا ہے۔ لوگ چند ڈالروں کے عوض اپنی عصمت فروشی کا روبار چلا رہے ہیں۔ جو بہت خطرناک ہے۔ لاہور اور کراچی جیسے شہروں میں یہ فحاشی کا کاروبار تیزی سے نشوونما پا رہا ہے۔ روزنامہ ایکسپریس کی ایک رپورٹ کے مطابق اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کا کہنا ہے کہ ہم جنس پرستی قابل سزا جرم نہیں ہے وہ ملک جہاں اس جرم میں خواتین کو جرمانے یا قتل تک کی سزا دے دی جاتی ہے وہ خواتین کے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ادارے کی عہدیدار کملا چندرا نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ ایسے قوانین ختم کرائے جائیں کیونکہ یہ کسی کی پرائیویسی کے حق کے خلاف ہیں اس فعل پر کسی کو جرمانہ، کوڑوں یا سنگساری کی سزا نہیں ملنی چاہیے۔[658]

مذکورہ بالا عبارت سے اقوام متحدہ کی اسلام دشمنی عیاں ہے اور ثابت ہو جاتا ہے گلوبلائزیشن کا نعرہ کھوکھلا ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ میڈیا کے تصورات اور جدید ٹیکنالوجی نے پوری دنیا کو گلوبل ویلج بنا دیا ہے۔ مادی اعتبار سے انسان کو ترقی کی بلندیوں پر پہنچا دیا ہے جبکہ روحانی طور پر تنزلی کی پستیوں میں گرا دیا ہے۔ جدید انسان مادی طور پر ترقی کر چکا ہے۔ لیکن روحانیت کے اعتبار سے کھوکھلا ہو چکا ہے۔ گلوبلائزیشن کے زور پر مغربی تہذیب کو عالمی تہذیب (Universal Civilization) کے طور پر پوری دنیا میں سرایت کیا جا رہا ہے۔ انٹرنیٹ اور موبائلز کو سستا کر کے ہر گھر میں داخل کیا جا رہا ہے۔ غور کرنے کی بات یہ ہے کہ کھانے پینے کی اشیاء مہنگی جبکہ موبائل فون اور انٹرنیٹ عالمی سطح پر کم قیمت پر دستیاب ہیں۔ میڈیسن کی قیمت آسمان سے باتیں کر رہی ہے جب کہ این جی اوز اسقاط حمل کی دوائیاں فری تقسیم کر رہی ہیں۔ این جی اوز کا مقصد اسلامی معاشروں کو لبرل اور سیکولر بنانا ہے۔

فیس بک اور ایکس یعنی ٹویٹر (Twitter) پر مختلف لوگوں کے باہمی رابطے اور حال احوال سے آگہی گاؤں کی سوشلائزیشن (Socialization) کی عملی تصویر ہے۔ کلچر، سماجی و اقتصادی فاصلوں میں کمی ہو کر ایک عالمی کلچر ظہور پذیر ہو رہا ہے۔ 80 کی دہائی میں علماء ابلاغیات مارشل کے گلوبل ویلج کے تصور پر بحث

---

[658] http://www.express.com.pk/epaper/popupwindow.aspx.
Accessed on 03 March 2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے دو حصوں میں تقسیم ہو گئے۔ ایک گروہ مارشل کے نظریہ پر یقین رکھتے ہوئے اس نقطہ نظر کا حامی ہو گیا کہ کمیونیکیشن ٹیکنالوجی اور تیز رفتار ذرائع آمدورفت کے باعث عالمی سطح پر انسانی معاشرہ اپنے کثیر الثقافتی رنگ کو کھوتا ہوا ایک بین الاقوامی ثقافت جنم دے گا جس سے ہر انسان گلوبل سٹیزن (Global Citizen) بن جائیگا۔ دوسرے گروہ کے نزدیک ایک روایتی انسانی دماغ کی قوت مزاحمت میڈیا کی طاقت سے زیادہ ہے اور یوں میڈیا اسے تبدیل کرنے میں ناکام رہتا ہے۔[659]

پوری دنیا کے امن و امان کی صورتحال مارشل کے نظریہ سے اختلاف کرنے والے اسکالرز کی سپورٹ میں ہے۔ محض ٹی وی، کمپیوٹر اور موبائل فون کے استعمال اور سوفٹ ڈرنک پینے، برگر کھانے سے مطلوب سماجی تبدیلی برپا ہو گی نہ گلوبل کلچر وجود میں آئے گا۔ 9/11 کے بعد عالمی سطح پر پروفیسر ہنٹنگٹن کا نظریہ تہذیبی تصادم (Clash of Civilizations) عملی شکل اختیار کرتے ہوئے مارشل کے نظریہ گلوبل ویلیج کی نفی کر رہا ہے۔ امریکہ ہنٹنگٹن کے نظریہ تہذیبی تصادم پر عمل کرتے ہوتے ہوئے اسلامی ممالک کو توڑنے میں مصروف ہے۔ امریکی کانگریس میں بلوچستان کو ایک علیحدہ ریاست بنانے کی قرارداد ہونے سے پاکستان کو توڑنے کی امریکی سازش واضح ہو کر سامنے آجاتی ہے۔ یہ قرارداد امریکی گریٹ گیم کا اہم حصہ ہے۔[660]

9/11 کے بعد جنرل پرویز مشرف کے زمانہ اقتدار میں ذرائع ابلاغ اور بالخصوص برقی ذرائع ابلاغ کو تیزی کے ساتھ لوگوں کے قلب و دماغ اور فکر و ثقافت کو مسخر کرنے کے مواقع عطا کیے گئے۔[661] میڈیا نے معاشرہ میں مغربی فکر و تہذیب کا زہر پھیلانا شروع کر دیا۔ کیونکہ میڈیا کے لیے نہ کوئی ضابطہ کار مرتب ہوا اور نہ کوئی ضابطہ اخلاق وضع کیا گیا۔ ذرائع ابلاغ نے کردار، ایمان، تاریخ، طرز حیات اور تہذیب کو بہت سے چرکے لگائے اور بہت حد تک ان کو مسخ کیا بلکہ ان کا مثلہ کیا۔ ذرائع ابلاغ کے تعاون سے بعض

---

[659] روزنامہ جنگ لاہور، 9 اگست 2012ء۔

[660] روزنامہ جنگ لاہور، 20 فروری، 2012ء۔

[661] http://tarjumanulquran.org/publication.detial/13.
Accessed on 29-11-2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعلیمی اداروں نے موسیقی کے سالانہ پروگرام ترغیب دینے شروع کر دیئے گئے۔ اگر کوئی اس طرف توجہ مبذول کروائے تو اسے دقیانوسیت اور ملائیت کی پھبتی کا نشانہ بننا پڑتا ہے۔ الحمرا کلچرل کمپلیکس میں پنجاب گروپ آف کالجز کے زیر اہتمام میوزیکل کنسرٹس میں شدید بھگدڑ مچ جانے سے تین طالبات جاں بحق ہو گئیں۔[662]

مغرب زدہ لبرل فاشٹ کا مخصوص طبقہ ڈالر کمانے کے لیے اسلامی تہذیب کو مسخ کرنے اور مغربی تہذیب کو مسلط کرنے کے بیرونی ایجنڈے پر مامور ہے۔ امریکہ و یورپ سے ڈالر وصول کرنے والے اسلام کے خلاف بغض رکھنے والے، شراب اور زنا کے رسیا آسیہ مسیح اور رمشا مسیح جیسے کیسوں کو پاکستان اور اسلام کو بدنام کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ مگر ان کو میوزیکل کنسرٹس میں ہونے والی فحاشی نظر نہیں آئی۔ یورپ کی طرف سے عراق و افغانستان میں 20 لاکھ سے زائد مسلمانوں، مغرب میں حضرت محمد ﷺ بارے میں کے توہین آمیز فلم کی ریلیز، گستاخانہ خاکوں کی اشاعت، فرانس میں حجاب پہننے پر پابندی، عافیہ صدیقی کی 86 سالہ سزا اور دوسرے اسلام دشمن معاملات میں میڈیا پر قابض مغرب زدہ طبقہ مکمل خاموش ہے۔[663] کیونکہ اس کام پر باہر سے ڈالر ملنے کی امید نہیں۔ یہ لبرل فاشٹ مغرب کی ذہنی غلامی میں رہنا چاہتے ہیں۔ آسیہ مسیح کیس ہو یا جس سے مغرب کے مفادات وابستہ ہوں تو یہ مغرب زدہ طبقہ کسی بھی حد تک جانے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ نام نہاد دانشور، قلم کار، تجزیہ نگار اور اینکر پرسن جنہوں نے میڈیا کو جنس بازار بنا دیا ہے اور صحافت ان کے نزدیک ایک مشن کی بجائے صنعت پرستی اور ڈالر پرستی کا ذریعہ بن چکی ہے۔[664]

پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے لیکن میڈیا نے مغرب کی نقالی میں ناچ گانے کو اپنی منزل سمجھ لیا ہے۔ اور شوبز سے تعلق رکھنے والوں کو ہی اپنا ہیرو بنا لیا ہے۔ اس شعبہ سے تعلق رکھنے والوں کو میڈیا اس انداز سے

---

[662] http://tarjumanulquran.org/publication.detial/173.
Accessed on 29-11-2012.

[663] روزنامہ جنگ، 29 نومبر، 2010ء۔

[664] روزنامہ نوائے وقت، 10 اپریل 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش کرتا ہے کہ دیکھنے والے کو ترغیب ملے کہ وہ بھی انہی کی نقل کریں۔ موجودہ میڈیا ناچنے اور گانے والوں کو آئیڈیل بنا کر پیش کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے اسلامی معاشرت تباہ ہو رہی ہے جو بے حیائی میں جتنا آگے وہ اُتنا ہی بڑا اسٹار بنا کر پیش کیا جاتا ہے ان ناچنے اور گانے والوں کو اتنی اہمیت دی جاتی ہے کہ ٹی وی چینلز کا کوئی خبر نامہ گانے بجانے کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ ریٹنگ بہتر کرنے کے لیے فحش سے فحش ڈانس اور گانے کو چلایا جاتا ہے۔ مسلمانوں کو میڈیا نے اسلامی تعلیمات سے اس قدر دور کر دیا ہے کہ جب لندن میں One Pound Fish گا کر روزی کمانے والے کو میڈیا نے ہیرو بنا کر پیش کیا گیا۔ اور جب اس کے گانے کو ایک مغربی گانے والی کمپنی نے اس انداز سے پیش کیا کہ گانے والا یہ پاکستانی شخص نیم عریاں ناچنے والی گوریوں کے درمیان ناچتے ہوئے گاتے ہوئے دکھائی دیا۔ اس کے عزیز و اقارب کو پاکستان کے میڈیا نے یہ دُعائیں کرتے دکھایا کہ اللہ کرے کہ یہ گانا کرسمس کے موقع پر پہلے نمبر پر آ جائے۔ پاکستانی میڈیا نے ایک پاکستانی کے کارنامہ کے نام پر اس گانے پر گوریوں کے نیم عریاں ڈانس کو بھی خوب چلایا۔[665]

مذکورہ بالا واقعہ سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ پاکستانی میڈیا مغرب کی نقالی کر کے مسلمان نوجوان نسل میں مغربی تہذیب کا زہر گھول رہا ہے۔ میڈیا کسی بھی ریاست کا چوتھا ستون ہوتا ہے لیکن پاکستانی میڈیا نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کرنے کی بجائے ان سرحدوں کو کھوکھلا کر رہا ہے۔

موجودہ دور میں الیکٹرانک میڈیا نے تیزی سے ترقی کی ہے موجودہ دور انٹرنیٹ، کمپیوٹر اور سیٹلائیٹ کا دور ہے۔ دنیا گلوبل ولیج Global Village بن چکی ہے۔[666] جہاں نیوز چینلز پر نیوز اور کرنٹ افیئرز کے پروگرام پیش کیے جاتے ہیں وہاں تفریح کے نام پر بے حیائی، عریانی والے گانے اور فلموں کا تعارف بھی پیش کیا جاتا ہے۔ انٹرنیٹ اور ٹی وی چینلز یہود و نصاریٰ کے ہتھیار ہیں۔ جو گلوبلائزیشن کے نام پر مغربیت پھیلانے میں مصروف ہیں۔

---

[665] روزنامہ جنگ لاہور 24 جنوری 2013ء۔

[666] روزنامہ نوائے وقت، 6 مئی 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میوزیکل کنسرٹس (Musical concerts)

میوزیکل کنسرٹ صرف طالبات کے لیے تھا اور طالبات کی تعداد 10 ہزار کے قریب تھی۔[667] جب شو اختتام پذیر ہوا تو طالبات آٹو گراف لینے کے لیے اٹڈیں تو یہ حادثہ پیش آیا۔[668] اوباش نوجوان طالبات کو کھینچ کر گاڑیوں میں بٹھانا چاہتے تھے اس دوران بعض طالبات کے کپڑے بھی پھٹ گئے۔[669] ذرائع ابلاغ پر اس پہلو سے نظر ڈالنے کی ضرورت ہے کہ وہ بڑی چالاکی سے مچھر چھانتے ہیں اور بڑی کاریگری سے اونٹ نگل جاتے ہیں کسی بھی اخبار یا ٹیلی ویژن چینل نے میوزیکل کنسرٹ کی مذمت نہ کی کیونکہ یہ ادارے اخبارات اور چینلز کو لاکھوں روپے کے اشتہارات دیتے ہیں۔[670] والدین کی طرف سے رات دیر تک اپنی بچیوں کا گانے بجانے کے پروگرامز میں اجازت دینے سے ثقافتی اور تہذیبی تبدیلی کی واضح دلیل ہے۔ نوجوان لڑکیوں کا محبوب گلوکار سے آٹو گراف لینے کے لیے اٹڈ پڑنا وہی روشن خیالی ہے جسے جنرل مشرف نے عام کیا تھا۔ میڈیا نے اس روشن خیالی کی آگ بھڑکانے میں اہم کردار ادا کیا۔ فلمی اداکاروں اور گلوکاروں کو نوجوان کا رول ماڈل بنا کر پیش کیا گیا۔ ٹیلی چینلوں اور اخبارات نے اس جنون کو دینی و اخلاقی پہلو سے زیر بحث لانے کی بجائے یہ رویہ اختیار کیا کہ جیسے یہ چیزیں تہذیب و ثقافت کا حصہ ہیں اور ان پروگرامز کو ہوتا رہنا چاہیے۔

موجودہ دور میں اسلامی معاشرہ ثقافتی انتشار اور اخلاقی انحطاط کے گرداب میں پھنسا ہوا ہے۔ بلا سوچے سمجھے میڈیا میراثی کلچر کا اس قدر حمایتی بن گیا کہ جنوری 2012 میں تعلیمی اداروں میں قابل اعتراض کنسرٹس (گانے بجانے کے پروگرام) پر پابندی کے متعلق پنجاب اسمبلی میں قرارداد کی منظوری کو اس انداز میں آڑے ہاتھوں لیا گیا جیسا کہ کوئی بڑا ظلم ہو گیا ہو۔ قرارداد (ق) لیگ کی سیمل کامران نے پیش

---

[667] روزنامہ نئی بات، لاہور، 10 جنوری 2012ء۔

[668] Daily Dawn,Lahore, 10 January 2012.

[669] روزنامہ آواز، لاہور، 10 جنوری 2012ء۔

[670] http://tarjumanulquran.org/site/publication-detial/173. Accessedon 13-07-2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی مگر اس قرار داد کے منظور ہوتے ہی ٹی وی چینلوں نے ایک شور بپا کر دیا اور قابل اعتراض کنسرٹس پر پابندی کو غیر قانونی اور لوگوں بالخصوص نوجوانوں کے حقوق کے خلاف گردانا۔ آناً فاناً میڈیا کی تنقید نے ایک مہم کا روپ کا اختیار کر لیا۔ سب ایک ہی بولی بول رہے تھے۔ یہ بڑا ظلم ہو گیا۔ 25 جنوری کو قرار داد کی واپسی میں عبرت کا پیغام پوشیدہ ہے۔

افسوس کی بات ہے کہ مسلمانوں کو احساس نہیں کہ اس میڈیا سرکس کے ذریعے عوام کی اخلاقی اقدار کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ شیطانیت کو پھیلایا جا رہا ہے کوئی سوچ سمجھنے کے لیے تیار نہیں۔ کوئی غور و فکر نہیں کرتا۔ ہر چیز کو میڈیا کی آنکھ سے ہی دیکھا جاتا ہے اس کو سنا جاتا ہے اور جو میڈیا کہتا ہے اس کی بولی بولنا شروع کر دی جاتی ہے۔ میڈیا پیسہ کمانے کے چکر میں اندھا ہو گیا ہے۔ میڈیا انٹرٹینمنٹ کے نام پر نیم عریاں ڈانس دکھاتا ہے۔ بے ہودہ گانے، قابل اعتراض اشتہارات اور فیشن شوز کے نام پر فحاشی و عریانی کو عام کر کیا جا ہے۔ فیشن شوز کے ریمپ پر سینکڑوں لوگوں کی موجودگی میں نیم عریاں لباس زیب تن کیے کیٹ واک (Cat walk) کی ترغیب دی جاتی ہے۔[671]

مغرب سے مرعوب ایک محدود طبقہ مسلمانوں کو شرم و حیا سے محروم کرنا چاہتا ہے۔ اور اس مقصد کے لیے میڈیا کا استعمال ہو رہا ہے۔ اسلام کے نام پر بننے والے اسلامی جمہوریہ پاکستان کی بنیادوں کو فحاشی و عریانیت کے ذریعے کھوکھلا کیا جا رہا ہے۔ کمرشل کنسرٹس کے نام پر انتہائی فحش اور بے ہودہ پروگرام پاکستان کے مختلف شہروں میں منعقد کیے جاتے ہیں۔ ان قابل اعتراض کنسرٹس میں تقریباً برہنہ (Topless) خواتین اپنے فن کا مظاہرہ کرتی ہیں۔

پاکستان کے ٹی وی چینلز جو دکھاتے ہیں عوام انہیں حرف آخر سمجھتے ہیں۔ حالانکہ میڈیا اکثر وہ چیزیں پیش کرتا ہے جن کا تعلق ملک و قوم کی بھلائی یا ترقی سے نہیں بلکہ ان کے بزنس سے ہے۔ اس حوالے سے آغا وقار احمد کی مثال دی جا سکتی ہے۔ پانی سے گاڑی چلانے والا جب تک ہیرو تھا۔ انجینئر آغا وقار کہلاتا تھا۔

---

[671] http://jamaat.org/ur/articledetial.php?id=2261 Accessed on 23-10-2012

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن جب ڈاکو ثابت ہوا آغا وقار پٹھان کہلانے لگا۔ آغا وقار کو میڈیا نے ہیرو بنایا اور خود ہی زیرو بنا دیا۔ میڈیا نے ریٹنگ سے مال بنایا اور عوام کو بے وقوف بنایا۔ فحاشی و عریانی پر مبنی ایجنڈے کی پشت پناہی کرنے والے میڈیا چینلز کا اصل مقصد رمال اور مفاد ہے۔ آغا وقار کی طرح ایک عام امریکی شہری نے ایک غبارہ بنایا اور خبر پھیلا دی کہ اس کا چھ سالہ لڑکا غبارے میں بیٹھ کر فضا میں اُڑ گیا ہے۔ ٹی وی چینل سی این این CNN میں تھر تھلی مچ گئی۔ دنیا بھر کا میڈیا "غبارے میں لڑکا" کی سٹوری کی گھنٹوں لائیو کوریج پیش کرتا رہا۔ اربوں ڈالر کی اس میڈیا کوریج کا اختتام ایک بڑے فراڈ پر ہوا۔[672]

مذکورہ بالا واقعات اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ میڈیا ریٹنگ کی دوڑ میں داغدار ہو رہا ہے۔ میڈیا کا دامن داغدار ہے۔ سوات میں کوڑے مارنے سے متعلق جعلی فلم پر تو بغیر تحقیق کیے میڈیا نے ہفتوں آسمان سر پر اُٹھائے رکھا۔ مگر امریکیوں کی طرف سے اسلام مخالف فلم "Innocence of Muslims" بنانے پر اکثر و بیشتر اینکر پرسن خاموش رہے۔ آسیہ مسیح، رمشا کیس، ملالہ کیس اور ہندوؤں کو سندھ سے بے دخل کیے جانیوالی جھوٹی خبروں پر کئی اینکر پر سنز تڑپ اٹھے مگر مغرب کی غلاظت پر انکا خاموش رہنا معنی خیز ہے۔ یہی حال نام نہاد انسانی حقوق کی این جی اوز کا ہے۔ اگر کسی واقعہ کا تعلق اسلام کو بدنام کرنے سے ہو تو میڈیا سوسائٹی اور انسانی حقوق کے علمبرداروں کا ایک گروہ برساتی مینڈکوں کی طرح ٹریں ٹریں کرنے لگتا ہے۔[673]

میڈیا کوریج کا مرکز و محور

میڈیا ہمیشہ اداکاروں اور مغربی فکر کے سیکولر لوگوں کو ریج دیتا ہے۔ مغربی تہذیب و ثقافت کے فروغ کے لیے ایک خاص منصوبے کے تحت پروگرام پیش کئے جاتے ہیں۔ خواتین کو حقوق و فرائض کو منفی انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ مغرب زدہ خواتین کی طرف سے عورت مارچ نکالے جاتے ہیں۔ میڈیا خاص پلاننگ کے تحت ایسی شر پسند خواتین کے نازیبا نعروں کو دکھانے میں مصروف ہوتا ہے۔ مغرب مساواتِ

---

[672] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 7 ستمبر 2012ء۔
[673] روزنامہ جنگ لاہور، 17 ستمبر، 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرد و زن کا نعرہ بلند کرتے ہوئے عورت کو اس کے اس کے اصل مقام اور حیثیت سے گرا دیتا ہے۔ جبکہ قرآن کریم مردوں اور عورتوں کو بلا امتیاز مغفرت اور اجر عظیم کی بشارتیں دیتا ہے۔[674]

کوئی اداکار، گلوکار یا شوبز سے تعلق رکھنے والا کوئی فرد پاکستان میں فوت ہو جائے تو پاکستان میں چینلز چن چن کر ان کے ناچ گانے دکھانا شروع کر دیتے ہیں۔ فلمی گانے بھی ایسے چلائے جاتے ہیں جن میں بیہودگی زیادہ ہو۔ میڈیا مغرب اور مغربی معاشرے کی بھرپور نقالی کرتا ہے۔ یورپ میں عورت پہلے گھر سے باہر آئی پھر اس نے گھٹنوں تک ٹانگیں اور کندھوں تک بازو ننگے کر لیے۔ اس کے بعد گریبان اتنا پھیلا دیا کہ سب کچھ نظر آنے لگا۔ سڑکوں، پارکوں اور کلبوں میں کھلم کھلا بوس و کنار کے مناظر نظر آنے لگے۔[675]

میڈیا شر پسندوں کی دلجوئی کے لیے اپنی ساری ٹرانسمیشن مغربی فکر و تہذیب کے پرچار کی نذر کر دیتا ہے جو کہ انتہائی باعث شرم امر ہے۔ سابق وائس چانسلر پنجاب یورسٹی ڈاکٹر مجاہد کامران کے مطابق امریکہ پاکستان کے میڈیا کو رشوت دیتا ہے اور ٹی وی پر تجزیہ کرنے والے افراد کے مفادات مغرب سے وابستہ ہیں۔[676] ڈاکٹر مجاہد کامران کا میڈیا کے بارے تاثر حقیقت پر مبنی ہے کسی اداکار کی موت واقع ہو تو میڈیا آسمان سر پر اٹھالیتا ہے۔ اداکاروں کو ہیرو بنا کر پیش کرنے والا میڈیا برما میں مسلمانوں کے قتل و غارت پر بھی کچھ نہ دیکھائے گا۔ بین الاقوامی میڈیا نے تو مسلمانوں کی قتل و غارت پر خاموش رہتا ہے مگر پاکستان کے میڈیا میں اس موضوع پر خاموشی حیران کن ہے۔ ریٹنگ اور پیسہ کے لالچ نے میڈیا کے معیار کو گرا دیا ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل (Amnesty International) نے برما میں مسلمانوں کے قتل عام پر آواز بلند کی۔[677] سوشل میڈیا پر برما میں مسلمانوں پر ہونے والے ظلم و ستم سے متعلقہ تصویریں رونگٹے کھڑے کر دینے والی ہیں۔ حیرت انگیز بات ہے کہ راجیش کھنہ اور امریکہ کے فلمی شو میں فائرنگ سے ہلاک ہونے

---

674 سمیع الحق، مولانا، اسلام اور عصر حاضر، دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، پشاور، 1976ء، ص 9۔

675 ڈاکٹر غلام جیلانی برق، اسلام اور عصر رواں، شیخ غلام علی پرنٹرز، لاہور، س۔ن، ص 53۔

676 روزنامہ نوائے وقت لاہور، 7 ستمبر 2012ء۔

677 روزنامہ جنگ لاہور، 23 جولائی، 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے امریکیوں پر مخصوص پروگرامز پیش کرنیوالا میڈیا برما میں ہزاروں مسلمان بچوں اور عورتوں کے قتل عام پر مکمل طور پر خاموش ہے۔[678]

میڈیا کا مرکز و محور اداکار اور کرکٹرز ہوتے ہیں جبکہ اسلامی سکالرز کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ عوام کے اندر مقبول پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کو اسلام کے خلاف پروپیگنڈا کے لیے خریدا جاتا ہے۔ مدارس اور ان کے علماء کرام کو پسماندہ تہذیب کا نشان قرار دیا جاتا ہے اور میڈیا لوگوں کے ذہن میں یہ بات انڈیلنے کی کوشش کرتا ہے کہ ترقی کی راہ میں رکاوٹ یہی علماء کرام ہیں۔[679] کرکٹر شعیب ملک اور ثانیہ مرزا کی شادی کی خبر آئی تو الیکٹرانک میڈیا نے پوری قوم کو ایک ہیجان میں مبتلا کر دیا۔ ٹی وی کیمرے ان کے گھروں اور خوابگاہوں میں گھس گئے۔ میڈیا لحہ بہ لحہ شعیب ملک کے گھر کے اندر کی فلم مسلسل چلا رہا تھا۔ ان ٹی وی کیمروں نے تو ہوٹل کے کمرے اور حتیٰ کہ باتھ روم کی ویڈیوز جاری کر دیں جہاں شعیب ملک اور ثانیہ مرزا کو ٹھہرنا تھا۔ ان دنوں میں پاکستان کی بڑی سے بڑی خبر اور کسی بھی واقعہ کی میڈیا میں شعیب ثانیہ اسٹوری سے زیادہ اہم نہیں تھی۔ اسی دوران بین الاقوامی شہرت کے حامل مفکر اور اسلامک اسکالر ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی وفات بھی ہوئی۔ مگر اس خبر کو الیکٹرانک میڈیا نے شعیب ثانیہ شادی کی وجہ سے اہمیت دینا گوارا نہ کیا جس کوریج کے وہ مستحق تھے۔ بلاشبہ اسکالرز روز روز پیدا نہیں ہوتے۔ الیکٹرانک میڈیا پر ایک ہی سین بار بار دکھایا گیا۔ کبھی ثانیہ شعیب کے بارے میں خوشی کی خبریں دی گئیں تو کبھی ایسے اسکینڈل پیش کیے گئے کہ جیسے میڈیا شادی رکوانے کو کوشش کر رہا ہے۔ شعیب ملک کی غیر ملکی عورتوں کے ساتھ قابل اعتراض تصاویر دکھائی گئیں۔ ثانیہ مرزا نے میڈیا کے پروپیگنڈا کے باوجود شادی کر لی۔ شعیب ثانیہ شادی کے میڈیا سرکس سے لیڈی ڈیانا کے واقعہ کی یاد تازہ ہو گئی۔

مغربی میڈیا سے تعلق رکھنے والے کیمرہ مین Paparazzi سے بھاگتے ہوئے برطانیہ کی لیڈی ڈیانا اور اس کے دوست ڈوڈی الفائد کو 1997 میں فرانس میں ٹریفک حادثہ کا سامنا کرنا پڑا۔ جس نے دونوں کی جان

---

[678] روزنامہ جنگ لاہور، 23 جولائی، 2012ء۔

[679] ابن الحسن عباسی، ماہنامہ وفاق المدارس ملتان، وفاق المدارس العربیہ پاکستان اکتوبر 2009، ص 3۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لے لی۔[680] اس وقت اس قسم کی میڈیا کوریج کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا گیا اور نئے اصول وضع کیے گئے۔ پاکستان میں میڈیا کی سنسنی اور بے جا Repitition کو روکنے کے لیے حدود متعین کرنے کی ضرورت ہے۔ پاکستان کے ٹی وی چینلز نے پاکستانی جیل میں قید سزا یافتہ ایک بھارتی جاسوس کشمیر سنگھ کی رہائی کی خبر کو اس انداز میں پیش کیا کہ جیسے وہ بہت بڑا ہیرو ہے تقریباً دو روز تک کشمیر سنگھ ٹی وی اسکرینز پر چھایا رہا۔ گھنٹوں تک اس کی جیل سے نکلتے ہوئے فلم دکھائی جاتی رہی۔ انڈیا میں موجود اس کے گھر والوں کے انٹرویوز دکھائے گئے۔[681]

میڈیا کی دنیا شرمناک کہانیوں سے بھری پڑی ہے۔ زیادہ تر میڈیا کی قلم اور زبان سولڈ "Sold" ہے۔ ظاہری اور خفیہ ہاتھوں سے ان کو پیسے ہی نہیں گاڑیاں، پلاٹ اور دیگر پر تعیش مراعات بھی حاصل ہو جاتی ہیں۔ بدنام صحافیوں کے ٹی وی شوز اور کالموں کا بائیکاٹ نہیں کیا جاتا۔ صحافیوں کی یہ قسم میڈیا کی دنیا میں گیم چینج (Game Change) کرنے میں مہارت رکھتی ہے۔[682]

میڈیا بلیک آؤٹ (Media Blackout)

اسلام پسند صحافیوں اور شخصیات کا میڈیا بلیک آؤٹ کر دیا جاتا ہے۔ انصار عباسی صاحب ایک سنئیر تجزیہ نگار اور کالم نگار ہیں وہ جس اخبار کے لیے لکھتے تھے انہوں نے ان کا کالم بلیش نہیں کیا ان کا یہ کالم ویب سائٹ www.search.tv پر ڈال دیا گیا۔ میڈیا نے خود ہی میڈیا کی آزادی پر حملہ کر دیا میڈیا مالکان اور کیبل آپریٹرز نے فیصلہ کیا کہ انصار عباسی یا کسی دوسرے اینکر پرسن کو بے حیائی، انڈین اور مغربی کلچر کے خلاف بات نہیں کرنے دی جائے گی۔ سپریم کورٹ میں فحاشی و عریانیت اور غیر قانونی انڈین چینلز کے خلاف کیس کا مکمل بلیک آؤٹ کیا جائے گا۔ پاکستان براڈ کاسٹنگ ایسوسی ایشن نے ابھی اپنی غلط کاریوں کو چھپانے کے لیے کیبل آپریٹرز کے سامنے سر جھکا دیا۔ فحاشی و عریانی اور غیر قانونی انڈین چینلز کے علمبرداروں نے میڈیا پر حق کی آواز کو خاموش کرنے کے لیے خوب بندوبست کیا مگر اس سب کے

---

[680] روزنامہ جنگ لاہور، 26 اپریل، 2010ء۔
[681] روزنامہ جنگ لاہور، 26 اپریل، 2010ء۔
[682] طیبہ ضیاء، ماہنامہ البرہان لاہور، مارچ 2012ء، ص 33۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باوجود سوشل میڈیا نے ساری سازش عوام کے سامنے کھول کر رکھ دی۔[683]

محترم انصار عباسی نے مغربی کلچر کے فروغ کے خلاف کالموں کی اشاعت کے بعد ان کے اپنے اخبار نے ان کالم کو شائع نہ کیا۔Mainstream Media میں اس موضوع پر موت کی سی خاموشی چھائی رہی کیبل آپریٹروں نے صاف صاف کہہ دیا کہ وہ کسی صورت غیر قانونی انڈین چینلوں کو بند نہیں کریں گے جس کو پیمرا کی مکمل حمایت حاصل ہے۔ میڈیا مالکان کے اہم رہنماؤں کے اپنے چینل انڈین گانوں اور فلموں سے چلتے ہیں۔ اسی لیے سچ ٹی وی اور کراچی سے امت اور جسارت اخبار کے سوا کسی نمایاں اخبار یا ٹی وی چینل نے صحافت کی آزادی پر مارے جانے والے شب خون پر کوئی توجہ نہ دی۔ میڈیا مالکان اور کیبل آپریٹروں کی بجائے اگر یہ حملہ کسی اور جانب سے ہوتا تو پاکستان کا میڈیا آسمان سر پر اٹھالیتا۔[684]

جو اینکر پرسن فحاشی و عریانیت کے خلاف لکھے یا بات کرے یا اسلامی سزاؤں کی بات کرے یا کسی دوسرے موضوع پر اسلامی نکتہ نظر بیان کو کوشش کرے یا میڈیا کے منفی کردار پر اعتراض کرے اس کو میڈیا کے اندر سے کو سا جاتا ہے۔ اس کا مذاق اُڑانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اُسے دقیانوسی اور طالبان جیسے القابات سے نوازا جاتا ہے۔ اس کی مثال موجودہ مثال معروف کالم نگار اور تجزیہ نگار انصار عباسی ہیں۔ جن کو فحاشی و عریانی کے خلاف لکھنے پر نہ صرف کیبل آپریٹروں نے دھمکیاں دیں بلکہ میڈیا انتظامیہ کی طرف سے بھی دباؤ کا سامنا کرنا پڑا۔[685] ملک کی نظریاتی اساس کو نشانہ بنانا میڈیا کا وطیرہ بن چکا ہے۔ کئی نامی گرامی صحافی، کالم نگار اور اینکر پرسن اپنے مخصوص ایجنڈے کی تکمیل پر کاربند ہیں۔ یہ اپنے یک طرفہ تجزیوں اور تبصروں کے ذریعے جس کو چاہتے ہیں آسمان پر پہنچادیتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں زمین کی اتھاہ گہرائیوں میں گرادیتے ہیں۔ ٹی وی چینلز کے کئی اینکر پرسن اپنی ریٹنگ اور چینلز کمرشل ویلیو کو بڑھانے کے لیے حالات و واقعات کا ایک ہی پہلو جو ان کے ایجنڈے کے مطابق ہوتا ہے سامنے

---

[683] http://www.bashaoorpakistan.com/urdu/ansar-abbasis-unpublished-article-media Accessed on 02-10-2012

[684] http:// tarjumanulquran.org/site/publication-detial/273. Accessed on 21-01-2012

[685] روزنامہ جنگ لاہور، 14 مئی، 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لاتے ہیں۔ یہ صورتحال یقیناً لمحہ فکریہ ہے میڈیا میں اخلاقی اقدار اور ملک کی نظریاتی اساس کے معاملات میں بے حسی کا انداز آہستہ آہستہ بڑھتا جا رہا ہے۔

رینڈ کارپوریشن رپورٹ

رینڈ کارپوریشن (Rand Corporation) جو کہ امریکی تھنک ٹینک ہے جس نے اپنی سفارشات میں کہا ہے کہ وہ افراد جو اسلام کو مذہب نہیں دین سمجھتے ہیں وہ بنیاد پرست (Fundamentalist) ہیں اور وہ مغرب کے اولین دشمن ہیں۔ ایسے لوگوں کو ہر صورت میں ختم کر دینا چاہیے۔ مذکورہ تھنک ٹینک (Think Tank) کہتا ہے کہ اسلام کی جدید تعبیر کرنے والے ماڈرنسٹ علماء کو پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا تک بھرپور رسائی دی جائے۔[686]

مخلوط تعلیم (Co-Education)

مسلمانوں کے زوال کے بعد برطانیہ نے مسلمان ممالک میں اسکولوں اور کالجوں کا ایسا جال پھیلا دیا جن کی بنیاد برطانوی نظام تعلیم تھا۔ برطانوی نظام تعلیم کا ایک تخریبی پہلو مخلوط تعلیم (Co-Education) ہے۔ یعنی لڑکوں اور لڑکیوں کو کلاس میں ایک ساتھ پڑھایا جانا۔ مخلوط تعلیم کی ابتداء 1900 کے دلائل میں ہوئی اور 1950 کی دہائی میں تحریک نسواں (feminists) نے اس طرز تعلیم کو وسیع پیمانے پر پھیلا دیا۔ تحریک نسواں کے علمبرداروں کی معنوی اولاد یعنی این جی اوز دور جدید میں اس بیڑے کو اُٹھایا ہوا ہے۔ لڑکوں اور لڑکیوں کا ایک کلاس میں جمع ہونا نفسیاتی اور حیاتیاتی (Biological) لحاظ سے تباہ کن ہے۔ امریکی مفکر اور سوشل سائنسدان جارج گلڈر اپنی کتاب (Men and Marriage) میں لکھتا ہے کہ مخلوط تعلیم (Co-education) میں لڑکے اور لڑکیاں جلدی بالغ ہو جاتے ہیں۔ بلوغت کے وقت لڑکوں میں مردانہ ہارمون (Tosterone) اور لڑکیوں میں زنانہ ہارمون (Progesterone) عام حالات سے بیس گنا زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ اسکولوں اور کالجوں میں جہاں مخلوط تعلیم ہے وہاں معاشقے، پسند کی شادیاں

---

[686] http://www.Tanzeem.org.
Accessed 09-02-2012

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Love Marriage)اور گھر سے بھاگنے کے واقعات اسی مخلوط تعلیم(Co-education) کا نتیجہ ہیں۔[687] مذکورہ بالا دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ مخلوط تعلیم(Co-education)ایک غیر فطری طرز تعلیم ہے۔ جو اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ بقول شاعر:

جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازاں
کہتے ہیں اسی علم کو ارباب ہنر موت

وزات انسداد منشیات کے پلاننگ اینڈ مانیٹرنگ یونٹ کی رپورٹ کے مطابق مختلف شہروں میں کیے گئے سروے کے مطابق منشیات کا سب سے زیادہ استعمال تعلیم یافتہ خواتین میں ہو رہا ہے۔ منشیات کی عادی 27 فیصد خواتین کالج اور یونیورسٹی کی تعلیم یافتہ ہیں۔[688] جامعات اور دوسرے تعلیمی اداروں کے گرد و پیش میں پھیلے شیشہ کیفیز نے نہایت تیزی سے نوجوان نسل کو اپنی لپیٹ میں لینا شروع کر دیا ہے۔ امیر گھرانوں کے لڑکوں اور لڑکیوں میں کیفیز میں جانا ایک سٹیٹس سمبل اور فیشن بن چکا ہے۔ شام کی اوقات میں ان کیفیز میں شیشہ پینے کے باقاعدہ مقابلے بھی کرائے جاتے ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق لاہور میں 300 کے لگ بھگ کیفے سرگرم اور نوجوان نسل کی رگوں میں زہر اُتارنے میں مصروف ہیں۔[689]

نائن الیون کے بعد نظریاتی جنگ

9/11 کے بعد امریکہ کی نظریاتی جنگ کا اثر دو قسم کا ہے۔ ایک طرف مسلمان عورت کو حجاب و پردہ سے آزاد کر کے بے حیائی کی ترغیب دی جا رہی ہے جبکہ دوسری طرف مغربی خواتین قرآن مجید اسلام کا مطالعہ کر کے اسلامی طرز زندگی کو اپنا رہی ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق بھارت کی ریاست کرناٹک کے کالج میں طالبات کے برقع پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ انڈیا میں مغرب کی ہمسری کرنے کے شوق میں

---

[687] پروفیسر ڈاکٹر مشتاق گوہر، مخلوط تعلیم کا زہر، ص 21۔
[688] روزنامہ ایکسپریس لاہور، 17 ستمبر 2012ء۔
[689] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 27 جون 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی شعائر کو پامال کرنے کے عمل کا آغاز ہو چکا ہے۔[690]

مسلمان عورت مغرب کا ہدف ہے۔ کیونکہ ایک باکردار مسلمان عورت اسلامی تہذیب و فکر کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اسلامی اسکالر ڈاکٹر عبد الصبور لکھتے ہیں:

> The enmity that faces Islam by all methods and places, military and cultural, is evident, particularly in the field of woman`s issues. The position of the Muslim woman and family has been targeted by western discourse for more than a hundred years. Sometimes the confrontation calms down or the battle field or the mean is changed, however, the war remains kindled. [691]

مذکورہ عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی عورت اور خاندان کو کئی سال سے ٹارگٹ کیا جا رہا ہے۔ ٹارگٹ کرنے کے ذرائع مختلف اوقات میں ضرورت کے تبدیل ہوتے رہے ہیں۔ موجودہ دور میں تحریک نسواں کی صورت میں مسلمان خواتین کو چادر اور چار دیواری سے باہر نکال کر ان کے وقار کو مجروح کیا جا رہا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق لاہور کے 136 ہوٹل اور گیسٹ ہاؤسز فحاشی کے اڈے بن چکے ہیں۔ ان ہوٹلوں میں عورتوں کی تجارت اور منشیات فروشی عام ہے۔ ستم کی بات یہ ہے کہ منشیات و عورت فروشی کے پیچھے مغرب زدہ گورنمنٹ کی سیسہ پلائی دیوار کھڑی ہے۔ لاہور میں ایک بازار حسن تھا جو پھیلتا جا رہا ہے۔[692] جب 2003 میں حسینہ عالم (Miss World) کے مقابلے کے موقع پر مختصر لباس میں ملبوس حسینہ افغانستان (Miss Afghanistan) سماد زئی کو آزادی، نسواں کی طرف سے ایک عظیم الشان قدم قرار دیا گیا۔ سماد زئی کو حقوق نسواں کی فتح کی علامت کے طور پر مخصوص انعام بھی پیش کیا گیا۔ بے تحاشہ شراب نوشی، آزادانہ تعلقات اور نشہ ادویات کا استعمال جیسی لعنتیں مغربی تہذیب کے

---

[690] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 30 اپریل 2012ء۔

[691] http://www.nazmay.com/601/muslim-women-andhtewestern-Agenda
Accessed on 17-03-2012.

[692] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 7 اپریل 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجزائے ترکیبی ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حسن کا معیار سکرٹ کی لمبائی اور چھاتی کے مصنوعی ابھار ہیں یا کردار اور ذہانت ہیں۔ اسلام میں عزت کا معیار حسن، جنس، دولت نہیں بلکہ کردار اور تقویٰ ہے۔

برطانیہ کے سابق سیکرٹری خارجہ جیک سٹرا کا کہنا ہے کہ نقاب باہمی تعلقات کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ اگر ایسی ہی بات ہے تو پھر موبائل فون، ای میل اور فیکس کو بھی استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ جب ریڈیو پر سامع کو بولنے والا چہرہ نظر نہیں آتا تو وہ ریڈیو بند کیوں نہیں کر دیتا۔ ایک سروے (گھریلو تشدد کے قومی ہاٹ لائن سروے) کے مطابق 4 لاکھ امریکی خواتین، اوسطاً 12 ماہ کے مدت کے دوران اپنے ساتھی مردوں کی طرف سے مار پیٹ کا نشانہ بنتی ہیں۔ روزانہ تین سے زائد عورتیں اپنے بوائے فرینڈز اور شوہروں کے ہاتھوں ہلاک ہو جاتی ہیں۔[693]

یہ ایک حقیقت ہے کہ عورتوں کی طرف سے احتجاج کے باوجود مغرب میں مرد خود کو عورتوں پر برتر سمجھتے ہیں۔ مغرب میں عورتوں کو ابھی تک ایک جنسی چیز سمجھا جاتا ہے۔ جن کی کشش براہ راست ان کی ظاہری حالت سے عیاں ہوتی ہے۔ دوسری جنگ عظیم (World War II) کے بعد مغربی استعمار بظاہر مسلم ممالک سے نکل گیا لیکن اپنے تہذیبی، تعلیمی سیاسی اور معاشی تسلط کو مغرب نے قائم رکھا۔ مغرب کا رویہ مسلمانوں کے مذہب، تاریخ، ثقافت اور تاریخ کے متعلق مخاصمانہ ہے۔ مغرب علمی تنقید کی حدود سے تجاوز کر جاتا ہے اور مسلمانوں کو Black Paint کرنے کو کوشش میں مصروف ہے۔[694]

پاکستان پر ثقافتی یلغار مضبوط ہتھیار ثابت ہوا ہے۔ پاکستان کے بعض مخصوص میڈیا ہاؤسز، صحافیوں، دانشوروں اور لکھاریوں میں بھارت مخالف جذبات میں کمی واقع ہوئی ہے۔ بھارتی خفیہ ایجنسی را نے اپنی ٹاپ سیکرٹ (Top Secret) رپورٹ میں انکشاف ہوا ہے کہ بھارتی فلمسازوں، فنکاروں، دانشوروں اور صحافیوں کے علاوہ مختلف مذاہب کے گروپس نے پاکستان میں اپنے دوروں کے دوران فلمی، ثقافتی،

---

[693] ماہنامہ وفاق المدارس ملتان، جلد نمبر 6، شمارہ نمبر 8، اگست، 2009ء، ص 44۔

[694] ماہنامہ عالمی ترجمان القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، فروری 2012ء، ص 35۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور صحافی حلقوں میں بھارت نواز لابی قائم کرنے میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔[695] مذکورہ رپورٹ سے واضح ہو جاتا ہے کہ طاغوت ایک طرف مسلمانوں پر ظلم کے پہاڑ توڑ رہا ہے تو دوسری طرف میڈیا کے زور پر مسلمانوں کے ایمان پر حملہ آور ہے۔

روشن خیال ایجنڈے کی وجہ سے سماجی نظام میں پردے اور عزت و عصمت کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ سماجی سطح پر یہ ایجنڈا کم از کم آدھی دنیا پر مسلط ہو چکا ہے۔ مسلمان ملکوں کا ایلیٹ (Elite) طبقہ بے پردگی ،فحاشی، عریانی اور آزاد جنس پرستی کے رنگ میں رنگا جا چکا ہے۔ مغربی معاشرے میں ماں باپ کو بڑھاپے میں اولڈ ہاؤس(Old House) میں چھوڑ دیا جاتا ہے ۔ مغرب میں طوائفانہ زندگی (Prostitution) کو قابل احترام پیشہ قرار دیا جا رہا ہے۔ ہم جنسی پرستی چاہے دو مردوں کے درمیان ہو (gays) یا دو عورتوں کا درمیان(Lesbians) ہو کو مسلم ممالک میں سرایت کرنا امریکی ایجنڈے میں سر فہرست ہے۔ امریکہ کے اس عالمی ایجنڈے کو سوشل انجنیئرنگ(Socail Engineering) کا نام دیا گیا ہے۔ سوشل انجنیئرنگ پروگرام کے ذریعے مغرب عورت کو مرد کے ساتھ مساوات کا نعرہ دیکر خاندانی نظام میں دراڑ پیدا کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ مغرب پوری قوت کے ساتھ اپنے مادر پدر آزاد تہذیبی نظام کو روشن خیالی کے لیبل سے پوری دنیا پر لاگو کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ اسی لیے سابق امریکی صدر بش نے کہا تھا کہ امریکہ دنیا کو جدید(Modernize) کرنا چاہتا ہے۔[696]

فیشن شوز اور کیٹ واکس

فیشن شوز اور کیٹ واکس (Cat Walk) کے نام پر عریانیت اور بے حیائی کا دھندا کھلے عام پاکستان میں کیا جا رہا ہے۔ کراچی کے ایک ہوٹل میں فیشن شو منعقد کیا گیا تقریباً تمام ٹی وی چینلز نے روزانہ کی بنیاد پر کوریج دی۔ بعض اخبارات نے اس فیشن شو میں شرکت کرنے والی ماڈلز کی نیم عریاں تصاویر بھی شائع

---

[695] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 25 نومبر 2012ء۔

[696] http://www.Tanzeem.org.
Accessed 09-02-2012

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیں۔[697] ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت نئی نسل کو اسلامی اقدار سے بیزار کیا جارہا ہے۔ نئی نسل کو ایسے مغربی رنگ میں رنگنے کی کوشش کی جارہی ہے کہ مغربی معاشرے کی طرح جانوروں کی سی مادر پدر آزاد زندگی کو رواج دیا جارہا ہے۔ وہ زندگی جس میں حرامی بچوں کی پیدائش ایسا معمول بن جائے کہ ان بچوں کو اپنے باپ کا علم نہ ہو اور ان کی ماؤں کو بچے کا باپ کا علم نہ ہو۔ وہ زندگی جس میں بغیر شادی کے مرد اور عورت کا ساتھ رہنا رواج بن جائے۔ وہ زندگی جس میں ہم جنس پرستی یعنی عورت کا عورت (lesbian) اور مرد کا مرد (gays) کیساتھ جنسی تعلق بنیادی حق کے طور پر تسلیم کیا جائے۔ پاکستان میں ایک مخصوص طبقہ ایسی جانوروں والی زندگی کو ترقی گردانتا ہے۔ ایک ایسا طبقہ بھی موجود ہے۔ جو فحاشی کے خلاف آواز اٹھانے والوں کو مذاق اُڑاتا ہے۔[698] عائشہ نصرت انڈیا کے شہر دہلی میں رہائش پذیر ہے۔ 23 سال اس خاتون کی عمر ہے۔ اس خاتون نے انسانی حقوق میں ایم اے اور نفسیات میں گریجویشن کیا ہوا ہے۔ عائشہ نصرت نے کچھ عرصہ قبل اپنی مرضی سے پردہ کرنا شروع کر دیا۔ پردہ کے حوالے سے ان کا ایک آرٹیکل 13 جولائی 2012 کو نیویارک ٹائمز (New York Times) میں شائع ہوا۔ عمران ظہور نے اس آرٹیکل کا ترجمہ کر کے ماہنامہ ترجمان القرآن میں شائع کیا۔ اس آرٹیکل کا عنوان "پردہ قید نہیں "آزادی ہے۔ عائشہ نصرت لکھتی ہیں کہ وہ ایک عورت کی حیثیت سے واضح کر دینا چاہتی ہیں کہ پردہ ان کے لیے سب سے زیادہ آزادی دلانے کا تجربہ ثابت ہوا ہے۔ فیھ فاؤنڈیشن (Faith Foundation) میں بطور فیتھز ایکٹ فیلو کام کرنے سے مختلف مذاہب کے بارے میں ان کے فہم میں اضافہ ہوا۔

مختلف بین المذاہب سرگرمیوں میں حصہ لینے سے اس کے اپنے مذہب کے ذاتی فہم میں اضافہ ہوا۔ اسطرح وہ سلطنت حجاب میں داخل ہوئی۔ دنیا بھر میں میڈیا پردہ کرنے والی خواتین کو مظلوم بنا کر پیش کرنے کو ترجیح دیتا ہے اور تاثر دیا جاتا ہے کہ پردہ ان خواتین پر زن بیزار ملاؤں کی طرف سے زبردستی مسلط کیا گیا ہے۔ جو انہیں گرمی سے بے حال کرنے والے کپڑوں میں زبردستی قید کر دیتے ہیں۔ وہ مزید لکھتی

---

[697] روزنامہ جنگ لاہور، 24 اکتوبر 2012ء۔

[698] روزنامہ جنگ لاہور، 24 اکتوبر 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ وہ آج کے بعد ایک ایسے معاشرے میں پردہ دار خاتون یا حجابی ہے جہاں بے پردہ رہنا پسند کیا جاتا ہے۔ وہ کسی عورت کی اہمیت کو اس کے ظاہری حسن اور لباس سے ماپنے کو مسترد کرتی ہیں۔ عورت کا حجاب اختیار کرنا عورت کی جانب سے اس کی منفرد نسائیت اور حقوق کا جارحانہ اظہار ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ حجاب بنیادی طور پر روحانیت کا اظہار ہے۔ حجاب در اصل ایک مومن عورت کی شخصیت کی توسیع اور شناخت ہے۔ جو اُسے ابھارتا ہے کہ وہ اس غلط تصور کو چیلنج کرے کہ مسلمان عورت میں بہادری، دانش اور استقامت کی کمی ہے۔[699]

2009ء سے پردہ سکرین سے غائب رہنے کے بعد سابق فرانسیسی گلوکارہ حجاب اُوڑھ کر جب ایک ٹیلی ویژن چینل کے ذریعے منظر عام پر آئی تو اس کے غیر مسلم مداح اُسے اسلامی حجاب دیکھ کر حیران و پریشان ہو گئے۔ ایک انٹرویو میں اُس نے کہا کہ وہ مسلمان ہونے کے بعد بہت خوش ہے۔ اُس نے قرآن مجید پڑھ کر اور سمجھ کر اسلام قبول کیا ہے اور پردہ کرنا شرعی حکم ہے۔[700]

برطانیہ میں مغربی تہذیب کی دلدادہ خاتون ہیتر میتھوز (Heather Mattews) نے اسلام قبول کر لیا۔ برطانوی نو مسلم خاتون نے کہا کہ حجاب سے خواتین کے وقار میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس نو مسلم خاتون کا کہنا ہے کہ اسلام نے اُسے ایسی محبت اور خوشی عطا کی ہے جو اُس نے اپنے پرانے کھوکھلے پرانے طرز زندگی میں کبھی نہیں پائی۔

Heather Mattews کہتی ہے:

> I thought I needed to act and dress in a certain way to feel good about myself. I see girls now and think about what image they are portraying to other people, especially men 'It is about self-respect. If you dress and act in a certain way, rightly or wrongly, you'll be

---

[699] عائشہ نصرت، مترجم عمران ظہور غازی، پردہ قید نہیں آزادی ہے، ماہنامہ عالمی ترجمان القرآن، ادارہ ترجمان القران، اکتوبر 2012ء، ص 2۔

[700] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 2 اکتوبر 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

> treated in a certain way'Islam has taught me about real love, not false passion and lust. I can even see the logic in arranged marriage. The photographs of the 'old her' taken on that trip show all that is wrong with Western images of beauty. [701]

عورت کو ذریعہ تشہیر بنانا اس کے وقار کے سراسر منافی ہے۔ آج کی عورت کو سربازار شمع بنا کر لا کھڑا کرنا مغربی ایجنڈا ہے۔ اس مغربی ایجنڈے کو پروان چڑھانے کے لیے میڈیا کو سب سے مضبوط ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے۔ باطل اس ایجنڈے میں اس قدر کامیابی حاصل کر چکا ہے۔ کہ ایک طرف مسلم عورت کو ادنیٰ سے ادنیٰ تشہیری مقصد کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔ اور دوسری طرف ایک حاض منصوبہ بندی کے تحت مسلمانوں کی نسل نو اور طالبات کو ان کے وقار سے غافل کر کے بے حس کر دیا گیا ہے۔ 8 مارچ کو عالمی سطح پر یوم خواتین (World Women day) منایا جاتا ہے۔ یوم خواتین کے موقع پر ناظمہ اعلیٰ اسلامی جمعیت طالبات پاکستان عائشہ جبیں نے کہا کہ مادہ پرستی کی مغربی دنیا اس حقیقت کو جان چکی ہے کہ جب تک مسلم معاشرے کے گھروں میں گھس کر نقب نہ لگائی جائے اور تعلیمی اداروں میں موجود طالبات کی فکر گمراہ نہ کیا جائے تو نیو ورلڈ آرڈر (New Word Order) کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام ہی وہ دین ہے جس نے عورت کے تحفظ کو یقینی بنا یا ہے ۔ مغربی تہذیب (Western Civilization) دھوکہ دہی اور فریب کے سوا کچھ نہیں۔ [702]

موبائل کے تہذیبی اثرات

موبائل ٹیکنالوجی نے آج کے انسانوں میں ایک ہلچل مچادی ہے۔ دن رات پر لمحہ نوجوان نسل اگر پاگل نہیں ہوئی تو اپنے ہوش و حواس میں بھی نہیں ہے۔ گھروں، دفتروں، سڑکوں، سکولوں اور کالجوں یہاں

---

701 https://riwayatrasul.blogspot.com/2013/02/heather-mattews-party-girl-who-embrace.html
Accessed 6 September 2023

702 Jamiattalibat.org/pages/home.php.
Accessed on 02-02-2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک کہ مساجد میں نماز کے دوران بھی شاید کوئی نماز ایسی ہو جس میں کسی نمازی کی جیب سے بے ہنگم میوزک کی آواز نہ آئے۔ موبائل فون کی ایجاد سے نوجوان نسل مادر پدر آزاد ہو گئی ہے۔ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے رابطوں نے خاندانی روایات کو کچل دیا ہے۔ بے حیائی اور بے شرمی میں اس جدید ٹیکنالوجی نے انتہائی خطرناک کردار ادا کیا ہے۔ مارکیٹ میں اس طرح کے ایس ایم ایس تیار کیے جاتے ہیں۔ جس کی اخلاقی حالت اتنی گری ہوئی ہوتی ہے انہیں زبان پر لانے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ستم کی بات یہ ہے کہ معصوم بچے بھی موبائل ٹیکنالوجی کے خوفناک اثرات کا شکار ہو چکے ہیں۔ موبائل کمپنیوں نے ایسے ایسے پیکیجز نکالے ہیں کہ نوجوان ساری رات موبائل کو کانوں سے لگائے گزار دیتے ہیں۔

یونیورسٹی اور کالج کے ہوٹلوں میں رات کے وقت نوجوان طالب علم کتابیں پڑھنے کی بجائے موبائل سے اس طرح چمٹے ہوتے ہیں۔ جیسے نشہ کر رہے ہوں۔ اردگرد کی دنیا سے بے پردہ یہ نوجوان موبائل مافیا کا زہر اپنے وجود میں آہستہ آہستہ گھول کر اپنی شخصیت اور قیمتی وقت کھو رہے ہیں۔ خاص موقعوں پر ایس ایم ایس بھیجنے کا رواج پیدا ہو گیا ہے۔ اس پر اربوں روپے خرچ ہو رہے ہیں اور اخلاقی بدحالی کے ساتھ ساتھ معاشی استحصال بھی جاری ہے۔ موبائل فوبیا کا عالم یہ ہے کہ بازار سے دو سو روپے کی کتاب خریدنا تو مشکل ہے البتہ چالیس ہزار روپے کا نیا موبائل ہنسی خوشی خرید لیا جاتا ہے موبائل انسان کا دوست ہے یا دشمن۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ موبائل پر کی جانیوالی ہر بات، ہر راز کسی نہ کسی موبائل کمپنی کے دفتر میں ریکارڈ کیا جاتا ہے۔ موبائل پر گفتگو پرائیوٹ نہیں ہے۔[703]

مذکورہ بحث سے نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ موبائل ماچس کی اُس تیلی کی طرح ہے جسے اگر سوچ سمجھ کر استعمال کیا جائے تو وہ روشنی اور انرجی کی علامت ہے اور ذرا سی بھی بھول اور لاپرواہی ہو جائے تو یہ تیلی سب کچھ جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ پاکستان میں موبائل فون کی درآمد میں 74.37 فیصد اضافہ ہو چکا ہے۔ پاکستان بیورو آف شماریات کے مطابق سات مہینوں میں 39 کروڑ 24 لاکھ 97 ہزار ڈالر کی رقم موبائل

---

[703] روزنامہ پاکستان لاہور، 7 ستمبر 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فون کی در آمد پر خرچ کی گئی۔[704] ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں چار کروڑ سیلولر فون سیٹ موجود ہیں۔ غیر ممالک کی ٹیلی کام کمپنیوں نے وطن عزیز میں عزیز اودھم مچادیا ہے۔

موبائل فون کے بے جا استعمال نے نہ صرف ایلیٹ (Elite) اور مڈل کلاس بلکہ غریب طبقہ اور جھونپڑیوں میں رہنے والوں کے پاس بھی متعدد موبائل سیٹ اور کئی کئی سمیں موجود ہیں۔ موبائل فون کے غلط استعمال نے بچوں، جوانوں کو ہی نہیں بلکہ عورتوں اور طالب علموں کو مفلوج کر کے رکھ دیا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق لیپ ٹاپ اور انٹرنیٹ کا غیر ضروری استعمال لاکھوں طلاقوں کا باعث بن چکا ہے۔[705] بچے کے ہاتھ میں موبائل فون تھمانا اسٹیٹس سمبل (Status Symbol) بن چکا ہے۔، مہنگے ترین موبائل فون کی متوسط اور ایلیٹ طبقہ میں دوڑ لگ چکی ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ پانچویں چھٹی کلاس کے بچے ہاتھوں میں چالیس پینتالیس ہزار کے سیٹ لیے گھومتے ہیں۔ بچوں کے پاس موبائل فون ہونے سے نہ صرف ان کی توجہ بٹی رہتی ہے بلکہ اس سے کلاس روم کا ماحول بھی خراب ہوتا ہے۔ چھوت والی بیماری کی طرح یہ موبائل فون لوگوں کو چمٹ چکا ہے۔ یہ ایک نشہ ہے جس کی عادت لوگوں کو ہر وقت پریشان کئے رکھتی ہے۔[706]

مذکورہ بالا حقائق سے واضح ہو جاتا ہے کہ موبائل فون ٹیلی ویژن سے ہزار گنا زیادہ خطرناک ہے۔ جو نسل نو کی اخلاقیات کو بری طرح متاثر کر رہا ہے۔ میڈیا اور انٹرنیٹ کی وجہ سے معاشرے میں فحاشی و عریانی کا سیلاب آیا ہوا ہے۔ تفریح، دستاویزی فلموں اور ڈرموں کی صورت میں فحاشی و عریانی کا مواد موجود ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کا مواد نہیں دیکھنا چاہیے کیونکہ بچہ اس کا اثر زیادہ لیتا ہے۔ بچے اپنی مرضی سے موبائل اور انٹرنیٹ استعمال کر رہے ہیں۔ والدین اس بات سے لاعلم ہیں کہ نگرانی کے بغیر بچوں کا انٹرنیٹ استعمال انتہائی خطرناک کھیل ہے۔ جو انتہائی خراب معاملہ ہے اس کی بڑی وجہ بچوں اور والدین

---

[704] روزنامہ امت لاہور، 25 ضروری 2012ء۔
[705] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 20 نومبر 2012ء۔
[706] روزنامہ جنگ لاہور، 22 جنوری 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ڈیجیٹل تقسیم ہے۔[707] کوئی بھی بچہ کسی سی ڈی / ڈی وی ڈی کی دکان میں داخل ہوتا ہے۔ اور اپنی پسند کی فلم یا گیم خرید لیتا ہے۔ انٹرنیٹ اور موبائل کا غلط استعمال کی وجہ سے نئی نسل اخلاقی تباہی کے دہانے پر ہے۔

ویلنٹائن ڈے (Valintine Day)

ویلنٹائن ڈے (Valintine Day) محبت ایک ایسا انسانی جذبہ ہے جس کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ موجودہ دور میں عالمی سطح پر محبت کی افادیت پر 14 فروری کو ویلنٹائن ڈے منایا جاتا ہے۔ ویلنٹائن ڈے کو ہر طرف انواع واقسام کے دل، چاکلیٹ اور ساٹن کے بنے ہوئے دل دکھائی دیتے ہیں۔ اس دن کو دلوں کا دن، سرخ گلابوں کا دن، شاعری کا دن، خوشیوں کا دن اور محبت کا دن کہا جاتا ہے۔ اس دن کی ابتداء کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔ Encyclopedia of Britannica کے مطابق اس دن کا تعلق Saint Valintine سے نہیں بلکہ قدیم رومیوں کے ایک دیوتا Lupercalla کے مشرکانہ تہوار سے ہے۔ یہ تہوار 15 فروری کو منعقد ہوتا تھا لڑکیوں کے نام ایک برتن میں ڈال دیئے جاتے اور مرد دیکھے بغیر جس لڑکی نام نکالتے۔ وہی لڑکی تہوار کے ختم ہونے پر ان کی ساتھی بن جاتی۔[708]

ایک دوسری روایت کے مطابق اس مغربی تہوار کا تعلق Saint Valintine سے ہے۔ جس کا شاہ Claudius نے 14 فروری کو اس جرم میں قتل کروادیا کہ وہ ایسے فوجیوں کی خفیہ طور پر شادیاں کرواتا جن کو شادیوں کی اجازت نہ تھی۔ دوران قید بشپ کو قید خانے کے داروغہ کی بیٹی سے عشق ہو گیا اور انہوں نے اس کو خط لکھا جس کے آخر میں دستخط کئے۔ "تمہارا "Valentine۔ یہ طریقہ بعد میں لوگوں میں رواج پا گیا۔[709]

---

[707] روزنامہ جنگ لاہور، 10 مئی 2012ء۔

[708] http://download.farhat hashmi.com/dn/potails/o/E.library/pamphlets/balintine-urdu.html. Accessed on 21-05-2012.

[709] http://download.farhat hashmi.com/dn/potails/o/E.library/pamphlets/balintine-urdu.html. Accessed on 21-05-2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یوم ویلنٹائن پر سرخ کپڑے پہننا، ویلنٹائن کارڈز، دل اور چاکلیٹس کے تحائف بھیجنا پاکستانی معاشرے میں مقبول ہوتا جارہا ہے۔ درحقیقت اس دن کے ذریعے جنسی آزادی اور لڑکے لڑکیوں کے آزادانہ میل جول کو پروان چڑھایا جارہا ہے۔ اس دن اخبارات میں محبت بھرے پیغامات چھپوائے جاتے ہیں۔ رقص و موسیقی کی محفلوں کا کھلے عام اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس دن نوجوان اپنی پسندیدہ فلموں کے Love Scene کی نقالی کرتے ہوئے پائے جاتے ہیں۔ عشق و محبت کے اس سارے خبط میں اسلامی تعلیمات سے روگرادنی کی جاتی ہے۔ ستم کی بات یہ ہے کہ ملکی اور بین الاقوامی میڈیا ویلنٹائن ڈے کو بھرپور کوریج دیتا ہے۔ ڈاکٹر گوہر مشتاق ویلنٹائن کی تاریخ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قدیم روما میں نوجوان لڑکے لڑکیوں کا ایک تہوار منایا جاتا تھا۔ اس تہوار میں کنواری لڑکیاں محبت کے خطوط لکھ کر ایک بہت بڑے گلدان میں ڈال دیتی تھیں۔ اُس کے بعد محبت کی اس لاٹری میں سے روم کے نوجوان لڑکے ان لڑکیوں کا انتخاب کرتے جن کا نام کا خط لاٹری میں ان کے ہاتھ آیا ہوتا۔ پھر وہ نوجوان لڑکے لڑکیاں کورٹ شپ(Courtship) کرتے یعنی شادی سے پہلے آپس میں ہم آہنگی(Understanding) پیدا کرنے کے لیے ملاقاتیں کرتے۔[710]

ویلنٹائن ڈے کی بمباری طاعون اور ہیضے کی وبا کی سی تیزی سے اسلامی معاشرے میں پھیل رہی ہے۔ میڈیا، انٹرنیٹ اور سیل فونوں کی بدولت ویلنٹائن ڈے کی بیماری لوگوں کے گھروں کے اندر داخل ہوچکی ہے۔ جیسا کہ ٹی وی ڈراموں میں دکھایا جاتا ہے کہ منگنی کے بعد لڑکے لڑکی موبائل فون پر پرائیویٹ باتیں کرنے کا رواج پروان چڑھ رہا ہے۔ تنہائیوں میں ملنا اور عشقیہ گفتگو معمول بنتا جارہا ہے۔ پارکوں اور دریاؤں کے کنارے، کھلی فضا میں پکنک منائی جاتی ہے۔ ویلنٹائن ڈے پر محبت بھرے کارڈز کا تبادلہ یا چاکلیٹس وغیرہ دنیا اسلام میں مطلق حرام ہے اور مغرب کی نقالی ہے۔ میڈیا کی جدید ٹیکنالوجی نے بے حیائی کا طوفان کھڑا کر دیا ہے۔ آج ٹی وی ڈراموں، میوزک شوز، لچر افسانوں اور فلموں کے ذریعے نوجوانوں کے جنسی جذبات کو نہ صرف مشتعل کیا جاتا ہے بلکہ انہیں بے حیائی کے جدید ترین طریقے بھی

---

[710] ڈاکٹر گوہر مشتاق، ماہنامہ تعمیر افکار کراچی، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، ضروری 2007ء، ص 31۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکھائے جاتے ہیں۔ ویلنٹائن کے دن پاکستان کے بڑے شہروں میں میوزیکل کنسرٹس منعقد کیے جاتے ہیں۔ ایسے میوزیکل کنسرٹس میں نوجوان لڑکے لڑکیاں سرخ قمیض(Red Shirts)پہن کر شمولیت کرتے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ عیسائی آرٹ میں سرخ رنگ کو شیطان کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے۔[711] امر جلیل اپنے کالم میں لکھتے ہیں کہ ویلنٹائن کسی کی محبت میں گرفتار نہیں ہوا تھا۔ وہ کسی سے عشق نہیں کرتا تھا وہ پریمی جوڑوں کو(Facilitate) سہولیات دیتا تھا۔ وہ خفیہ طور پر ان پریمی جوڑوں کی خوب خدمت کرتا تھا۔ جب اُس نے شاہی خاندانوں کے لڑکے لڑکیوں کو بھی ایسی سہولیات دینا شروع کر دیں تو پکڑا گیا اور مارا گیا۔ پریمی جوڑے چھپ چھپا کر ویلنٹائن کی برسیاں مناتے رہے۔ اسطرح آہستہ آہستہ ویلنٹائن ڈے منانے کا رواج پڑ گیا۔[712]

پرائیویسی کا تصور(Privacy)

موجودہ دور کا المیہ یہ ہے کہ غلط اور صحیح کو کنفیوژ کر دیا گیا ہے۔ پرائیویسی(Privacy) کو چار دیواری سے نکال کر پارکوں تک پہنچا دیا گیا ہے۔ یعنی جو کچھ بیانگ دہل ہو رہا ہے وہ بھی اب پرائیوٹ لائف ہے۔ ایک خاتون اینکر نے ایک ٹی وی پروگرام میں کہا کہ 18 سال کی عمر میں ووٹ ڈالنے حق حاصل ہے تو اس عمر کے مرد و عورت کو اجازت ہونی چاہیے کہ وہ کسی بھی جگہ کسی کے ساتھ جا بیٹھے۔ پارکوں میں بیٹھے غیر محرم جوڑے انسانی حقوق کے زمرے میں آکر محفوظ و مامون ہو جاتے ہیں۔ معاشرے میں پھیلتی فحاشی کو ترقی(Progressive) کا نام دیا جا رہا ہے۔ ناچنے گانے، فحاشی و عریانی، فیشن شوز، موسیقی کے کنسرٹ وغیرہ کو اب ترقی کا نام قرار دیا جاتا ہے بے حیائی کا مرکز میڈیا ماہ فروری میں ویلنٹائن ڈے کی بے پناہ تشہیر کرتا ہے۔ مغربی تہذیب کے زیر اثر اس دن میڈیا ٹکرز کے ذریعے الفت و محبت کے پیغامات نشر کرتا ہے۔ دوسری طرف 5 فروری کو کشمیر ڈے کے حوالے سے کوئی پروگرام نشر نہیں کیا جاتا۔[713]

---

[711] ڈاکٹر گوہر مشتاق، ماہنامہ تعمیر افکار کراچی، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، ضروری 2007ء، ص۔ 31۔

[712] روزنامہ جنگ لاہور، 14 فروری 2012ء۔

[713] روزنامہ امت کراچی، 20 فروری 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں نے اپنی اسلامی اقدار و روایات، اپنی تہذیب و تمدن سب کچھ بھلا کر مغرب کی نقالی شروع کر دی ہے۔ حالانکہ ایک مومن کے دل میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی محبت ہوتی ہے۔ مغربی تہذیب کے زیر اثر مغربی تہوار اس قدر سوسائٹی میں سرایت کر گئے ہیں کہ بے حیائی اور بے شرمی جدید اور ماڈرن دور کی پہچان تصور کی جاتی ہے۔ بے حیائی اور بے شرمی پر محبت کا لبادہ اُوڑھ کر لوگوں کی عزتوں اور عصمتوں کو سر بازار نیلام کیا جارہا ہے۔ ویلنٹائن ڈے پر پھول اور کارڈ فروخت کرنے کا بزنس عروج پر ہے۔ معاشرہ ذہنی اور فکری غلامی کی لپیٹ میں آ رہا ہے۔[714] ایک لڑکی کی کہانی جس نے والدین سے بغاوت کر کے محبت کی شادی (Love Marriage) کا راستہ اختیار کیا۔ میڈیا کے درجنوں کیمرے پاکستان کی اس لڑکی پر مرکوز تھے جیسے اُس نے تاریخ انسانی کا کوئی بڑا معرکہ سر کیا ہو سب سے زیادہ تکلیف دہ رویہ ان ٹی وی چینلز کا ہے جنہوں نے ایک افسوسناک واقعے کو گلیمرائز کیا۔ درست ہے کہ اسلام جبر کے خلاف ہے۔ اور بیٹیوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح کسی کو تھما دینے کے سخت خلاف ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اسلام اپنی پسند کو سلیقے اور قرینے کی نفیس حدوں کے اندر رکھنے کی تلقین بھی کرتا ہے۔ دوسری طرف مغرب میں چیچک اور طاعون کی طرح پھوٹ پڑنے والی معاشرتی برائیوں کا بنیادی سبب یہ ہے کہ آزادی خود مختاری اور ذاتی مرضی والدین اور اساتذہ کی تلقین و نصیحت سے حاوی ہو گئی۔ جوانیاں منہ زور ہو چلی ہیں۔ طفلان خود معاملہ نے شیرازہ معاشرت درہم برہم کر دیا ہے۔ طلاق کا تناسب بڑھتا جارہا ہے۔ گھریلو ناچاقیاں عروج پر ہیں۔ عائلی زندگی زبردست انتشار کا شکار ہے۔ اور عورت اپنی تکریم سے محروم ہو کر اخلاق بافتہ موسموں کا چارہ بن کر رہ گئی ہے خاندانی نظام کی ٹوٹ پھوٹ نے دنیا کے سب سے زیادہ تعلیم یافتہ معاشرے کو ایک جنگل میں بدل دیا ہے۔ جو نفسانی خواہشات کی برسات سے گھنا ہوتا جارہا ہے۔[715] مذکورہ لڑکی ارونا کے واقعہ سے واضح ہوتا ہے کہ میڈیا مادر پدر آزاد ماحول پیدا کر رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حکومتی ذمہ دار فحاشی اور مغربی کلچر کو پھیلانے میں شامل ہیں۔ اگرچہ پاکستان کے

---

[714] http://www.daily ausaf. com/edi.detail.PHP=5517
Accessed on 24-04-2012.

[715] روزنامہ جنگ لاہور، 19 ستمبر 2010ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں نے 1947 میں آزادی حاصل کر لی لیکن عملی زندگی میں غلامانہ ذہنیت کی پستی کا شکار ہیں۔ اسلامی ثقافت اور مغربی ثقافت ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ یہی وجہ ہے مغرب ہنٹنگٹن کے نظریہ تہذیبی تصادم (Clash of Civilizations) پر عمل پیرا ہے۔ نوائے وقت کی ایک رپورٹ کے مطابق فرانس میں ایک مسجد کے افتتاح پر فرانسیسی وزیر خراجہ نے کہا ہے۔ مسلمان انتہاپسندوں کو ملک سے نکال دیں گے۔[716] اگر کوئی مسلمان اپنے طور پر اپنی حد تک اپنے دین پر عمل کرنا چاہے تو دنیا کے کسی قانون میں اس کی ممانعت نہیں۔

اسلام کے بارے میں مغرب کا مزاج مضحکہ خیز ہے ایک طرف مغرب پاکستانی خاتون شرمین عبید کو ایک فلم پاکستانی معاشرے کے تاریک پہلوؤں کو اجاگر کرنے پر آسکر جیسے ایوارڈ سے نوازتا ہے۔ دوسری طرف مغربی میڈیا بالی وڈ کے نو مسلم اداکار سین اسٹون کی ذات پر رکیک حملے شروع کر دیتا ہے۔ حالانکہ نو مسلم سین اسٹون کے والد بالی وڈ کے آسکر ڈیافتہ ڈائریکٹر ہیں۔ اس نوجوان نو مسلم نے بالی وڈ کے ایکٹرز سمیت پوری امریکی قوم کی دعوت دی ہے کہ وہ مسلمانوں اور اسلام کے خلاف اپنی سوچ کو مثبت بنائیں کیونکہ اسلام یا مسلمانوں کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔[717]

مذکورہ نو مسلم نوجوان کے قبول اسلام پر مغربی میڈیا کا یکطرفہ ردعمل مغربی میڈیا کی اسلام دشمنی کو عیاں کرتا ہے۔ مغربی میڈیا کا مسلمانوں کے متعلق مخاصمانہ رویہ رکھتا ہے۔ امریکہ وہ خطرہ ہے جس نے ہر مذہب، ملک اور رنگ کے لوگوں کو خوش آمدید کہا ہے۔ لیکن 9/11 کے بعد سیکورٹی اور انسداد دہشت گردی کے حوالے سے منظور ہونے والے قوانین نے عالم اسلام کی بے چینی میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔[718] بالی وڈ کے سپر سٹار شاہ رخ خاں نیویارک ٹائمز کے اشتراک سے شائع ہونے والے میگزین الائیڈ آؤٹ لک میں اپنے ایک آرٹیکل میں لکھتا ہے کہ 9/11 کے بعد مسلمان ہونا دنیا بھر میں ناقابل معافی جرم بن گیا ہے۔ صرف ان کے نام کے ساتھ لاحقہ خان کے باعث دو مرتبہ انہیں امریکی ائیر

---

[716] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 29 ستمبر 2012ء۔

[717] روزنامہ امت کراچی، 3 مارچ 2012ء۔

[718] سید وقاص جعفری، امریکہ میں مسلمان، ماہنامہ ترجمان القرآن ادارہ ترجمان القرآن، جنوری 2005ء، ص 83۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پورٹ پر حبس بے جا میں رکھا گیا اور ان سے القاعدہ کے متعلق بے سروپا سوالات پوچھے گئے۔ 9/11 کے بعد فلمی صنعت کے عہدیداروں اور بھارتی سیاست دانوں نے ان پر دباؤ ڈالا کہ وہ پاکستان چلے جائیں۔ حالانکہ شاہ رخ خاں نے ہندو لڑکی سے شادی کی ہے اور بچوں کے نام بھی سوہانہ اور آریان رکھے۔ جو ہندوؤں جیسے ہیں۔[719] شاہ رخ خاں جیسے سیکولر اور فلمی اداکار کے مذکورہ خیالات سے واضح ہوتا ہے کہ 9/11 کے بعد امریکہ مسلمانوں کے نام تک کو مٹانے میں مصروف ہے اور مسلمان فلمی اسٹارز کو بھی نہیں برداشت کیا جارہا۔ مذکورہ آرٹیکل کے بعد امریکہ کی مسلمانوں کے خلاف تہذیبی وثقافتی یلغار واضح ہو کر سامنے آجاتی ہے۔

امریکی ناول نویس رابرٹ فریگنو(Robert Forrigno) اپنے ناول (Prayers for the Assassinater) قاتل کے لیے دعائیں اسلام کی فتح مندی کا تصوراتی نقشہ کھینچتے ہوتے لکھتا ہے کہ مسلم عسکریت پسند امریکہ کو اسلامی جمہوریہ میں تبدیل کر دیں گے امریکہ کا نام مسلم ریاست ہائے امریکہ قرار پائے گا۔ لاس اینجلس ہوائی اڈا بن لادن ہوائی اڈا ہو گا برقع پوش خواتین سے بھرے ہوئے شہر اذان کی آواز سے گونج اٹھیں گے۔ مصنف مزید لکھتا ہے کہ مغرب روحانی حیثیت سے عاری ہے۔ اس بنا پر وہ کسی ایسی قوم سے طویل جنگ کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ جو مذہب اور مضبوط روحانی یقین کے بل بوتے پر میدان عمل پر اُترے (روزنامہ ہندو، 20 ستمبر 2006)۔[720]

امریکی ناول نویس کے اسلام فتح مندی کے متعلق خیالات ثابت کرتے ہیں کہ مغرب مسلمانوں کے عروج سے خوفزدہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ مغرب مسلمانوں کی نسل کشی(Genocide) کر رہا ہے۔ 9/11 کی وجہ سے دنیا پر بہت گہرے اور وسیع اثرات مرتب ہوئے ہیں نائن الیون کے بعد اسلام کو ایسے ڈھانچے میں ڈھالنے کی بہت کوشش ہو رہی ہے جو مغربی معاشرے کے تقاضوں پر پورا اتر سکے اس کے

---

[719] روزنامہ امت کراچی 27 جنوری، 2012ء۔

[720] مولانا ثناء اللہ عمری، مغربی دانشوروں کا احساس شکست، ماہنامہ ترجمان القرآن، ادراہ ترجمان القرآن، دسمبر 2007ء، ص 73۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیچھے بنیادی طور پر یہ سوچ کار فرما ہے۔ اسلام کو ایک ایسے لادین معاشرتی نظام کے طور پر متعارف کروایا جو اللہ تعالیٰ کے بجائے طاغوتی قوتوں کے سامنے سر تسلیم خم کرنے میں فخر محسوس کرے۔ عالمی سطح پر مسلمان عورتوں کے سروں سے حجاب کو نوچا جا رہا ہے۔ نقاب، برقع اور حجاب تو وہ علامات ہیں۔ جو کھلی جنس پرستی جیسی منفی اقدار پر مبنی مغربی طرز زندگی کو مسترد کرنے کے پیغام ہیں۔[721]

ڈانسنگ کلچر (Dancing Culture)

پاکستان میں ڈانسنگ کلچر کا فروغ عام کیا جا رہا ہے۔ سرکاری تعلیمی اداروں میں ڈانسنگ اور میوزک مقابلوں کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ ایک سروے کے مطابق لاہور کے ہوٹلوں، ریستورانوں، کلبوں اور کیفیز میں ڈانسنگ ہالز اور ڈانسنگ فلور قائم کرنے کے رجحان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جو ڈانسنگ ہال (Dancing Hall) چل رہے ہیں۔ ان میں داخلے کے لیے دو ہزار روپے فی جوڑا فیس مقرر ہے۔[722] دراصل ٹی وی چینلز میں دکھائی جانیوالی فحش انڈین فلموں نے نوجوان نسل کا کردار بگاڑنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ ڈانسنگ جیسی خرافات ٹی وی چینلز، مغربی میڈیا اور انٹرنیٹ کے غلط استعمال کی وجہ سے معاشرے میں در آئی ہیں۔ موبائل اور کمپیوٹر کا بے جا استعمال بھی اس کا ایک بڑا سبب ہے۔ پیمرا حکام غفلت کی نیند سو رہے ہیں۔ پاکستان ایک اسلامی نظریاتی ملک ہے۔ یہاں مغرب کی نقالی کی گنجائش نہیں۔ مخلوط محفلیں برداشت نہیں کی جا سکتیں۔ پیمرا حکام کو غفلت کی نیند سے بیدار ہونا چاہیے۔ اور قرآن مجید کی اس آیت پر غور کرنا چاہیے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے فحاشی پھیلانے والوں کو واضح وارننگ دی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[721] یوآن رڈلی، مترجم نور اسلم خان، نائن الیون کے بعد مسلم نوجوان کا کردار، ماہنامہ ترجمان القرآن ادارہ ترجمان القرآن، جنوری 2007ء، ص 60۔

[722] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 22 مارچ 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" إِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِيْ الَّذِيْنَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ فِيْ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ "[723]

"جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے کے آرزو میں رکھتے ہیں ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ اللہ سب کچھ جانتا ہے اور تم کچھ بھی نہیں جانتے۔"

ٹی وی چینلز اور اینکر پرسنز کی پالیسیاں اسلام اور پاکستان کی بجائے امریکہ، بھارت اور ان کی تہذیب و ثقافت کے پھیلانے کے حق میں ہیں۔ ایسے اینکر پرسز اور ٹی وی چینلز مغربی ایجنڈے پر کام کرتے ہیں۔ اسلامی معاشروں میں مغربی کلچر پھیلانے کے لئے حقوق نسواں(Women Rights) کا نام استعمال کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں عورت کی ترقی اور برابری کے نام پر مغربی تہذیب مسلط کرنے کو کوشش کی جار ہی ہے۔ عورت جسے ماں، بہن، بیوی اور بیٹی کے مقدس رشتوں سے احترام حاصل تھا۔ اسے بازار کی زینت بنا کر پاکستانی معاشرے میں بے حیائی کے کلچر کو پروان چڑھایا جارہا ہے۔ الیکٹرانک میڈیا کے ساتھ ساتھ پرنٹ میڈیا میں بھی مغربی تہذیب کے غلبے کے لیے عریاں اور فحش بھارتی فلموں کی نمائش کر کے اسلامی تہذیب و ثقافت کی دھجیاں اڑائی جارہی ہیں۔ معمولی اشیا کی فروخت کے لیے عورت کو سائن بورڈ اور ہورڈنگز پر تشہیر کا ذریعہ بنا کر نوجوان نسل کو تباہی کے راستے پر ڈالا جارہا ہے عریانی اور فحاشی کا سیلاب گھروں کے اندر پہنچ چکا ہے۔ ایسے اشتہارات چینلز پر دکھائے جاتے ہیں۔ خبر نامہ بھی فیملی کے ساتھ دیکھنا محال ہو گیا ہے۔[724] گلوبلائزیشن مسلمانوں کی طرز بود و باش کو یقینی طور پر متاثر کر رہی ہے۔ مغربی

---

[723] النور، 19:24

[724] روزنامہ جنگ لاہور، 23 اپریل، 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طور طریقوں کو مقبول کرنے والے جدیدیت کے متوالے ماڈرن و ایڈوانس اور سیکولر کہلانے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ ان محبان اسلام سے نفرت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ جو مسلمان اپنی تاریخ، رسوم و رواج ، آرٹ و کلچر اور لباس و طعام پر فخر کرتے ہیں۔ اور ایسے مسلمانوں کو ملاں، انتہا پسند اور بنیاد پرست جیسے القابات سے نوازا جاتا ہے۔ مغربی میڈیا اپنی فکر و تہذیب کی ترویج دن رات کر رہا ہے۔ وہ نظریہ اسلام کی نفی کرتا چلا جا رہا ہے۔ نظریاتی اجارہ داری کا تصویر ہی یہی ہے کہ کوئی قوم ذہنی طور پر اپنے ہیروز سے بد دل ہو کر کسی دوسری قوم کے نظریات و ثقافتی روایات اور مذہبی تصورات کو کچھ اس طرح قبول کر لے کہ انہیں عملی طور پر اپنانے میں تامل محسوس نہ کرے۔ نظریہ پاکستان کے حوالے سے قومی میڈیا کے منفی رویہ کی وجہ سے نظریاتی اساس کو زک پہنچانے والے عناصر اور نظریاتی اجارہ داری کے قیام کے لیے کوشاں بیرونی طاقت کا روکنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔[725]

مسلم امہ میں جہاد کی بجائے طاؤس و رباب کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات کی بجائے مغربی تہذیب کے زیر اثر فواحش و منکرات کی طرف مائل کرنے کے لیے ملکی اور بین الاقوامی میڈیا استعمال ہو رہا ہے۔ پاکستانی چینلز پر مختلف ملکوں سے ڈرامے اُردو میں ڈب کر کے سارے تہذیبی وقار کو داؤ پر لگایا جا رہا ہے۔ عشق ممنوع کے نام سے ڈرامہ میں ایک پھوپھی اور بھتیجا آپس میں عشق و عاشقی میں کھو گئے۔ میڈیا پر رشتوں کی تذلیل اور توہین اس طرح ہوتی رہی تو گھروں کے اندر جو ہو گا گھروں کے باہر اس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہو گا۔ میڈیا کے لیے امریکہ اور بھارت سے پیسہ آ رہا ہو تو ایسے بکاؤ میڈیا (Sold Media) سے خیر کی توقع نہیں رکھی جا سکتی۔ معروف کالم نگار ڈاکٹر محمد اجمل نیازی کے مطابق ہر ٹی وی چینل باہر سے ایسے ڈرامے (Import) منگوا رہا ہے۔ یہ ڈرامے ایک مقصد کے تحت دیئے جاتے ہیں۔ ان ڈراموں کو چلانے کے لیے پیسہ دیا جاتا ہے۔[726] ظاہر ہے باہر سے بھیجے گئے پروگرامز مغربی معاشرے کی ترجمانی کرتے ہیں۔ ختم ہو گا تو عشق کے نام پر کوئی اور داغدار ڈرامہ شروع

---

[725] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 9 ستمبر 2012ء۔

[726] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 9 دسمبر 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو جائے گا۔ ڈرامہ "عشق ممنوع" کا چلایا جانا ملکی میڈیا کے مغربی میڈیا کی بی ٹیم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

ہم جنسیت کا فروغ

مغربی میڈیا کو بے حیائی اور بد اخلاقی کا شاہکار کہنا غلط نہ ہو گا۔ حد یہ کہ مغرب میں ہم جنس پرستی کو مغرب میں قانونی تحفظ دے دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر اجمل نیازی اپنے کالم میں لکھتے ہیں کہ پاکستانی ٹی وی چینل پر ایک ڈرامے میں دو مرد نیم برہنہ لیٹے ہوئے ہیں اور سرگوشیوں میں باتیں کر رہے ہیں۔ درحقیقت یہ منظر دکھانے کا مقصد مردوں سے مردوں کی شادی کا ماحول پیدا کرنے کی سازش ہے۔[727] ایک رپورٹ کے مطابق 2011 میں مری کی نتھیا گلی میں ایک این جی او نائٹس فار آل (Nights For all) کے زیر اہتمام پاکستان بھر سے جسم فروشوں اور ہم جنس پرستوں کو جمع کر کے ایک تربیتی ورکشاپ کا اہتمام کیا گیا۔ 16 جولائی 2012 کو ایک بڑے نجی تعلیمی ادارے کے اسلام آباد کیمپس میں "ہم جنس پرست مرد و عورت کے حقوق" کے عنوان پر سیمینار منعقد کرنے کا اہتمام کیا گیا۔ اس کی فنڈنگ میونخ ڈیبٹ نامی ادارے نے کی۔ امریکہ کے نائب سفیر رچرڈ باگ لینڈ نے 26 جون 2011 کو اپنی نگرانی میں امریکی سفارتخانے میں ہم جنس پرستوں کی تقریب کرائی۔ امریکہ کے سفارتخانے نے پاکستان کے الیکٹرونک میڈیا کے ساتھ تعلق بنا کر رکھا ہے۔ ایشیائی ممالک میں جہاں امریکہ کا اثر و رسوخ بڑھا وہاں ہم جنسی پرستی کو قانونی تحفظ دے دیا گیا۔ تاجکستان، کرغیزستان اور قازقستان میں 1998 سے یہ قبیح فعل قانونی قرار دیا جا چکا ہے۔ عراق میں 2003 سے امریکی قبضے کے بعد یہ قبیح افعال قانونی ہیں۔ سعودی عرب، قطر، متحدہ عرب امارات اور یمن میں اس عمل کی سزا موت ہے۔ پاکستان میں اس عمل کی سزا دو سال قید ہے۔ درحقیقت امریکی سفارتخانہ چاہتا ہے کہ پاکستان میں بھی ہم جنس پرستی کو قانونی تحفظ دلایا جائے۔[728]

---

[727] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 9 دسمبر 2012ء۔

[728] http://columns.com/search/iqbal/American% 20 actouities% 20in%

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مغربی میڈیا نہ صرف ہم جنس پرستی جیسے غیر فطری فعل کے حق میں زبردست پروپیگنڈہ کر رہا ہے۔ بلکہ انسانی حقوق، آزادی، برداشت اور جدیدیت کے نام پر اس قبیح عمل کے فروغ کے لیے کوشاں ہے۔ اسلام کے نزدیک ہم جنس پرستی کبیرہ گناہ ہے۔ اسلام میں فاعل اور مفعول دونوں چاہے شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ قتل کر دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس لیے سعودی عرب میں اس فعل کی سزا قتل ہے۔ ہم جنس پرستی وہ خلاف فطرت عمل ہے جس کا آغاز حضرت لوط علیہ اسلام کی قوم نے کیا۔ بعد ازاں یونان کے فلاسفہ نے اس گھناؤنے جرم کو فلسفیانہ جواز کا کاندھا فراہم کیا دور جدید میں مغربی تہذیب بھرپور انداز سے اس فعل کا پرچار کر رہی ہے۔ چونکہ قوم لوط نے فطرت کے اُصول کو اُلٹ دیا اس لیے ان کے شہروں کو الٹ دیا گیا۔ اور اس قوم کو ہمیشہ کے لیے عبرت کی مثال بنا دیا گیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ذ مَّنْضُوْدٍ [729]

جب ہمارا حکم آیا ہم نے اس (بستی) کو (الٹ کر) نیچے اوپر کر دیا اور ان پر پتھر کی تہ بہ تہ (یعنی پے در پے) کنکریاں برسائیں۔

صاحب" أنوار التنزيل وأسرار التأويل" رقم طراز ہیں:

20pakistan? Max-Results = 5.
Accessed 03-06-2012.

[729] ہود، 82:11

Hūd, 11:82

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أن لوط بن هاران بن تارح لما هاجر مع عمه إبراهيم عليه السلام إلى الشام نزل بالأردن، فأرسله الله إلى أهل سدوم ليدعوهم إلى الله وينهاهم عما اخترعوه من الفاحشة، فلم ينتهوا عنها فأمطر الله عليهم الحجارة فهلكو[730]

اللہ تعالیٰ کا بدترین عذاب قوم لوط علیہ السلام پر آیا۔ آج بھی نمک کی کثافت زیادہ ہونے کی وجہ سے کوئی بھی جاندار جیسے مچھلی یا کائی پانی میں زندہ نہیں رہ سکتی۔ اس جگہ کو بحر مردار (Dead Sea) کہا جاتا ہے۔

This is a view of the Dead Sea, a sea of salt which has the West Bank on

[730] ناصر الدين أبو سعيد عبد الله بن عمر البيضاوي، أنوار التنزيل وأسرار التأويل،(بيروت: دار إحياء التراث العربي،1418ھ)،22:3

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

the left side and Jordan to its right. It is widely believed to be the place where the community of Lut(علیہ السلام)was destroyed. [731]

مغربی دنیا کی بد بختی ہے کہ وہ علم و تحقیق کے اس دور میں بھی قوم لوطؑ کے نقش قدم پر گامزن ہے اور موجودہ دور میں ہم جنس پرستی(Gays and Lesbians) کے افعال بے حیائی کے اس قدر انتہاء پر ہیں کہ قوم لوطؑ سے بازی لے گئے ہیں۔ کل قوم لوطؑ سنگ باری کا شکار ہوئی تو آج قوم لوطؑ کے اعمال کے وارث ایڈز، نت نئی بیماریوں، معاشرے کی اخلاقی اقدار کی تباہی، خاندانی نظام کے خاتمے اور رشتوں کے تقدس کی پامالی کے عذاب سے دوچار ہیں۔[732]

آکسفورڈ یونیورسٹی کا بانی راجر بیکن مسلم یونیورسٹیوں سے پڑھ کر جب برطانیہ واپس گیا تو مسلمانوں کی طرح گاؤن میں ملبوس رہتا تھا۔ اور عربی کتابیں پڑھتا تھا کئی عیسائی نفرت سے اُسے محمد بیکن کہتے تھے۔[733] لیکن عصر حاضر میں عالم اسلام میں مغربی ثقافت کی اندھا دھند نقالی کی جارہی ہے۔ مسلم ممالک میں مغربی تہذیب سرایت کرنے کا اہم سبب یہ ہے کہ مسلمان دین سے دور ہیں اور احساس کمتری کا شکار ہیں۔ فکری و ثقافتی غلامی سیاسی غلامی سے بھی بدتر ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ مسلمان ثقافتی و فکری غلامی کا شکار ہو رہے ہیں اور مغربی تہذیب و ثقافت کی نقالی میں مگن ہیں۔ اس میں میڈیا کا کردار انتہائی نامناسب اور افسوسناک ہے۔

مغربی میڈیا نے ایسی مہم چلائی کہ مسلمان مغرب کی ذہنی غلامی میں مبتلا ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ کچھ نام نہاد مسلمان اسقدر مغرب سے مرعوب ہوئے کہ انہوں نے اپنے معاشرے کو مغربیت کے سانچے میں ڈالنے ہی کو ترقی کا راز سمجھا۔ اسلامی معاشرہ مغربی میڈیا کی پھیلائی ہوئی مادہ پرستانہ ذہنیت، فیشن پرستی اور عریانی و فحاشی جیسی وباؤں سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ بہت سے اسلامی ممالک میں آزادی نسواں کی

---

[731] https://www.islamiclandmarks.com/palestine-other/the-dead-sea
Accessed 6 september 2023

[732] سنڈے میگزین لاہور، 17 جولائی 2001ء۔

[733] پروفیسر ڈاکٹر مشتاق گوہر، مخلوط تعلیم کا زہر، ماہنامہ تعمیر افکار کراچی، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، مارچ 2007ء، ص 38۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحریک چلائی گئی۔ عورت کی آزادی اور فحاشی و عریانی کی بنیاد پر چلائی گئی اس تحریک نے خاندانی نظام کی دھجیاں بکھیر دیں۔[734] اور اس کے نتیجے میں بے راہ روی غیر سنجیدگی اور بے مقصدیت نے جنم لیا۔ مسلم خواتین کو اسلامی معاشرے فطری شرم و حیا، اولاد کو دینی تعلیم اور خاندانی ذمہ داریوں سے آزاد کر کے مسلم معاشرے کو ایمانی و اخلاقی زوال میں دھکیل دینا بھی اسی تحریک کا کارنامہ ہے۔

بوسنیا: مغرب زدہ مسلمان

یہود و نصاریٰ اسلام اور مسلمانوں کے کبھی بھی ہمدرد نہیں ہو سکتے۔ بوسنیا کے مغرب زدہ مسلمان اپنے عیسائی ساتھیوں کے قریب تر آنے اور ان کے ساتھ گرم جوش انعامات رکھنے کے لیے نہ صرف یہ کہ ان کے ساتھ شراب نوشی کرتے اور باہم رقص کرتے ہیں بلکہ اسلام کی صریح ہدایت کے خلاف سور کا گوشت بھی کھاتے اور اپنی لڑکیوں کی عیسائیوں کے ساتھ شادی کرتے ہیں۔ اس سب کے باوجود سرب عیسائیوں نے بوسنیا کے مسلمانوں پر ظلم و بربریت کے ایسے پہاڑ توڑے جو ناقابل بیان ہے۔[735] مذکورہ عبارت سے واضح ہوتا ہے۔ یہود و نصاریٰ کبھی بھی مسلمانوں کے دوست نہیں ہو سکتے۔ لیکن مسلمانوں کا اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ مغرب سے مرعوب ہے اور عافیت اسی میں سمجھتا ہے کہ مغربی دنیا سے دوستانہ تعلقات استوار کیے جائیں لیکن ایسے لوگوں کو بوسنیا اور صدام حسین کے عبرت انگیز واقعات کو سامنے رکھنا چاہیے۔ حقائق و واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ نائن الیون اور وار آن ٹیرر کا بیانیہ تہذیبی جنگ کا شاخسانہ ہے۔

---

[734] http://islam40.blogspot.com/2010/09/muslim women-taget-of-west-urdu-html. Accessed on 27-02-2012.

[735] اسرار الحق، مترجم وسیم الحق، اسلام اور مغرب کا تصادم بیت الحکمت لاہور، 2007ء، ص 27۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب ہفتم: میڈیا کا اسلامی تصور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا معاشرے میں منفی کردار ادا کر رہا ہے۔ یہ بات عیاں ہے کہ ٹی وی، انٹرنیٹ، موبائل استعمال کرنے کے بعد نماز، روزہ اور دین اسلام کی طرف رجحان کم اور شیطان کی طرف زیادہ ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ فارغ اوقات میں قرآن و حدیث مطالعہ کی بجائے سوشل میڈیا فیس بک وغیرہ دیکھنے کو جی چاہتا ہے۔ جدید میڈیا کی مصنوعی روشنیوں نے مسلم نوجوان نسل (Muslim Youth) کے ایمان و کردار کو راکھ کر دیا ہے۔ ذرائع ابلاغ کے پھیلاؤ نے نوجوان کی سوچ کو کیمو فلاج کر دیا ہے۔ اسلام محض آزادی اظہار رائے کی اجازت نہیں دیتا بلکہ معاشرے پر اس کے مضر اثرات کے تناظر میں میڈیا کے اصول و آداب فراہم کرتا ہے۔

ابلاغ عربی زبان کے باب افعال سے بطور مصدر مستعمل ہے جس کا معنی ہے پہنچا دینا، باب تفعیل سے یہی مصدر تبلیغ کے وزن پر آتا ہے جس کا مفہوم ہے اچھی طرح پہنچا دینا۔

علامہ راغب اصفہانی لکھتے ہیں:

البُلُوغ والبَلَاغ: الانتهاء إلى أقصى المقصد والمنتهى، مكانا كان أو زمانا، أو أمرا من الأمور المقدّرة، وربما يعبّر به عن المشارفة عليه وإن لم ينته إليه، فمن الانتهاء۔[736]

نزول قرآن کے وقت خبر کی اشاعت کا بڑا ذریعہ شاعری، اسواق (میلے)، ندوات (مقامی مجلیس) اور سمرات (رات کی مجلسیں) ہوا کرتیں تھیں۔[737]

قرآن پاک کی متعدد آیات میں بلاغ کا لفظ پیغام اور پہنچانے کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔

---

[736] راغب الأصفهانی، المفردات فی غریب القرآن، دار القلم، الدار الشامیۃ دمشق بیروت، 1412ھ، 144:1

[737] ڈاکٹر احسان الحق، ابلاغِ قرآنی قرآنی تعلیمات کی روشنی میں، ماہنامہ ترجمان القرآن لاہور، مارچ 2008ء، ص 25۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ ۔[738]

یہ (قرآن) لوگوں کے لیے ایک پیغام ہے تاکہ اس کے ذریعے انھیں خبردار کر دیا جائے۔

مولانا عبد الشکور لکھتے ہیں:

لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا اور ان کو احکامات الٰہی پہنچانا ہے۔[739]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَإِنَّما عَلَيْكَ الْبَلاغُ وَعَلَيْنَا الْحِسابُ۔[740]

بس آپ ﷺ پر صرف پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور حساب لینا ہمارا کام ہے۔

دور جدید میں ابلاغ عامہ میں کتب، اخبارات، ریڈیو، ٹیلی ویژن، سی ڈیز، فلم اور انٹرنیٹ وغیرہ سب شامل ہیں۔ قرآن حکیم نے ابلاغ کے ضمن میں اتنی جامع راہنمائی دی ہے۔ جو ہر دور پر منطبق (Apply) ہوتی ہے۔ اسلام میں ابلاغ کے مترادف دعوت کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ دعوت وہ پیغام ہے جو

---

[738] ابراھیم، 52:14

[739] عبد الشکور، دعوت و تبلیغ کی شرعی حیثیت، ادارہ اسلامیات لاہور، 1985، ص 15۔

[740] الرعد، 40

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کے توسط سے انسان کو دیا ہے۔

علامہ راغب اصفہانی لکھتے ہیں:

الدعا ء الی الشی ء الحت علی قصدہ [741]

یعنی دعوت کسی چیز کو حاصل کرنے پر ابھارنا کہلاتا ہے۔

قرآن مجید میں دعوت دینے کے لیے اصول اور طریقہ کار بھی اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو سمجھایا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ادْعُ إِلِى سَبِيْلِ رَبِّکَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِيْ بِىَ أَحْسَنُ[742]

اپنے پروردگار کی راہ کی طرف لوگوں کو دانائی اور عمدہ نصیحت کے ذریعے سے بلاؤ اور لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے طریقے سے جو بہترین ہو۔

امام ابن کثیر لکھتے ہیں:

وَهُوَ مَا أَنْزَلَهُ عَلَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، أَيْ بِمَا فِيهِ مِنَ الزَّوَاجِرِ وَالْوَقَائِعِ بِالنَّاسِ، ذَكَّرَهُمْ بِهَا لِيَحْذَرُوا بَأْسَ اللَّهِ تَعَالَى، وَقَوْلُهُ: وَجادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ أَيْ مَنِ احْتَاجَ

---

[741] علامہ راغب اصفہانی، مفردات القرآن، المکتبہ القاسمیہ جامع قدس لاہور 1963ء، ص 310۔

[742] النحل، 125:16

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنْهُمْ إِلَى مُنَاظَرَةٍ وَجِدَالٍ فَلْيَكُنْ بِالْوَجْهِ الْحَسَنِ

برفق ولین وحسن خطاب [743]

حاصل کلام یہ ہے کہ کتاب اللہ میں بیان کردہ لوگوں کے واقعات و حالات میں عوام الناس کے لئے کے لئے عمدہ نصیحت پائی جاتی ہے۔لوگوں کو عمدہ نصیحت کے ذریعے عذاب الٰہی سے ڈرانے کا حکم دیا گیاہے۔دعوتِ دین کا بنیادی اصول یہ ہے کہ عوام الناس سے مناظرہ ومباحثہ میں احسن انداز و اسلوب،نرمی، آہستگی اور بہترین الفاظ کا چناؤ کیا جائے۔ایسے عمدہ اور دل نشین طریقے سے دعوت دی جائے کہ مخاطب فرد کے دل ودماغ پر اثر انداز ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ[744]

تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچارہاہوں اور تمہارا دیانت دارناصح ہوں۔

پیغام الٰہی کی دعوت کا مقصد اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر ایمان کی دعوت کے ساتھ انسانیت کی خیر خواہی اور راست بازی کا قیام ہے۔

عالمگیریت کا تصور

اسلام کا پیغام محض کسی مخصوص علاقہ یا قوم کے لئے نہیں بلکہ پوری دنیا کے لوگوں کے لئے ہے۔پیغامِ الٰہی کی دعوت واضح ہونی چاہیے اس میں کسی قسم کا ابہام نہ ہونا چاہیے۔اس مقصد کے لیے قرآن حکیم بلاغ کا لفظ استعمال کرتا ہے جس کا مفہوم واضح پیغام ہے۔

---

[743] أبو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1419ھ، 526:4

[744] الاعراف، 68:7

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هذَا بَلاَغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنذَرُواْ بِهِ وَلِيَعْلَمُواْ أَنَّمَا بُوَ إِلَهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُوْلُواْ الأَلْبَاب۔[745]

یہ ایک پیغام ہے سب انسانوں کے لیے اور یہ بھیجا گیا ہے اس لیے کہ ان کو اس کے ذریعے خبر دار کیا جائے اور وہ جا ن لیں کہ حقیقت میں خدا صرف ایک ہی ہے اور جو عقل رکھتے ہیں اس سے نصیحت پکڑیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ ۔[746]

اے پیغمبر! جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے وہ لوگوں تک پہنچادو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ ۔[747]

اے پیغمبر: جو کپڑا لپیٹے پڑے ہو اٹھو اور ہدایت کرو۔

---

[745] ابراہیم، 52:14

[746] المائدہ، 67:5

[747] المدثر، 2-1:47

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ نے پیغام الٰہی پہنچانے کے لئے ہر وہ ذریعہ استعمال کیا جو اس وقت دستیاب تھا۔ رسول کریم ﷺ نے مختلف بادشاہوں کے نام خطوط لکھ کر انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت پہنچائی۔ آپ ﷺ نے خطوط پر مہر لگانے کے لئے باقاعدہ مہر بنوائی، جس پر محمد رسول اللہ ﷺ نقش تھا۔ آپ ﷺ نے تجربہ کار صحابہ کرام کو بطور قاصد منتخب فرمایا۔[748]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْن۔[749]

اے پیغمبر ﷺ کہہ دو کہ لوگو! میں تم کو کھلم کھلا نصیحت کرنے والا ہوں۔

اسلام کا پیغام کائناتی اور آفاقی ہے کیونکہ پیغام الٰہی کسی ملک، مذہب، قوم، خطے، وطن اور رنگ و نسل کی حد بندیوں سے آزاد ہمہ گیر، عالمگیر اور دوامی ہے۔ اسلام نے ایسی تمام پابندیوں کو یکسر پامال کر دیا ہے جو اسے کسی زاویہ میں بھی محدود کرتی ہوں۔ اس لئے اسلام اور اسلامی تہذیب کے تمام اصول عالمی اور بین الاقوامی نوعیت کے ہیں۔ قرآن پاک میں متعدد مقامات پر واضح طور پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام پہنچانے کا حکم صرف ایک گروہ یا جگہ نہیں بلکہ تمام جہان کے لوگوں تک پہنچانے کا حکم دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

تَبَارَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِيْنَ نَذِيْراً۔[750]

---

748 مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری، الرحیق المختوم، مکتبہ السلفیہ، لاہور، مئی 2000ء، 476۔

749 الحج، 49:22

750 الفرقان، 1:25

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ (خدائے عزوجل) بہت ہی بابرکت ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا تاکہ تمام جہان کو ڈر سنائے۔

ارشاد نبویؐ ہے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً [751]

مذکورہ دلائل و براہین سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کا پیغام عالمگیر ہے اور اسے دنیا کے ہر کونے میں پہنچانے کے لئے ہر مسلمان کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ جدید دور میں جدید میڈیا یا ٹیکنالوجی اسلام پھیلانے کا اہم ترین اور بہترین ذریعہ ہے۔ اسلام کی آفاقیت اور جامعیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے جدید ذرائع و ذرائع کو استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔

موجودہ دور کے ذرائع ابلاغ اور مواصلاتی نظام (Communication System) نے جس انداز سے مختلف ذہنوں اور خطوں کو یکجا کر دیا ہے۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ کسی بھی پیغام کی ترتیب سے پہلے دور جدید کے انسان آج کے عالمی شہری (Global Citizan) ہیں کہ جس شہر میں ذہنی اور عملی طور پر تمام غیر ضروری طور پر بیشتر غیر فطری سرحدیں ختم ہو کر رہ گئی ہیں۔ قرآن پاک میں 'امت واحدہ' کا تصور پیش کیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ [752]

---

[751] محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری، دار طوق النجاۃ، 1422ھ، حدیث: 3461

[752] المومنون، 52:23

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور یہ تمہاری امت ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں۔لہذا مجھی سے ڈرو۔

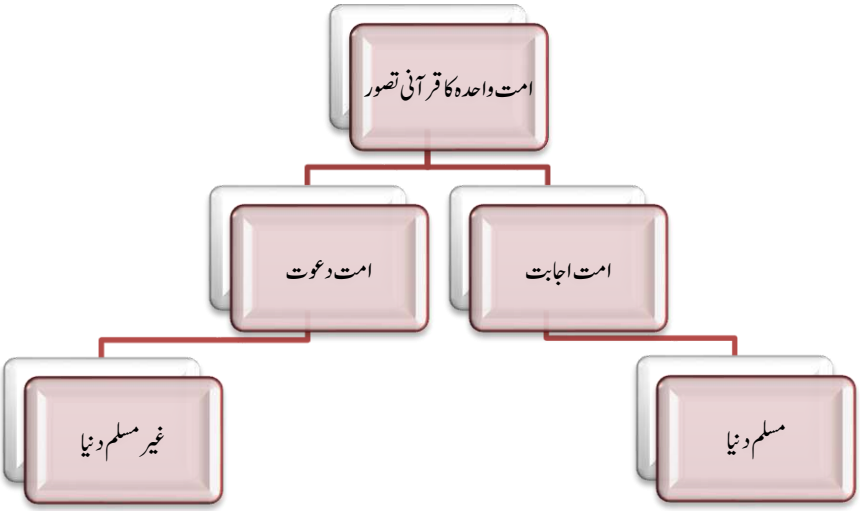

گلوبلائزیشن کے موجودہ دور میں لوگوں کو دو گروہوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ایک امت اجابت ہے جسے 'یَا أَیُّہَا الَّذِیْنَ آمَنُوا' کہہ کر مخاطب کیا گیا جبکہ دوسری 'امت دعوت' ہے جسے 'یَا أَیُّہَا النَّاسُ' کے خطاب سے نوازا گیا ہے۔پورا عالم اسلام 'امت اجابت' کا درجہ رکھتا ہے جس نے نبی کریم ﷺ کے پیغام کو اپنا عقیدہ و ایمان بنا رکھا ہے جبکہ دوسرے تمام انسان جو ایمان لانے سے قاصر رہے، وہ لوگ بھی نبی کریم ﷺ کی امت کا حصہ ہوتے ہوئے 'امت دعوت' کا درجہ رکھتے ہیں۔کافتہ للناس، رحمت للعالمین اور انی رسول اللہ جمیعاً کے عظیم الشان خطابات رسول کریم ﷺ کی جامعیت، عالمگیریت، ہمہ گیریت اور آفاقیت کے آئینہ دار ہیں۔[753] اسلام ایک عالم گیر دین (Global Faith) کی حیثیت رکھتا ہے

[753] محمد عبد الجبار، الشیخ، کمالاتِ سیرۃ رسول ﷺ، ص 33۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۔موجودہ دور عالمگیریت (Globalization) کا دور کہلاتا ہے اس لئے 'امت دعوت' کو اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے جدید ذرائع ابلاغ کا استعمال کارآمد ثابت ہو سکتا ہے۔

بے خوف ابلاغ کا تصور

اسلام نے ابلاغ میں بے خوفی کا تصور دیا۔ ابلاغ عامہ کے لیے جرات اور بے خوفی کو لازمی قرار دیا گیا ہے ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الَّذِيْنَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَداً إِلَّا اللَّهَ۔[754]

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچاتے ہیں وہ صرف اسی سے ڈرتے ہیں اور وہ ایک خدا کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتے۔

تعمیرِ فکر کا تصور

معاشرہ میں ایسی خبر رسانی جس سے معاشرہ میں ہیجان انگیزی اور انتشار ذہنی کے بجائے تعمیرِ فکر، امن و آشتی اور مثبت طرز فکر کو فروغ حاصل ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ وَهُدُوا إِلَى صِرَاطِ الْحَمِيدِ۔[755]

---

[754] احزاب، 39:33

[755] الحج، 24:22

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور وہ یہ لوگ ہیں جنہیں پاکیزہ کلموں کی ہدایت دی گئی ہے

اور یہ لوگ وہ لوگ ہیں جنہیں پسندیدہ راستے کی طرف

ہدایت دی گئی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُوْلُوا قَوْلاً سَدِيْدا۔[756]

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ٹھیک بات کیا کرو۔

ابلاغ کے جہاں مثبت پہلو ہیں وہیں پہلو بھی ہیں۔ اسلام منفی ابلاغ سے روکتا ہے۔ عوام الناس کی تعمیر فکر میں جدید میڈیا اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

تطہیر فکر کا تصور

نفس کی خار دار وادی کو عبور کیے بغیر اللہ تعالیٰ کا قرب ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ معرفت و پہچان کا سب سے بڑا ذریعہ ہی تزکیہ نفس ہے۔ قربتِ الٰہی کے لئے قلب و روح کی طہارت و پاکیزگی بنیادی شرط ہے۔ رسل و انبیاءؑ کی بعثت کا اولین مقصد انسانوں کے قلوب و ارواح کا تزکیہ کرنا تھا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۔[757]

---

[756] احزاب، 70:33

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے پروردگار ان (لوگوں) میں انہیں سے ایک پیغمبر مبعوث کیے جو ان کو تیری آیتیں پڑھ پڑھ کر سنایا کرے اور کتاب اور دانائی سکھایا کرے اور ان (کے دلوں) کو پاک صاف کیا کرے بیشک تو غالب اور صاحب حکمت ہے۔

نفس کی اصلاح جسم میں روح کی مانند ہے۔ اگر اصلاح نفس نہ ہو تو بندہ ایمان کی حقیقی روشنی سے نہ صرف محروم رہتا ہے بلکہ زندگی کے اصل مقصد کے حصول میں بھی ناکام رہتا ہے۔ لہذا دور جدید کا تقاضا ہے کہ اصلاح نفس کو علمی و عملی زندگی میں وہی مقام دیا جائے جو جسم کو غذائی ضرورتوں کی بناء پر دیا جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔[758]

وہی تو ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے (محمد ﷺ کو) پیغمبر بنا کر بھیجا جو ان کے سامنے اسکی آیتیں پڑھتے اور ان کو پاک کرتے اور انہیں (خدا کی) کتاب اور

---

[757] البقرہ، 129:2

[758] الجمعہ، 2:62

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دانائی سکھاتے ہیں۔ اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے۔

دنیا میں انسان کی دو بنیادی ضرورتیں ہیں۔ ایک طرف جسم اور روح کے رشتے کو قائم رکھنے کے لئے اسے مادی اور جسمانی وسائل درکار ہیں اور دوسری طرف انفرادی اور اجتماعی زندگی کو صحت مند بنیادوں پر استوار کرنے کے لئے اخلاق اور تمدنی اصولوں کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی ان دونوں ضرورتوں کو پورا کیا ہے۔ مادی اور جسمانی احتیاجات کی تسکین کے لئے وسائل کا ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ زمین و آسمان میں ودیعت کر دیا ہے اور اخلاقی و تمدنی رہنمائی کے لئے اس نے انبیا بھیجے جنہوں نے انسان کو زندگی گزارنے کا طریقہ سکھایا۔[759]

جھوٹی خبروں کی ممانعت

دور حاضر میں ہر قسم کا میڈیا (سوشل، پرنٹ، الیکٹرانک) جھوٹی خبریں شائع کرنے میں ملوث دکھائی دیتا ہے۔ اسلام جھوٹ پر مبنی معلومات کی رپورٹنگ سے منع کرتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ۔[760]

اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو۔

ارشاد نبویؐ ہے:

عَن أنس قَالَ: ذكر رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم الْكَبَائِر فَقَالَ: الشّرك بِاللَّه وَقتل النَّفس

---

[759] خورشید احمد، اسلامی نظریہ حیات، (کراچی: شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ، جامعہ کراچی، 2008ء)، 13

[760] الحج، 30:22

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وعقوق الْوَالِدين وَقَالَ: أَلا أنبئكم بأكبرالكبائر
قَول الزُّور أَو شَهَادَة الزُّور [761]

رسول کریمؐ نے کبیرہ گناہوں (اللہ کے ساتھ شرک کرنا، ناحق قتل کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا) کا تذکرہ فرمایا اور پھر فرمایا کہ کیا میں تمہیں تمام گناہوں سے بڑے گناہ (اَکبر الکبائر) کی خبر نہ دوں؟ پھر فرمایا کہ جھوٹی بات یا جھوٹی گواہی دینا اَکبر الکبائر (سب سے بڑا گناہ) ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ سوشل میڈیا، پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا پر جھوٹ پر مبنی خبریں شئیر کرنا اسلام کی نگاہ میں بہت بڑا گناہ اور جرم ہے۔

غلط بیانی کی ممانعت

اسلام ابلاغ عامہ میں غلط بیانی (Misreporting) سے منع کرتا ہے۔ بنی اسرائیل کی مذمت میں ارشاد ہوا کہ انہیں شہر میں داخل ہوتے وقت جس کلمے کی ادائیگی کا حکم دیا گیا انہوں نے توڑ مروڑ کر اسے کچھ کا کچھ کر دیا یعنی غلط بیانی سے کام لیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُواْ قَوْلاً غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ فَأَنزَلْنَا عَلَى الَّذِيْن ظَلَمُواْ رِجْزاً مِّنَ السَّمَاء بِمَا كَانُواْ يَفْسُقُونَ-[762]

مگر جو بات ان سے کہی گئی تھی ظالموں نے بدل کر اُسے کچھ اور کر دیا آخر کار ہم نے ظلم کرنے والوں پر آسمان سے عذاب نازل کر دیا۔

---

[761] جلال الدین السیوطی، الدر المنثور، دار الفکر بیروت، س۔ن، 2:501

[762] البقرہ، 2:59

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنسنی خیزی کی ممانعت

تشدد اور خوف و سنسنی پھیلانا سوشل میڈیا اور مین سٹریم میڈیا کا وطیرہ بن کر رہ گیا ہے۔ اسلام نے معاشروں میں خوف اور سنسنی پھیلانے کی غیر ذمہ دارانہ رپورٹنگ سے بچنے کی ہدایت کی ہے۔ خوف و سنسنی پھیلانا منافقین کی بری عادات میں سے ہے۔ ان کی اس خبیث عادت کے بارے میں قرآن پاک میں اطلاع دی گئی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذَا جَاءَ هُمْ أَمْرٌ مِّنَ الأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُواْ بِهِ۔[763]

یہ لوگ جہاں کہیں اطمینان بخش یا خوفناک خبر سن پاتے ہیں۔ اُسے لے کر پھیلا دیتے ہیں۔

امام فخر الدین رازیؒ رقمطراز ہیں:

أَنَّهُ تَعَالَى حَكَى عَنِ الْمُنَافِقِينَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ نَوْعًا آخَرَ مِنَ الْأَعْمَالِ الْفَاسِدَةِ، وَهُوَ أَنَّهُ إِذَا جَاءَهُمُ الْخَبَرُ بِأَمْرٍ مِنَ الْأُمُورِ سَوَاءٌ كَانَ ذَلِكَ الْأَمْرُ مِنْ بَابِ الْأَمْنِ أَوْ مِنْ بَابِ الْخَوْفِ أَذَاعُوهُ وَأَفْشُوهُ[764]

ثابت ہوتا ہے کہ خوف کی خبریں پھیلانا منافقین کے برے اعمال میں سے ہے۔ معاشروں میں خوف و دہشت پھیلانا اعمالِ فاسدہ کے زمرے میں آتا ہے۔ خوف و وحشت خبریں پھیلا کر معاشرہ میں ہیجان پیدا

---

[763] النساء، 83:4

[764] فخر الدین الرازي، مفاتیح الغیب، دار إحیاء التراث العربي بیروت، 1420ھ، 153:10

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی کوشش منافقین، اسلام دشمنوں اور ریاست دشمن عناصر کا کام ہوتا ہے۔ معاشرہ میں ہیجان انگیزی کی بجائے امن و آشتی، پاکیزہ اور مثبت طرزِ فکر اور تطہیرِ فکر کا فروغ اسلام کا طرہ امتیاز ہے۔ میڈیا کو محض اپنی ریٹنگ بڑھانے کے چکر میں سنسنی خیزی سے روکنا ریاست اور ریاستی اداروں کا اولین فرض ہے۔

فرقہ واریت کی ممانعت

فرقہ واریت ملت اسلامیہ کی وحدت کے لئے زہر قاتل ہے۔ اسلامی معاشروں میں کسی کیمونٹی، فرقہ یا مذہب کے بارے میں توہین آمیز کلمات ادا کرنے اور فرقہ وارانہ رجحانات کو فروغ دینے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اسلام فرقہ واریت کی مذمت کرتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔[765]

اور سب مل کر خدا (کی ہدایت کی) رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا۔

مذکورہ آیت قرآنی میں فرقہ وارانہ امور سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے۔ قرآن مجید کے ایک دوسرے مقام پر فرقہ واریت کے ذمہ دار افراد کے لئے عذاب الٰہی کا اعلان کیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جاءَهُمُ الْبَيِّناتُ وَأُولئِكَ لَهُمْ عَذابٌ عَظِيمٌ ۔[766]

---

[765] آل عمران، 103:3

[766] آل عمران، 105:3

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو متفرق ہو گئے اور احکام

بین کے آنے کے بعد ایک دوسرے سے (خلاف و)

اختلاف کرنے لگے یہ وہ لوگ ہیں جن کو (قیامت کے دن)

بڑا عذاب ہو گا۔

مذکورہ آیتِ قرآنی سے ثابت ہوا کہ فرقہ واریت قابل مذمت فعل ہے۔ امت میں خلفشار و انتشار پیدا کرنے والوں کے لئے بڑے عذاب کی وارننگ (Warning) دی گئی ہے۔ کسی بھی معاشرہ میں داخلی امن و سکون کے لئے فرقہ واریت ناسور کی حیثیت رکھتا ہے جس کو جڑ سے اکھاڑنا انتہائی امت کے ہر فرد کا فرض ہے۔ فرقہ واریت کے بڑھتے ہوئے رجحان نے ملت اسلامیہ کو باطل کے خلاف مقابلہ کی صلاحیت و استعداد سے محروم کر دیا ہے۔ پرنٹ، سوشل اور الیکٹرانک میڈیا کا پلیٹ فارم امت کو قرآن و سنت کی بنیاد پر متحد کرنے اور فرقہ وارانہ گفتگو کی حوصلہ شکنی کرنے لئے سود مند ثابت ہو سکتا ہے۔

الزام تراشی کی ممانعت

اسلام کسی بھی فرد یا جماعت پر الزام تراشی اور بہتان بازی پر مبنی خبر کی اشاعت و تشہیر کرنے سے منع کرتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يَكْسِبْ خَطِيئَةً أَوْ إِثْماً ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئاً فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتاناً وَإِثْماً مُبِيناً -[767]

---

[767] النساء، 112:4

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جو شخص کوئی قصور یا گناہ تو خود کرے لیکن اس سے کسی بے گناہ کو متہم کر دے تو اس بہتان اور صریح گناہ کو بوجھ اپنے سر پر رکھا۔

مذکورہ بالا آیت قرآنی سے ثابت ہوتا ہے کہ سوشل، پرنٹ یا الیکٹرانک میڈیا پر معلومات کو توڑ مروڑ کر شئیر کرنا، الزام لگا کر کسی شخصیت یا ادارے کی Credibility کو مسخ کرنا قرآنی تعلیمات کی خلاف ورزی ہے۔ افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ خبروں کو توڑ مروڑ پیش کیا جاتا ہے اور افراد اور اداروں پر الزام تراشی کی بوچھاڑ کر کے رسوا اور ذلیل کیا جاتا ہے۔ سوشل میڈیا کا غیر ذمہ دارانہ استعمال ریاستی کنٹرول سے باہر ہوتا جارہا ہے۔ سائبر کرائم (Cyber Crime) قوانین کا عملی نفاذ وقت کی ضرورت ہے۔

کردار کشی کی ممانعت

بدقسمتی سے سوشل میڈیا پر مخالفین کردار کشی کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف مخلوق قرار دیا ہے۔ ایک مسلمان کا خون، مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ کسی بھی مہذب معاشرے میں کسی کی کردار کشی کرنا انتہائی معیوب حرکت ہے۔ کسی کی ذاتی زندگی پر کیچڑ اچھالنا یا الزام لگانا ممنوع ہے لیکن آج کے دور سوشل میڈیا دور ہے۔ نئی نسل اپنے منفی جذبات کی تسکین کے لئے سوشل میڈیا کو بطور ہتھیار استعمال کرتی ہے۔ سیاسی و مذہبی مخالفت کی بنا پر چھوٹی سی بات کا بتنگڑ بنا کر پیش کیا جاتا ہے اور مخالف فرد کو ذلیل و رسوا کرنے کی مذموم کوشش کی جاتی ہے۔ اس سے نہ صرف متعلقہ شخص کی ذاتی زندگی متاثر ہوتی ہے بلکہ پوری سوسائٹی میں فساد اور برائی کی ترویج ہوتی ہے۔

سیاسی مخالفین کی کردار کشی کے لیے شاعری، کتب، اشتہارات، بیانات، تقاریر اور دستاویزی فلموں کا سہارا لیا گیا۔ میاں بیوی کا رشتہ بڑا محترم اور باوقار ہوتا ہے۔ اس کے باوجود کئی بیگمات نے اپنے شوہروں کے بارے میں کتب لکھیں جن میں تہمینہ درانی کی اپنے سابق شوہر ملک غلام مصطفیٰ کھر کے خلاف "مائی فیوڈل لارڈ" بہت معروف ہوئی۔ سیاستدانوں کی نجی زندگی کے بارے میں درجنوں کتب لکھی گئیں۔ عمران خان کے بارے میں ان کی سابق بیگم ریحام خان کی کتاب شائع ہونے سے پہلے ہی بہت معروف ہو چکی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔[768] اگر دیکھا جائے تو موجودہ دور میں سوشل میڈیا پر کردار کشی ایک بہت بڑا خطرہ اور چیلنج بن چکا ہے۔احادیث مبارکہ میں کردار کشی کی مختلف الفاظ میں مذمت کی گئی ہے ۔ اسلام میں غیبت، تجسس، بدگمانی، بہتان، الزام تراشی اور کردار کشی گناہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ۔[769]

اے اہل ایمان! بہت گمان کرنے سے احتراز کرو کہ بعض گمان گناہ ہیں اور ایک دوسرے کے حال کا تجسس نہ کیا کرو اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس سے تو تم ضرور نفرت کرو گے (تو غیبت نہ کرو) اور خدا کا ڈر رکھو بیشک خدا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

ایک مسلمان کا خون، مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔

ارشاد نبویؐ ہے:

---

[768] قیوم نظامی، سیاست میں کردار کشی کی روایت، روزنامہ نوائے وقت لاہور، 20 جون 2018ء۔

[769] الحجرات، 12:49

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا كَانَتْ لِأَخِيهِ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ فِي عِرْضٍ أَوْ مَالٍ، فَجَاءَهُ فَاسْتَحَلَّهُ قَبْلَ أَنْ يُؤْخَذَ وَلَيْسَ ثَمَّ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ، فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ حَسَنَاتِهِ،وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ حَمَّلُوهُ عَلَيْهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِمْ۔[770]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم کریں جس نے اپنے کسی بھائی کی عزت یا مال میں کوئی ظلم کیا ہو اور پھر وہ آخرت میں حساب وکتاب سے پہلے اس کے پاس آکر اپنے ظلم کو معاف کرالے کیونکہ اس دن نہ تو درہم ہو گا اور نہ دینار اگر ظالم کے پاس نیکیاں ہوں گی تو اس سے لے کر مظلوم کو دے دی جائیں گی اور اگر نیکیاں نہیں ہوں گی تو اس ظلم کے بدلے میں مظلوموں کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی۔

[770] محمد بن عيسى، سنن الترمذي، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي – مصر، 1395ھ، حديث:2419

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسری جگہ احادیث میں مذکور ہے کہ مومن کی عزت و حرمت اللہ کے نزدیک کعبہ کی عزت و حرمت سے زیادہ ہے۔

ارشادِ نبویؐ ہے:

حدثنا عبد الله بن عمر، قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يطوف بالكعبة، ويقول:ما أطيبك وأطيب ريحك، ما أعظمك وأعظم حرمتك، والذي نفس محمد بيده، لحرمة المؤمن أعظم عند الله حرمة منك، ماله، ودمه، وأن نظن به إلا خيرا۔ [771]

حضرت عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے دیکھا اور یہ فرماتے سنا: (اے کعبہ!) تو کتنا عمدہ ہے اور تیری خوشبو کتنی پیاری ہے، تو کتنا عظیم المرتبت ہے اور تیری حرمت کتنی زیادہ ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! مومن کے جان و مال کی حرمت اللہ کے نزدیک تیری حرمت سے زیادہ ہے اور ہمیں مومن کے بارے میں نیک گمان ہی رکھنا چاہئے۔

---

[771] محمد بن یزید القزوینی، سنن ابن ماجہ، دار إحیاء الکتب العربیۃ، حدیث: 3932

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آج کے دور میں یہ بات سمجھنے کی اشد ضرورت ہے کہ برائی کا تذکرہ برائی کرنے کے مترادف ہے۔ اسلام میں تجسس اور غیبت سے منع کیا گیا ہے کیونکہ یہ دونوں برائیاں معاشرتی فساد کا موجب بنتی ہیں۔ اس سارے عمل میں اتنے منفی جذبات شامل ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے کئی گھر ٹوٹتے ہیں، کئی زندگیاں تباہ ہوتی ہیں۔ مخالفت کی بنا پر دوسروں کی ذاتی زندگی کو اچھالنا عام ہوتا جا رہا ہے۔۔ آج کل کردار کشی کے لیے سوشل میڈیا کا استعمال بڑھتا جا رہا ہے۔ اس لئے اب کسی کی عزت محفوظ نہیں ہے۔ ایک مہذب اور سنجیدہ معاشرہ میں دوسروں کی ذاتی زندگی میں دخل دینے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

خبر کی تصدیق کا تصور

اسلام رپورٹنگ سے قبل خبر کی چھان بین اور تصدیق کرنے کا تصور پیش کرتا ہے۔ میڈیا پرسنز کے لئے ضروری ہے کہ کسی بھی خبر کو وائرل (Viral) کرنے سے اس کی ہر طرح سے تصدیق کی جائے۔ قرآن پاک خبر کی تصدیق کا حکم دیتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا إِن جَاءَ كُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا۔[772]

اے اہل ایمان! اگر کوئی فاسق تمھارے پاس کوئی خبر لائے تو خوب تحقیق کر لو۔

امام بغویؒ رقمطراز ہیں:

---

[772] الحجرات، 6:49

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فاسِقٌ يَعْنِي الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ، بِنَبَإٍ، بِخَبَرٍ، فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا، كَيْ لَا تُصِيبُوا بِالْقَتْلِ وَالْقِتَالِ، قَوْماً، بُرَآءَ، بِجَهالَةٍ [773]

مذکورہ آیت قرآنی میں ایمان والوں کو فاسق یعنی ولید بن عقبہ کی مثال دیکر سمجھایا گیا ہے کہ کوئی فرد (نیوز ایجنسی) خبر نشر کرے تو تحقیق کر لینی چاہئے تاکہ لاعلمی اور غلط فہمی میں جھگڑا یا فساد برپا ہو سکتا ہے۔ آیت بالا میں عوام الناس اور نیوز ایجنسیوں کے لئے ابلاغ کا اہم اصول بیان کیا گیا ہے۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا تصور

قرآن پاک میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ عمل اُمت مسلمہ کے انفرادی اور اجتماعی فرائض میں شامل ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ-[774]

تم میں سے ایک جماعت ایسی ضرور ہونی چاہیے جو خیر کی طرف بلائے۔ بھلائی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّهِ-[775]

---

[773] محمد بن الفراء البغوي، معالم التنزيل في تفسير القرآن، دار إحياء التراث العربي، بيروت، 1420ھ، 4:258

[774] آل عمران، 3:104

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہترین اُمت ہو جو لوگوں کے فائدے کے لیے نکال کر کھڑی کی گئی ہو تا کہ تم بھلائی کا حکم دو اور برائی سے روکو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ [776]

اللہ کی طرف بار بار پلٹنے والے عبادت گزار، اس کی تعریف کے گن گانے والے، ریاض کرنے والے، رکوع اور سجدہ کرتے رہنے والے، نیکی کا حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے (اصلی مومن ہیں) اور ان مومنوں کو خوش خبری دے دو۔

مذکورہ بالا آیاتِ قرانی سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ فریضہ دعوت و تبلیغ امت مسلمہ کے اجتماعی فرائض میں سر فہرست ہے۔ قرآنی ہدایات کی روشنی میں ابلاغ کے منصب پر فائز تمام شخصیات، صحافی بڑا

---

[775] آل عمران، 110:3

[776] التوبہ، 112:9

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈکاسٹر اور میڈیا سے وابستہ شخصیات کو ان مذکورہ اُصولوں کو مد نظر رکھنا چاہیے۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی نے اپنے آرٹیکل میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے چار مدارج بیان کیے ہیں۔

۱۔ انفرادی سطح پر افراد کی مناسب تعداد اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے موجود رہنی چاہیے

۲۔ معاشرہ میں ایسے گروہ موجود رہیں جو اجتماعی سطح پر اس کام کو کر سکیں۔

۳۔ بحیثیت مجموعی امت مسلمہ میں اجتماعی ضمیر اتنا موجود ہو کہ برائی خود بھی معاشرہ میں سرایت کرنے کی جرات نہ ہو۔

۴۔ حکومت کی باگ دوڑ ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہو جو معروفات کو قائم کرنا اور منکرات کو مٹانے کو اپنی بنیادی ذمہ داری سمجھتے ہوں۔[777]

امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے اس پیغام عمل کو مفصل اور اور مختصر طور پر نافذ کرنے لئے ضروری ہے کہ ہر کوئی مسلمان عمل بالمعروف اور اجتناب عن المنکر کے اصول کو اپنائے کہ جس میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کے سارے زاویوں کو ایسی بنیادوں پر استوار کیا جائے کہ جن سے اسلامی معاشرتی زندگی میں طہارت و پاکیزگی، توسط و اعتدال، حسن معاملہ و حسن سلوک کی اقدار اجاگر کی جائیں۔[778]

سنت نبوی ﷺ کے مطابق قریبی حلقے دعوت کا آغاز میں دعوت پہنچانے سے کیا جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَاراً وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ -[779]

اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

---

[777] ڈاکٹر محمود احمد غازی، ماہنامہ تعمیر افکار، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی، مارچ 2007ء، ص 14۔

[778] عبد الجبار الشیخ، کمالاتِ سیرۃ رسول ﷺ، ص 39۔

[779] التحریم، 6:66

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعوت کو بڑے پیمانے پر پھیلانے کے لیے نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو کوہ صفا سے پکارا۔ آپ ﷺ کو اپنوں اور بیگانوں کی طرف سے بے پناہ مخالفانہ پروپیگنڈا کا سامنا کرنا پڑا۔

جب بھی دین کی دعوت پھیلتی ہے تو مخالفانہ پروپیگنڈا بھی سر اٹھاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے اسلام کی دعوت کی پیش کی تو مخالفانہ پروپیگنڈے کی ایک متحرک لہر پیدا ہو گئی۔ سیرت نبوی ﷺ شاہد ہے کہ یہ پروپیگنڈا نبی کریم ﷺ کے تعارف اور دعوت کی توسیع کا ذریعہ بنا۔ چند صحرا نشینوں نے دعوت الی اللہ کے میدان میں وہ حیرت انگیز واقعہ رونما کر دیا جس کی مثال تاریخ انسانی میں ملنا مشکل ہے۔ صرف 30 سال کے عرصے میں نہ صرف دعوت الٰہی اللہ کو پھیلا دیا بلکہ اس پیغام کو غالب اور سربلند کر دیا۔ مورخین اس حسرت انگیز واقعہ کو انفجار (Explosion) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔[780]

سیدنا عثمان غنیؓ کے زمانے میں یہ پیغام کاشغر، ٹریپولی، لیبیا، تیونس اور شمالی علاقوں تک پہنچ چکا تھا اور صرف 100 سالوں میں ایک طرف اسپین تک اور دوسری طرف دریائے سندھ کی وادی سے گزرتے ہوئے ہندوستان کے مشرقی ساحل کو چھوتے ہوئے چین کے ساحل تک مسلمان اس دعوت کو پہنچا چکے تھے۔ اتنی تیزی کے ساتھ عظیم الشان پیغام کی اشاعت کی مثال تاریخ پیش نہیں کر سکتی۔ ایک مستشرق کہتا ہے کہ لا الہ اللہ اللہ کے برقی نعرے نے عرب کے صحرانشینوں میں وہ قوت بھر دی کہ سو سال میں ایک یتیم بچے محمد ﷺ کا نام صحراؤں، شہروں، دیہاتوں، پہاڑوں اور وادیوں میں ہر جگہ گونج رہا تھا۔[781]

دور جدید میں اسلام کے خلاف پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے مگر یہ پروپیگنڈا اسلام کی اشاعت کا ذریعہ بن رہا ہے۔ ایک برطانوی صحافی یوآن ریڈلی طالبان کی جاسوسی کے لیے افغانستان جاتی ہے گرفتار ہو جاتی ہے قید کے دوران وہ طالبان کے کردار کا مطالعہ کرتی ہے وہاں سے رہا ہونے پر قرآن مجید پڑھتی ہے اور آخرت کار اسلام کی پرجوش مبلغہ بن جاتی ہے برطانیہ میں اسلام چینل کے ذریعے اسلام کی دعوت اور اس کے بارے میں شکوک وشبہات دور کرتی ہے۔[782]

---

[780] خرم مراد، امتِ محمدیؐ کا عالمی مشن، ماہنامہ ترجمان القرآن، ادارہ ترجمان القرآن لاہور، مارچ 2008، ص، 65۔

[781] خرم مراد، امتِ محمدیؐ کا عالمی مشن، ص، 65۔

[782] ڈاکٹر کوثر فردوس، پر فتن دور میں اسوہ دعوت، ماہنامہ ترجمان القرآن، ادارہ ترجمان القرآن لاہور، مارچ 2011ء،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس مذکورہ مثال سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام کے مخالف میڈیا پروپیگنڈا کر کے اسلام کی اشاعت کو نہیں روکا جا سکتا۔ یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اسلام ایک سچا اور عالمگیر دین فطرت ہے ۔ ظلم و ستم کا حربہ بھی اسلام کے ابلاغ کو نہیں روک سکتا۔ ظلم و ستم کا حربہ بھی اشاعت اسلام کا ذریعہ بنتا رہا۔ داعی حق کا صبر، اذیتوں پر رویہ اور کردار، دعوت کا ذریعہ اس کا تعارف اور اس کے پھیلاؤ میں معاون بنتا رہا۔ اس کی بہترین مثال نبی کریم ﷺ کی ذات ہے جنہوں نے دعوت کا بہترین اسلوب پیش کیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ كانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيراً [783]

بلاشبہ یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول میں ہمیشہ سے اچھا نمونہ ہے، اس کے لیے جو اللہ اور یوم آخر کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرتا ہو۔

بلاشبہ اسلام زندگی کے ہر میدان میں جامع رہنمائی دیتا ہے اور نبی کریمؐ کی سیرت امت مسلمہ لئے ابلاغ عامہ (Mass Communication) سمیت زندگی کے ہر شعبہ میں بہترین نمونہ ہے۔

ثقافتی یلغار کا پس منظر

اسلام کے ابتدائی دور میں گانے بجانے والی ایک فنکار لونڈی کی اس شخص پر متعین کر دیا جاتا جو دعوت سے متاثر نظر آتا۔ نضر بن حارث نبی کریم ﷺ کی باتوں کو اساطیر الاولین کہتا اور دعوت دین کے

ص55۔

[783] الانبیاء، 33:21

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقابلہ میں لوگوں کو جمع کرتا، کھلاتا پلاتا، گانے سنواتا اور عیش و عشرت کا سامان کرتا تھا۔[784] عصر حاضر میں شوز، ڈانسنگ، فحاشی کے اڈے وغیرہ نضر بن حارث کا کردار ادا کر رہے ہیں میڈیا نے وہ ماحول پیدا کر دیا ہے جس میں نوجوان نسل کی ساری توجہ جنسی تسکین، گانے بجانے، تفریحات، بسنت، میراتھن ریس، ویلنٹائن ڈے وغیرہ کی طرف مبذول کرا دی گئی ہے تاکہ دعوت حق کے لیے ماحول ساز گار نہ رہے مگر کل بھی اس ثقافتی یلغار کے باوجود دعوت دین پھیلی اور دور جدید میں بھی پھیل رہی ہے۔ دنیا کا ہر چوتھا شخص مسلمان ہے۔

اہل قریش وفود کی شکل میں آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ آپ ﷺ کو بادشاہ بنا لیتے ہیں۔ کسی امیر خاتون سے شادی کرا دیتے ہیں۔ دولت جمع کر دیتے ہیں۔ غرض انسانی فطرت کے جتنے کمزور پہلو ہو سکتے ہیں سب کے ذریعے وار کیا اور بار بار کیا لیکن آپ ﷺ نے دعوت کا کام اطمینان قلب کے ساتھ جاری رکھا۔ آپ ﷺ دعوت کے لیے طائف تشریف لے گئے تو بازار کے لونڈوں کو آپ ﷺ کے پیچھے لگا دیا گیا۔ ان لونڈوں نے آپ ﷺ کو پتھر مار مار کر لہولہان کر دیا۔ آپ ﷺ نے ان مشکل حالات میں بھی دعوت کا کام جاری رکھا۔ آپ ﷺ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی وہاں پر مسجد نبوی تعمیر کی یہ مسجد محض عبادت گاہ نہیں ہے بلکہ یہ حکومت کے کاروبار، مشورے کا ایوان، پارلیمنٹ، سرکاری مہمان خانہ، جی ایچ کیو اور قومی لیکچر ہال ہے۔ یہود و مشرکین اور مسلمانوں کو ایک لڑی میں پرو دیا جاتا ہے ایک تحریری معاہدہ ہوتا ہے جس کو دنیا کا پہلا تحریر دستور کہا جاتا ہے۔[785]

نبی کریم ﷺ نے بطور داعی مدینے کے معاشرے کا سب سے بڑا معاشی مسئلہ سینکڑوں مہاجرین کی بحالی کا مسئلہ، مواخات مدینہ کے ذریعہ حل کرتے ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ داعی کا کردار صرف ایک صوفی درویش کا نہیں بلکہ اجتماعی معاملات کو سنبھالنے اور ماہرانہ حکمت سے پورا کرنے کا نظر آتا ہے۔ دعوت کا ایک میدان مدینہ میں سیاسی قیادت کا منصب حاصل ہونے کے بعد ملحقہ سلطنتوں کے حکمرانوں

---

[784] ڈاکٹر کوثر فردوس، پر فتن دور میں اسوہ دعوت، ص 55۔
[785] ڈاکٹر کوثر فردوس، پر فتن دور میں اسوہ دعوت، ص 58۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو اسلامی نظام کا پیغام بھجوانا تھا۔ 6 ہجری کے آخر میں آپ ﷺ نے مختلف بادشاہوں کے نام خطوط لکھ کر انہیں اسلام کی دعوت دی۔ آپ نے خطوط پر Stamp مہر کے لیے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔ جس پر محمد رسول اللہ ﷺ نقش تھا۔

نبی کریم ﷺ نے تجربہ کار صحابہ کرام کو بطور قاصد منتخب فرمایا۔[786] نبی کریم ﷺ نے بادشاہوں کے نام خطوط ارسال کیے تاکہ عالمی سطح پر ایک تسلسل سے دعوت دی جا سکے۔ حجۃ الوداع ہوا تو انسانوں کا جسم غفیر تھا۔ نبی کریم ﷺ نے دعوت کے اس تکمیلی مرحلے پر انسانیت کے نام ایک بین الاقوامی انسانی منشور پیش کیا۔ اور یہ بھی فرما دیا کہ جو موجود ہے اس دعوت کو اس تک پہنچائے جو موجود نہیں یعنی دعوت کے اس کام کو جاری رکھا جائے۔

کردار سازی کا تصور

نبی کریم ﷺ نے زمانے کے لحاظ سے ابلاغ (Mass Communicaiton) کے اُس وقت کے تمام ذرائع استعمال فرمائے۔ تن من دھن سے خدا کی طرف سے دیا ہوا سچا پیغام انسانیت تک پہنچایا۔ نبی کریم ﷺ نے ذرائع ابلاغ کی اصل روح (Spirit) یعنی اپنے شفاف کردار کو پیش کیا۔ صحابہ کرام کی کردار سازی پر بھرپور توجہ دی۔ اصحابِ رسول ﷺ کردار سازی کی یہی قوت تھی کہ اسلام کا پیغام ہر سو پھیل گیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُراً مِّن قَبْلِهِ أَفَلاَ تَعْقِلُون-[787]

بے شک میں اس (قرآن کے اترنے) سے قبل تمہارے اندر عمر (کا ایک حصہ) بسر کر چکا ہوں کیا تم عقل نہیں رکھتے۔

---

[786] مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری، الرحیق المختوم، المکتبہ السلفیہ لاہور، مئی 2000ء، ص 476۔

[787] یونس، 16:10

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کردار کی شفافیت کو حق اور سچ دنیا میں عام کرنے کے لیے استعمال کرنے پر زور دیتا ہے۔ موجود دور کے ذرائع ابلاغ میں کردار Character ناپید ہے جس کی وجہ سے زیادہ تر مبلغین کی دعوت میں اثر نہیں رہا۔

صبر واستقامت کا تصور

اسلام کے تصورِ ابلاغ کا ایک اہم پہلو نیکی کی اشاعت و فروغ ہے۔ نیکی کی اشاعت اور منکر کی مخالفت پر اسلام مخالفین ہر طرح سے رکاوٹیں ڈالتے ہیں۔ ان مخالفتوں کا ڈٹ کر سامنا کرنا صبر و استقامت کہلاتا ہے۔ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر اسلام کی اشاعت و ترویج کے راستے میں آنے والی تکالیف پر صبر واستقامت Patience کا دامن تھامنے کی تاکید کی گئی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَالْعَصْرِ o إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِيْ خُسْرo إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ[788]

زمانہ کی قسم بے شک انسان خسارے میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک کام کیے اور حق کی نصیحت کرتے رہے اور آپس میں صبر کی تلقین کرتے رہے۔

صبر و استقامت کا مظاہرہ کرنا اسلام کا ایک امتیازی وصف ہے۔ صبر سے مراد یہ ہے کہ انسان شدید پریشانی، ناامیدی اور مایوسی پر قابو پاتے ہوئے اپنے نقطہ نظر پر استقامت دکھائے۔ بے بسی کے عالم میں

---

[788] العصر، 103:1-3

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسان کا ان کیفیات سے دوچار ہونا فطری امر ہے البتہ صبر کرنے کے حقیقی معنی ہمت و حوصلہ کے ساتھ مسائل پر قابو پانا ہے۔ قرآن کریم میں جابجا صبر پر کاربند رہنے کا درس دیا گیا ہے۔ بالخصوص اپنے مخالفین کے جواب میں صبر اور نماز کا حکم دیا گیا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ایک مومن سے یہ مطالبہ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۔[789]

اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔ بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

موجودہ اسلاموفوبک حالات میں مسلم امہ کو بھی جبر کا سامنا صبر سے کرنا چاہیے۔ مدلل و منظم انداز میں اپنا موقف پیش کرنے کی مشق کرنا وقت کا تقاضا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔[790]

اے ایمان والو! صبر کرو اور مقابلہ کے وقت مضبوط رہو اور لگے (ڈٹے) رہو، اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم نجات پاؤ۔

اگر ہمارا موقف امت کے مسائل کا پر امن حل ہے تو ہم مصائب کے باوجود بھی صبر و استقامت کے ساتھ اپنا اسلام کا عالمگیر پھیلانے کا مشن جاری رکھ سکتے ہیں۔ مذکورہ بالا آیاتِ قرآنی میں بتلایا گیا ہے کہ خسارے سے بچنے کے لیے دوسروں کو سچائی اور نیکی کی تلقین کرنا اور نیکی کی اشاعت میں آنے والی

---

[789] البقرہ: 153

[790] آل عمران: 200

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشکلات پر صبر واستقامت سے کام لینا لازمی ہے۔

فحاشی وعریانی کی ممانعت

اسلام فواحش ومنکرات کا سدباب کا درس دیتا ہے۔ موجودہ ذرائع ابلاغ پر کمرشل اشتہارات، عریانی و فحاشی پر مبنی پروگرام اسلامی معاشرے کو خراب کر رہے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے تناظر میں ذرائع ابلاغ کی بنیادی ذمہ داری اور مقصد ہے کہ فحاشی وعریانی پر مبنی پروگرامز کو نشر نہ کیا جائے۔ فحاشی ایسا عمل ہے جو انسان کو برے اعمال کی جانب راغب کرے جیسے فحش گفتگو، جنسی جذبات کو ابھارنے والے گانے، عریاں تصاویر وغیرہ اسی لیے قرآن مجید نے مومنوں کو حکم دیا کہ وہ فواحش کے قریب بھی نہ جائیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلاَ تَقْرَبُواْ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ -[791]

اور بے حیائی کے کاموں کے قریب نہ جاؤ (خواہ) وہ ظاہر ہوں اور (خواہ) وہ پوشیدہ ہوں۔

دور حاضر میں ذرائع ابلاغ نے فحاشی، عریانی اور بے حیائی کو اسقدر فروغ دیا ہے کہ ذرائع ابلاغ اور فحاشی و عریانی لازم وملزوم بن کر رہ گئے ہیں۔ مرد وخواتین کا آزادانہ اختلاط، بے پردگی، عریاں لباس، بوس وکنار، ڈانس کے مقابلے، جنسی بے راہ روی پر اکسانے والے پروگرامز موجودہ دور کے نام نہاد ذرائع ابلاغ کے طرہ امتیاز ہیں۔ فواحش و بدکاری دنیا کی ان مہلک برائیوں میں سے ہے جن کے مہلک اثرات صرف اشخاص و افراد کو نہیں بلکہ معاشروں کو تباہ کر دیتے ہیں جسطرح بنیادی عقائد توحید و رسالت اور آخرت تمام انبیا کی تعلیمات میں مشترک رہے ہیں اسی طرح فواحش و منکرات انبیاؑ کے دور میں حرام رہے

---

[791] الانعام، 151:6

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ قرآن مجید میں جابجا فحش و فحشاء کی ممانعت وارد ہوئی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاء وَالْمُنكَرِ۔[792]

اور اللہ بے حیائی اور بری بات سے منع کرتا ہے۔

فحاشی و عریانی تک پہنچانے والے سارے ذرائع ممنوع ہیں کیونکہ ایسے ذرائع حرام تک لے جاتے ہیں۔ یہی وجہ برائی کے قریب بھی جانے سے منع کیا گیا ہے۔

اسلام میں فحاشی و عریانی Promote کرنا سخت ممنوع ہے اور ایسا کرنے والوں کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب (Painful Punishment) کی وارننگ دی گئی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔[793]

اور جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی (یعنی تہمت بدکاری کی خبر) پھیلے ان کو دنیا اور آخرت میں دکھ دینے والا عذاب ہوگا اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

---

[792] النحل، 90:16

[793] النور، 19:24

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہوتا ہے کہ مسلم سماج میں فحاشی و عریانی کا پھیلانے والا فرد(Obcenity Promoter) نہ صرف آخرت میں عذاب الٰہی کا شکار ہو گا بلکہ دنیاوی سزا سے دوچار ہو گا۔ ٹی وی ڈرامے اور فحاشی و عریانی پر مبنی پروگرام اسلامی معاشرے کی بنیاد کو کھوکھلا کر رہے ہیں۔ افسوسناک امر یہ ہے کہ ابلاغ عامہ کے انسانی و اخلاقی واسلامی قوانین کی دھجیاں اڑائی جارہی ہیں اور حکام(PTA) نے ڈھنگ ٹپاؤ پالیسی عمل کرتے ہوئے اپنے ہونٹ سی لئے ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر غلام علی خاں رقم طراز ہیں:

> Due to the easy and cheap technology and instant earning , people are finding it more lucrative to make up a snap and quick porn movies by using a cheap prostitute and send it to any of the thousands western porno sites in exchange of few dollars. This business is really thriving in Lahore and Karachi and this evil is spreading.[794]

مذکورہ عبارت جدید میڈیا ٹیکنالوجی کا منفی استعمال آشکار کرتی ہے۔ مغربی ممالک کی طرح مسلم دنیا میں بھی فحاشی و بدکاری کو قابل قبول (Acceptable) اور کاروبار(Business) بنایا جارہاہے۔ڈالرز(Dollars) کے عوض فحش مواد(Pornography) انٹرنیٹ(Dark Web) پر اپلوڈ کرکے عذاب الٰہی کو دعوت دی جارہی ہے۔

مکالمہ بین المذاہب کا تصور

اسلام مکالمہ بین المذاہب اور بین الاقوامی تعلقات(International Relations) کے حوالے سے مکمل رہنمائی فرماتاہے۔ بین الاقوامی تعلقات اور مکالمہ بین المذاہب کے خلاف پروگرام نشر کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اسلام دوسرے مذاہب سے وابستہ لوگوں سے تعلقات سنوارنے کی نہ صرف حوصلہ افزائی کرتاہے بلکہ اس کا طریقہ کار بھی سمجھاتاہے۔

---

[794] Ghulam Ali Khan,Tahira Basharat,Globalization and Pakistan ,Al-Adwa, Punjab University, Lahore,25:33(June -2010),19

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتابِ تَعالَوْا إِلى كَلِمَةٍ سَواءٍ بَيْنَنا وَبَيْنَكُمْ أَلاَّ نَعْبُدَ إِلاَّ اللَّهَ وَلا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئاً وَلا يَتَّخِذَ بَعْضُنا بَعْضاً أَرْباباً مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ۔[795]

کہہ دو کہ اے اہل کتاب جو بات ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں (تسلیم کی گئی ہے) اس کی طرف آؤ وہ یہ کہ خدا کے سوا ہم کسی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں اور ہم میں سے کوئی کسی کو خدا کے سوا کسی کو کارساز نہ سمجھیں اگر یہ لوگ (اس بات کو) نہ مانیں تو (ان سے) کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم (خدا کے) فرمانبردار ہیں۔

ہر معاشرے میں صاف اور صحیح ذہن کے لوگ بھی پائے جاتے ہیں اور ہر فرد اسلام یا اس کی تعلیمات کا شدید مخالف نہیں ہے۔ مغربی دنیا میں ایسے افراد بھی موجود ہیں جو منفی شخصیات سے اتفاق نہیں رکھتے اور دنیا کو کثیر النسلی اور کثیر المذہبی پر امن گلوبل معاشرہ کے طور پر دیکھنے کے آرزو مند ہیں۔ ہماری طرح امن، مساوات اور انصاف جیسی اقدار ان کا بھی خواب ہیں۔ اگر ہم انہیں اسلام قبول کرنے کے لئے مائل نہیں کر سکتے تو کم از کم اس حد تک تو انہیں اپنا ہم نوا بنائیں کہ وہ شدید مخالفتوں کے باوجود جناب

---

[795] آل عمران، 64:3

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو طالب کی طرح ہمارے ساتھ کھڑے ہوں۔ اس کے لئے ہمیں بین المذاہب مکالمے (Interfaith Dailogue) کو فروغ دینا ہو گا۔ اگر ہم ذہن سازی اس طور پر کریں گے تو یقیناً نصرت الٰہی ہمارا مقدر ہو گی۔[796] اس طرح اسلام اور مغرب کے درمیان نفرت و تعصب میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔ اسلام کی حقیقی تعلیمات سے ان کے دل متاثر ہونے کا امکان ہے۔ گلوبلائزیشن کے موجودہ دور میں اسلام کا عالمگیر پیغام دنیا کے کونے کونے میں عام کرنے کے لئے جدید میڈیا کارگر ثابت ہو سکتا ہے۔

دیانتداری کا تصور

خبروں کی تشہیر و اشاعت میں دیانتداری و شفافیت ابلاغ کا ایک اہم اسلامی اصول ہے۔ اسلام صحافی کو رپورٹنگ کرتے ہوئے واقعات کے شفاف احوال نشر کرنے کی ہدایت دیتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ۔[797]

میں تمہیں خدا کے پیغام پہنچاتا ہوں اور تمہارا امانتدار خیر خواہ ہوں۔

علامہ زمخشریؒ رقمطراز ہیں:

ناصِحٌ أَمِينٌ أى عرفت فيما بينكم بالنصح والأمانة [798]

ثابت ہوا کہ دیانتداری و شفافیت ابلاغ کا لازمی حصہ ہے۔ خبر بے لگام نہ ہو بلکہ اس کا حوالہ یا ثبوت ہونا

---

[796] ڈاکٹر فرحت علوی، بدھ کا نظریہ ءامن اور لہو لہو روہنگیا، ص297

[797] الاعراف، 68:7

[798] الزمخشري أبو القاسم محمود بن عمر. الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل، دار الكتاب العربي، بيروت، 1407ھ، 117:2

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضروری ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ اَمَانَتَه وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّه وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّه اٰثِمٌ قَلْبُه وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ [799]۔

اور اگر کوئی کسی کو امین سمجھے (یعنی رہن کے بغیر قرض دیدے) تو امانتدار کو چاہیے کہ صاحب امانت کی امانت ادا کرے اور خدا سے جو اس کو پروردگار ہے ڈرے اور دیکھنا شہادت کو مت چھپانا جو اس کو چھپائے گا وہ دل کا گنہگار ہو گا اور خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔

اسلام میں ابلاغ و اشاعت کا بنیادی اصول امانت و دیانت ہے۔ ایک اسلامی ریاست میں معلومات کی اشاعت و ترویج میں امانت و دیانت کا پہلو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

خیانت کی ممانعت

ابلاغ عامہ میں خیانت و بد دیانتی سے پرہیز ضروری ہے۔ انسانی صحت کے لئے مضر اشیاء کی تشہیر بد دیانتی کے زمرے میں آتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[799] البقرہ، 283:2

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَماناتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ۔[800]

اے ایمان والو! نہ تو خدا اور رسول کی امانت میں خیانت کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو۔ اور تم (ان باتوں کو) جانتے ہو۔

عبد الرحمٰن الثعالبی رقمطراز ہیں:

هذا خطابٌ لجميع المؤمنين إلى يوم القيامة، وهو يجمع أنواع الخياناتِ كلَّها قليلَهَا وكثيرَهَا[801]

ثابت ہوتا ہے کہ ابلاغ عامہ کا یہ قرآنی حکم تا قیامت تمام مومنوں کے لئے ہے اور یہ حکم چھوٹی یا بڑی تمام خیانتوں یعنی ہر قسم کی خیانت پر محیط ہے۔ خیانت اور غیر شفافیت کی بنیاد پر کمرشل اشتہارات اور بریکنگ نیوز چلانا اسلامی اصولِ ابلاغ کے برعکس ہے۔

خبر کی ثقاہت کا تصور

اسلامی نقطہ نظر سے خبر کی درستگی اور ثقاہت (Credibility) ابلاغ عامہ کا لازمی امر ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[800] الانفال، 27:8

[801] أبوزيد عبد الرحمن الثعلبي، الجواهر الحسان في تفسير القرآن، دار إحياء التراث العربي بيروت، 1418ھ، 126:3

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ وَكُونُواْ مَعَ الصَّادِقِيْن-[802]

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اہل صدق میں شامل رہو۔

اسلام کسی ایسی خبر وائرل کرنے کی اجازت نہیں دیتا جو معاشرے میں فساد و بگاڑ کا باعث ہو۔ میڈیا بعض اوقات کسی واقعہ کی رپورٹنگ میں اس حد تک مبالغہ آمیزی سے کام لیتا ہے کہ غلط بات بھی سچ نظر آنے لگتی ہے۔ سب سے پہلے خبر نشر کرنے کا اعزاز حاصل کرنے کی دوڑ میں نامکمل اور غیر تصدیق شدہ معلومات کا ابلاغ اسلامی تعلیمات و اخلاقیات کے خلاف ہے۔

سائشتہ الفاظ کا استعمال

اسلام میں ابلاغ عامہ کا بنیادی اصول یہ ہے کہ ایسے عمدہ اور سائشتہ الفاظ کا چناؤ کیا جائے جو دل و دماغ پر مثبت انداز میں اثر انداز ہوں۔ ابلاغ عامہ (Mass Communicationn) میں اس امر کو یقینی بنایا جائے اور خاص طور پر احتیاط کی جائے کہ ٹاک شوز (Talk Shows) میں قابل اعتراض زبان استعمال نہ کی جائے اور بزرگوں کی بے ادبی پر مبنی پروگرام نشر نہ کیا جائے۔ میڈیا پر گفتگو کرنے کے لئے دلنشین اور اچھے الفاظ کا چناؤ کرنا ابلاغ کا اہم اسلامی اصول ہے۔ ابلاغ عامہ میں سائشتہ الفاظ کا چناؤ اس کے حسن کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ قرآن مجید میں اس اہم اصولِ ابلاغ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا [803]

---

[802] التوبہ، 119:9

[803] البقرہ، 83:2

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور لوگوں سے اچھی باتیں کہو۔

مذکورہ بالا آیت قرآنی سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام ہر قسم کے گروہی و مذہبی تعصب سے بالاتر ہو کر تمام میڈیا ٹاکس (Media Talks) کو سائنشتہ انداز و بیان میں نشر کرنے کا حکم دیتا ہے۔

علامہ سیوطیؒ لکھتے ہیں:

وَأخرج الْبَيْهَقِيّ فِي شعب الإِيمان عَن عَليّ بن أبي طَالب فِي قَوْله {وَقُولُوا للنَّاس حسنا} قَالَ: يَعْنِي النَّاس كلهم[804]

امام شوکانیؒ رقم طراز ہیں:

وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْناً قَالَ: يَعْنِي النَّاسَ كُلَّهُمْ [805]

لوگوں سے سائنشتہ انداز میں بات کرو۔ اس میں تمام لوگ (بلا تفریق مذہب، نسل، ذات وغیرہ) شامل ہیں۔

قرآنی لفظ "الناس" سے مراد سبھی لوگ (مسلم و غیر مسلم) ہیں۔ ہر شخص سے اچھائی و بھلائی سے کلام کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس مختصر آیت میں مکارم اخلاق کی اساس و بنیاد پوشیدہ ہے۔ میڈیا پرسنز (Media Persons) اس آیت کو ماٹو بنالیں تو معاشرہ امن و آشتی کا گہوارہ بن سکتا ہے۔

حکمت و دانائی کا تصور

قرآنی تعلیمات ابلاغ عامہ میں حکمت و دانائی ابلاغ عامہ کا تصور پیش کرتا ہے۔ دور حاضر میں میڈیا اینکر پرسنز کے لئے ابلاغ عامہ کا یہ اصول قابل تقلید اور انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

---

[804] جلال الدین السیوطي، الدر المنثور، دار الفکر-بیروت، 1:210

[805] محمد بن عبد اللہ الشوکاني: فتح القدیر، دار ابن کثیر، دار الکلم الطیب، بیروت، 1414ھ، 1:128

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَن ۔[806]

(اے پیغمبر) لوگوں کو دانش اور نیک نصیحت سے اپنے پروردگار کے رستے کی طرف بلاؤ۔ اور بہت ہی اچھے طریق سے ان سے مناظرہ کرو۔

صاحب "مفاتیح الغیب" لکھتے ہیں:

ولا شك أن المراد بقوله بالحكمة أي بالبرهان والحجة، فكانت الدعوة/ بالحجة والبرهان إلى الله تعالى مأمورا بها [807]

امام ابن کثیرؒ قمطراز ہیں:

وَجادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ أَيْ مَنِ احْتَاجَ مِنْهُمْ إِلَى مُنَاظَرَةٍ وَجِدَالٍ فَلْيَكُنْ بِالْوَجْهِ الْحَسَنِ برفق ولين وحسن خطاب [808]

قرآن مجید میں بیان کردہ قدرتی نعمتوں اور اقوام و ملل کے واقعات و حالات میں لوگوں کے لئے عمدہ نصیحت پائی جاتی ہے۔ لوگوں کو عمدہ نصیحت کے ذریعے عذاب الٰہی سے ڈرایا جائے۔ ابلاغ عامہ سے وابستہ

---

[806] النحل 16:125

[807] فخر الدین الرازي، مفاتیح الغیب، دار إحیاء التراث العربي-بیروت، 1420ھ، 2:327

[808] إسماعیل بن عمر بن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1419ھ، 4:526

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افراد کے لئے بھی اس میں عمدہ اصول بیان گیا ہے۔ ثابت ہوتا ہے کہ میڈیا ٹاکس، ٹاک شوز، مارننگ شوز، میڈیا ڈبیٹس (Debates) میں احسن طریقہ، نرمی، آہستگی، حکمت و دلیل پر مبنی بہترین الفاظ کا استعمال کرنا اسلام کے نظریہ ابلاغ کا طرہ امتیاز ہے۔

اعتدال و توازن کا تصور

سب سے پہلی تجویز جو اُمت مسلمہ کے لیے وقت کی اہم ضرورت ہے۔ زندگی کے ہر شعبے میں اعتدال اور توازن کو برقرار رکھا جائے۔

تمام امور و معاملات میں اعتدال و میانہ روی کا رویہ سچے مومن کی پہچان ہے۔ قرآن مجید میں مومنین کی صفت وخوبی بتائی گئی ہے کہ وہ تمام انعامات و اشیا کے استعمال کرنے میں میانہ روی کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ قدرتی وسائل کے استعمال میں اعتدال و توازن کا رویہ اختیار کرنا دراصل سچے مسلمانوں کی صفت و خوبی ہے۔ قرآن مجید میں مومنین کی اس خوبی کو انتہائی عمدہ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

قرآن پاک میں ہے:

"وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا"[809]

"جو خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں نہ بخل، بلکہ ان کا خرچ دونوں انتہاؤں کے درمیان اعتدال پر قائم رہتا ہے۔"

صاحب "تفسیر المنار" رقم طراز ہیں:

---

[809] الفرقان، 25:67

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَفِي الْأَحَادِيثِ النَّبَوِيَّةِ مِثْلُ ذَلِكَ فَمِنْهَا مَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ رَوَاهُ أَحْمَدُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ. وَهُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ - الِاقْتِصَادُ نِصْفُ الْمَعِيشَةِ [810]

وہ فرد کبھی تنگ دست اور مفلس نہیں ہوتا جو امورِ کل میں اعتدال کا اصول اپناتا ہو۔ میانہ روی اختیار کرنا دراصل آدھی معیشت کے برابر ہے۔

رسول کریمؐ فرماتے ہیں:

سَدِّدُوا وَقَارِبُوا، وَاغْدُوا وَرُوحُوا، وَشَيْءٌ مِنَ الدُّلْجَةِ، وَالقَصْدَ القَصْدَ تَبْلُغُوا [811]

روایت بالا کا مفہوم کے مطابق درستگی، اعتدال و میانہ روی کا اصول اپنا کر منزل مقصود ممکن الحصول ہو جاتی ہے۔ شریعتِ اسلامیہ میں زندگی کے تمام معاملات میں اعتدال و توازن کا اخلاقی و آفاقی اصول بیان کیا گیا ہے۔ جو شخص اپنی ضروریات و حاجات کے معاملے میں اعتدال اور توازن کا رویہ اختیار نہیں کرتا، اسے اپنے ہی شوق پورے کرنے سے فرصت نہیں ملتی کہ دوسروں کے حقوق ادا کر پائے۔ قرآن مجید کسی بھی قسم کے خبر کے ابلاغ میں اعتدال کا رویہ اپنانے کا حکم دیتا ہے۔ ابلاغ عامہ (Mass Communication) میں صحیح رویہ اعتدال اور میانہ روی ہے۔ کسی فرد یا ادارہ کی کردار کشی پر مبنی مواد کی بار بار تشہیر و اشاعت اسلام کے اصول اعتدال کے خلاف ہے۔

امن کا عالمگیر تصور

سوشل میڈیا، الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے آج کے پر فتن اور اسلاموفوبک دور میں جدید میڈیا کے ذریعے اسلام کے حقیقی اور عالمگیر ان کے تصور کو دنیا کے سامنے پیش کرنا از حد ضروری

---

[810] محمد رشید بن علی رضا، تفسیر المنار، الھیئۃ المصریۃ العامۃ للکتاب، 1990م، 313/4

[811] محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب الرقاق، بَابُ القَصْدِ وَالمُدَاوَمَةِ عَلَى العَمَلِ، رقم الحدیث، 6463

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اسلام امن کا عالمگیر تصور پیش کرتا ہے۔ امن عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مادہ ا-م-ن ہے۔ امن خوف کی ضد ہے۔ امن کا مطلب معاشرہ میں مطمئن ہونا اور ہر فتنہ و فساد سے بے خوف ہو کر زندگی گزارنا ہوتا ہے۔

امام راغب اصفہانیؒ "امن" کا مفہوم لکھتے ہیں:

طمأنينة النفس وزوال الخوف، والأَمْنُ والأَمَانَةُ والأَمَانُ في الأصل مصادر، ويجعل الأمان تارة اسما للحالة التي يكون عليها الإنسان في الأمن، وتارة اسما لما يؤمن عليه الإنسان[812]

مذکورہ عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ امن کا مفہوم ہر خطرہ سے مطمئن ہونا اور بے خوف ہو کر زندگی بسر کرنا ہے۔ امن، امانت اور امان دراصل مصدر ہیں اور امان کا معانی امن بھی ہوتا ہے اور ایسی چیز بھی ہے جو بطور امانت کسی کے پاس رکھی جائے۔ اسلام میں امن کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ متعدد قرآنی آیات میں امن کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا[813]

اور یہ کہ ہم نے اس گھر (کعبے) کو لوگوں کے لیے مرکز اور امن کی جگہ قرار دیا تھا۔

معاشرہ میں اطمینان و سکون، سماجی اعتبار سے باہمی ہم آہنگی، باہمی تعاون کا ماحول، امن و آشتی کی عمومی

---

[812] راغب الأصفهاني، المفردات في غريب القرآن، دار القلم، بيروت، 1412ھ، 90:1

[813] البقرہ، 125:2

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فضا اور خون ریزی وخوف سے نجات' امن 'کے مفہوم میں شامل ہیں۔اسلام کا مطلب ہی سلامتی اورامن وامان ہے۔اسلام امن وسلامتی پر مبنی تعلیمات کا داعی ہے۔اسلام کا نظریہ امن انتہائی متوازن اور معتدل ہے۔اسلام معاشرہ میں دوسروں سے محبت،بھائی چارہ، اعتدال وتوازن،صبر و برداشت ،رواداری،عفوودرگزر سے رہنے کی تلقین کرتا ہے۔اسلام کا نظریہ امن تمام مذاہب سے منفرد اور جامع و اکمل ہے۔بدھ مذہب میں تصورِ امن محض انسان کی ذات اور داخلی امن وسکون تک محدود ہے جبکہ اسلام امن وسکون کے داخلی پہلو کے ساتھ ساتھ سماجی ومعاشی اور سیاسی پہلوؤں تک وسیع وجامع نظریہ پیش کرتا ہے۔یہ زندگی کے ہر شعبے کو امن وسلامتی سے مزین کرتا ہے۔اسلام نے عوام الناس کے فائدے کے لئے قتل وغارت کا سدباب کیااور امن وسلامتی کا فلسفہ پیش کیا۔[814] اسلامی امن فلاسفی کی روسے جس نے ایک انسانی جان کا تحفظ کیا،اس نے ساری نسلِ انسانی کا تحفظ کیا۔قرآن کریم امن کے اس فلاسفی(Philsophy) کو دلکش اور منفرد انداز میں بیان کرتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ[815]

جو کوئی کسی کو قتل کرے، جبکہ یہ قتل نہ کسی اور جان کا بدلہ لینے کے لیے ہو اور نہ کسی کے زمین میں فساد پھیلانے کی

---

[814] ڈاکٹر فرحت علوی، بدھ کا نظریہ ءامن اور لہولہو روہنگیا، ص217

[815] المائدہ، 32:5

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے ہو، تو یہ ایسا ہے جیسے اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جو شخص کسی کی جان بچالے تو یہ ایسا ہے جیسے اس نے تمام انسانوں کی جان بچالی۔ اور واقعہ یہ ہے کہ ہمارے پیغمبر ان کے پاس کھلی کھلی ہدایات لے کر آئے، مگر اس کے بعد بھی ان میں سے بہت سے لوگ زمین میں زیادتیاں ہی کرتے رہے ہیں۔

اسلام کی نگاہ میں ایک انسان کے قتل کا ارتکاب پوری نوع انسانی کو تہہ تیغ کر دینے کے مترادف ہے۔ کیونکہ قتل وغارت کسی بھی خطے کے تمدن و معاشرت کی جڑ کاٹ ڈالتا ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے ایک دوسرے کی جان و آبرو کا احترام ہی تو سماجی امن کی بنیاد ڈالتا ہے۔

نبی کریم ﷺ ساری انسانیت کے لئے رحمت ہیں۔ ریاستِ مدنیہ کو امن وآشتی کا عملی گہوارہ بنا کر دکھایا۔ ایسا مثالی نمونہ پیش کیا جو دنیا بھر کے لئے درسِ عمل ہے۔ یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ دین اسلام سے بڑھ کر دنیا کا کوئی مذہب یا قانون نسلِ انسانی کو امن وامان کا عملی نمونہ مہیا نہیں کر سکتا۔ لیکن نائن الیون کو بہانہ بنا کر عالمی اور مغربی میڈیا اسلام کو دہشت گردی کا مذہب ثابت کرنے کی کوشش میں رہتا ہے۔ جدید میڈیا ٹیکنالوجی کے ذریعے اسلام کے عالمگیر تصورِ امن کو عالمی برادری کے سامنے لانے کی ضرورت ہے یورپ میں ہولوکاسٹ[816] پر قانونی طور پر کوئی شخص تحقیق و تنقید نہیں کر سکتا۔ تحقیقات کے دروازے بند نہیں ہوئے لیکن ہولوکاسٹ پر تحقیقات کرنا بھی جرم قرار دیا گیا ہے۔ برطانوی مصنف ڈیوڈ ارونگ نے ہولوکاسٹ کو افسانہ قرار دیا تو اسے تین سال کی سزا سنادی گئی۔ اسرائیل نے 13 مغرب

---

[816] دعویٰ کیا جاتا ہے کہ دوسری جنگ عظیم (1939-45) کے دوران 70 لاکھ یہودیوں کو گیس چیمبرز میں ڈال کر ہٹلر نے ہلاک کروادیا۔ اس واقعہ کو ہولوکاسٹ کا نام دیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ممالک میں ہولوکاسٹ پر تحقیق اور اس پر اظہار کو جرم قرار دلوالیا حالانکہ پوری دنیا میں یہودیوں کی تعداد ڈیڑھ کروڑ سے زیادہ نہیں ہے جبکہ مسلمان ڈیڑھ سو کروڑ ہیں 57 اسلامی ممالک متحد ہو کر مغرب پر دباؤ ڈالیں تو ممکن نہیں کہ وہ توہینِ قرآن اور توہین رسالت کو جرم قرار نہ دے۔[817]

تزکیہ نفس کا تصور

کسی بھی فرد یا قوم کے وجود کے دو پہلو ہیں۔ ایک جسمانی جبکہ دوسرا پہلو روحانی، اخلاقی اور نظریاتی جس سے اس کی شناخت ہوتی ہے۔ جس طرح جسم پر ہر وہ حملہ یا ضرب جو قانون سے ماوراہو ایک جرم ہے۔ اسی طرح روحانی اور نظریاتی وجود پر حملہ نا قابل برداشت ہے اور اس پر جارحیت کے خلاف مزاحمت ہر فرد اور قوم کا قانونی اور اخلاقی حق ہے۔ مین سٹریم میڈیا پر ہر آن نت نئی اشیا و سہولیات کی خوبیاں بڑھا چڑھا کر پیش کی جاتی ہیں جس کی وجہ سے مادہ پرستی اور سرمایہ دارانہ فکر عام ہو چکی ہے جبکہ احترام انسانیت اور احساسِ انسانیت، ہمدردی، اخوت، ایثار، اور قربانی کا جذبہ معاشرے سے ختم ہو رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ معاشرہ میں مادہ پرستانہ فکر سرایت کر چکی ہے۔

ابلاغ عامہ اور جدید ذرائع ابلاغ پر اسلامی ہدایات کی پیروی کرتے اصلاح نفس، تزکیہ نفس اور نظریاتی پہلو پر گفتگو کرنی چاہیے۔ صرف سچ کی نشر و اشاعت کرنی چاہیے۔ میڈیا پرسنز کو چاہیے کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق کردار کا دامن تھام کر معاشرہ کی اصلاح کا نظریہ لے کر میدان میں آئے تو اس سے معاشرہ میں مادہ پرستانہ فکر اور فحاشی و عریانی کا قلع قمع ہو جائے گا۔

میڈیا پرسنز کو اسلامی نظریہ ابلاغ (Islamic Concept of Communication) اپنانا چاہیے۔ اسلامی نظریہ ابلاغ ایسا نظریہ ہے جس میں ہر شہری کی عزت نفس، معاشرے کی اصلاح اور ریاست کی تنظیم میں احتساب کے اصول کار فرما ہیں۔ اسلامی نظریہ ابلاغ انہی حدود میں فرد کی آزادی کا ضامن ہوتا ہے۔ میڈیا میں آزادی اظہار رائے ہونا چاہیے مگر اس کے ساتھ ذمہ داری کا احساس بھی یقینی طور پر ہونا چاہیے تاکہ نظریہ اسلام کی ہتک نہ ہو۔ اسلامی ممالک میں پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کو کنٹرول کرنے کا

---

[817] روزنامہ نوائے وقت لاہور 2 اکتوبر 2012ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موثر نظام موجود نہیں ہے۔ میڈیا پر ریاست کا موثر کنٹرول ضروری ہے۔ زیادہ سے زیادہ اسلامی چینلز کو قائم کرنا چاہیے جو تڑپتی ہوئی انسانیت کے لیے امن و انصاف کے پیغام کے علم بردار بن کر اٹھیں اور قرآن و سنت کی دعوت کو عام کریں۔ ایسے اسلامی چینل کی بہترین مثال ڈاکٹر ذاکر نائیک کا Peace Tv چینل ہے۔ مسلمانوں کو اس چینل کو سامنے رکھ کر دنیا کی ہر زبان میں ہر علاقے میں اس طرح کے اسلامی چینلز قائم کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے ان اسلامی چینلز کو کسی بھی مسلک یا فرقہ سے بالاتر ہو کر پوری مسلم اُمت کی نمائندگی کا حق ادا کرنا چاہیے اور مغرب کے اسلام پر تہذیبی حملوں کا جواب دلائل کی روشنی میں دینا چاہیے۔

اسلامی میڈیا کو مضبوط کرنے کے لیے باقاعدہ قومی خزانے سے فنڈنگ ہونی چاہیے۔ جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے کیا ہوا ہے۔ اور انٹرنیشنل میڈیا پر ڈالروں کے زور پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ اسلامی ممالک میں میڈیا کو سہولیات دیکر اسلام کا باقاعدہ میڈیا سیل قائم کر کے مغربی میڈیا کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ اسلامی ممالک میں مغرب زدہ اینکر پرسنز اور میڈیا مالکان کے خلاف کاروائی ہونی چاہیے۔ صحافیوں کی اسلامی قوانین کے مطابق تربیت کرنی چاہیے۔ معاشرے کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لیے اصلاح و تجدید کی جو کوششیں ہو رہی ہیں ان کا تقاضا ہے کہ معاشرے کے ہر شعبے کے بارے میں اسلامی تعلیمات کو مرتب شکل میں پیش کرنے کی سعی کی جائے۔ ذرائع ابلاغ بھی جدید معاشرے کا نہ صرف اہم شعبہ ہیں بلکہ یہ دوسرے تمام شعبوں پر اثر انداز ہو کر ان کی صورت گری کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس لیے اس شعبے کا اسلامی بنیادوں پر استوار ہونا نہایت ضروری ہے لیکن بد قسمتی سے اب تک اس طرف توجہ نہیں دی جا سکی۔

میڈیا کے شعبہ میں اسلامی اصول و احکام کی پابندی نہ ہونے کے مضر اثرات بہت نمایاں ہیں۔ ایک طرف میڈیا اور اہل میڈیا کا اخلاقی معیار متاثر ہو رہا ہے تو دوسری طرف اس کمی کے باعث اسلامی معاشرے میں گوناگوں خرابی کو راہ مل رہی ہے۔ مسلم دنیا میں میڈیا پرسنز کو اسلامی نظریہ ابلاغ (Islamic Concept of Communication) اپنانا چاہیے۔ اسلامی نظریہ ابلاغ ایسا نظریہ ہے جس میں ہر شہری کی عزت نفس، معاشرے کی اصلاح اور ریاست کی تنظیم میں احتساب کے اصول کار فرما ہیں۔ اسلامی نظریہ ابلاغ انہی حدود میں فرد کی آزادی کا ضامن ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نتیجہ بحث (Conclusion)

نائن الیون (11 ستمبر 2001ء) دنیا کی تاریخ میں ایک ناقابل فراموش دن کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس واقعہ نے امریکہ ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا۔ اس سانحہ کے فوری بعد امریکہ اور مغربی ممالک نے اسلحہ ٹیکنالوجی کے ساتھ ساتھ جدید میڈیا ٹیکنالوجی کا سہارا لیکر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈا مہم شروع کر دی۔ اس ناقابلِ یقین حملے کو امت مسلمہ کے گرد گھیرا تنگ کرنے کے لیے خوب استعمال کیا گیا۔ گیارہ ستمبر کا حملہ طے شدہ مغربی ایجنڈا دنیا بھر میں مسلط کرنے کے لیے خاصا کارگر ثابت ہوا۔ مغربی میڈیا نے وار آن ٹیرر کا بیانیہ ترتیب دیا۔ یوں اس نام نہاد وار آن ٹیر کے نام پر ۷ اکتوبر ۲۰۰۱ء کو افغانستان پر حملہ کر دیا گیا۔ لاکھوں معصوم افغان مسلمانوں کا قتل عام ہوا۔ گویا امریکہ نے مسلم دنیا کے خلاف وارآن ٹیرر (War on Terror) کے بھیس میں وارآف ٹیرر (War of Terror) کا ارتکاب کیا۔

نائن الیون کے حقائق سے کافی حد تک پردہ اٹھ چکا ہے۔ مغرب کے انصاف پسند اسکالرز نے اسے خود ساختہ منصوبہ قرار دیا۔ بوب گراہام Bob Graham کمیشن رپورٹ کے اہم نکات کو صیغہ ءراز میں رکھنے کا اعتراف کر چکا ہے۔ یاد رہے کہ امریکی سینیٹر بوب گراہام Bob Graham نائن الیون کی تفتیشی ٹیم کا حصہ تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ نائن الیون اور وار آن ٹیرر (War on Terror) صیہونی ایجنڈا تھا۔ ۱۱ ستمبر 2001ء کا خود ساختہ حملہ عالم اسلام پر جارحیت کا جواز پیدا کرنے کے لیے رچایا گیا تھا۔ مغربی میڈیا پر یہودی لابی قابض ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس واقعہ کو بہانہ بنا کر مغربی میڈیا نے اسلام اور مسلمانوں کا میڈیا ٹرائل شروع کر دیا۔ مغربی ذرائع ابلاغ پر ایک طرف مسلمانوں کو دہشت گرد ثابت کیا گیا تو دوسری طرف مغربی تہذیب و ثقافت کے فروغ کا راستہ ہموار کیا گیا۔ جنگی محاذ کے ساتھ ساتھ فکری محاذ کھول دیا گیا۔ نتیجتاً مسلم معاشروں میں مغربی تہذیب و فکر سرایت کرتی جا رہی ہے۔

افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ مغربی میڈیا کے تہذیبی اثرات کا راستہ روکنے کی بجائے مسلم دنیا لوکل میڈیا مغربی تہذیب و ثقافت فروغ دینے میں کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔ مغربی تہذیب کے اثرات روکنے کے کے لئے امت کو مسلم میڈیا ہاؤسز قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ جدید میڈیا لوگوں کے نظریات تبدیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نتیجہ بحث(Conclusion)

کرنے کا بہت ذریعہ ثابت ہوا ہے۔ درحقیقت دنیا اب انٹرنیٹ کی جدید جدید میڈیا ٹیکنالوجی کی وجہ سے گلوبل ویلج بن چکی ہے۔ لہذا مسلم دنیا کے لیے ضروری ہے کہ جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے دنیا بھر میں اسلام کے حقیقی پیغام کو عام کرنے کے لیے جدید خطوط پر پروگراموں کی تیاری کے لیے پروڈکشن ہاؤس بنانے کی ضرورت ہے۔ اس کی کامیاب مثال Peace TV چینل ہے۔ فرقہ واریت سے پاک اور قرآن و سنت سے ہم آہنگ پیغام ٹی وی اور پیس ٹی وی جیسے مزید ٹی وی چینلز قائم کرنے کی منصوبہ بندی از حد ضروری ہے۔ مسلم معاشروں میں مغربی تہذیب کا اثر و نفوذ عصر حاضر کا سب سے بڑا المیہ ہے۔ مسلمان ارباب فکر و دانش کو اپنی بصیرت، فراست اور فہم و ادراک کی قوتیں بروے کار لا کر مغرب کی فرسودہ تہذیب کا بڑھتا ہوا رجحان روکنا چاہیئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تجاویز و سفارشات (Recommendations)

- 9/11 کے پس پردہ حقائق اور محرکات سامنے لائے جائیں۔
- نائن الیون حملوں میں صیہونی کردار کو بے نقاب کیا جائے۔
- آزادیء اظہار کے نام پر تہذیبی و نظریاتی جارحیت کے مؤثر جواب اور مسئلے کے مستقل حل کے لیے منظم کوشش کی جائے۔
- مسلم امہ کو اپنا مسلم دفاعی اور اقتصادی نظام تشکیل دینا چاہئے۔
- جدید سائنس و ٹیکنالوجی کی مدد سے بہترین پیداوار (Best Products) تیار کی جائیں تاکہ عالمی منڈی میں مسلم دنیا کی پیداوار غالب آسکے۔
- سودی لین دین اور غیر ملکی قرضوں (IMF) سے مکمل نجات حاصل کی جائے۔
- مغربی میڈیا کی تہذیبی و ثقافتی یلغار کا مقابلہ کرنے کے لیے جامع ثقافتی پالیسی تشکیل دی جائے۔
- مسلم ریاستوں کو اپنی روایات، ثقافت اور نظریاتی اساس سے ہم آہنگ میڈیا پالیسی ترتیب دینی چاہئے۔
- الیکٹرانک میڈیا، سوشل میڈیا اور پرنٹ میڈیا کو مغرب کی اندھی نقالی سے باز رکھنے کے لیے قانون سازی کی جائے۔
- ایسے پبلک براڈکاسٹنگ سنٹرز قائم کئے جائیں جہاں ایسے اینکر برسنز، پروڈیوسرز، سکرپٹ رائٹرز، کیمرہ مین اور ایڈیٹرز دینی جذبہ سے سرشار ہو کر اسلامی تہذیب و ثقافت کا پرچار پوری دنیا میں کر سکیں۔
- تعمیری، اصلاحی، تاریخی اور معلوماتی پروگرامز تیار کئے جائیں۔
- قانون کی حکمرانی اور قرآن و سنت کی عملی بالادستی کا راستہ ہموار کیا جائے۔
- مسلمان سکالرز کو پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا اور سوشل میڈیا کے میدان میں آکر اسلاموفوبیا کا مقابلہ کرنا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تجاویز و سفارشات (Recommendations)

- مسلم میڈیا ہاؤسز قائم کئے جائیں اور اسلامی تاریخ اور سیرت پر مؤثر فلمی دستاویزات بنائی جائیں۔
- مسلمان مرعوبیت سے نکل کر اپنے مذہب، اپنی روایات اور اپنی ثقافت کو فروغ دیں اور انہیں اپنی سوچ کا محور قرار دیں۔
- موجودہ حالات کے مطابق تمام دستیاب وسائل سے استفادہ کرتے ہوئے جدید مسائل سے نمٹنا ہو گا۔ امت کو اپنے وسائل کو ترقی دینا اور ان پر انحصار کی عادت کو اپنانا ہو گا۔
- معاشرہ میں پیدا ہونے والے نئے رجحانات و خیالات کا تجزیہ کرنے کے لئے عالمی مسلم مراکز دانش (Muslim Think Tanks) قائم کئے جائیں۔
- مسلم Youth کو باور کروایا جائے کہ مغربی تہذیب و فکر کے عناصر اسلامی تہذیب سے نہ صرف مختلف ہیں بلکہ ان سے متضاد ہیں۔
- ایسے ٹی وی چینلز لانچ کرنے کی کوشش کی جائے جو فرقہ واریت سے بالاتر ہو کر اسلام کے حقیقی تصور کو سلیقے اور حکمت و دانائی سے پیش کریں۔
- مغربی تہذیب و ثقافت کے اثر و نفوذ کا راستہ روکنے کے لئے امت کے ذہین و مخلص افراد کو جدید میڈیا کی ٹیکنالوجی سے لیس کیا جائے۔
- فرقہ واریت اور فحاشی و عریانی پھیلانے والے میڈیا ہاؤسز اور میڈیا پرسنز کے خلاف بلا تفریق کاروائی کی جائے۔
- ایسے بین الاقوامی جدید سیرت ریسرچ سنٹرز (Seerat Research Centers) قائم کئے جائیں جن کی بنیاد کتاب و سنت اور جدید سائنسی علوم کا حسین امتزاج ہو۔
- جدید میڈیا کے ذریعے اسلام کی حقیقی اور پر امن تصویر دنیا کے سامنے پیش کی جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتابیات(Bibliograghy)

عربی کتب

* مسلم بن الحجاج، صيح مسلم، دار إحياء التراث العربي – بيروت، س-ن
* أبو عبد الله الحاكم، المستدرك على الصحيحين، دار الكتب العلمية
* الأندلسي، ابن عطية، المحرر الوجيز في تفسير الكتاب العزيز، دار الكتب العلمية – بيروت، 1422 ھ
* رشيد بن على رضا، (تفيسر المنار) ، لهيئة المصرية العامة للكتاب، 1990م
* إبراهيم بن إسماعيل، الموسوعة القرآنية، مؤسسة سجل العرب، 1405 ھ
* مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي، موطأ، مؤسسة الرسالة، 1412 ھ
* ابن الاثير، النهاية في غريب الحديث والأثر، المكتبة العلمية - بيروت، 1399ھ
* ابن الجوزی، ابو الفرج عبدالرحمٰن، زاد المسیر فی علم التفسیر، دارلکتاب-عربی بیروت، 1422ھ
* ابن كثير، أبو الفداء إسماعيل بن عمر، تفسير القرآن العظيم، دار طيبة للنشر والتوزيع، 1420ھ
* احمد بن خليل، ابو عبدالرحمٰن، كتاب العين، د إبراهيم السامرائي ، دار ومكتبة الهلال، س-ن
* الأصفهانى، أبو القاسم الحسين بن محمد، المفردات في غريب القرآن، دار القلم، بيروت، 1412 ھ
* الإفريقى، جمال الدين ابن منظور، لسان العرب، دار صادر بيروت، 1414 ھ
* البخاري، محمد بن إسماعيل، صحيح البخاري، دار طوق النجاة، 1422ھ
* البغوي، الحسين بن مسعود، معالم التنزيل في تفسير القرآن، دار إحياء التراث العربي بيروت ، 1420ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

* البلخی، أبو الحسن مقاتل بن سليمان، تفسير مقاتل بن سليمان، دار إحياء التراث بيروت، 1423 ھ
* البيضاوي، ناصر الدين عبد الله بن عمر، أنوار التنزيل وأسرار التأويل، دار إحياء التراث العربي بيروت، 1418ھ
* الترمذي، محمد بن عيسى، سنن الترمذي، دار الغرب الإسلامي بيروت، 1998 م
* الخازن، علاء الدين علي بن محمد، لباب التأويل في معاني التنزيل، دار الكتب العلمية بيروت، 1415 ھ
* الخلوتي، إسماعيل حقي بن مصطفى، روح البيان، دار الفكر –بيروت، س-ن
* الرازي، أبو عبد الله محمد بن عمر، مفاتيح الغيب، دار إحياء التراث العربي – بيروت، 1420 ھ
* الزَّبيدي، محمّد بن محمّد بن عبد الرزّاق، ، تاج العروس من جواہر لقاموس، دار الهداية، س-ن
* الزمخشري، محمود بن عمرو، الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل، دار الكتاب العربي 1407 ھ
* السِّجِسْتاني، أبو داود سليمان بن الأشعث، سنن أبي داود، المكتبة العصرية، صيدا بيروت، س- ن
* السيوطي جلال الدين، أسرار الكون، الهيئة السَّنِية في الهيئة السُّنِّية، دار الكتب العلمية، بيروت، 1427 ھ
* الشاربي، سيد قطب إبراهيم حسين، في ظلال القرآن، دار الشروق - بيروت- القاهرة، 1412 ھ
* الشيباني، أحمد بن محمد بن حنبل، مسند، مؤسسة الرسالة، 1421 ھ
* الطبراني، أبو القاسم، المعجم الأوسط، دار الحرمين – القاهرة، س-ن
* الطبرى، محمدبنجريرأبوجعفرالطبري جامع البيان في تأويل القرآن،
* العينى، أبو محمد محمود بن أحمد، بدر الدين، عمدة القاري، دار إحياء التراث العربي بيروت، س-ن
* الغزالي، أبو حامد محمد بن محمد، إحياء علوم الدين، دار المعرفة بيروت،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

س۔ ن

* الفارابی، ابو نصر، الصحاح تاج اللغة وصحاح العربية، دار العلم للملايين بيروت، 1987
* القرآن الحكيم
* القزويني، محمد بن يزيد، سنن ابن ماجه، دار الرسالة العالمية، 1430 ھ
* المباركفوري، صفي الرحمن، الرحيق المختوم، دار الهلال بيروت، س-ن
* النسائي,أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب، السنن النسائی، مكتب المطبوعات الإسلامية، حلب، 1406ھ
* النسفي، أبو البركات، تفسير النسفي، دار الكلم الطيب، بيروت، 1998 م
* محمد بن يزيد القزويني، سنن ابن ماجه، دار إحياء الكتب العربية، بيروت، 1411ھ

اردو کتب

☆ ابن منظور الافریقی، جمال الدین، لسان العرب، دار صادر، بیروت، 1984ء۔
☆ اُردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، 1987ء۔
☆ اسعد گیلانی سید، اسلامی تہذیب واقدار، فیروز سنز، لاہور، س۔ن۔
☆ النجار، قطب الدین، مسلم گھرانے پر ذرائع ابلاغ کے اثرات، مترجم ڈاکٹر ساجد الرحمن، ادارہ معارف اسلامی لاہور، س۔ن۔
☆ پی ہنگٹن سیموئیل، "تہذیبوں کا تصادم" (مترجم) محمد احسن بٹ، مثال پبلشنگ، 2000ء۔
☆ تقی عثمانی، مولانا، اسلام کا معاشی نظام، مکتبہ دارالعلوم کراچی، س۔ن۔
☆ ثناء چوہدری، جدید تعلقات عامہ، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، 1988ء۔
☆ خورشید، عبد السلام، صحافت پاکستان وہند میں، مکتبہ کاروان لاہور، 1987ء۔
☆ خورشید احمد، اسلامی نظریہ حیات، شعبہ تصنیف وتالیف ترجمہ وتالیف، کراچی 1968ء۔
☆ رب نواز، اسلامی کلچر اور اسکامادی اور روحانی کلچر سے تقابلی جائزہ، حجاز پبلیکیشنز، لاہور 2002
☆ سبط حسن، پاکستان میں تہذیب کا ارتقاء مکتبہ دانیال، کراچی 1977ء۔
☆ سعدی، نفیس الدین، ابلاغ عامہ اور دور جدید، ڈیسنٹ پریس، کراچی، 1982ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتابیات(Bibliograghy)

☆ سلیم اختر، بنیاد پرستی، سنگ میل پبلیکیشنز لاہور، 1996ء۔

☆ شبیر بخاری، میکالے اور برصغیر کا نظام تعلیم، طفیل آرٹ پرنٹرز، لاہور 1986ء۔

☆ شمس الدین، محمد ابلاغ عامہ کے نظریات مقتدر قومی زبان، اسلام آباد، 1990ء۔

☆ عبدالحمید، خواجہ، جامعہ اللغات اُردو سائنس بورڈ، لاہور، 1989ء۔

☆ غلام رشید، اسلامی تہذیب کیا ہے؟، ادارہ اشاعت اُردو، دکن 1944ء۔

☆ فتاوی، محمد علی، اسلامی تہذیب کی تقسیم جدید، اسلامک پبلیکیشنز، لاہور 1982ء۔

☆ قاضی جاوید، اسلام اور مغرب، طیب اقبال پرنٹرز، لاہور، 1999ء۔

☆ محمد الیاس مرزا، بنیاد پرستی اور تہذیبی کشمکش، حرا پبلیکیشنز، لاہور 1996ء۔

☆ محمد انور بن اختر، عالم اسلام پر یہود و نصاریٰ کے ذرائع کی یلغار، ادارہ اشاعت اسلام،

☆ محمود سلطان، ثقافت اسلامیہ، ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور، س۔ن۔

☆ مصطفی السباعی، اسلامی تہذیب کے چند درخشاں پہلو، اسلامک پبلیکیشنز، لاہور، 1976ء۔

☆ وحید الدین، خان، عہد جدید کا چیلنج مجلس نشریاتِ اسلام، اسلام آباد، کراچی، س۔ن۔

☆ برق، غلام جیلانی، ڈاکٹر، اسلام اور عصر رواں، شیخ غلام علی پرنٹرز، س۔ن۔

☆ برق، غلام جیلانی، ڈاکٹر، ہماری عظیم تہذیب، شیخ غلام علی پرنٹرز، س۔ن۔

☆ خورشید احمد، اسلامی نظریہ حیات، شعبہ تصنیف، تالیف و ترجمہ، جامعہ کراچی، 2008ء۔

☆ زینی، عبید اسلام، اسلامی صحافت، ادارہ معارف اسلامیہ، منصورہ، لاہور، 1988ء۔

☆ علی عزت، بیگووچ، اسلام اور مشرق و مغرب کی تہذیبی کشمکش، ادارہ معارف اسلامی، منصورہ، لاہور، 1997ء۔

☆ لودھی، سکندر، تاج محل سے ورلڈ ٹریڈ سنٹر تک، میاں چیمبر ٹیمپل روڈ، لاہور، 2001ء۔

☆ بھٹوی، محمد سعید طیب، زبان اور اس کی ہلاکتیں، دارالاندلس، لاہور، 1438ھ۔

☆ کنور، محمد دلشاد، ابلاغ عامہ اور دور جدید، اکیڈمک پریس لاہور، 1968ء۔

☆ محمد اسد، ملت اسلامیہ دوراہے پر، دار السلام، لاہور۔

☆ محمود احمد غازی، ڈاکٹر، اسلام اور مغرب تعلقات، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، کراچی، 2016

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ معین الدین خٹک، مولانا، اسلام اور عصر حاضر کا چیلنج، مکتبہ جدید پریس، لاہور، 2001ء۔

☆ منیر احمد وقار، مولانا پیغمبر امن ﷺ، مرکزی جمعیت اہلحدیث سیالکوٹ، س۔ن۔

☆ مہدی حسن، جدید ابلاغ عامہ، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، 1990ء۔

☆ مودودی، ابوالاعلیٰ، اسلامی تہذیب اور اس کے اُصول ومباوی، اسلامک پبلیکیشنز،

☆ مودودی، ابوالاعلیٰ، سید، پردہ، اسلامک پبلیکیشنز، لاہور، 2000ء۔

☆ مودودی، ابوالاعلیٰ، سید، تنقیحات، اسلامک پبلیکیشنز، لاہور، 2010ء۔

☆ مودودی، ابوالاعلیٰ، سید، اسلامی ریاست، اسلامک پبلیکیشنز، لاہور، 1993ء۔

☆ مودودی، ابوالاعلیٰ، سید، خطبات یورپ، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور۔ س۔ن۔

☆ ندوی، سید ابوالحسن، مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش، مجلس نشریات اسلام، کراچی 1981ء۔

☆ ندوی، نذر الحفیظ، مغربی میڈیا اور اس کے اثرات، مجلس نشریات اسلام، کراچی، س۔ن۔

☆ ندوی، ثناء اللہ، ڈاکٹر، علوم اسلامیہ اور مستشرقین، نشریات لاہور، 2009ء۔

☆ نواب عالم، کرنل، بصیر اقبال، پیپ بورڈ پرنٹرز، راولپنڈی، 1992ء۔

☆ نیازی، لیاقت علی خان، اسلام کا قانون صحافت، معراج الدین پرنٹرز، لاہور، س۔ن۔

☆ یاسر ندیم، مولانا، گلوبلائزیشن اور اسلام، ادارہ دارالاشاعت، کراچی، س۔ن۔

☆ یوآن رڈلے، طالبان کی قید میں، نگارشات پبلشرز، لاہور، 2006ء۔

☆ اسماعیل قریشی، ایڈوکیٹ، ناموسِ رسالت و قانون توہین رسالت، الفیصل ناشران و تاجران کتب، لاہور، س۔ن۔

☆ اصلاحی، امین احسن، اسلامی معاشرہ میں عورت کا مقام، فاران فاؤنڈیشن، لاہور، 1998ء۔

☆ اصلاحی، امین احسن، تدبر قرآن، فاران فاؤنڈیشن، لاہور 1988ء۔

☆ اصمعی، ثروت جمال، دہشت گردی اور مسلمان، انسٹیٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز،

☆ الازھری، پیر محمد کرم شاہ، ضیاء النبی ﷺ، ضیا القرآن پبلی کیشنز لاہور، س۔ن۔

☆ آزاد، ابوالکلام، اسلام کا نظریہ جنگ، بساط ادب، لاہور 1987ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتابیات(Bibliograghy)

☆ ایڈورڈ سعید، مترجم: ظہیر جاوید، اسلام اور مغربی ذرائع ابلاغ، مقتدرہ قومی زبان ،پاکستان، س-ن۔

☆ بدایونی، محمد اسماعیل، استشراقی فریب، اسلامک ریسرچ سوسائٹی، کراچی، 2009ء۔

☆ بدا یونی ، محمد اسماعیل، عالم اسلام پر مستشرقین کی فکری یلغار، اسلامک ریسرچ سوسائٹی، کراچی، 2010ء۔

☆ برق، غلام جیلانی، الحاد، مغرب اور ہم، علماء اکیڈمی محکمہ او قاف پنجاب، لاہور۔

☆ برق، غلام جیلانی، یورپ پر اسلام کے احسان، غلام علی اینڈ سنز لاہور۔

☆ پکتھال، محمد مارماڈوک، اسلامی کلچر، مترجم محمد ایوب منیر، مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور، س-ن۔

☆ ثروت صولت، دنیا میں مسلم اقلیتیں، معارف اسلامی کراچی، 1990ء۔

☆ حیات اللہ، فاتح طالبان، انقلاب پبلشرز، لاہور،

☆ خالد علوی، ڈاکٹر، انسان کامل، الفیصل ناشران و تاجران کتب، لاہور، 1997ء

☆ ذاکر نائیک، ڈاکٹر، اسلام میں خواتین کے حقوق جدید یافرسودہ، دار النوادر، لاہور، 2006ء۔

☆ شبلی نعمانی، سید سلیمان ندوی، سیرت النبیؐ، الفیصل ناشران و تاجران کتب، لاہور، 1991ء۔

☆ عبد الجبار، کمالاتِ سیرۃ رسول ﷺ، اسلامک پبلی کیشنز، لاہور، 2011ء

☆ عبدالرؤف ظفر، پروفیسر ڈاکٹر، عصر رواں : سیرت النبیؐ کی روشنی میں، مکتبہ قدوسیہ، لاہور، 2012ء

☆ عبدالمنان چیمہ، قدرتی وسائل اور ان کا استعمال: اسلامی اور سائنسی علوم کے تناظر میں، ایشین ریسرچ انڈیکس، اسلام آباد، 2023ء۔

☆ عبدالمنان چیمہ، 9/11 کے بعد عالم اسلام پر مغربی ذرائع ابلاغ کی تہذیبی و ثقافتی یلغار۔۔۔ایک تحقیقی جائزہ، ایم فل مقالہ برائے علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف سرگودھا، 2013ء۔

☆ علوی، فرحت نسیم، ڈاکٹر، بدھ کا نظریہ ء امن اور لہو لہو روہنگیا ، قلم فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، لاہور، 2021ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ علوی، مستفیض، ڈاکٹر، مغربی جمہوریت (حقیقت اور سراب)، عکس پبلی کیشنز، لاہور، 2019ء۔

☆ عمر حیات، ڈاکٹر، عصری تہذیبی تصادم میں امت مسلمہ کی ذمہ داریاں، پی ایچ ڈی مقالہ مطبوع، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور۔

☆ مبارکپوری، صفی الرحمٰن، الرحیق المختوم، المکتبہ السلفیہ، لاہور۔

☆ متین خالد، آزادیء اظہار کے نام پر، علم و عرفان پبلشرز، لاہور، 2013ء

☆ محمد اسد، ڈاکٹر، اسلام اور مغرب، مترجم محمد جمیل، نفیس اکیڈمی، لاہور 2005ء۔

☆ محمد امین، ڈاکٹر، اسلام اور تہذیبِ مغرب کی کشمکش، بیت الحکمت لاہور، 2006ء۔

☆ محمد امین، ڈاکٹر، اسلام اور ردِّ مغرب، مکتبہ البرھان لاہور، 2020ء۔

☆ محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، عہد نبوی کا نظام حکمرانی، مکتبہ ابراہیمیہ، حیدر آباد دکن۔

☆ مفتی محمد شفیع، پیغمبر امن و سلامتی، دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی یونیورسٹی، اسلام آباد، 2004ء۔

☆ میر بابر مشتاق، امریکی دہشت گردی تاریخ اور اثرات، عثمانی پبلی کیشنز کراچی 2012ء۔

☆ ندوی، سید ابو الحسن، نئی دنیا (امریکہ) میں صاف صاف باتیں، مجلس نشریات اسلام کراچی۔

☆ ندوی، سید سلمان حسنی، اسلام اور مغربی مستشرقین، مجلس نشریات اسلام، کراچی۔

☆ ندوی، سید ابو الحسن، انسانی زندگی پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر، مجلس نشریات اسلام، کراچی، 1974ء۔

☆ نعیم صدیقی، عورت معرض کشمکش میں، ادارہ معارف اسلامی منصورہ، لاہور، 1993ء۔

☆ نعیم صدیقی، محسن انسانیت، مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور، س-ن۔

☆ نور احمد، مسلمانوں کے تہذیبی کارنامے، مترجم رحمان مذہب، فیروز سنز، لاہور، 1971ء۔

☆ یو آن ریڈلی، مترجم: محمد یحییٰ، طالبان کی قید میں۔ یو آن ریڈلی سے مریم تک، ادارہ اردو پوائنٹ، س-ن۔

رسائل و جرائد

☆ الاضواء، شیخ زید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی لاہور۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتابیات(Bibliograghy)

☆ جہات الاسلام، شعبہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی لاہور۔

☆ سنڈے میگزین لاہور۔

☆ ماہنا صدائے اسلام پشاور۔

☆ ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ۔

☆ ماہنامہ تعمیر افکار کراچی۔

☆ ماہنامہ حکمت بالغہ جھنگ۔

☆ ماہنامہ ضیائے حرم لاہور۔

☆ ماہنامہ منہاج القرآن لاہور۔

☆ ہفت روزہ فرائیڈے اسپیشل لاہور۔

☆ ماہنامہ وفاق المدارس ملتان۔

☆ فکر و نظر (ماہنامہ)، اسلام آباد۔

☆ محدث (ماہنامہ)، لاہور۔

☆ ماہنامہ ترجمان القرآن، لاہور۔

☆ ماہنامہ تہذیب الاخلاق، اعظم گڑھ انڈیا۔

☆ ماہنامہ صدائے اسلام، پشاور۔

☆ ماہنامہ وفاق المدارس ملتان

اخبارات

☆ روزنامہ امت، کراچی۔

☆ روزنامہ اوصاف، لاہور۔

☆ روزنامہ پاکستان، لاہور۔

☆ روزنامہ خبریں، لاہور۔

☆ روزنامہ نوائے وقت، لاہور۔

☆ روزنامہ نئی بات، لاہور۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ روزنامہ جنگ، لاہور۔

English Books

* Mujahid Kamran, 9/11 and The New World Order,Univeristy of the Punjab, Lahore, 11 September 2013.
* David Ray Griffin, The Mysterious Collapse of World Trade Center 7: Why the Final Official Report About 9/11 is Unscientific and False, Olive Branch Press 2010.
* William Sargant, Battle For The Mind - A Physiology of Conversion and Brain-Washing, A Malor Book, 2011.
* David Ray Griffin, 9/11 Ten Years later When State Crimes Against Democracy Succeed, Haus Publishing 2011.
* Peter Dale Scott, The Road to 9/11: Wealth, Empire, and the Future of America, University of California Press, 2007.
* Martin Lings (Abu Bakr Siraj Ad Din), Muhammadﷺ: his life based on the earliest sources, Suhail Academy Lahore, Pakistan,2005.
* Kean, Thomas H., and Lee Hamilton. The 9/11 commission report: Final report of the national commission on terrorist attacks upon the United States. Vol. 1. Government Printing Office, 2004.
* Falkenrath, Richard A. "The 9/11 Commission Report." (2004): 170-190.
* Shoukat Ali, Intellectual Foundation of Muslim Civilization, Publishers United LTD, Lahore, Pakistan,1977.
* Michael C. Ruppert, Crossing the Rubicon: The Decline of the American Empire at the End of the Age of Oil, New Society Publishers, 2004.
* Ferrukh Mir, Half Truth: Peace in Afghanistan is Key to Global Peace; IUniverse Inc, Bloomington, 2011.
* Deanna Spingola, The Ruling Elite: A Study in Imperialism, Genocide and Emancipation, Trafford Publishers 2011.
* Robert B. Stinnett, The Day of Deceit; The Truth About FDR and Pearl Harbor, Free Press 2000.
* David Ray Griffin, Cognitive Infiltration: An Obama Appointee's Plan to Undermine the 9/11 Conspiracy Theory, Olive Branch Press, 2011.
* David Ray Griffin, The New Pearl Harbor; Disturbing Questions About the Bush Administration and 9/11, 2nd ed, Arris Books, 2004.
* Rabbani, Ikram, Pakistan Affairs, Caranvan Book House, Lahore,2009.
* Ansari, Zafar Ishaq and Esposito, John, Muslims and the West,

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Encounter and Dialogue, Islamic Research Institute International Islamic University, Islamabad, Pakistan, 2001.

* Angel Rabasa, The Muslim world after 9/11, Publisher Santa Monica, CA : RAND, United State 2004.
* Arnold J. Toynbee, the Present Day Experiment in Western Civilization, Oxford University Press, London, 1947.
* Christian Strack The, Clash of civilizations and the remaking of the world order, world of international affairs, 1997.
* D, Souza, Mass media and contemporary social issues, Commonwealth Publisher, 1998.
* Fayzoo, Islamic Culture, The International Book House Ltd, Bombay, 1944.
* Fedler Fred, An introduction to the mass media, United States of Amercia N.D.
* Ilama Asad, Road to mecca. Dar-Al-Andalus, Jibralter, 1985.
* Idem Studies in the civilization of Islam,. London. 1962.
* Idem, The world of Islam, Faith, People and Culture, Thames Hudson London, 1970.
* John. L Esposito, the future of Islam, oxford university press, Inc New York, 2010.
* Jouce lyne casari, Muslims in the west after 9/11: Religion politics and law: oxford university press, Inc. New York, N.D.
* Kingsely Devis, Sexual behavior, Dell Pwoloshing Co, INC New York, N.D.
* Muhammad Ali Khan, "Islamic Jihad and Western Civilization", Photographaics, Lahore, 2004.
* Port, Rober T.E Selected Reading in mass communication University of press, Oxford N.D.
* Tariq Majeed, Global Game for a new world order, nadeem book House, Lahore, N.D.
* Tudor Parfitt, Jews, Muslims and Mass media, Taylor and Francis Group, London, 2004.
* Wilber Donald Roerts ed, The Process and Effects of Mass communication university of illions Press,London, 1977.
* John L. Esposito, UNHOLY WAR: Terror in the Name of Islam, OXFORD University Press, 2002.
* Yvonne Ridley, In the Hands of the Taliban: Her Extraordinary Story, Robson Books, 2001
* Edward Alexander, Jews Against Themselves, Routledge,2015.

Dictonaries and Encyclopedias

* Dictionary, Harper Collins Publishers, 1995.
* Encyclopedia of social Sciences. The macmillion Company, Newyork, 1950

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

* The New Encyclopedia of Britanica, Chicago, 1998.
* Encyclopedia of Religion and ethics, U.S.A. 1987.
* Encyclopedia of Seerah, London, First Edition, 1981.
* Oxford English Dictionary, Clarendon Press, 2nd Edition, Oxford 1989.

Websites

* www.Alijazeera.net
* www.Fas.org/irp.journals/media.html
* www.wtc.com/memorial
* www.woman.timeonline.co.uk/article
* www.bbc.co.uk
* www.thereligions of peace.com
* www.women.timeonline.co.uk/article
* www.bbc.co.uk
* www.thereligions of peace.com
* www.krystal.com
* www.Islamonline.com
* www.islamic Awareness.org.
* www.islam.com
* www.guardiaon.co.uk
* www.dailytimes.com.pk
* www.columnpk.com
* www.tanzeem.org
* www.urdu.column.com
* www.oxfordictionaries.com
* www.albalagh.net/general/0097.SHTM
* www.middleeast.about.com/mediacultureandtheoerts/a/me00803
* www.rense.comgeneral/92/lamo.htm
* www.religionandmediacourse.blogspot.com
* www.columnists.veiws.muslim.news
* www.ummat.com.pk
* www.urdu.columns.com
* www.tanzeemarehive.org
* www.islam40,blogspot.com/2010/09/muslim

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ڈاکٹر عبدالمنان چیمہ نے یونیورسٹی آف سرگودھا سے علوم اسلامیہ میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ کتاب 'قدرتی وسائل اور ان کا استعمال :اسلامی اور سائنسی علوم کے تناظر میں' کے مصنف ہیں۔ موصوف اسکالر پچاس سے زائد ریسرچ آرٹیکلز لوکل اور بین الاقوامی جرنلز میں شائع کر چکے ہیں۔ کئی بین الاقوامی کانفرنسز میں اپنی تحقیقات پیش کر چکے ہیں۔ علاوہ ازیں آپ سیالکوٹ سے چھپنے والے رسالے سہہ ماہی " نقش فریادی" کے منتظم مدیر بھی ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر فرحت نسیم علوی سرگودھا یونیورسٹی میں بطور چیئرپرسن شعبہ علوم اسلامیہ میں اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔ یونیورسٹی آف ٹورنٹو، کینیڈا سے پوسٹ ڈاکٹریٹ مکمل کیا۔ کتاب 'بدھ کا نظریہء امن اور لہولہو روہنگیا' کی مصنف ہیں۔ آپ کے کئی مقالے انٹرنیشنل ہائی امپیکٹ فیکٹر کے جرنلز میں شائع ہو چکے ہیں۔ کئی انٹرنیشنل تنظیموں کی ممبر ہیں۔ اس کے علاوہ آپ Springer اور Elsevier کے جرنلز میں بھی تبصرہ نگار کے طور پر اپنی خدمات پیش کر چکی ہیں۔

https://asianindexing.com

9 786277 680145